يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب و صحیفۂ فیض آیاب نسخۂ اکسیر اعظم بلکہ ہدایت مجسم زیباتر
از عروس اردی بہشت و خوبتر از بہار بہشت مشکوٰۃ مصباح اصطفا قندیل فیوض اجتبا
شمع شبستان تطورات وجود نور گلستان مجد و کہ نامی و اسم گرامیش

مونس الذاکرین

است مصنفۂ قدوۃ الواصلین عمدۃ السالکین رئیس الاتقیا تاج الاصفیا حضرت عالی منقبت والا مرتبت شاہ
الٰہ بخش گنج نور اللہ مرقدہ است و مزار فائض الانوار حضرت ایشان قدس سرہ بقصبۂ متبرکہ گڑھ مکتیسر
ضلع میرٹھ جا گرفتہ است و این روضۂ مقدس مرجع صنادید عرب و عجم و مرحط رؤسای عجم است گروہ انام فوج فوج
سنام بہ بارگاہ ایشان بہ تمنیات و مرام خود می رسند و بتقریب میلہ دریای گنگ مجتمع بودہ شکریہ
حصول مطالب خود را بجناب گردون قباب حضرت اوشان اتحاف میسازند و ایام عرس
جناب ایشان عشرہ اولی از ماہ صیام و تاریخ فاتحہ و قل نہم ماہ مزبور است و آن مقتدای انام
در زمان اکبر شاہ بمسند حیات جلوہ فرما بود و تاریخ وفاتش از اعداد سورۃ اخلاص
۱۰۰۲
کہ یکہزار و دو است ہویدا است

در مطبع سوامی واقع بانس بریلی باہتمام حلیم خان طبع پوشید

جنوری ۱۸۸۸ع

بسم الله الرحمن الرحیم

شجرهٔ پیران عظام شطاریه قدس سرهم

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه شیخ المشائخ حضرت شاه العالمین شاه [illegible] قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه شیخ المشائخ حضرت شاه العالمین شاه مبارک [illegible] قدس سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه السادات میر سید [illegible] میر علی قوام الدین [illegible] قدس سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه شیخ المشائخ حضرت شیخ [illegible] قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه شیخ المشائخ حضرت شیخ [illegible] قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه شیخ حضرت شیخ عبدالله شطار قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه شیخ المشائخ حضرت شیخ مظفر ترک [illegible] قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابراهیم عشق آبادی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه السادات سید نظام الدین قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد خلوتی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه شیخ المشائخ حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یگانه شیخ المشائخ حضرت شیخ [illegible] قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبدالقاهر سهروردی

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ احمد غزالی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو بکر نساج قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو عثمان قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی کاتب قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابو علی رودباری قدس الله سره

الهی بحرمت راز و نیازیکه سید الطائفه حضرت شیخ خواجه جنید بغدادی قدس الله سره

الهی بحرمت راز و نیازیکه شیخ المشائخ حضرت خواجه سری سقطی قدس الله سره

الهی بحرمت راز و نیازیکه حضرت خواجه معروف کرخی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه حضرت خواجه داؤد طائی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه حضرت خواجه حبیب عجمی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه حضرت خواجه حسن بصری قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیازیکه حضرت اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ سید المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام حضرت قادریہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ الٰہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک لا دھنی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ السادات میر سید علی عاشقان میر علی قوام الدین حسینی قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید قوام الدین حسینی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت بندگی میران سید خان حاجی الحرمین قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میراں سید اجو قتال قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میراں سید جلال مخدوم جہانیاں قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ابو الفتح زکریا

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ صدر الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا قدس اللہ سرہٗ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ میران محی الدین غوث الثقلین قدس سرہ اللہ

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشایخ حضرت سید ابو سعید ابو المبارک مخزومی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشایخ حضرت شیخ ابو الحسن علی ابن یوسف هکاری قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشایخ حضرت شیخ ابو الفرح ابو یوسف طرطوسی قدس الله

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشایخ حضرت شیخ عبد العزیز تمیمی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشایخ حضرت شیخ ابو بکر شبلی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشایخ حضرت خواجه جنید بغدادی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه سری سقطی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه معروف کرخی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه امام موسی علی رضا قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه امام موسی کاظم قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه امام جعفر صادق قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه امام محمد باقر قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه امام زین العابدین قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت امام حسین شهید دشت کربلا قدس الله

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

هر که جاوید یابد جنت الماوی بهشت

با زبان صدق خواند شجرهٔ پیران چشت

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شاہ ابو الحسن بندگی شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شاہ العالمین بندگی شاہ بابا کبیر [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ السلطان [illegible] قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ [illegible] شیخ بابا [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید احمد [illegible] قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ السادات ضیاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ حسام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شیخ المشائخ شیخ نور قطب عالم قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ علاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ اخی سراج الدین عثمان قدس اللہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نظام الدین احمد بدایونی قدس اللہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فرید مسعود قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابویوسف چشتی قدس
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ احمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ عبداللہ چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید المرسلین رسول رب العالمین محبوب سبحانی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران عظام سہروردیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شیخ المشائخ فیض بخش بندگی حضرت اکبر شاہ گنج بخش قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سیاح العالمین حضرت شاہ مبارک بالا دوستی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ سید السادات حضرت شاہ عاشقان میر علی قوام الدین چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید شہاب الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ میران سیدان حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم جہانیان میر جلال الدین قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید راجو قتال قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم رکن الدین ابوالفتح قدس اللہ سرہ العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت مخدوم شیخ عارف صدر الحق و صلاح الدین قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت مخدوم بهاء الدین ذکریا القریشی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه مخدوم شیخ سراج العالم شیخ شهاب الدین سهروردی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب السهروردی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت مخدوم شیخ وجیه الدین سهروردی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت مخدوم شیخ ابو سراج ریحانی سهروردی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت مخدوم ابو العباس نهاوندی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت مخدوم حیر رودی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه جنید بغدادی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه سری سقطی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه معروف کرخی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه امام داؤد طائی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه حبیب عجمی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه حسن بصری قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه حضرت امیر المومنین اسد الله الغالب علی ابی طالب کرم الله وجهه

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه سید المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم

شجرهٔ پیران عظام سهروردیه

از جانب مخدوم جهانیان آبا و اجداد

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه حضرت شاه العارفین بندگی شاه اله بخش گنج بخش قدس سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه حضرت شاه العالمین بندگی شاه مبارک بالا دستی قدس سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه السادات میر سید علی عاشقان میر سید علی قیام الدین

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه حضرت میر سید قیام الدین قدس الله سره العزیز

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه حضرت میران سید حاجی الحرمین قدس الله سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه حضرت میران سید راجو قتال بخاری قدس سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه حضرت مخدوم جهانیان سید جلال بخاری قدس سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه حضرت میران سید احمد کبیر بخاری قدس الله سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه حضرت میر سید جلال بزرگ بخاری قدس الله سره

الٰهی بحرمت راز و نیاز نزدیکه حضرت میر سید علی موحد بخاری قدس الله سره العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جعفر بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت شیر شمس الدین محمد بخاری قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید محمود بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید عبداللہ بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید محمد علی اصغر بخاری قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جعفر بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت علی بخاری قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام جواد محمد تقی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام علی موسیٰ رضا قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام موسیٰ کاظم قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام جعفر صادق قدس اللہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین امام حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ عنہ

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیرانِ عظام قلندریہ

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین فیض بخش حضرت شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک بالا دستے قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سلطان العارفین جانشان عاشقان فرد محبوب رسول شاہ عارفان قدس سرہ

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ بہاء الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ حسین سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم میر سید نجم الدین غوث الدہر ابو العباس قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جعفر کدو ہادمی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت میر سید جمیل ناوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ عبد العزیز علمدار محمد مصطفےٰ قدس اللہ سرہ العزیز

الہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیران عظام فردوسیہ قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ شاہ العالمین بندگی شاہ مبارک بالادستی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ السیادات حضرت میر سید علی قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت مخدوم شیخ شرف الدین یحییٰ منیری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ رکن الدین فردوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ بدر الدین سمرقندی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ سیف الدین ناصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ وجیہ الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ محمد بن عبداللہ معروف بہ عمویہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ممشاد دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ ابو القاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ امام علی موسیٰ رضا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ امام موسیٰ کاظم قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام جعفر صادق قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام حسین شہید دشت کربلا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیران عظام از طرف سلطان بایزید بسطامی

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ بدر امین فیض بخش شاہ العالمین شاہ الٰہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت بندگی شاہ مبارک بالادستی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ تاج العارفین حضرت میر علے عاشقان میر علے قوام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت بندگی شاہ قدن قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ سلطان العارفین حضرت شاہ عبد اللہ شطار قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شیخی شیخ السلام و الاولیاء الحاجی محمد بن عارف الفاریا الفقرا

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ بندگی حضرت شیخ محمد بن خدا قلی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ مخدوم شیخ خدا قلی الفقرا معنا و عبد اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ ابوالحق ابی یزید الفقرا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ مظفر مولا ترک طوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شیخ ابی یزید الفقرا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ مغربی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت تاج التارکین سلطان العارفین سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام المسلمین امیر المومنین امام جعفر صادق قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امیر المؤمنین حضرت امام محمد باقر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام المسلمین میر المؤمنین حضرت امام زین العابدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام المسلمین حضرت امام حسین شہید کربلا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت امام المسلمین امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ پیران جانب حضرت بندگی شاہ بدیع الدین قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شاہ العالمین بندگی شاہ اللہ بخش گنج بخش قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شاہ العالمین حضرت بندگی شاہ مبارک بالا دستی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ سید السادات میر سید علی جانشین میر علی قوام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت میر سید قیام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم سید خان حاجی الحرمین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت بندگی شاہ بدیع الدین شاہ مدار قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت شیخ مکی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت مخدوم شیخ طغور شامی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیران عظام بہشت حضرت مخدوم برہان الدین شیخ درویش چشتی قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ درویش برہان الدین قاسم سہروردی اودہی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فتح اللہ اودہی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ صدر الدین حکیم طبیب قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ فرید الدین مسعود قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ معین الحق والدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چشتی قدس
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ نصیر الدین ابو یوسف چشتی قدس
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ منظفر چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری چشتی قدس اللہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ ابراہیم ادہم چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ فضیل عیاض چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت عبد الواحد چشتی قدس اللہ سرہ العزیز
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت خواجہ حسن بصری چشتی قدس اللہ سرہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز یکہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

شجرۂ عالیہ حضرت پیران قادریہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ بندگی حضرت شیخ درویش برهان الدین قاسم سره الودود

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ سید حسن بهرایچی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه السادات میر سید اجمل قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه سید السادات میر سید جلال الدین بخاری قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ عبد الغنی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ شمس الدین عبد الفاضل عبد الغنی قدس سره

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ نجیب الدین ابی الغیث قدس الله سره

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابو المکارم فاضل بن عبد الغنی قدس الله سره

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ شمس الدین علی افلح قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ قطب الدین علی الحداد قدس الله سره

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ حضرت غوث الثقلین امام محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ حضرت شیخ ابا سعید مخزومی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابی الحسن علی ابن الهکاری قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابو الفضل عبد الواحد عبد العزیز تمیمی قدس الله سره

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابابکر محمد شبلی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ابو القاسم جنید بغدادی قدس الله سره العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت امام داؤد طائی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ حضرت شیخ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرۂ پیرانِ عظام سہروردیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ قطب عالم حضرت مخدوم شیخ درویش برہان الدین قاسم اودھی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ سیدان سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ میر سید اجمل قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ مخدوم جہانیان میر جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ رکن الدین ابو الفتح قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ صدر الدین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ بہاء الحق والدین سہروردی قدس اللہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز کہ شیخ المشائخ شیخ سراج العالم شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ ضیاء الدین ابو النجیب ابو القاهر سهروردی قدس الله

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ المشائخ شیخ وجیه الدین سهروردی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت مخدوم شیخ ابو الفرح رسنجانی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت شیخ العباس قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه شیخ علی رومی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه جنید بغدادی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه سری سقطی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه معروف کرخی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه امام داود طائی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه حبیب عجمی قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت خواجه حسن بصری قدس الله سره العزیز

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت اسد الله الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه

الهی بحرمت راز و نیاز یکه حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم

۹۰۰ عمر آدم علیه السلام	[illegible] عمر شیث علیه السلام	۹۰۰ عمر نوح علیه السلام	[illegible] عمر هود علیه السلام
۱۸۰۰ عمر صالح علیه السلام	۱۹۰ عمر ابراهیم علیه السلام	۱۳۰ عمر اسمعیل علیه السلام	[illegible] عمر اسحاق علیه السلام
۱۸۰ عمر یعقوب علیه السلام	۱۸۰ عمر یوسف علیه السلام	۱۴۰ عمر ایوب علیه السلام	۹۰ عمر عیسی علیه السلام
۲۰۰ عمر زکریا علیه السلام	۶۳ عمر حضرت رسول رب العالمین	نزول حضرت جبرئیل علیه السلام	تمت

پشت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم

بدانکه حضرت شاه الله بخش گنج بخش شطاری و حضرت شیخ عبدالخالق شطاری رحمهما الله تعالی
سرو پسران قاضی شیخ خوندن خرقه پوش طریقت اند ابن قاضی محمد جمال ابن قاضی کبیر
ابن بندگی شیخ موسے ابن قاضی عمران یکے بودند و قاضی عمران یکے و قاضی قوام الحق
والدین برادران حقیقی صدیقی قریشی بنی بارسیستانی از حجری پسران شیخ حسام الدین بن
بندگی شیخ موسے همراه قاضی قوام الحق والدین نمود که قاضی حجیر که حوالی سیستان است
بودند اول در دهلی تشریف آوردند و در قصبه گنگاشیر مضاف صوبه دهلی استقامت
ورزیدند و اولاد حضرت بندگی شیخ موسے در قصبه گنگاشیر بریاست و اعزاز ممتاز
اند و شیخ قوام الحق والدین در قصبه رهتک سکونت اختیار فرمودند چنانچه تا حال اولاد
امجادشان در آن قصبه بریاست بسیارند و از اولاد ایشان شنیده شد که قاضی قوام الحق
والدین از جناب حضرت سلطان المشائخ سلطان نظام الدین اولیاء قدس سره نعمت
بیعت مشرف اندوز شدند و شیخ حسام الدین بن شیخ نظام الدین ابن شیخ فخر الدین بن
شیخ علاء الدین بن شیخ معین الدین بن شیخ کمال الدین که ایشان از پاک بسوی آمده
در سیستان سکونت فرموده‌اند و این بیت الکفر میخوانند سگر پس سلطنت داشته
ملک یمن را بچه نگاه داشتی و این هم شنیده شد که حاکم سیستان را چون خبر آمدن
شیخ کمال الدین رسید و قصد گرفتن ایشان کرد شیخ موصوف جسته در کوه کشته شد و از ...

وشیخ کمال الدین بن شیخ امام الدین ابن سلطان شمس الدین که حاکم مین ابن شیخ محمود
ابن شیخ احمد حاکم مین ابن شیخ محمد ابن شیخ ابراهیم ابن شیخ اسمعیل ابن شیخ عبدالله
رضی الله عنه حاکم مین که از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بودند ابن عبدالرحمان
رضی الله عنه که کنیت وی ابو عبدالله است و آن نیز از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله
وسلم است ابن حضرت امیرالمؤمنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه که کنیت وی عبدالله بود و در
بین ملقب به صدیق اکبر به صدق مقال خود شدند قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
من سرّه ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر
انت عتیق الله فیومئذ سمی بعتیق الله - ابن ابی قحافه رضی الله عنه که آن هم
از اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بوده است واین چهار کس نسباً بعد
نسب اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بر حق و درین صفت خاص از معاصران
ممتاز بودند وابو قحافه مذکور رضی الله عنه ابن عثمان ابن عامر ابن عمرو ابن کعب ثانی ابن سعد
ابن تیم صاحب قبیله تیمیه ابن مره انجا از جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم
می آمیزند و ما فوق آن در نسب نامه جناب سرور کائنات صلی الله علیه وآله وسلم
مذکور و مسطور است تحریرش چندان ضروری نیست -

واحوال اولاد امجاد سلسله برین منوال است

که حضرت قدوة الواصلین زبدة الکاملین شیخ الله بخش گنج بخش شطاری و حضرت شیخ المشایخ
شیخ عبدالخالق شطاری قدس سرهما برادران حقیقی بودند ما حضرت شیخ المشایخ شیخ
الله بخش گنج بخش شطاری رحمة الله بحالت تجرد از دار فانی بجاودانی رحلت فرمودند
وشیخ المشایخ حضرت شیخ عبدالخالق شطاری یک پسر گذاشتند مسمی بشیخ محمد داراشکوه ان
شیخ روشن جهان پیدا شده که بدست پدر خود شیخ محمد بیعت نمودند و شیخ محمد از شاه
محمد خان صاحب ... خان صاحب بیرون خانقاه حضرت شاه الله بخش گنج بخش رحمة الله

قصبہ گدہ مکتبہ ست رضی اللہ عنہما کہ خلفاء شاہ گنج بخش شطاری قدس سرہ بودند دست
بہ بیع ہستند وازروشن جہان خاص شیخ محمد سالح متولد شدند وازان پسر یکی شیخ محمد
ابدال نوشتہ شدند دوم قاضی الٰہی بخش سوم قاضی محمد سعید و دو دختر کہ یکے بچودھری
محمد احسان کاسنوی کتخدا شد و دوم بہ محمد امین ابن علی اکبر کتخدا شد و قاضی الٰہی بخش را
دو پسر یکے قاضی حیات بخش دوم قاضی قادر بخش واز قاضی حیات بخش را یک پسر
حاجی مولوی حافظ احمد اللہ کہ بہمراہی سید احمد صاحب شہید شدند و حافظ صاحب
موصوف یک دختر گذاشتند و نیز از قاضی حیات بخش یک دختر پیدا شد کہ با وحید الدین
خلف قاضی قادر بخش کتخدا شد و قاضی قادر بخش را چہار پسر یکے قاضی محمد محمود بخش
دوم قاضی محمد امیر سوم قاضی وحید الدین چہارم قاضی حمید الدین و یک دختر پیدا
شدند و قاضی محمد محمود بخش یک پسر گذاشت قاضی محمد عبد الباری و قاضی محمد عبد الباری را
پسر شدند عبد الہادی و عبد الواحد و عبد الحکیم و عبد الہادی را دو پسر اند محمد بشیر و
عبد الفاضل و عبد الواحد را یک پسر عبد الوارث ست و قاضی محمد امیر دو پسر یکے ظہیر الدین
دوم اصغر الدین و چہار دختر گذاشتند و قاضی حمید الدین را یک پسر قاضی معین الدین و یک
دختر ست و قاضی وحید الدین را دو پسر قاضی فرید الدین و قاضی رشید الدین و سہ دختر
کہ یکے بمولوی عبد الرب صاحب منسوب شد دوم مفتی عبید اللہ سوم مفتی یعقوب علی
ساکن میرٹھ و قاضی فرید الدین را پنج پسر یکے قاضی شجاع الدین دوم قاضی فہیم الدین سوم
قاضی رضی الدین چہارم قاضی حکیم الدین پنجم محمد اسمٰعیل و سہ دختر ہستند و شجاع الدین را
دو پسر اند مصباح الدین و شفیع الدین و رضی الدین را یک پسر علیم الدین ست و رشید الدین را
یک پسر غیاث الدین ست و قاضی محمد سعید را دو پسر یکے شیخ غلام الٰہی بخش دوم خدا بخش
خدا بخش و شیخ غلام الٰہی بخش را یک پسر ست غلام عاشقان پیدا شد و غلام عاشقان را

یک پسر شیخ احمد بخش و احمد بخش را سه پسر یکی فیاض بخش دوم عبدالرحمن سوم امیر علی
و شیخ خدا بخش را دو پسر شدند یکی حاجی عبدالستار دوم محی الدین که هر دو مرید سید صاحب
رحمة الله متوطن رای بریلی بودند و حاجی عبدالستار را یک پسر حجی عبدالرزاق و حجی
عبدالرزاق را از زوجه اولی یک پسر بشیر احمد و یک دختر و از زوجه ثانی دو پسر ظهیر احمد
و سعید احمد شدند و از شیخ محی الدین چهار پسر یکی مولوی محمد عبدالقیوم دوم مولوی محمد
عبدالحق سوم مولوی محمد عبدالحی چهارم مولوی محمد عبدالرب و پنج دختر متولد شدند
که یکی به قاضی نجم الدین صاحب سکندرابادی دوم به قاضی وزیر علی صاحب
مرحوم متوطن بلند شهر کتخدا شده بود که نواسه آن مسعود الحسن طال عمره
بوده است سوم به مولوی عطا حسین صاحب متوطن شیرکوت ضلع بجنور چهارم
به قاضی فصیح الدین صاحب پسر قاضی فرید الدین متوطن میرٹھ کتخدا شده است و
پنجم ناکتخدا فوت شد و مولوی عبدالحق مرحوم دو دختر گذاشتند که یکی به بشیر احمد
پسر عبدالرزاق کتخدا شده است و مولوی عبدالحی صاحب را یک پسر مسمی به
نظام الدین احمد و یک دختر و مولوی عبدالرب صاحب را یک دختر است فقط

شده عشق شدی ترک نسب کن جامی
که درین راه فلان ابن فلان چیزی نیست

تمت

تمام شد

اذکروا اللہ الاحد العلی الکبیر

۱۳۰۳ھ

[illegible]

مونس الذاکرین

تصنیف قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین حضرت شیخ احمد عبد الحق [illegible]

قدس اللہ سرہ العزیز

[illegible]

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الذَّاکِرِیْنَ بِنُوْرِ الْمُرَاقَبَۃِ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جسنے روشن کیا دلکو یاد کرنیوالونکے ساتھ نور مراقبہ

وَالْاِحْسَانِ وَخَصَّہُمْ بِذِکْرِہٖ اِیَّاہُمْ لِمَا قَالَ فَاذْکُرُوْنِیْ

اور مشاہدہ کے - اور خاص کیا انکو ساتھ یاد اپنی کے جب کہا پس یاد کرو تم مجھے

اَذْکُرْکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ وَاَکْرَمَہُمْ بِاِکْرَامِ جَلِیْسِہِمْ بِالرَّحْمَۃِ

یاد کروں میں تمکو قرآن میں اور بزرگ کیا انکو ساتھ بزرگ کرنے ہمنشین انکے کے ساتھ بخشش

وَالْغُفْرَانِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْمُصْطَفٰی مُحَمَّدِنِ النَّذِیْرِ

اور مغفرت کے - اور درود اوپر نبی اس اللہ کے جو برگزیدہ کیے گئے محمد ہیں ڈرانیوالے

الْعُرْیَانِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَحْبَابِہِ الذَّاکِرِیْنَ ذِکْرَ

کھلے اور اوپر آل انکی کے اور یاروں انکے کے اور دوستوں انکے کے کہ یاد کرنیوالے یاد

اللّٰہِ کَثِیْرًا بِالسِّرِّ وَالْاِعْلَانِ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ الشَّیْخُ

اللہ کو بہت بیچ پوشیدہ اور ظاہر کے پیچھے حمد و نعت کے پس کہا پیشوا

الْاَعْظَمُ الْمَخْدُوْمُ الْمُعَظَّمُ مُبَیِّنُ الدَّقَائِقِ عَلٰی قَدْرِ

بڑے مخدوم تعظیم کیے گئے نے کہ بیان کرنیوالے باریکیونکے ہیں اوپر اندازہ

عُقُولِ الْخَلَائِقِ فِي الدِّيْنِ وَمُظْهِرُ اَبْوَابِ الْحَقَائِقِ

عقلون خلق اللہ کے بیچ دین کے اور ظاہر کرنیوالے دروازون حقیقتون کے

وَآدَابِ الطُّرُقِ لِلْمَشَائِخِ وَالْمُرْشِدِيْنَ الَّذِي طَرْفَةُ عَيْنٍ

اور دروازے راہون سلوک کے ہین واسطے مشائخون اور مرشدونکے اسطرح کہ ایک پلک مارنا

مِنْ صُحْبَتِهِ بِالْاِفَادَةِ تَفْضُلُ عَلٰى عِبَادَةِ سِنِيْنَ وَفِي

صحبت انکے سے ساتھ فائدہ دینی کے فضیلت رکھتی ہے اوپر عبادت برسونکے اور بیچ

قِلَّةِ عِبَادَةٍ مِنْهُ اَلْفُ اَلْفِ سَعَادَةٍ وَشِفَاءُ الصُّدُوْرِ

تھوڑی عبادت کے ان سے ہزار ہزار نیکبختی اور شفا سینونکے

لِلْمُحْسِنِيْنَ وَقَدِ امْتَلَأَ الْاُلُوْفُ بِمَا يَكْثُرُ الْخُلُوْفُ

واسطے نیکونکے اور تحقیق بھر گئی ہین ناکین ساتھ اس چیز کے کہ زیادہ ہوتی ہین خوشبو

مِنْ صُنُوْفِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ فِي زَمَانِنَا وَلَيْسَ الْوُقُوْفُ

طرح طرح کے روزون اور عبادتون کے بیچ زمانہ ہمارے کے اور نہین ہے خبر

لِاَحَدٍ مِنَ الْاُلُوْفِ فِي صُنُوْفِ اَهْلِ الشُّهُوْدِ بِحَقِيْقَةِ

واسطے کسی کے ہزارون مین سے بیچ گروہون صاحب شہود کے ساتھ حقیقت

لُبْسِهِ مَاذَا اُفِيْدَ بِهِ كُلَّ لَحْظَةٍ فِي حَضْرَتِهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ

پہننے اس صوف کے کہ کیا ہے پس زیادہ ہوتی ہے ہر لحظہ بیچ دربار انکے کے روشنی اوپر روشنی کے

وَالْاِنْتِبَاهُ عَلٰى اِنْتِبَاهِ الْاَصْحَابِ وَبِلُوْحِ آثَارِ الْغَيْبَةِ

اور خبرداری اوپر خبردار ہونے یارونکے اور ظاہر ہوتی ہین نشانیان غیبت کی

مِنْ اِنْشِرَاحِ قُلُوْبِهِمْ عَلٰى جِبَاهِ الْاَحْبَابِ فَبَانَ

روشنی دلون انکے سے اوپر پیشانیون دوستون کے پس ظاہر ہوا

للطالبين مقصود ظهوره لا يركن الى الخلاء مأموره

واسطے طالبوں کے مقصود ظہور انکے کا میل نہیں کرتا طرف پوشیدگی کے حکم کیا گیا

بالتقوى والى الراغبين يثور نوره فيكمل في المرآة

انکا ساتھ تقوی کے اور طرف راغبوں کے جوش مارتا ہے نور انکا پس کامل ہوتا ہے بیچ آئینہ

منظوره وتقواه واوصل التزامه به كثيرا من

کے منظور نظر انکا اور مضبوط ہوتا ہے اور پہنچا دیا لازم پکڑنے دروازہ انکے نے بہتوں کو جوانوں

الشباب بالشيوخ واكرم ارشاده هداية اهل

سے ساتھ بزرگوں کے اور بزرگ کیا رہنمائی ہدایت انکی نے مبتدیوں

البداية بالرسوخ امام الاماجد والافاضل

کو بسبب اعتقاد کی مضبوطی کے امام بزرگوں اور بڑوں کے

شيخ مبارك بن عبد المقتدر بن فاضل متع

شیخ مبارک بیٹے عبد المقتدر کے بیٹے فاضل کے فائدہ

الله المسلمين بطول بقائه وايد تنوير صدور

مند کرے اللہ مسلمانوں کو ساتھ درازی زندگی انکی کے اور مدد کرے روشنی سینوں

الشطار بانوار لقائه اردنا ان يبلغ منا الى من

شطار کے ساتھ روشنی دیدار انکے کے ارادہ کیا ہم نے یہ کہ پہنچے ہم سے طرف انکی

خلفنا بيان بان اذ ليس لهذه البيوت الا بيت

کہ پیچھے ہمارے ہیں بیان روشن اسواسطے کہ نہیں ان گھروں کے لیے مگر گھر

العنكبوت بيان ويكون ذلك في فصل ذكر

[illegible] یاد اللہ کے

العلل وتأثيرات مواظبته بالخفي والجلي فهذه

کی علت ہی اور تاثیرین ہین واسطے کے ساتھ آہستہ کرنے اور بلند کرنیکے پس یہ

المجموع فيه اشارات لا يعقلها الا من كان

مجموعہ بیچ اسکے اشارے ہین نہین سمجھتا اسکو مگر جو شخص کہ ہو

عالما بطريقتها وعبارات لا يقدر بغير ذوي العلم

عالم ساتھ طریقہ اسکے کے اور عبارتین ہین کہ نہین قدرت رکھتا سوا صاحب علم کے

ان يؤدي تلك الامانات الى فرقتها وترغيب

سوا اسکے کہ پہنچاوے ان امانات کو طرف گروہ انکے کے اور رغبت دینا ہے

للخواص والعوام وتحريض على فضل العبادات

واسطے خواص اور عوام کے اور حرص دلانا اوپر فضیلت کی عبادات کے

بالدوام وتربية للاخوان بدقائق الاحسان و

ساتھ ہمیشہ کرنیکے اور سکھانا واسطے بھائیون کے ساتھ باریکیون احسان کے اور

تشويق توضيح الحقائق على رتبة الايقان وفيها ورد

شوق دینا ہے ظاہر کرنا ہی حقیقتین اوپر مرتبہ یقین کے اور بیچ اسکے

من الانبياء مثبت للفؤاد وتنزيلين حسب قصص

وارد ہوا ہی انبیا سے ثابت رکھنے والا ہی واسطے دل کے اور

على ذلك المراد جمعته متحفا اليه ثم بالطاف

کیا جان اپنی کو اوپر اس مراد کے جمع کیا میں نے اس کتاب کو حال یہ کہ تحفہ کرنیوالا ہون

وما كنت ان اتجاسر بهذه البضاعة المزجاة على

اور نہین ہون مین یہ کہ جرات کرون ساتھ اس پونجی ناقص کے اوپر

إِنَّمَا فِيهِ وَمَا جِئْتُ بِهِ إِلَّا أَنَا مَأْمُورٌ وَكُلِّفْتُ بِهِ الْأَمْرَ

تحفہ کرنے اسکے کے اور نہیں لایا ہوں اسکو مگر میں حکم کیا گیا تھا اور تکلیف دی مجھکو ساتھ اسکے امر

فِيمَا مَنْ عِنْدَهُ إِلَيْهِ الْحَقُّ وَمَنْ بِهِ أَهْلُ أُمِرْتُ جَعَلَ

بیچ اس چیز کے کہ نزدیک اسکے سے ہے طرف اس امیر کے حق یعنی حکم کرنا اور ساتھ اسکے یار امیر میں کیا

اللّٰهُ لِكُلِّ مَنْ سَعَى فِيهِ أَجْرَةً وَلِيْ أَجْرِيْ مِنْهُ أَنْهَاتَ

الله نے واسطے ہر شخص کے کہ کوشش کی بیچ اسکے ثواب اور واسطے میرے ثواب میرا اسکی طرف سے نہرین

فَضْلِهِ وَرَحْمَتِهِ الَّتِيْ إِلَى عِبَادِهِ تَجْرِيْ

فضل اور رحمت اسکی کے ہیں جو طرف بندوں اسکے کے بہتی ہیں۔

ترجمہ تحریر دو پارسی حاصل تقریر آن ست کہ چون عزم منتجرم شد کہ فوائد پراگندہ جمع کردہ فوائد این جمع پراگندہ گردانند چند وجہ اسباب از احادیث وآیات در ینباب از بد آیا اصحاب مجلس شریف حاضر بود باین درویش دادند وبار تالیف نہ برین ضعیف کہ بر ہمت خویش نہادند وفرمودند کہ این ثواب در نامہ عمل شیخ الہ بخش باشد بعدہ بضرورۃ الحال خاموشی کہ تا ۱۲ دوازدہ سال بلکہ بیشتر داشتہ باشتغال حکم از دست گذاشتہ و در تکلم با قرار خام در کیا ست کوشیدن ناتمامی دانستہ در و باشکار ممکن نبود بیدیکار رد نمود وجواب جواب ندید واین عبادت را سعادت پسندید۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اور نہیں طاقت اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے۔

تا چون بتاثیر نفس پاک ایشان وبہمت جماعہ فقیران و درویشان این رسائل ذکر برین طریق ترتیب یافتہ بعد مطالعہ بتحسین شریف تشریف دادند

مونس الذاکرین نام نهادند

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ اِیَّاهُ نَعْبُدُ وَبِهٖ نَسْتَعِیْنُ -

اور اللہ توفیق دینے والا اور مدد دینے والا ہے خاص اسی کو پوجتے ہیں ہم اور اسی سے مدد چاہتے ہیں

ذکر شجرہ پیران صاحب تلقین و ارشاد خاندان چشتیہ کہ شامل شجرہ اند بطریق استمداد

بیا ای همت مردان به تاثیر
همم در کار من کن کار اکسیر

در بگشا به مفتاح معانی
بکن بر کنز غیبم رهنمائی

مگر بر گنج باید دست آویز
توانند تا شود طبعم گهر ریز

بهر یا لیست در علم این راه
که قدرش نیست در امکان آگاه

بیا ای دل بحبل الله در هوش
بزن دستی که هم یابی تو تا دوش

بهانه گفت سیر نیک تدبیر
بهمت کوش و دامن همتم گیر

بیا بر پای مردی نی زبونی
چو مردان نه قدم بر رهنمونی

ز هر شد ره رسید این حکم در گوش
ز تاب همتش زد همتم جوش

بدید هم قوتش با ضعف خود یار
منور شد ز نور هم شد شب تار

اطاعت کردم و خامه گرفتم
شد آسان هر چه بود اندر شگفتم

فَاعْلَمْ کُنْتُ لَا اَعْلَمُ وَاَدْرِیْ
اِیَانْ عَلٰی نَصِیْبٌ مِنْهُ صَدْرِیْ

پس جانتا ہیں کہ نہ جانتا تھا اور نہ خبر رکھتا تھا
یہ کہ روشن ہوا حصہ اس سے سینہ میرا

بیا ای طالب راه خدائی
که تا ره را بر خود کشائی

مقام پاک و متبرک جهان را
چو این بقعه مبارک جای خاص

مرو در شرق و غرب اندر پی آن
بخدمت کفش مرد معتکف نشین

به ورع الورع من یک صاحب الورع

ومن بر خیر و صاحب خیر و الم
مرا مولد بدین بقعه اگر نیست
همان نسبت بود نسبت یقینی
چو سلک اوسع از کرسی سنام
ز شاه قفتر آن شاه مبارک
که مر و راه دین از رهنمائی
عطی نوری که اینجا بود نوست
از آن سید علی قطب آفاقی
ز بابا جمله پیر او صاف اوبین
هزاران شکر باید گفت ما را
بر ایشان آید این نعمت بتحقیق
شد آنجا شیخ حافظ واسطه کا
ستطهر [illegible] آزادی آمد
چو اوره کرد بر ایشان سبی
محمد خلوتی دین نجم دین در
ضیاء الدین عبد القاهر آمد
[illegible] بیک نساخ
ابو عثمان شد از حق علی کاتب

فما یفعل بواد غیر ذی ذرع
پس یحیاکر بگا بیچ میدان بن تمیتی وا
کرالله بخش بن خوند ن حبیب
ملاذ و سینم جاسے وگر نیست
که باشد معتبر در اسر دینی
ز جهنجهانه چه باکرده سیتام
گزیده حق تعالے و تبارک
نموده اهل دل را رهنمائی
یقین دان کز مقام همه نپیوست
ز تعالے کو نه و بیر قاات تا بی
ز بابی تا به [illegible] صاف اوبین
که دارم پیش تو آن مقتدا را
ز پیرا و پیر شان قطب صدیق
ز عبد الصمد پیر او ستار
ز ابراهیم عشق آبادی آمد
نمودش ره نظام الدین حسینی
[illegible] بابا [illegible] لیسی ز پیر
ز احمد را [illegible] ظاهر آمد
ابو القاسم نمود آن طریق و منهاج
وا و از رود با کے ذو المراتب

پیش خواجه جمال مرتضی را | در روی چون فرستی مصطفی را
بیا ز صدق با اصناف حاجات | دو دست خود برآر و در مناجات

مناجات در امید نجات و خواستن حاجات از در قاضی الحاجات

الهی بدست هوای نفسانی و کید شیطانی و خطرات لایعنی ناصیهٔ جنان و اختیار بنان ما را مسپاری پروردگارا روی همت ما را بتوجه تام الی الله و باعراض عما سوی الله علی الدوام متوجه داری۔

الهی نقش پریشانی از لوح دل و پیشانی ما پاک بشوی و آنچه آبروی دو جهانی ارزانی باشد بتوفیقش گروی۔

الهی هر آنچه فرموده و راه نموده نفس کور ما را بینائی بخشی تا بدان ره رود و از نور هدایت خویش روشنائی بخشا تا دریا الکفره نرود۔

الهی بینی ما را از بوی خود بینی فراغی ده تا رائحهٔ قرب دریابد و در دم شمیدم بشنفد و هم کرامت کن تا غم نقد از درون بیرون بشتابد اسم صالح کردگار زبانم بذکر خود تر دار و خاموشی کن نهیهو و خاموشی دو

الهی سمع ما را بزیور حسن قبول و اتباع قول احسن بیارائی که سنبله لبی شنوائی زبان و بی شنوائی گوش خود روی و خودرای ست۔

الهی برآنم دست رسی نه که اندیشه پیش و پسینه از سینه بیرون برانم و بدین دو درد سینه و شده را شرحی ده و غنچه دل دهن بسته را خندان روزی گردان خالقا چون در آفرینش پاک تو چون مردیم نه زنیم در زمره آزادگان مردم کن که دست همت بدکونین نه زنیم

الهی پشت ما را چنان بی شکم گردان که به هیچ بیش و کم دوتا نه گردد

روبا ضعیف خود را تو اکرام کن کہ رام او گردد واگر شیرست واگرگ

أَنْتَ رَبِّيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ مِنَ الْحَرَامِ

تو ہے رب میرا اے صاحب بزرگی اور بخشش کے یا اللہ نگاہ رکھ شرمگاہ میری زنا سے

الٰہی مر انسان را چون این سامان نیست کہ ما داریم بہ کمال انسانی

بی بہائم کن کہ خود را چون بہائم بگذاریم۔

الٰہی تو درسگان خودم کن وازین سگی کہ درا ندرون ست خلاصی بخش

وچون كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ — با دوستان خویشم

اخلاصی روزی گردان۔

الٰہی چون تو قریبی مرا بغریبی مهجور مدار واز قرب خویشم اگاہی دہ

وچون از قرب وبعد منزہ ہرین دقیقہ راہی بنما اے قادر چون ضعیف

وعاجزم آفریدی ہرچہ بغیر از تو خواہم دہ وانچہ درادای حقوق واقع

شود ازان عجز پناہم دہ۔

اَللّٰهُمَّ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِيْنَ

یا اللہ اے خاوند دن جزا کے کر ہمکو قبول کیے گئیوں سے

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْدُوْدِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَرْجُوْ مِنْكَ

اور مت کر ہم کو رد کیے گئیوں سے یا اللہ ہم تحقیق رکھتے ہیں تجھ سے

الْقَبُوْلَ وَنَرْجُوْهَا فَلَا تَضْرِبْ بِهَا نَقُوْلُ يَا اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ

قبول کی اور امید رکھتے ہیں اس دنیا میں پس نہ مار تو اس چیز کے کہ کہتے ہیں ہم اے خدا جہانوں کے

وُجُوْهَنَا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

منہوں ہمارے کو اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اس کے کہ محمد ہیں اور آل انکی

وَاخْتَارَ الْمَخْدُوْمُ عَظَّمَهُ اللّٰهُ مِنَ الْبَيَانِ فَضْلَ الذِّكْرِ
اور اختیار کیا مخدوم نے بزرگ کرے اسکو اللہ بیان سے فضیلت ذکر کو
لِاَنَّ هٰذِهِ الطَّائِفَةَ لَهُمْ كِبَرُهُمْ فِيْهِ وَقَدْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ
اسواسطہ کہ یہ گروہ واسطے انکے بزرگی انکی ہو بیچ اسکے اور تحقیق ظاہر ہوا اوپر
ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِمَّا بَلَغَهُمْ مِنْ فِيْهِ۔
انکے یہ فضل اس چیز سے کہ پہنچا انکو بیچ اسکے سے

در روضہ نزہۃ و سیر مسطور ست از محمد ابن الفضل البلخی رض او گفت کہ
دیدم من شقیق بن ادہم زاہد را در خواب و گفتم
يَا مُعَلِّمَ الْخَيْرِ اَرْشِدْنِيْ فَقَالَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ ذِكْرِ مَوْلَاكَ
اے سکھانیوالے خیر کے رہنمائی کر مجھکو پس کہا بھلائی تمام بیچ ذکر مولا تیرے کے ہے
وَالشَّرُّ كُلُّهُ فِيْ حُبِّكَ لِدُنْيَاكَ و استعمال لفظ خیر بر چند وجہ
اور برائی تمام بیچ محبت تیرے کے واسطہ دنیا تیرے کے
آمدہ ست بمعنی مال کما فی قوله تعالی وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ
جیسے بیچ قول اللہ تعالے کے اور تحقیق آدمی واسطہ دوستی مال کے البتہ سخت ہے
اي لحب المال لبخيل و بمعنی اسپ آمدہ ست کما فی قوله تعالے
یعنی واسطہ محبت مال کے البتہ بخیل ہے۔ جیسا بیچ قول اللہ تعالی کے
اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ و بمعنی خبر نیز آمدہ است
تحقیق دوست رکھا میں نے محبت انکی یعنی گھوڑونکی یاد سے رب کے لیے
کما فی قوله تعالی فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ
جیسے بیچ قول اللہ تعالی کے پس کہا اے رب میرے تحقیق واسطہ اس چیز کے کہ بھیجے تو طرف میری محتاج ہوں

وآنجا کہ لفظ خیر میان دو لفظ واقع شود بمعنی بہتری باشد۔
کما فی قوله تعالیٰ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ
جیسے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے اور آخرت بہت بہتر ہی اور بہت باقی رہنے والے اور شب قدر
خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ وچون بمقابلہ شر واقع شود بمعنی جنس نیکی باشد
بہتر ہے ہزار مہینے سے۔
کما فی قوله تعالیٰ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ
جیسے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے پس جو کوئی کرے ہموزن ذرے کے بھلائی دیکھے اسکو اور جو کوئی
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ
کرے ہموزن ذرہ کے برائی دیکھے اسکو۔

واینجا ہمین مراد ست یعنی از جنس نیکی از ہرچہ ہست در ذکر حق تعالیٰ مندرج ست و از شمول احاطت آن بیرون نہ بدین وجہ یکے آنکہ در ذکر حق سبحانہ تعالیٰ کہ بندہ مخلص مرحضرت او را یاد کند بحکم فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ یاد کردن حق سبحانہ تعالیٰ مر بندہ را از وجود او موجود ست وجملہ خیرات من حیث الفضل درین عبادت بقیام و قعود منتہی ست دوم آنکہ نیکوئی ہمہ بر دو نوع ست یکے اتیان اوامر دوم اجتناب نواہی واین ہر دو را باعث خوف و رجا باید وآن از ذکر حق سبحانہ تعالیٰ پدید آید پس برین معنی جنس نیکی را شامل باشد ومحبت دنیا کہ در گزیدہ جنس شر باشد بدین کہ نسیان آخرت ومتابعت ہوا از وے زاید و باعث خوف ورجا را از دل بر باید پس چون اعتصام بحبل ایمانی سستی پذیرد و غلبات وساوس شیطانی قوت گیرد ہر شر کہ ہست از انجا سر بر زند۔

فَمَنْ صَفَا قَلْبُهُ وَسَكَنَ طَلَبُهُ عَنِ الدُّنْيَا وَشَهَوَاتِهَا

پس صاف ہوا جسکا دل اور ٹھہر گئی طلب اسکی دنیا سے اور خواہشوں اسکی سے

وَذَكَرَ مِنْ مَبْدَءِهٖ وَمَعَادِهٖ وَرَضِىَ مَعَ كَثْرَةِ

اور یاد کیا پہلے پیدا ہونے اپنے سے اور آخر اپنے سے اور راضی ہوا باوجود زیادتی

الدَّيْنِ بِقِلَّةِ زَادِهٖ صَارَ مِنَ الْفَائِزِيْنَ بِمَا سُدَّ عَلَيْهِ

قرض کے ساتھ تھوڑے توشہ اپنے کے ہو گیا جیتنے والوں سے ساتھ اس چیز کے کہ بند ہوا

هٰذَا الْبَابُ وَاجْتَنَبَ مِمَّا هُوَ رَاسُ الْخَطَايَا حَقَّ

اوپر اسکے یہ دروازہ اور پرہیز کیا اس چیز سے کہ وہ سر ہی گناہوں کا۔ حق پرہیز

الْاِجْتِنَابِ وَكَذَا مَنْ وَصَلَ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ وَ

کرنیکا۔ اور ایسے ہی جو شخص ملا ساتھ یاد رحمن کے اور

وَجَدَ حَلَاوَتَهٗ بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ اَدْرَكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ

پایا مزہ اسکا بیچ دل کے اور زبان کے پایا بھلائی تمام کو

وَاٰمِنَ مِنَ الضِّدِّ وَمَا يَلِيْهِ قطعه مصدر رحلہ نکوئی ذکرات

اور امن پائی ہر عکسی سے اور جو شامل اسکے ہی۔

عروہ ہست ذکر حق وثقےٰ اے حصر کرار وبہ ذکر حق کشاد رفت آسان راہ زہد و تقےٰ

فصل اول در آنکه هر موجود بدرگاه حضرت معبود از جهتی و از جهات نسبت وفصیح جمیع سیپ و ساجد او وبنا در توحید حق سبحانه ناطق و تسبیح نفی واثبات

پس باید دانست کہ ذکر حق سبحانہ تعالےٰ نکوی اعظم عجبا وتثبیت الکمل واتم

کہ ہر آفریدہ باستطاعت موصوف است وہر مخلوقی درین دائرہ موقوف۔

قال اللہ عز وجل وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ
فرمایا اللہ تعالیٰ غالب و بزرگ نے اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف کی اسکی کے
لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ودر زاہدی مسطور ست اَمَّا تَسْبِيْحُ
ولیکن نہیں سمجھتے ہو تم تسبیح اسکی لیکن تسبیح فرشتون
الْمَلَائِكَةِ وَالْمُؤْمِنِ مَالَهُ النُّطْقُ وَاَمَّا تَسْبِيْحُ السَّمٰوٰتِ
کی اور مومن کے انجام اسکا گویائی ہے اور لیکن تسبیح آسمانون
وَالْاَرْضِ وَالْجَمَادَاتِ مِنْ حَيْثُ الْخِلْقَةِ وَالصِّفَةِ
کی اور زمین کی اور پتھرون کی از راہ پیدائش اور صفت اسکے ہے۔

کہ ہر مخلوقے دلیل ست بر آنکہ اورا آفریدگارے ہست بیمانند و بیچون
بعضے مفسران ہر شئے را بلسان حال مسبح میگویند و آنکہ بعضے دیگر
میگویند کہ ہر شئے ہست در تسبیح بلسان قال رسیدن فکر ہر کسے است بدین
دقیقہ محال **قطعہ** ہرچہ مخلوق ہست در تسبیح + بہر ادراک استطاعت نیست
جملہ درجات خیر در ذکر ست - ہر کرا ذکر نیست طاعت نیست + و شک نیست
کہ تسبیح مخلوقات بلسان قال از درک افہام ما دور ست و غریب و بزبان
حال واضح تر ست و بفہم ہر عاقلے ست قریب ازانکہ مخلوقی نیست کہ بر وجود
صانع الہ گواہ نیست و بر وحدۃ و قدرۃ و علم او شاہد و ناطق نہ کہ وجود بے
موجد نبود و صنع بے صانع نباشد و اگر شریک بود در خلل افتد یکے عدم خواہد
و یکے وجود موجود نشود و صانع اگر عالم نباشد نداند قادر نباشد
نتواند خداے را نشاید **قطعہ** گر ترا گوش ہوش بکشاید + صنع یابی
گواہ بر صانع + دیدۂ عشق نیک بیند مغز + عقل بر پوستے شود قانع

نکتہ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَ رَاَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ

نہین دیکھا مینے کسی چیز کو مگر اور دیکھا مینے اللہ کو بیچ اسکے یعنے بصیرت کرنیوالا
و در چشم شپرہ خود بروز روشن شب تاریک ست ـ پس ہر کہ در خود از ین نکتہ راہ نیافتہ
و آن کرا سر گوش نہ شد مستمع این نیا ہاے نغمہ وحدت ست و جملہ نوا ست+
گوش مے باید کہ آن شنوا ست× این نغمہ بیرون از زخمہ عود و چنگ ست
کہ نوائیست کہ از وجود ہر سنگ ست ـ شوریست کہ جز بگوش شوریدگان نشنید
رازیست کہ محرم آن جز دیدۂ عندیدگان نہ شد ـ سودائیست کہ مرغوا لہان خرابات
را در سر ست و مستان شوق را از ہر شیشہ مستی در نظر ست **قطعہ** عاشق مست
را بگوش روان ست + نالہ ذکر حق ز ہر موجود + آدم از عشق مست اینجا خود
اہل ملکوت آمدہ بہ سجود × از رنگ ہر سنگ بر جراحت عاشق نمکے ست
بے شک و دلے کہ خالی ازین شور ست سنگے ست بے نمک

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ

کہا اللہ تعالے نے اور پہاڑون سے گھاٹیان سفید اور سرخ طرح طرح

اَلْوَانُہَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ

رنگ انکے اور بہونگ کالے ـ

تجارت عاشق را دانی کہ در بازار حشر الی بسود ست تا نگوئی کہ ہر سنگ بے سود ست
اگر از غرابیب سود ست **قطعہ** عقل و دین روشن ست چون خورشید + نیست
سایے و را و را ہدایت × و ین دگر عقل پیچہا دارد ہمے بر واز دوا برا ہدایت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَفِیْۤ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

کہا اللہ تعالے نے اور بیچ ذاتون تمھارے کے آیا پس نہین دیکھتے ہو تم ـ

ہر کہ فکرش از تقلیب قلب گزشتہ بہ متقلب رسیدہ و بزبان حال مردجود
خود را بہر حال ذاکر دیدہ او بملک معرفت شاہ شد و از حقیقت
اشیا را آگاہ یافتہ و آنکہ از صنع وجود خود انسانی بیخبر ست فارغ از
جملہ بیخ و بر ست **قطعہ** عجب صنعے تو خود بالنطق ادراک × و لیکے بر وجود
خالق پاک × ہم سمع و بصر گراہی و رائی × مستوے تر مزین تر ز افلاک - در انکہ
سیر در خود کنی لیبے از دلائل الوہیت و عجائبات ست کہ آن ہمہ آیات ربوبیت
در آفاق میسوی بجا یافتست قال صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ

فرمایا حضرتؐ نے درود اللہ کا آنپر اور سلام جسنے

عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ -

پہچانا آپکو سو تحقیق پہچانا اپنے رب کو

پس ہر کہ چشم فکر در خود ندید از خدا بینی دور ست و از حقیقت عرفان آنکہ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ نخواند محجوب و مہجور ست **رباعی** -

جو کوئی آسمان و زمین میں ہو فانی ہو -

عقلے کہ ترا بر تو نماید راہے × علمے کہ کند گر تو گدائی شاہے × ان عقل کل و
علم لدنی با تو × گویند کہ فے الدین فلا اکراہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰے

کہا اللہ تعالے نے

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ پس طالب صادق را

اور وہ ساتھ تمہارے ہو جہان کہین ہو تم -

ہمیشہ حسب وجوے علم معیت باید و صحبت با اہل بصارت کہ رہ بدین جمعیت
شاید کہ اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ - مومن آئینہ مومن کا ہو -

ف در این ره بایدت همراه یاری	که از راه تو سازد دور خاری
منازل دیده ره نشناخته مسیر	بهای دیده وانگه اقتدا کرد

بزرگی در مناجات گفته است فَذَكَرَكَ النَّاسِي بِنِسْيَانِهِ وَالطَّائِعُ

پس یاد کیا تجھکو بھولنے والے نے ساتھ نسیان اپنے کو اور اطاعت کی نیکی

الْعَاصِي بِعِصْيَانِهِ وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اِنْ عَصٰى

گنہگار نے ساتھ عصیان اپنے کے اور نہین ہے کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اسکی کے

دَاعِيَ اِيْمَانِكَ فَقَدْ اَطَاعَ دَاعِيَ سُلْطَانِكَ وَلٰكِنْ قَامَتْ

اگر نافرمانی کی دعوی کرنیوالون ایمان تیرے نے پس تحقیق فرمانبرداری کی پکارنیوالے غلبہ تیرے نے لیکن قائم ہوئی

عَلَيْهِ حُجَّتُكَ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ

اوپر اسکے دلیل تیری کہ پس واسطے اللہ کے ہے دلیل پوری نہین سوال کیا جاتا ہے اوس چیز سے

هُمْ يُسْئَلُوْنَ۔

کہ کرتا ہے اور وہ پوچھے جائینگے

پس اینجا استبار زرا راست و گشته را کشوالی آما ای عزیز در راه تمیز خالی هیچ چیز را از ذکر یزدانی مدان که هر دو تسبیح اند بلسان حال یکے بمشغل گواه است و یکے ناوی و این تسبیح را هر دو باز اد و دانا مهوش نهاد شنو بگوش آزادی تا چون دیده ولب بکشاید و اسرار۔

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا۔

نہین کوئی چلنے والا مگر وہ پکڑنیوالا ہے پیشانی اسکی۔

عیان نماید یعنی یعنی هیچ جنبنده نے این مهار نه یعنی النقش ناصیه نیز از لوح فکر نه تراشی و رپے اهل بدے که بر مذهب خدا اند محقق نباشی قطعه

مبرآمدی از خوف آفات + ای صوفی اِذَا فَاتَتْ اِضَافَات + سلوک راہ را دعوی بہر کس + رسیدی درمیان لولا العلامات + و علامت صدق آن بود کہ در ذکر حق سبحانہٗ تعالے یا داؤد علیہ السلام سنگ در خروش آمدے وہی کما قال اللہ تعالی یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرُ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اے پہاڑو رجوع کرو ساتہ اسکے اور اے جانور

اندرین حیرتم گمست رہ راہین | رشتۂ فکر را سر است کو تاہ ہیں
بر زبان سالکان بے سر و پا | شہد اللہ انہ لا الہ ہین

گردش چرخ بے ستون بر صانع بیچون بے مالغ شاہدست - و برزبان ہر ستارہ اِلٰہُکُمْ اِلٰہٌ وَاحِدٌ
معبود تمہارا معبود ایک ہی
چندین طلوع و احوال بازی بحکم نیست نیکوترین کہ این گوئی بازی بے چوگان نیست -

تُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ -
پاکی بیان کرتی ہے واسطے اللہ کے جو بیچ آسمانوں اور جو بیچ زمین کے ہی -

در عروج و نزول بروج و ستارگان سرگشتگان امرے اند یعنی بیقرار مے پویند و تسبیح فاطر السموات میگویند

قطعہ

جملہ اشیا بحکم کن فیکون متفق در گواہے توحید	مختلف در وجود رنگارنگ ہم زبان گشتہ ہینگر ہمہ سنگ

قَالَ اللہُ تَعَالٰی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمانوں کے اور زمین کے
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ -
اور آنے جانے رات اور دن کے نشانیاں ہین واسطے صاحبان عقل کے -

می آرند کہ در بنی اسرائیل عابدے بود حق سبحانہ و تعالے را می پرستید

دوران ایام چنان بود که ہر کہ فارغ البال سی سال در عبادت مے گزرانیدے از درخت ابرے یا سایہ بر سر برابر او شدے وتا او در جہان ماندے برابر ماندے عابدے را سی سال بکمال رسید و اثر آن ندید شکایت حال پیش مادر ببرد و مادرش پرسید کہ درین مدت ہیچ گناہے واقع شدہ باشد گفت نے بلکہ قصد بگناہ ہم در وقوع نیامدہ است۔ مادر گفت ہیچ باشد کہ نظر بسوے آسمان کردہ باشی و بغیر فکرت باز داشتہ عابد گفت این نوع بسیار واقع شدہ است مادر گفت ہوش دار کسی کہ نظر بچنین خلقت عظیم و صنع جسیم کند و بہ فکر باز نیاید او بدان درجہ نرسد و آن کرامت نیابد

مثنوی

گردش چرخ معلق بے ستون	بر خردلے رہبرست و رہنمون
قادرے پاک آسمان این چنین	باز دارد تا نیفتد بر زمین
باید اندر رنج و فکرش بودنت	زانکہ سود نت مے برد آسودنت
گر ترا فضل خدا باید مدام	این چنین مے باش ایجان والسلام

در روضہ زندوسیہ مسطورست قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہ گفت یا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کن عجیب ترین چیزے کہ دیدہ از رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ پس عائشہ رضی اللہ عنہا بگریست باز بگریست و گفت کہ آمد بر من شبے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ آن شب نوبت من بود و بستر من بکمال خود آراستہ و برای عبادت از من دستوری خواست۔ پس گفتم من کہ من ہواے نفس از تو مے خواہم و مر اقرب تو کافی ست و دستوری دادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

در گوشهٔ خانه برفت و وضو ساخت و آب بسیار بریخت و به نماز برخاست
و در قراءة بگریه آویخت و بعد از نماز بنشست فحمد الله و اثنی علیه
پس تعریف کی اور صفت کی اسکی
پس همچنان بگریست و آب چشم مبارک او بزمین رسیده بود که
بلال بیامد و گفت - بابی انت و امی یا رسول الله ما
پدر و مادر من صدقہ باد تو شود یا رسول اللہ کیا
یبکیک وقد غفر الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر
رولاتی ہے تمکو اور تحقیق بخشا ہے اللہ نے جو پہلے ہو چکا گناہ تیرے سے اور جو پیچھے ہوئے
فقال علیه السلام افلا اکون عبدا شکورا
پس فرمایا اوپر انکے سلام کیا پس نہو نہیں بندہ شکر گذار
وما یمنعنی عن البکاء وقد انزل علی البارحة
اور کون مانع ہے مجھکو رونے سے حالانکہ تحقیق نازل کیا گیا اوپر میرے کل
وقرأ ان فی خلق السموات والارض واختلاف
اور پڑھا تحقیق بیچ پیدائش آسمانون اور زمین کے اور آنے جانے
اللیل والنهار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون
رات اور دنکے البتہ نشانیان ہین واسطے صاحب عقل کے وہ لوگ جو یاد
الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم ویتفکرون فی
کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنی کے اور فکر کرتے ہین بیچ
خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا
پیدائش آسمانون اور زمین کے اے رب ہمارے نہین پیدا کیا تونے بے فائدہ
سبحانك فقنا عذاب النار وقال علیه السلام یا

پاکی ہے تجھکو پس بچا ہم کو عذاب آگ کے سے اور فرمایا حضرت نے اوپر آنکے سلام اگر

بلال تبکیک نار لا یطفئها الا ماء العین ویل لمن

بلال — آگ ہے نہیں بجھاتا ہے اسکو مگر پانی آنکھ کا خرابی ہے واسطے اس شخص

قرأ هذه الآیة ولم یتفکر فیها

کے کہ پڑھے یہ آیت اور نہ فکر کرے بیچ اسکے۔

اگر داری ز سر کار دین ہوش — سخن دین را بکن از مصطفے گوش
که گفت از اختلاف اللیل خواندن — بود بے فکر اندر ویل ماندن
وگر خواہی کہ آن آتش نشانے — نبایے آب جز اشک ارفشانے

دار زاہدے مسطور ست ویتفکرون فی خلق السموات والارض

اور فکر کرتے ہین بیچ پیدائش آسمانون کے اور زمین کے

لها صانعا قادرا عالما — و در تفسیر دیگر آمده است که لآیات البینات

واسطے آنکے بنانیوالا قادر ہے جاننے والا — نشانیاں ظاہر

لاولی الالباب ای الآیات علی الوجود والوحدة والعلم

واسطے عقلمندون کے اور نشانیان ہین اوپر وجود اور یگانگی اور علم

والقدرة لذوی العقول الخالصة

قطعہ

اور قدرت کو واسطے صاحب عقلون خالص کے ہین۔

پیش فکرت مسبحان خاموش — ذکر بر ہر زبان ہست بے تکلیف
چه ملک بر فلک چه پاکیزه — چه بنی آدم و چه کرم کثیف

پس شنیدن ذکر از صنع کردگار بگوش فکر ست که اندیشه و نگار آنرا
بیکار دارند و ہر آفریده را بے آفریننده در چشم نیارد۔ امّا در آنکه ذکر حق و

سبحانہ از فکر افضلست مے آرند کہ از استنا د ابو علی دقاق کسے پرسید

اَلذِّکْرُ اَتَمُّ اَمِ الْفِکْرُ پس او از سائل پرسید کہ نزد تو

یاد تمام تر ہے یا فکر

چیست او گفت عِنْدِیْ اَلذِّکْرُ اَتَمُّ مِنَ الْفِکْرِ

نزدیک میرے ذکر تمامتر ہے فکر سے

گفت از کجا دانی گفت لِاَنَّ الْحَقَّ تَعَالٰی یُوْصَفُ بِالذِّکْرِ

اسواسطے کہ حق تعالے موصوف کیا جاتا ہے ذکر کے ساتھ

وَلَا یُوْصَفُ بِالْفِکْرِ فَمَا یُوْصَفُ بِہٖ اَلْحَقُّ اَتَمُّ فَاسْتَحْسَنَہٗ

اور نہین صفت کیا جاتا ہے فکر سے پس جو چیز کہ صفت کیا جاتا اسکی ساتھ حق بہت بہتر ہے پس نیک کہا

اَلشَّیْخُ اَبُوْعَلِیٍّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ پس چون ذکر بے فکر ہیچ است و فکر

اسکو شیخ بوعلی نے رحم کرے اسکو اللہ

بے ذکر ہیچ بر ہیچ پس ذاکر حق سبحانہ وتعالے با فکر باید ور زید و از ہر

موجودے بدان فکر پاک تسبیح باید شنید

قطعہ

در گواہست جملہ وحدت	ہم نبات ہم سفالہ وہم سنگ
دیدۂ دل وگوش دل باید	چشم سر ہم جہان نماید تنگ

پس ہر کہ بفکر رسید در ذکر افزود و مرد بے فکر استقامت بر ذکر نتوا

نمود چونکہ ہر مخلوق بلبان حال ناطق بتوحید حضرت ذی الجلال ست

آدمی کہ بے یاد او بود کمتر از سنگ و سفال ست

غزل

گویند ثنا ہی پاکش ہر ذرۂ بنالہ ست	در وصف او تسبیح ہم سنگ و ہم سفال
دان ہر چہ در وجود ست در حمد و در درود	بر جلوہ و دود وست ہر شئی ذکر اللہ

خار و گلے کہ رویدت تسبیح او بگوید — ترا ہے بدو بجوید در لالہ زار لالہ
ہر برگ از گیاہے بر وحدتش گواہے — مے خوان بانتباہے اوراق این رسالہ
گل رنگ و بو فروش ست و آن غنچہا بجوش ست — بلبل بصد خروش ست اندر نوا و نالہ
مشتاق شوق وا اند قدر شراب مستی — ہر علے قلے نیابد بوئے ازین پیالہ
پس مرد حق جو را کیف الطریق گوید — حالات پاکش او را یکبیک کرد حوالہ
آن زاہدان سادہ شبہا بپا ستادہ — در بندگی ست دادہ اکنون ز سیر قبالہ
اللہ بخش دارد بر فرق تاج شاہی — از خوان شاہ شاہان بخشید این نوالہ

مکتوب بجانب ملک العلما مولانا حاتم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا
گواہی دی اللہ نے کہ نہین کوی معبود مگر
ھُوَ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ
وہ اور صاحبون علم نے درحالیکہ قائم ہین ساتھ انصاف کے نہین کوی معبود مگر وہ غالب حکمت والا
چون شہادت علماء دین باشہادت ملائک بشہادت باری جل وعلا
قرین ست زہے شرفے کہ شرف علم دین و علماء دین ست عالما نبایہ نیاب
از خود وحید اند بدین نیاز محرمان راز توحید اند در وَھُوَ مَعَکُمْ
دور بین اند یعنی کہ حق سبحانہ وتعالے را دور نمے بینند اہل خشیہ اند کہ میثرند
وَاُسْعِدُوْا اَنَّہٗ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ درست دا
اور حکم کئے گئے یہ کہ راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے
تبلیغ قُلْ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ
کہ تو سوائے اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے بندون اسکے سے جو عالم ہین

درجات اعلا رشان برتر از آفاق ست که در عقد عقیده شان لفظ ما باق ست ایشانند که در قدر قدر میبگزرانند و شتی در مشیت بجهل انبازند العلم نکتة چه نکته است باریک بنده را همیگوید ارض ما باریک خنک آن دل که هدف این تیر ست و آزاد بنده که درین غم اسیر ست این صحیفه ئیست که بهر کس نماید رازیست که با یکے از هزار بگشایند۔ کلموا الناس فما یعرفون و دیرست که گفته اند **فرد**

کلام کرو تم لوگون سے اس چیز سے که پهچانین۔

محرم راز صد سال یکے خیزد ‖ پیش هر کس سخن از عالم اسرار مزن

لتعرفنهم بسیماهم و لتعرفنهم فی لحن القول سیماهم

پهچانتا هو تو انکو ساته چهره انکے کو اور البتہ پهچانتا هو تو انکو بیچ آواز کهنے کو پیشانی آنکی

فی وجوههم من اثر السجود سیر ایشان بے شان ست و علم

بیچ منهون انکے کے اثر سجدونکے سے۔

ایشان بے انشان ایشانرا که بجان جو ست حالت تسلیم ایشان همان سجو دست رحمت بر قائلے او که گفت **ه**

سجدهٔ دیگران به پیشانے ‖ سجدهٔ عاشقان تو میبدا

ایشان اگرچه در بدایت برجان باختن باشند اما بنهایت در تسلیم باختن باشند که در پایان تحقیق۔ قول ابی بکر صدیق رضی الله عنه این بوده هکذا کنا حتی قست القلوب۔

ایسے هی تھے هم یهانتک که سخت هوے دل۔

و وجه قساوت ست و ه حمل نتوان کرد بر اشد قسوة حالات ناشکیبا عاشق

عاشق اگرچہ صد زیب دارد اما زینت حقیقی حالت اہل شکیب دارد آن را سکر و صحو باشد و این مطلق از خویشتن محو باشد آوردند ہر سر حرف در آوان بہار شوریدگان راستی درکار ست و یک شور ایشان درین روزگار بہار ارست بر خوشیدن گلی میبرند و بنوشیدن تلی فرحت میگیرند و بخروشیدن بلبلی سیر این تیرند ابیات

نہال عشق برآمد ز صحن دل چو گلستان	بہر شاخی دگر میوہ ز ہر غنچہ گلی خندان
آدمی نیست کہ عاشق نشود وقت بہار	ہر گیاہی کہ بہ نوروز نروید حطب است
ہر گیاہی کہ بر زمین روید	وحدہ لا شریک لہ گوید
ند کرش ہر چہ بینی در خروش ست	ولی داند درین معنی کہ گوش ست
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوان ست	کہ ہر خاری بہ تسبیحش زبان ست

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ

فرمایا اللہ تعالے نے اور نہیں کوئی شے مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد اسکے کے

درمیان این آیت کہ خلاصہ کتاب و مرہم دلہای کباب و مستان شوق را پیالہ شراب ست چند کلمہ کم و بیش از تحقیق محققانہ خویش و از صحائف لطف کتاب خانہ خود درج نمایند و کمترے سعی کردن دریغ نفرمایند دیگر ہمہ بخیر ست و بخیر خواہد بود انشاء اللہ تعالے۔

جواب از ایشان بجانب درویشان

مخاطبات فرخ آمیز و ملاطفات روح انگیز کہ از صوب صواب عالیجناب شیخ الشیوخ صاحب الفیض والرسوخ بنام زد این رکیک الفہم عطی الوہم شرف اصدار یافتہ بوصل و وضوح پیوستہ کلمات مشائخ بمشابہ متشابہات

اند ما را وامثال ما را مقدور ومیسور نیست کہ معانی آن مبالغے را
احاطت وادراک توانند نمود مگر بقدر فہم عینیہ شمہ ازان معلوم گشتہ
مَن لَم یَصِل اِلٰی ھٰذَا المَقَام لَم یَعرِف ھٰذَا الکَلَام
جو کوئی نہ پہنچا طرف اس مقام کے نہ پہچانا اس کلام کو
اگر حضور موفور السرور بکرم الله الشکور میسر ومیسور شود بمشافہہ مستفید
گردد وتسبیح کہ از فحوائے آیت کریمہ۔
وَاِن مِّن شَیءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمدِہٖ مِن حَیثُ الظَّاہِر
اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہو ساتھ حمد اسکی حیثیت ظاہر سے
مفسران ومذکران اہل یقین بحکم شرع متین فہم کردہ بیان فرمودہ اند
بعضے تسبیح حال مراد داشتہ اند کہ ہر چیزے ممکن کہ در عالم حادث است
بوجود محدث مجید واجب الوجود موصوف بصفات کمال بلسان حال ناطق
ست وبعضے تسبیح مقالی مراد داشتہ اند کہ ہر حادثے بتسبیح صانع خود
بصفات قدیمہ بلسان مقال مسبح ست فاما ہر کس معلوم نمیکند و
شنود اِلَّا مَن شَاءَ اللّٰہُ خاطر بمطالعہ عبارات شائقہ واستعارات
مگر جسکو چاہے الله
دانستہ مشتاق ملاقات فائض البرکات از حد بیرون ست کہ این کلام از
اُوتِیتُ جَوَامِعَ الکَلِم بودہ ست الله تعالے سایہ ذات بابرکات
دیا گیا ہین جمیع کلمہ الی باتین
الی آخر الاوقات بر کافہ مومنین ومومنات مظلل وممدود دارد آمین
پس بحکم اختلاف مذکور اگر مسبح بلسان حال ست گویند ہر موجودے
بر وجود حق سبحانہ دال ست واگر مسبح گویند ہر چیزے چنانکہ بعضے مفسران
میگویند بلسان پس دلالت میکند بر حیات ہر شئے عند الله این مقال از

این شور را با خالق پاک راز و بدرگاه خداوند افلاک نیازے ہست۔

وَلٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ رباعی

لیکن نہیں سمجھتے ہو تم تسبیح انکی۔

دیدۂ ہوش بجو اے شاہی — زانکه از سر را دگمراہی

بشنو قول رسول الٰہی — آرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ

می آرند که در پاے مبارک رسول الله صلے الله علیه وسلم آماس بود سنگے بر آتش گرم میکردند و بر پاے می نہادند سنگ به تنگ آمد و در حضرت حق بنالید فرمان شد که داد تو از دست خود بستانم تا دران روز که بر بدن مبارک رسول الله صلے الله علیه وسلم سنگ رسید و مجروح شدند ہمان سنگ بود که فرشتگان انرا در لشکر کفار انداخته بودند چون خاصان درگاه و مقربان حضرت آله برین دقیقه راه و از حقیقت اشیا آگاه دارند ازین نوع آداب

ایشانرا نگاه میدارند قطعه — فیض خداوند بخاصان نمود

از رهٔ خاص از صد و خاص بشیر — ہیچ بدان رہ نتوان راه برد

از رہ تکلیف باخلاص خویش — و نزبے آرند از مهتر موسی علیه السلام

که از سنگ جامه خواسته و گفت ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ (پتھر کپڑا میرا پتھر کپڑا میرا) و انچنان بود که هر یکے قوم چون خوف لوم نبود برهنه غسل میکردند مهتر موسی علیه السلام جامه پیچیده و باب می در آمد پس بدین که راو بے اکراو ایشان از تکلیف بری بود قوم بدگمان شدند مگر در تن مبارک او عیبے ہست گفتند اِنَّهٗ اٰدَرُ آدَرُ و آنرا گفتند که عظیم الخصیتین باشد تا روزے مهتر موسے علیه السلام بآب درآمده بود و جامه بر سنگ واشته سنگ بحکم فرمان در جریان آمد و

ازانجا کہ بود با جامہ بہم روان شد مہتر موسیٰ علیہ السلام بضرورت از آب
برہنہ بیرون آمدند و از سنگ جامہ خواستند فَبَرَّأَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا
پس پاک کیا اسکو اللہ نے اس چیز سے کہ کہا

ہست در ہر شیٔ حیات ولیک	ہیچکس نیست زین و فیہ آگاہ
آئینہ دل چو جان نماے شود	برون از جان جان نمائی راہ

ونیز رسول علیہ السلام از کوہ آب خواستہ می آرند کہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ در سفرے ہمراہ رسول علیہ السلام بود تشنگی برے غالب آمد حال خود
باز نمود رسول علیہ السلام فرمود برین کوہ برو و بگو کہ مرا رسول خدا پیش
بر تو فرستادہ ست آب دہ کوہ مسکین چون آب نداشت جواب داد و گفت
ازان روز باز کہ این آیت فرود آمدہ ست وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
اور ایندھن اس آگ کا آدمی اور پتھر
سرد بر چارہ نمی یابم چندان گریستم کہ آب در من نماندہ ست با رسول خدا
بگو تو دعا کند تا از آتش دوزخ نجات یابم ابن مسعود رضی اللہ عنہ آمد
حال باز نمود رسول علیہ السلام در حق آن سنگ دست دعا برآورد حق
سبحانہ تعالیٰ آزادش گردانید إِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ
تحقیق بعضے پتھر وں سے البتہ وہ ہین کہ بہتی ہین ان سے
الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَإِنَّ مِنْهَا
ندیان اور تحقیق بعض اس سے البتہ وہ ہین کہ پھٹتے ہین پس نکلتا ہے اوس سے پانی اور تحقیق بعض
لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ
اس سے البتہ وہ ہے کہ گر پڑتا ہے ڈر اللہ کے سے اور نہین اللہ بے خبر اس چیز سے کہ کرتے ہو تم

در رہ خشیہ اگر سنگ بدینسان باشد	کمتر از سنگ نخشیہ چہ بد انسان باشد

از سنگہا سخت تر خارہ ہست اما نہ اینچنانکہ آدمی ناہموارہ است پس چون عصبہ

در عالم حقیقت نہ رنگ اوست نہ جنس ہر کرا درونہ سخت ست وا بی کہ
او باعتبار معانی سنگ ست نہ انس قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ آورده اند کہ فرداکوه احد رابصورت
احد پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہماورد وست رکھتے ہیں ہم اسکو
آدمی گردانند و باصدیقان حشر کنند و ہم چنین بسیار آدمیان را بانگہا
در دوزخ برند

قطعہ

چون فریقی دریکین باشد فریقی در لیار	با لئیم تا با کیم فرد اکشند م در شمار
وین شیاطین انس باشد با شیاطین کجار	این گروه مصطفی باشد در و اہل صفا

منقول ست کہ پیش از انکہ در مسجد
مدینہ منبر آراستہ کنند حضرت مصطفی علیہ وآلہ السلام بر ستون مسجد تکیہ کرده
خطبہ میگفت چون منبر شد ستون بآواز بلند بنالید و خواست کہ تیر قدر رسول
علیہ وآلہ السلام از منبر فرود آمد و آنرا کنارہ گرفت ستون برطریق خردگان
میگریست و دم میگرفت حضرت رسول علیہ وآلہ وسلم او را فرمود ای حنانہ از
حضرت حق تعالی درخواست کردم کہ ترا نہال بہشت گردانند و نام آن چوب
حنانہ بود می آرند اگر رسول علیہ وآلہ السلام او را کنار نگرفتی از گریہ باز نایستادی
وازنالہ باز نماندی

قطعہ

خشک چوبی ست گرچہ پا خود برگ	ہر کسی عشق باشد او اردو
زیستن صورت ست معنی مرگ	زیستن آنکہ خالی از عشق ست

ومی آرند کہ چون مہتر داؤد علیہ السلام
زبور خواندی مرغان از ہوا باز ایستادندی وحوش از بیابان می آمدی
وآواز شنوندی و ہر برگ درختی کہ سبز بودی زرد گشتی و زرد سبز گشتی و کوہہا

موافقت او شیخ گفتندی و می آرند مثنوی مجنون در مسجد وعظ گفت حاضران را مستمع نیافت غفلت شان بروی گران آمد سخ بجانب قندیل‌ها ها مسجد کرد و گفت با شما میگویم بنفس پاک او در قندیل‌ها اثر کرد همه بهم

یا رب همه عشق ده و مستی ده	عشق با موی و می پرستی ده
چون هستی تو ظاهر و پیدا	آگه از ستر کار هستی ده

در خیر المجالس آمده است از شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمة الله علیه که ایشان در شهر نیشاپور رفتند و خلق شهر همه تبرک کردند مگر درویشی بود او را ابا گرامی گفتندی هرگاه که نام شیخ شنیدی لعنت کردی تا شیخ گرامی را از حجره شد شیخ به پرسیدن او روان شد حسن مودب خادم خانقاه یکی را برای استکشاف مزاج او پیش فرستاد چون او شنید گفت او اینجا کجا می آید او گوئید در کلیسا برود این سخن شیخ را معلوم کردند شیخ فرمود ما را نفس پیری پاس باید داشت و در کلیسا باید رفت مصحف جانب کلیسا روان کردند در آن و در راه پرسید درین مصحف کیست گفتند ابو سعید او لعنت کرده یاران قصد کردند او را رنجانند شیخ ملاطفت فرمود زنهار او را کسی نرنجاند که او دین ما را مبیداند و لعنت بر باطل میکند رافضی خلق شیخ دید تائب شد پس شیخ رفت روز یکشنبه بود ترسایان گرد آمده بودند صورت مریم پارسا و صورت عیسی علیه السلام می پرستیدند بر شیخ گمان بردند شاید که در دین ما درآ شیخ در کلیسا رفته و بر سر آن هر دو صورت ایستاد و شد بعده رخ با مهتر عیسی علیه السلام کرد و این آیت خواند ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ

کیا تو نے کہا تھا واسطے لوگوں کے

اَتَّخِذُوْنِی وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ-

پکڑو مجھکو اور ماں میری کو دو خدا سواے اللہ کے

یعنی تو گفته مراد میاشر اکه مرا و مادر مرا بخدائے پرستید اگر نگفته جو
خدارا سجده کن بمجرد آنکه شیخ این سخن گفت هر دو صورت مستقبل قبله
شدند و در سجده افتادند ترسایان چون کرامت شیخ معائنه کردند همه
کلمه توحید گفتند و مسلمان شدند شیخ رخ بجانب یاران کرد و فرمود
دیدید یاران بنفس پیرے کار کردم چنانچه معائنه شد و این حکایت در خیر المجالس در مجلس اول

مست شوقت بسوی بتخانه شدم	تسبیح بتان زمزمه عشق تو بود

شیخ گرامی این همه بشنید و وان بردر شیخ رسید و عذر خواست و دو حلقه
آیت یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا آمده است قِیْلَ یَا رَسُوْلَ

اسدن بیان کریگی زمین خبرین اپنی کہا گیا اے رسول

اللّٰهِ مَا حَدِیْثُهَا قَالَ تَشْهَدُ عَلٰی کُلِّ عَامِلٍ بِالْخَیْرِ

اللہ کے کیا ہے بیان کرنا زمین کا فرمایا گواہی دیگی اوپر ہر عمل کرنیوالے بھلائی اور برائی کے

وَالشَّرِّ جاے بگوید و نام بگوید و وقت بگوید و زمین را ایکه دار امتان
علم ست و هر که سخنے بگوید بداند لیکن نمیگوید که فرمانش نیست وَفِی
الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ پارچهاے زمین میان خود با یکدیگر

اور بیچ زمین کے قطعے ہیں پاس پاس-

سخن آیند و جایگاه مومن نیکو کار بطاعت او بنازد و جایگاه کافر
تباه کار بگناه او بنالد و در خبر ست که سجده گاه مومن چهل شبانه روز
سجده گرید و زمین بمرگ هر مرد مطیع و مرد عزیز بگرید و آسمان نیز آنانه انا

خشک شدن هر کنیز و از مردن غافل بے تمیز قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ فَمَا
بَکَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ ۔ فرمایا اللہ تعالے نے پس نہ روئے

اوپر آن کے آسمان اور زمین

در شرح تیسیر یالی اور دہ ہست چون ابو جہل علیہ اللعن از جہان رفت عکرمہ
رضی اللہ عنہ گفت مرا جایے باید رفت کہ نام محمد شنید و نشود در جزیرہ
ہمہ جانوران بری و بحری را بنام محمد ذاکر یافت از انجا بازہ در جزیرہ دیگر
خراب رفت آنجا ہمہ حجر و مدر را در کلمہ طیب گویا یافتہ ۔ وہ از جہل پدر تافت
و گفت دروغ راچندان فروغ نبود مرا ہم پیش حضرت او باید رفت کہ
ذکر او در آسمان و زمین ہست قتل ولش بکشاد و بشرف اسلام مشرف

ای تخشی ہر چہ ہست ذاکر آن	نہ کہ در ذکر او ہمین تو تنہا
بہر زبان ہا اگر شوی آگاہ	از ہمہ خلق ذکر او شنوی

در انیس الواعظین آمدہ ہست روزی موسیٰ علیہ السلام در بیابان
خدا تعالے میگفت در خاطر مبارک او گذشتہ کہ درین بیابان جز من
دیگر ہم باشد در حال ہمہ وحوش و طیور در حال غیب را فرمان شد کہ آ
ذکر را بر دارند چنان غلغلہ خاست کہ آواز موسیٰ علیہ السلام محو شد مسلی
و سر بسجدہ نہاد و گفت الہی فرد و زمین ہم آواز ذکر بود فرمان شد اضرب
عَصَاكَ عَلَى الْاَرْضِ عصا بر زمین زد و زمین بشگافت آب بیرون آمد
مار عصا اپنا اوپر زمین کے ۔ فرمان شد عصا بر آب زن از ان آب سنگے
بیرون آمد فرمان شد بر سنگ عصا زن مرغے سبز بیرون آمد از
مے گفت موسیٰ علیہ السلام پرسید ای مرغ چند گاہ ہست کہ ترا حق سبحانہ تعالیٰ

آفریده است گفت سیصد سال گفت درین سه صد کار تو چیست گفت از دو
کار دیگر کار کدام افضل است که شب و روز دریا دا و پیرامون موسی و بارها
بر من عرض میکنند نمیخورم از خوف آنکه نباید که نوک در آب کنم و عزرائیل
در رسد این بگفت و در سنگ شد و سنگ در آب رفت و آب در زمین نا
پدید شد در روضهٔ زند وسیه مسطور است قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَأَیْتُ

کہا رحم کرے اسکو اللہ اور دیکھا میں نے

اَبَا الْفَضْلِ مُحَمَّدَ ابْنَ نُعَیْمِ الْکَتَّابِیَّ او گفت که دیدم من

ابو الفضل محمد بیٹے نعیم کتابی کو

در بعضے از کنار دریا صیادے را که ماهی میگرفت و دختر کے برابر او بر پشت
هر ماهی که صید میکرد و سوے دختر انداخت و دختر در روی ماهی میدید و بدریا
باز می انداخت پدرش گفت ای دختر من بگمان ماهی به مشقت صید میکنم
و تو آنرا بدریا می اندازی دختر گفت چون می شنوم که ماهی الله الله میگوید
فَلَا اُحِبُّ اَنْ اُعَذِّبَ شَیْئًا یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ

پس نہیں دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ عذاب کروں نہیں ایک چیز کو کہ کہے اللہ اللہ

در معدن المعانی آورده است بزرگی در راه میگذشت آواز بانگ نماز شنید و هیچ
اجابت نکرد و پیشتر شد سگے بانگ میکرد گفت جل جلاله و عم نواله پس بدید
ماسبب چیست گفت موذن در غفلت بود و از آن غفلتم آمد و سگ بیشک دانستم
که خدا را یاد میکند او را اجابت کردم سگ که یاد تو کند بغفلت آن
سگ مردم است و هر کند یاد تو مردم از غفلت سگ است در خزانه جلالی از
عین العلم آورده است که از گریه طفل تنگ نباید کرد است لَا تَضْرِبُوْا صِبْیَانَکُمْ عَلٰی بُکَائِهِمْ

ہر آئینہ حق است وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ
اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہو حمد اسکی کی

رحمت بر قائلے باد کہ گفت	ای گریۂ طفل بے گناہ از غم تو
ای نعرۂ پیر خانقاہ از غم تو	وی نالۂ مرغ صبحگاہ از غم تو
آہ از غم تو ہزار آہ از غم تو	در گلستان شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

آمدہ است **حکایت** یاد دارم شبے با کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم سحر در کنارۂ بیشہ خفتہ شوریدہ در سفر ہمراہ من بود نعرہ بزد و راہ بیابان گرفت و یکنفس آرام نیافت چون روز روشن شد گفتمش آنچہ حالت بود گفت بلبلان از درخت بنالہ درآمدہ و کبکان در کوہ و غوکان در آب و بہائم در بیشہ اندیشہ کردم از مروت نباشد ہمہ در تسبیح و من بخواب غفلت رفتہ

دوش مرغے بصبح مے نالید	خواب و صبرم ببرد و طاقت و ہوش
گفتم این شرط آدمیت نیست	مرغ تسبیح خوان و من خاموش

در انیس الواعظین آمدہ است ای حسن کمتر از غوک مباش بشنو کہ در حق او پیغمبر علیہ و آلہ السلام فرمایند قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَقْتُلُوا الضِّفْدَعَ فَإِنَّهَا كَثِيرُ التَّسْبِيحِ
فرمایا آپ نے سلام مت قتل کرو مینڈک کو کیونکہ بہت تسبیح
و نیز آمدہ است کہ اگر بر دوستان غفلت غالب شود حق ایشان را تقاضا کند و فرماید اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا

فصل دوم در قدم داشتن براہ و کثرت کوشیدن ذکر حضرت الہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ

فرمایا اللہ تعالے نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ تعالے کو

ذِكْرًا كَثِيرًا وَّسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا

یاد کرنا بہت اور تسبیح کرو اسکی صبح اور شام

نگارندۂ پاک بیچون و دارندۂ افلاک بے ستون بے کام در کلام کریم قرآن
عظیم میفرماید ای گزیدگان با آگاہ و ای مخلصان اہل انتباہ و ای صفا
وینداران و ای گزیدگان حضرت کردگار یاد کنید مر خدا تعالے را یاد کردنی
بسیار و دارید زبانرا و ثنا را و بکار و غافل نشوید از ذکر اللہ و بپاکی یاد
کنید او را گاہ بیگاہ تا آئینۂ دل بسبب حرص دنیا زنگ کنیس محجوب و بی نور نشود
وصفا و ذکا را آن بسرور فانی و بغرور لایعنی وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

اور نہیں زندگی دنیا کی مگر فائدہ مندی غرور کی

مشغول نشوید و دور نگردید و بتوجہ تام علی الدوام در یاد مولا کہ ہر چہ جز اوست
فراموشی او لے بہ پاکی دل بکوشید و شراب شوق محبت بنوشید و شما ای ذاکران
قدر بدار آ ذِكْرُ اللّٰہ اگر دانید قرار و آرام بے یاد او بر خود حرام گردانید و
گرد و در کمند غفلت و سہو و فراموشی اسیر نکنید تا چند سے ندا ر

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

آیا نہ آیا ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے یہ کہ عاجزی کریں دل انکے واسطے اللہ کے

در گوش کنید تا عالم غفلت و فراموشی را فراموش کنید و ما سوا اللہ را در پا
نیارید و صیقلہ ذکر و استغفار بر آئینۂ دل جاری دارید پس اینجا باید دانست کہ بہ
بکثرت ذکر آئینۂ دل پاک نشود و بہیچ رنگ بزنگ نگردد۔

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ وَصَقَالَةُ الْقَلْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ

اور فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل انکی کو سلام واسطے ہر چیز کے صاف کرنیوالی چیز ہے اور صافی دل کی یاد اللہ

و نیز باید دانست که صلاح و فساد تن در صلاح و فساد دل ست۔

قَالَ عَلَیْهِ وَ آلِهِ السَّلَامُ اَلَا اِنَّ فِی الْجَسَدِ لَمُضْغَةً

فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام خبردار ہو تحقیق بیچ بدن کے البتہ گوشت کا ٹکڑا

اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ بِصَلَاحِهَا وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ

مراد دل ہے جس وقت کہ سنور گیا سنور گیا تمام بدن ساتھ سنورنے اسکے کے اور جس وقت بگڑ گیا بگڑ گیا

بِفَسَادِهَا سَائِرُ الْجَسَدِ اَلَا وَ هِیَ الْقَلْبُ۔

ساتھ بگڑنے اسکے کے تمام بدن خبردار ہو اور وہ دل ہے۔

و این معنی نیز باید دانست که هر دل را صحتی و مرضی و موتی و حیاتی هست

پس حیات تن از حیات دل معتبر ست که اصل ست و مقصود حیات دل ست و ہر دل ذا

که در عدم ست جمله وجود و عَلٰی مَا یُشِیْرُ اِلَیْهِ الْحَدِیْثُ

اوپر اس چیز کے کہ اشارت کرتی ہے طرف اسکے حدیث

تن خفته و زنده دل زیر گل		به از عابدے زنده افسرده دل

و در موت و حیات دل را بزمین تشبیه میکنند چنانکه زمین را بحقیقت موت نیست

و موت او همین خالی بودن اوست از نفع همچنین دلے که از کثرت حب دنیا و

شغل ملاهی محجوب از حضرت الهی و در خلاف و معصیت و گمراهی زنگ گرفته

و تباهی پذیرفته ست حیات او ممات باشد بزرگان گفته اند هر دل که

دنیا در وے جائے یافته خرابش کرده وَ لَیْسَ عَلَی الْخَرَابِ خَرَاجٌ

اور نہیں اوپر ویرانہ کے محصول

پس چنانکه زمین خراب را اهل ده گویند همچنین هر دل که به هموم و غموم خراب شد

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ درویشان آنرا پژمرده نامند صدق الله

پس نہین ہے اللہ سے بیچ کسی چیز کے

این گروہ مردودن اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

مردہ ہین نہین زندے اور نہین معلوم کرتے

و مومن را باید ہمیشہ پرہیز نماید از آنچہ سختی بدل پیدا آید ورنہ باید کی مسطور است

قَسْوَةُ الْقُلُوْبِ مِنْ ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ طُوْلُ الْاَمَلِ وَنِسْيَانُ

سختی دلون کی تین چیزون سے درازی آرزو کی اور بھولنا

الذِّكْرِ وَكَثْرَةُ الشَّهَوَاتِ درعوارف مسطور است

یاد اللہ کا اور کثرت خواہشون کی

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَوْتُ الْقَلْبِ مِنْ شَهَوَاتِ النَّفْسِ

کہا محمد بیٹے علی نے مرنا دل کا خواہشون نفس سے ہے

پس چنانچہ سختی و تاریکی دل کہ عبارت از موت اوست از فوت کردن

فرصت با نماز و امید دراز و نسیان ذکر و اتیان شہوت بے فکرے افزاید

ہمچنین صفا و ذکا و قلب کہ حیات اوست جز بکثرت ذکر حاصل نیاید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ و جزاء ابوالحسن

فرمایا اللہ تعالی نے کیا جو شخص کہ تھا مردہ پس جلایا ہم نے اسکو

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا يَعْنِي بِكَثْرَةِ شُغْلِ الدُّنْيَا فَاَحْيَيْنَاهُ يَعْنِي بِذِكْرِ الْمَوْلٰی

کیا جو شخص کہ تھا مردہ یعنی ساتھ کثرت کام دنیا کے پس جلایا ہم نے اسکو یعنی ساتھ ذکر مولی کے

و نیز باید دانست کہ چون دل بمتابعت ہوای نفسانی و حب و حرص جیفہ دنیاوی

بغفلت و نسیان و خلاف و عصیان گرفتار آید آن علامت غلبہ شیطان باشد

کہ شیطان بران دل غالب آمدہ بود کما قال اللہ تعالیٰ استحوذ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے غالب آیا ہے
علیہم الشیطان فانسٰہم ذکر اللہ
اوپر انکے شیطان پس بھلا دیا انکو یاد اللہ کے تئین
یعنی شیطان بوسوسہ خود غلبہ کردہ است برایشان پس فراموش کنانیدہ
است ایشانرا یاد کردن خدا تعالے در مدارک آمدہ ست۔
قال شاہ شجاع الکرمانی علامۃ استحواذ
فرمایا شاہ شجاع کرمانی نے نشانی غالب آنے
الشیطان علی العبد ان یشغلہ بعمارۃ ظاہرہ
شیطان کے اوپر بندہ کے یہ کہ مشغول کرتا ہو اسکو ساتھ آبادی ظاہر کی
من المآکل والملابس ویشغل قلبہ عن
کہانے اور پہننے سے اور مشغول کرتا ہو دل اسکا فکر
التفکر فی آلاء اللہ ونعمائہ والقیام بشکرہا
کرنے سے بیچ نعمتوں اللہ کے اور نعمتوں اسکے کے اور باز رکھتا ہو قائم ہونے سے ساتھ شکر
ویشغل لسانہ عن ذکر ربہ بالکذب والبہتان
اسکے کے اور مشغول کرتا ہو زبان اسکے یاد رب اسکے سے ساتھ جھوٹ اور طوفان کے
ویشغل قلبہ عن التفکر والمراقبۃ بتدبیر الدنیا
اور مشغول کرتا ہو دل اسکا فکر کرنے اور مراقبہ سے ساتھ تدبیر دنیا کے
جمیعا پس تا دل بنور معمور نگردد این غلبہ شیطان دور نشود
انتہی۔

در عوارف مسطور است وَلِلذِّكْرِ تُوْرِثُ تَقِيَّةَ الشَّيْطَانِ
اور واسطے ذکر کے ڈرتا ہے آنے سے شیطان

كَاتِّقَاءِ اَحَدِنَا النَّارَ وَقَدْ وَرَدَ فِي الْخَبَرِ اَنَّ
جیسے بچتا ایک ہمارا کا آگ سے اور تحقیق وارد ہوا ہے بیچ حدیث کے کہ

الشَّيْطَانَ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَاِذَا ذَكَرَ
شیطان منہ لگائے ہے اوپر دل بیٹے آدم کے پس جب یاد کیا

اللّٰهَ تَعَالٰى تَوَلّٰى وَخَنَسَ فَاِذَا غَفَلَ اِلْتَقَمَ قَلْبَهٗ
اللہ تعالے کو پیٹ پھیری اور ہٹ گیا پس جب غافل ہوتا ہے نگلتا ہے دل

فَحَدَّثَهٗ وَمَنَّاهُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ
اسکے کو پس بات کرتا ہے ساتھ آرزوؤں کے اسکے اور فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی روگردانی کرے

ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ
یاد اللہ کی سے مقرر کرتے ہیں ہم واسطے اسکے شیطان پس وہ اسکا ہمنشین

[…]ار کہ آمدہ است فِيْهِ اِشَارَةٌ عَلٰى اَنَّ مَنْ دَاوَمَ عَلَيْهِ
بیچ اس قول خدا کے اشارہ ہے اس بات پر کہ جو ہمیشگی کرے

لَمْ يَقْرَبْهُ الشَّيْطَانُ | از من غائب شدن طاقتم است
اوپر ذکر کے نہیں نزدیک ہوتا اسکے شیطان

نیست نزدیک درویشان وتائید[…] تلبیدا و بجہت است کرامات ایشان پس مومن باید کہ خود را […] آمدہ است
بروایت ابن مسعود رضی […] نسیان مردار شدن نپسندد۔

قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ السَّلَامُ فرمایا اوپر انکے اور آل انکے درود است		ز طبیب عشق طبیب زندگی یہ فریفتہ فکانما الاموات بلا نسخہ ہم نشین

مِّنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنَهٗ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ

ایک جن سے اور ایک ہمنشین فرشتے سے کہا صحابہ نے تمکو بھی اے رسول

اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا

خدا کے کہا مجھکو بھی ولیکن اللہ نے مدد دے مجھکو اوپر اُسکے پس اسلام لایا

يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِالْخَيْرِ درشرح آورده اَسْلَمُ رُوِيَ بِضَمِّ الْمِيْمِ اَيْ اَسْلَمُ

پس نہین حکم کرتا مجھکو مگر ساتھ نیکی کے سلامت رہتا ہون ساتھ پیش میم کے یعنی سلامت

اَنَا مِنْهُ وَرُوِيَ بِفَتْحِهَا وَهُوَ الْاَصَحُّ اَيْ اَسْلَمَ اَيْ صَارَ

ہون اس جن سے مین اور روایت ساتھ زبر کے ہی اور وہ صحیح زیادہ ہی یعنی اسلام لایا وہ جن یعنی ہو گیا

مُسْلِمًا اَلْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ مَلَكًا وَشَيْطَانًا

مسلمان یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر اسکے کہ ساتھ ہر آدمی کی ایک فرشتہ ہی اور ایک شیطان

مے آرند دو دیو را با یکدیگر ملاقات شد یکے ایشان فربہ بود و دیگر لاغر فربہ مر

لاغر را پرسید از چہ سبب لاغری گفت مردی کہ من بروی نامزد ام او دائم دریاد

حق سبحانہ مے باشد در خوردن ونوشیدن وخفتن وپوشیدن ہمہ بسم اللہ

میگوید فِي الْاَثَرِ اَللّٰهُ اِلٰہٗ بنام ہاشم پس او پرسید کہ فربہی تو از چیست

گفت ہیچ نعمتون اللہ کے اور نعمتون اُسکے از زبان شے یا وحق نمیرود ونہ

غفل بدل لِسَانَهٗ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ ہم از ان فربہم پس از ینجاست

اگر وے مشغول کرتا ہی زبان اسکے یاد رب اُسکے ستان خدا را ودا آنرا در حیات

نشمارند قَلْبَهٗ عَنِ التَّفَكُّرِ وَالْمُ درست کہ چون مخلصے را ساعتے

ویا دمی سے نا ہی دل اُسکا فکر کرنے اور مراقبہ سے رو ہشند کہ فلان از ہمہ اوقات

خواجہ حسن گا پس تا دل بنور حضور نگرد واین چنان انس گرفتہ بود کہ

یکدم بے یاد حق از وی نرفتے و قدمے بے توجہ بر نگرفتے وقتی دو کس از شہرے قصد دیدن او کردند چون در شہر رسیدند گریہ در دکان بیافتند کہ حسن بود ایشان از سخن گریہ گریہ کردند متحیر ماندند و کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

تحقیق ہم ہیں واسطے اللہ کو اور طرف اسکی رجوع کرنیوالے

بر زبان راندند و گفتند اگر ملاقات آن بزرگ بحکم آنکہ نصیب نبود میسر نشد بارے بزیارت قبر او مشرف شویم قصد خانقاہ کردند رسیدند و خواجہ را بسلامت دیدند از حیرت بیہوش گشتند خواجہ استکشاف حال ایشان کردند ماجرا نقل کردند خواجہ بگریست و گفت بر من ساعتے بی یاد حق سبحانہ گذشتہ بود از درد آن حسن نماند شاید کہ این سخن در گوش آن گریہ ہم افتادہ باشد۔ در حضرات جلالی آوردہ است ہر کہ لحظہ از یاد حق تعالے غائب باشد در آن دم خلل در ایمان باشد وَلِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ

اور واسطے اللہ کے ہے خوبی اسکی جسنے کہا۔

کسی کو غافل از وی یکزمان ست
در آن دم کافرست اما نہان ست
وگر خود غائبے پیوستہ باشد
درے اسلام بروے بستہ باشد
حضوری بخش اے پروردگارم
کہ من غائب شدن طاقت ندارم

چون خالی بودن از ذکر بمنزلہ مرگست نزدیک درویشان و تازگی دل بحلاوت ذکر و تلاوت ست حیات ایشان۔ پس مومن باید کہ خود را بزنجیر غفلت نہ بندد و بموت سہو و نسیان مردار شدن نہ پسندد۔ قال

زبہر پاکبازان ست ولے
زطیب عشق طیب زندگانے
گر آن طیب خالی اندرونست
فَکَالْاَمْوَاتِ بَلْ کَانُوْا ہُمْ مَیِّتُوْنَ

قَالَ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ السَّلَامُ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ مَقَابِرَ

فرمایا حضرتؐ نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام ست کرو گھروں اپنوں کو جاے قبر
یعنی منزل مسکون بے ذکر حق ہمچون چون گورست کہ ساکن مردہ بد
ہوائے نفس زبون در حب وحرص دنیا دون پرشورست پس منزل
را گور جاے آسودن ست وخانۂ دنیا جاے اعمال واہل غفلت یا حر
بر حیات زندگی یا جائے مال ست ۵

انس تو گر بذکر حق باشد	مونس جان وران محق باشد
ور تو از ذکر بستی اینجا لب	بینی از سائلان بگور ادب
چند خود را بحرص درسوزی	مردہ باشی چو خشک وتر سوزی
ہرچہ از خشک ہست با خود تر	از دل خویش جملہ بیرون کر
تا بود با حقیقت وآگاہ	گفتن لا الہ الا اللہ

وقت فرصت ضائع مگذار کہ آسیب ہواست تا زندہ دل را از محبت غیر
حق پاک کن بحیات پاک شوی تا زندہ امروز کہ زبان بر گویا ہی ست از
یاد حق فرو بندند کہ فردا در مردگان درآئی وحسرت بنیاد سودمند قال

لِلّٰہِ دَرُّ مَنْ قَالَ ۵
واسطے اللہ کے خوبی اسکی جس نے کہا۔

اگر مردہ مسکین زبان داشتے	بہ فریاد وزاری فغان داشتے
کہ اے زندہ تا ہست امکان گفت	لب از ذکر چون ما نیا بد نہفت

از بزرگے پرسیدند کیف اصبحت بگریست وگفت۔ اصبحت
کیونکر صبح کی تونے صبح کی میں نے

وَاللّٰهُ فِیْ غَفْلَةٍ عَظِیْمَةٍ مِّنَ الْمَوْتِ مَعَ ذُنُوْبٍ قَدْ اَحَاطَتْ

قسم ہو خدا کی بیچ غفلت بڑی کے موت سے ساتھ گناہوں کے تحقیق احاطہ کیا

بِیْ وَاَجَلٍ یُسْرِعُ کُلَّ یَوْمٍ فِیْ عُمْرِیْ

ساتھ میرے اور موت شتابی کرتی ہو ہر دن بیچ عمر میری کے

در معدن المعانی آمدہ است کہ خواجہ واسطی را از ذکر پرسیدند کہ چیست گفت

ذکر بیرون آمدنست از میدان غفلت بہ صحرا مشاہدہ بر غلبۂ خوف و شدت حب

قَالَ فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ کَفٰی بِاللّٰهِ مُحِبًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ مُوْنِسًا

فرمایا فضیل بیٹے عیاض نے کفایت ہے اللہ دوست اور قرآن شریف غمخوار

وَبِالْمَوْتِ وَاعِظًا۔

اور موت نصیحت کرنے والی ۔

و مومن چنانچہ از شیاطین جن ہوشیار باشد ہمچنان از شیاطین انس نیز باید

کہ بگریزد و از صحبت شان پرہیزد و در خیر المجالس آوردہ است شیاطین انس

آنانند کہ از ذکر خدا باز دارند و ہر کہ از ذکر خدا باز ماند شیطان برے مسلط گردد

کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ

جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی منہ پھیرے یاد رحمن سے موکل کرتے

لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ در تفسیر آمدہ است۔

ہیں ہم واسطے اسکے شیطان پس وہ اسکا ہمنشین ہے ۔

وَمَنْ یَّعْشُ اَیْ یَتَعَامَ اَیْ یَعْرِفُ اَنَّهُ الْحَقُّ وَهُوَ یَتَجَاهَلُ

اور جو کوئی منہ پھیرے یعنی اندھا ہووے یعنی پہچانے کہ یہ حق ہے اور وہ نادان ہووے

نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا قَالَ ابْنُ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نُسَلِّطْ

تعبیات کرتے ہین واسطے اسکے شیطان فرمایا ابن عباس نے رضی ہو اللہ اس سے کہ جو کوئی بہیج بہر
عَلَيْهِ فَهُوَ مَعَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى الْمَعَاصِي
اوپر اسکے پس وہ ساتھ اسکی ہو بیچ دنیا کی اور آخرت کے برانگیختہ کرتا ہی اسکو اوپر گناہوں کے
یعنی آن باشد ہر کہ روے بگرداند از یاد حق سبحانہ تعالیٰ بر دے دیوے
بگمارد کہ در دنیا و دوزخ قرین او باشد و شیطان ہر چند کہ بر ہر یکے موکل است
چنانکہ در ذکر رفتہ اما اینجا بر طریق یار و برادر میگردد و
الْعِيَاذُ بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ
پناہ ہو اللہ کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بہائی انکے کہینچتے ہین انکو بیچ گمراہی کے
یعنی آنانکہ حق تعالیٰ را یاد نکنند بکشند ایشانرا برادران شان در بیراہی
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے ہین بہائی شیطانون کے
پس از شیاطین انس کہ اخوان شیاطین جن اند و خویشان یعنی در بیراہ
کردن مردمانند از ایشان می باید گریخت و خاک بر سر ایشان باید رفت کہ صحبت
ایشان زہر قاتل ست و درد بے دوا است
وَقَالَ السَّمَّاكُ كَتَبَ إِلَيْنَا صَاحِبٌ لَنَا أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ
اور کہا سماک نے لکھا طرف ہمارے مصاحب ہمارے نے لیکن پیچھے حمد و نعت کی پس تحقیق
النَّاسَ كَانُوا دَوَاءً فَأَصْبَحُوا دَاءً لَا يُقْبَلُ الدَّوَاءُ فَفِرَّ
لوگ تہے دوا امیری پس ہوگئے وہ مرض کہ نہین قبول کرتا دوا کو پس بہاگ
مِنْهُمْ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ وَالْجِنِّ اللّٰهُ مُسْتَعَانًا چنانچہ گفتہ
ان سے جیسا بہاگنا تیرا شیر سے ہے اور جن سے اور کیا کرتا اللہ کو عزیز دار—

تا تو ام یار شوی من بکنم یار دگر | گوشہ گیرم و درون گوشہ نہم کار دگر
یار تنہا یارم شو و مارا بعالم کار نیست | در پے سوداش ترک عالمیم و شواہت

قال علیه السلام العافیة عشرة جزء وتسعة منها

فرمایا اوپر انکے اور آل انکے سلام تندرستی دس جز وہین نو ان مین سے بیچ

فی الصمت الا ذکر الله تعالی والجزء العاشر ترک

چپ رہنے کے مگر یاد اللہ تعالے کے اور جز و دسوان چھوڑ دینا

مجالسة السفهاء۔

ہمنشینی احمقون کے ہے۔

بزرگے گفتہ است کہ سلامتی را رسول علیہ وآلہ السلام دہ جز فرمودہ اند نہ جز در خاموشی و یکجز در عزلت اما بہترین اجزا جز عزلت است مرید صادق را سرمایہ سعادت تنہا بعد تلقین صحبت مرشد کامل است و با عزلت کہ گفتہ اند۔

تفقه ثم اعتزل خواجہ فضیل عیاض گفتہ است۔

من خالط الناس لا یسلم من احد الشیئین اما

جو کوئی آمیزش کرے لوگون سے سلامت نہ رہیگا ایک دو چیزون سے یا تو

ان یخوض معهم اذا خاضوا فی الباطل ویسکت

غور کرے ساتھ انکے جب غور کرین بیچ باطل کے یا چپکا رہے جب

اذا رأی منکرا فیأثم

دیکھے خلاف شرع پس گناہگار ہوئے۔

فوائد عزلت بسیار بیشتر از ہزار بلکہ بیرون از شمار است اما اینجا اگر کسی گوید

الشیطان مع الواحد وهو من الاثنین ابعد۔

شیطان ساتھ اکیلے کے ہو اور یہ شیطان دو شخص سے دور زیادہ ہے۔

جواب او آن ست کہ بذکر حق مشغول باشد و بہ مشغولی حق انس گیرد ہمیشہ کہ ہمنشین او کہ بود فاطر السموات ہمنشین او باشد بشنو کہ حق تعالی چہ مے فرماید انا جلیس من ذکرنی

میں ہمنشین ہوں اسکا کہ یاد کرے مجھکو۔

اینجا کجا رسد شیطان ان عبادی لیس لک علیہم سلطن۔

تحقیق بندے میرے نہیں واسطے تیرے اوپر انکے غلبہ۔

تا نزدیک او ست یعنی لطف حق ست کہ شانزا در حمایت خود آرد و شر او را از ایشان دور بیدار دارد آورده اند کہ وحی کرد حق تعالی موسی علیہ السلام را کہ اے موسی من میخواہم کہ با تو جلیس شوم و با تو سخن گویم چون موسی علیہ السلام شنید برخاست و بتعظیم بنشست حق تعالی بروی وحی کرده اے موسی چون تو مرا یاد کردی بدرستی کہ تو با من جلیس شدی اما پیش از تلقین مرید صادق را مرشد کامل در خدمت ظاہری باید کہ بیازماید و بذکر مواظبت نماید تا بخدمت قدر استقامت معلوم شود و دل بدان ذکر چون مملو گردد پر نور واشرقت الارض بنور ربہا پر نور تجلی مشہود

اور چمکیگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے۔

ہر آئینہ چون کثافت و قساوة از دل برخیزد و رقت لینت و خوف حق در باطن پیدا آید کما قال اللہ تعالی تقشعر منہ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے بال کھڑے ہوتی ہیں قرآن سے

جلود الذین یخشون ربہم ثم تلین جلودہم

کہال اپرانکے جو ڈرتے ہین رب اپنے سے پہر نرم ہوتے ہین چمڑے اُن کے

وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ط

اور دل اُنکے طرف یاد اللہ کے۔

آنگاہ مومن مومن حقیقی باشد وحقیقت ایمان آنجا ظاہر گردد۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

سوا اسکے نہین کہ ایمان والے وہی ہین جب یاد کیا جاوے اللہ ڈرجاتے ہین دل اُنکے

وانما برائے حصرست واز ین مومنان مومنان کامل مراد اند۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الْكَامِلُونَ

سوا اسکے نہین کہ ایمان والے کامل ہین انسان ہین۔

یعنی ہر آیینہ مومنان کامل آنانند کہ چون یاد کردہ شود حق تعالے

بہ نزد شان یعنی بگویند شان اِتَّقُوا اللَّهَ بترسند دلہا ایشان بخلاف

دلہاے کافران ومنافقان کہ ایشانرا از یاد حق تعالے قساوتے دیگر

در دل پدید آید کَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے پس وای ہے واسطے اُنکے جنکے دل سخت ہین

قُلُوبُهُمْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ در مدارک گفتہ است أَيْ مِنْ

یعنی سبب
یاد اللہ کی سے

أَجْلِ ذِكْرِ اللَّهِ أَيْ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَآيَاتُهُ عِنْدَهُمْ

یاد اللہ کی سے یعنی جب یاد کیا جاوے اللہ اور آیتین اُس کی نزدیک اُنکے

زَادَتْ قُلُوبُهُمْ قَسَاوَةً كَقَوْلِهِ تَعَالَىٰ فَزَادَتْهُمْ

زیادہ ہوتے ہین دل اُنکے سختی مین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے پس زیادہ کی

رجساً إلى رجسهم قال الله تعالى وإذا قيل

ناپاکی ہین طرف ناپاکی اپنی کے فرمایا الله تعالی نے اور جب کہا جاتا ہو واسطے اسکے ڈر اللہ

اتق الله أخذته العزة بالإثم فحسبه جهنم

پکڑتی ہے یعنی غرور سے قبول نہین کرتا ہے اسکی عزت ساتھ گناہ کے پس کفایت ہے اسکو دوزخ۔

ودر زاہدی آوردہ است کہ اگر منافقے را گویند اتق الله کبر

نخوتش بگیرد پس بسند است اورا دوزخ و بد بستریست۔

فإذا قيل لك اتق الله قل لا إله إلا الله

پس جب کہا جاوے تجکو ڈر اللہ سے کہہ نہین کوئی معبود مگر اللہ۔

ونیز آوردہ است کہ حضرت عمر بن الخطاب را رضی اللہ عنہ بگفت اتق الله

عمر و بسجدہ رفت و گفت اینقدر استطاعت نیست مے آرند چون آیت

اتقوا الله حق تقاته نازل شد بر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

گران آمد بعد ازان این آیت فرود آمد فاتقوا الله ما استطعتم

پس ڈرو اللہ سے جس قدر کہ طاقت رکھو۔

بعضے میگویند این آیت ناسخ است بعضی میگویند مبین یعنی تقوی بقدر

استطاعت است و در روضۃ زندوسیہ مسطور است۔

قال الشيخ أبو حامد البسوي رحمه الله وقد سئل

فرمایا شیخ ابو حامد لیسوی نے رحم کرے اسکو اللہ اور تحقیق پوچھا گیا

عن المتقي قال من قدر حتى قال لا إله إلا الله حقا في

متقی سے کہا جسنے قدرت پائی یہانتک کہ کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ اور ٹھیک

صلوٰة الخمس في مواقيتها وذكر الله في

نمازین پانچ پہر وقتون اسکے کے اور یاد کیا اللہ کو بیچ فراغت اور تنگی کے
السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ فَهُوَ مُتَّقِيٌ سے آرند کہ ابو یزید بسطامی
پس وہ متقی ہے۔
این آیت شنید يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا
جسدن اکٹھا کرینگے متقیون کو طرف رحمن کے بطریق مہمانی
نعرہ زد وگفت كَيْفَ يُحْشَرُ إِلَيْهِ مَنْ هُوَ جَلِيسُهُ
کیونکہ حشر کیا جاوے طرف اسکی وہ شخص کہ وہ ہمنشین اسکا ہے
دیگرے شنید گفت مِنْ اِسْمِ الْجَبَّارِ إِلَى اِسْمِ الرَّحْمٰنِ
اسم جبار کے سے طرف اسم رحمن کے
یعنی متقی از ہیبت جبار پرہیزگار است وَإِلَى الرَّحْمٰنِ اشارت
بکمال انس حضرت کردگار است و ذکر متقی ذکر ہیبت است کہ از ذکر
ہیبر گویند در عوارف مسطور است فَبِالتَّقْوٰى وُجُوْدُ خَالِصِ
پس ساتھ پرہیزگاری کے پیدا ہونا خالص
الذِّكْرِ وَبِهَا يُفْتَحُ بَابُهُ
ذکر کا ہے اور ساتھ پرہیزگاری کی کہلتا ہو دروازہ ذکر کا
یعنی ذکر خالص از تقوے پیدا آید و باب ذکر از تقوی بکشاید و نیز
آورده است کہ تقوے اولا در ظاہر سرایت کند و جوارح را از مکروہات
و فضولات و مالا یعنی نگاہ دارد و حمایت ظاہر کند
ثُمَّ يَنْتَقِلُ تَقْوٰهُ إِلَى بَاطِنِهِ وَيُطَهِّرُ الْبَاطِنَ وَيُقَيِّدُهُ
پھر روان ہوتی ہے پرہیزگاری طرف باطن اسکی کے اور پاک کرتی ہے باطن کو اور قید کرتی ہے

عن المکارہ ثم من الفضول حتی یتقی حدیث
باطن کو برائیون سے پھر زیادتیون سے یہانتک بچاتی ہے بات کرنے نفس سے
النفس قال سھل ابن عبد اللہ اشنع المعاصی
کہا سہیل بیٹے عبد اللہ نے بدترین گناہون مین بات کرنے نفس کے ہے
حدیث النفس ۔

پس چون متقی ذاکر را خانہ دل بکثرت ذکر از ماسوی اللہ پاک شود ہر آئینہ بیت اللہ گردد و در جنب عظمت و جلال حقیقی ہیچ چیز را شرف نماند و ہیچ چیز و ہیچکس لشناز و ہمہ را پس پشت اندازد و بخود نیز نہ پردازد ؎

مستغرق ذکر آن چنانم	از ہستی خویش شد فراموشم

طالب دوست را برین صفت باید تا از ستودگان حضرت حق در آید
قال اللہ تعالی لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ
فرمایا اللہ تعالی نے غافل نہین کرتے ان بندون کو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ
ای لا یشغلھم تجارۃ فی السفر ولا بیع فی الحضر
کے سے یعنی باز رکھتے انکو سوداگری بیچ سفر کے اور نہ بیچنا بیچ شہر کے
عن ذکر اللہ ای بلسان وقلب
یاد اللہ کے سے ای ساتھ زبان کے اور دل کے

در عوارف آمدہ است گفت ذوالنون مصری دیدم من عورتے را نزدیک شام پرسیدم از کجا می آئی گفت از نزدیک قومے
تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا
دور ہوتی ہین کروٹین انکی خوابگاہ سے پکارتے ہین رب اپنے کو ڈر سے اور لالچ سے

باز پرسیدم کجا خواہی رفت گفت اِلیٰ رِجَالٍ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ

طرف مردوں کی کہ باز نہیں رکھتی انکو

وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ گفتم چیزے از وصف ایشان بگوی

سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کی سے

شعر انشا کرد و گفت ؎

قَوْمٌ هُمُومُهُمْ بِاللّٰهِ قَدْ عَلِقَتْ + فَمَا

لوگ ہیں کہ ہمتیں اُن کے ساتھ اللہ کے تحقیق متعلق ہیں

لَهُمْ هِمَمٌ تَعَلَّقَتْ اِلٰی اَحَدٍ + فَطَلَبُ الْقَوْمِ سَيِّدُهُمْ

پس نہیں واسطے انکے ہمتیں کہ متعلق ہوں طرف کسیکو پس طلب کیا قوم نے سردار اپنے

وَمَوْلَاهُمْ + يَا حُسْنَ مَطْلَبِهِمْ لِلْوَاحِدِ الصَّمَدِ + و در روضہ

کو اور مولا اپنے کو کیا ہی اچھا ہی طلب کرنا ایک مقصود کو

زندوسیہ مسطور ہست عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

شہر بن حوشب سے راضی ہو اللہ اس سے اسما

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بنت یزید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے درود بھیجو اللہ کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْمَعُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ

اوپر انکے اور سلام جمع کیے جاوینگے پہلے اور پچھلے لوگ پس پکاریگا فرشتہ

يُسْمِعُ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ

پکارنیوالا سنینگے خلائق تمام البتہ جانینگے مجمع کے لوگ کون

اَوْلٰى بِالْكَرَمِ ثُمَّ يُنَادِيْ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ

لائق زیادہ ہو ساتھ بخشش کے پھر پکاریگا کہاں ہین وہ لوگ تھے یکسو کرتے
تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا
تھی کروٹین اپنی خوابگاہ سے پکارتے تھے رب اپنے کو ڈر سے اور
وَّطَمَعًا الآیۃ فَیَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِیْلٌ ثُمَّ یُنَادِیْ
لالچ سے تا آخر آیت پس کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر پکاریگا
فَیَقُوْلُ لِیَقُمِ الَّذِیْنَ لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ
پس کہیگا چاہیے کہ کھڑے ہون وہ لوگ کہ نہین باز رکھتی انکو سوداگری اور نہ بیچنا
ذِکْرِ اللّٰهِ فَیَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِیْلٌ ثُمَّ یُحَاسَبُ سَائِرُ
یاد اللہ کی سے پس کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے ہونگے پھر حساب کیا جاویگا تمام لوگون سے
النَّاسِ وطالب ذاکر باید کہ نہ در شب خواہش بود نہ در روز آرام صفت
قومے کہ در ذکر رفتہ اند علے الدوام از خلق متوحش باشد و در پناہ انس
بذکر حق ہم بذکر حق آویختہ بود وہر مطلوبے ومحبوبے کہ ہست —
مِمَّا يُجْمَعُ بِهٖ يَفْرَحُ ـ
اُس چیز سے کہ جمع کیا جاتا ہو اور ساتھ اُسکے خوش ہوتا ہو ـ
از دامن ریزد و آزاد لطلب مراد بر پاے استقامت خیزد ـ
فَاِنْ
قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
کہ اللہ پھر چھوڑدے انکو بیچ فکر اپنی کے بازی کرتے رحم کرے اُسکو اللہ جسنے کہ

خطے در کشش بگرد ماسوے اللہ	۵ چو داری موش حرف کل ہو اللہ
بنگر کہ انس حیست مصحف نہ اللہ	بہر کہ انس گیری زو سوختہ شوی

منقول ست از خواجہ فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ او گفت کہ ربیع بن الر

رشید را گفتند چرا با ما نہ نشینی و در سخن نیائی گفت من ہم چو شما
نیستم لِاَنْ لَوْ فَارَقَنِیْ ذِکْرُ الْمَوْتِ سَاعَةً
واسطے اسکے کہ اگر جدائی کرے مجھ سے یاد موت کی ایک دم البتہ
لَخَشِیْتُ اَنْ یَفْسُدَ عَلَیَّ قَلْبِیْ و بخلوت و انقطاع و امر
ڈرتا ہون یہ کہ فساد آوے اوپر دل میرے کے۔
مواظبت نماید تا آنزمانکہ خلوت در انجمن حاصل آید اما مریدیکہ تلقین نیز
اگر صادق ست و صاحب یقین در سایۂ مرشد کامل ہم در مجلس و حضور
مرشد این معاملہ باشد کہ خلوت در انجمن بیند و بعد تلقین ہم تا مبتدیست
ہمین حکم دارد و منتہی مستقل بنفسہ ست او در ینحالت اکثر باشد بلکہ دوام
چنانکہ بدل او ہیچ چیز و ہیچکس را راہ نبود ہرچند کہ با ہمہ باشد بے ہمہ بود
شطرِ سم را لیجہ عدو یہ در عوارف مسطور ست ؎
اِنِّیْ جَعَلْتُکَ فِی الْفُؤَادِ مُحَدِّثِیْ + وَاَبَحْتُ جِسْمِیْ لِمَنْ
تحقیق کیا مینے تجھکو بیچ دل کے بات کرنیوالا اپنا اور مباح کیا مینے بدن اپنا واسطے
اَرَادَ جُلُوْسِیْ + فَالْجِسْمُ مِنِّیْ لِلْجَلِیْسِ مُؤَانِسٌ +
انکے کہ چاہے بیٹھنا میرا پس جسم میرا طرف ہو واسطے ہم نشین کے الفت کرنیوالا ہے
وَحَبِیْبُ قَلْبِیْ فِی الْفُؤَادِ اَنِیْسِیْ + پس ہر گاہ کہ بکثرت ذکر حق
اور دوست دل میرے کا اندر دل کے مونس میرا ہے
تعالے نرم شد و در گداز بکمال رسید و بمیل اسپلے۔
ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ۔
پھر نرم ہوتے ہین چمڑے انکے اور دل انکے طرف یاد اللہ کے۔

مائل گشتہ خشیتہ وتشعریرۃ ازان دل زائل نشدہ در عبودیت
رام گشتہ وجنبش او آرام یافتہ صاحب آن دل ہرچند کہ بتن در آمیزشے
بود بدل ازجملہ غائب باشد اگر کونین آرایند بگوشہ چشم ننگرد وجائزست
اگر خداوند این حال در بیع وشرا ہم باشد اما بخدا باشد کہ

لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ صفت او

نہین غافل کرتی ہے انکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد اللہ کی سے

شدہ واینمعنی را استقامت گویند ولینت ہم گویند وقساوۃ ہم گویند
چنانکہ از حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آمدہ است کہ آیۃ

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا نہین وقت آیا واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے یہ کہ عاجزی کرین دل انکے واسطے یاد اللہ کے

نزدیک ایشان خواندہ شد گروہے از حاضران درگریہ شدند

فَبَكَوْا بُكَاءً شَدِيدًا فَقَالَ هٰكَذَا

پس روئے رونا سخت پس فرمایا ایسے ہی تھے ہم

كُنَّا حَتّٰى قَسَتِ الْقُلُوبُ درعوارف آمدہ است

یہانتک کہ سخت ہوئے دل

قَسَتْ أَيْ تَصَلَّبَتْ وَأَدْمَنَتْ سَمَاعَ الْقُرْآنِ

سخت ہوئے یعنی سنگ کے ہوئے اور عادت کی سننے قرآن کی

وَأَلِفَتْ أَنْوَارَهُ فَمَا اسْتَغْرَبَتْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ یعنی قوی شد

اور الفت پکڑی ساتھ نور اسکے کے پس نہین نادر جانا اسے قرآنکو یہانتک کہ متغیر ہو

دل وعادت ساخت شنیدن قرآنرا والفت گرفتہ با اسرار وانوار

آن پس غریب مے پندارد کہ متغیر شود و گریستن بار بستن باشد کہ گفتہ اند
لبکاء من بقیة الوجود واین قساوۃ عبارۃ از فساد طلق ہے
رونا لوازم زندگی کے سے ہے
کما قال علیہ وآلہ السلام فی حقہ رضی اللہ
جیسے کہ فرمایا پیغمبر نے اوپر آنکے اور آل انکی کے سلام بیچ حق اسکے کو راضی
تعالیٰ عنہ من اراد ان ینظر الی میتة تمشی علی
ہوا اللہ تعالیٰ اس سے جو شخص کہ چاہیے یہ کہ دیکھے طرف مردے کے کہ چلتا ہو اوپر
وجہ الارض فلینظر الی ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ
روے زمین کے پس چاہیے کہ دیکھے طرف ابی قحافہ کو یعنی حضرت ابو بکر کے راضی ہوا اللہ اسے
بخلاف آن دل کہ تغیر پذیرد و با اندک مرجعے در دل لیث آید۔
قال دون حال من یحتاج الی مرجع برجعة و بہ قلیل علیل
باز قساوت گیرد و حفظ آن دل باید کوشید کہ زنگ نگیرد وسعی باید نمود کہ
قساوۃ نہ پذیرد کما قال علیہ وآلہ السلام اذیبوا
جیسا فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر آنکے اور آل انکے سلام گلاؤ
طعامکم بذکر اللہ ولا تناموا علیہ فتقسی قلوبکم
کھانے اپنے کو ساتھ یاد اللہ کے اور نخواب کرو اوپر کھانے طعام کے پس سخت ہوویں دل
مومن باید کہ مشغول باشد بعبادت و ذکر بدوام در صبح و شام خصوصاً
بعد طعام کہ کسل و طلب آرام در آن وقت غالب تر مے باشد و در عوارف
در باب آداب خواب مسطور ست فان وجد بہ ثقلا علی المعدۃ
پس اگر پاوے ساتھ اسکے بوجھ اوپر معدے کے

يَنْبَغِي اَنْ تَتَكَلَّمَ اَنَّ ثِقَلَهُ عَلَى الْقَلْبِ اَكْثَرُ

لائق ہو ... کر جانے یہ کہ بوجھ اسکا اوپر دل کے زیادہ ہے

فَلَا يَنَامُ حَتَّى يَذُوبَ الطَّعَامُ بِالذِّكْرِ وَالتِّلَاوَةِ

پس خواب نکرے یہانتک کہ گلاوے کہانیکو ساتھ یاد خدا کے اور پڑھنے قرآن

وَالاسْتِغْفَارِ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لَاَنْ اَنْقُصَ مِنْ

اور استغفار کے کہتے ہین بعضے انکے البتہ کم کرون طعام سے

عَشَائِي لُقْمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُومَ لَيْلَةً

اپنا ایک لقمہ کے تئین پیارا زیادہ طرف میری اس سے کہ بیدار رہون ساری رات

پس مادام کہ دل ببلوغ تام نرسیدہ ست بالینت پرورش بایدش

تا قوی گردد و لینت وے برنگ قساوۃ برآید و سبب قساوۃ نمایدش

بعضے ہیچ از لینت و قساوۃ اثر نکنند اما من حیث الخلقۃ ہر

دلے اثر کردن لینت و قساوۃ گوییم کہ جائز ست چنانکہ از رسول اللہ

صلی اللہ تعالے علیہ والہ وسلم اوردہ اند کہ بر وفات ابراہیم پسر خود

گریستند و فرمودند کہ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا

روتی ہین انکھین اور غمگین ہوتا ہے دل اور نہین

نَقُولُ اِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا اللّٰهُ يَا اِبْرَاهِيمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ

کہتے ہین ہم مگر جو راضی ہو رب ہمارا اللہ اے ابراہیم تحقیق ہم سبب تیرے البتہ غمگین ہین

پس ازین روکہ دل دلست ہر دلے کہ باشد بروے ازین لینت و قساوۃ

نیز تاثیر کنند چہ کامل چہ ناقص کہ فرمود علیہ السلام اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي

ولیوار دی چنانکہ شنیدن قرآن شریف و صوت حسن مرد مسعود

انا فشاوه که در ذکر رفته اشارت ست بر استمرار حال و دائم بودن در شرح صدر بکمال یعنی آن دلے ست که از شرح در شرح آید واز غایت نرمی سخت نباید و هیچ بسته نشود که باز نگشاید۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
فرمایا اللہ تعالے نے کیا پس جو شخص کہ کہولا ہی اللہ نے سینہ اسکا واسطے اسلام

فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ
کے پس وہ اوپر روشنی کے ہی رب اپنے سے پس وای ہی واسطے اسکے کہ سخت ہین دل انکے

ذِکْرِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اینجا تقدیر ان ست که
یاد اللہ کے سے یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ فَاهْتَدٰی کَمَنْ طَبَعَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ
کیا پس جو شخص کہ کہولا ہے اللہ نے سینہ اسکا پس راہ پائی مانند اسکی ہو کہ مہر کی اللہ نے

فَقَسٰی پس بدلالت قوله فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ۔
دل اسکو پس سخت ہوا پس وای ہی واسطے انکے کہ سخت ہین دل انکے۔

آنرا حذف کردند و معنی پارسی آن باشد که پس هست آنکس که بکشاده است خدا تعالے سینهٔ ورا برای اسلام پس او بر نور اسلام هست از راه نمودن خداوند خود برابر آنکس که دل او را مهر کرده است خدا تعالے از ترک یاد حق تعالے پس هلاک و عذاب دوزخ از ترک یاد حق تعالے مر آن کسانے راست که سخت ست دلهای ایشان از یاد کردن خدا تعالے و ایشان اند در گمراهی پیدا در مدارک مسطور است۔

سُئِلَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ عَنِ الشَّرْحِ فَقَالَ اِذَا

پوچھے گئے نبی اوپر آنکے سلام اور اوپر آل انکی کو کھولتا ہو سینہ سے پس فرمایا جسوقت

دَخَلَ النُّوْرُ فِی الْقَلْبِ انْشَرَحَ وَانْفَتَحَ فَقِیْلَ هَلْ لَهٗ

داخل ہوتا ہی نور بیچ دل کے کشادہ ہوتا ہی اور کھل جاتا ہی پس کہا گیا آیا واسطے اسکے

عَلَامَةٌ فَقَالَ نَعَمْ اَلْاِنَابَةُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِیْ

نشانی پس فرمایا ہاں رجوع کرنا طرف گھر ہمیشگی کے اور دور کرنا اپنے

عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ النُّزُوْلِ

گھر غرور کی سے کہ دنیا ہی اور تیار رہنا واسطے موت کے پہلے اترنے سے

اما قساوه وصلابت حقیقی لازمه دلهای کفار و اشقیا ست بر برابر

مَا اَشَدُّ وَاَصْلَبُ قَالَ قَلْبُ الْکَافِرِ

کیا چیز سخت تر ہی اور وزنی زیادہ کہا دل کافر کا۔

کرا سنگ که در خلقت سنگ ست سختی دلهاشان که از گوشت اند سخت تر

ست در آداب المریدین مسطور ست

قَالَ سَرِیُّ السَّقَطِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْقُلُوْبُ

فرمایا سری مفلس سقطی نے رحم کرے اوپر انکے اللہ تعالی دل

ثَلٰثَةٌ قَلْبٌ کَالْجَبَلِ لَا یُحَرِّکُهٗ شَیْءٌ وَقَلْبٌ کَالنَّخْلَةِ

تین طرح پر ہین ایکدل ہی مانند پہاڑ کی نہین حرکت دیتی اسکو کوئی چیز اور ایکدل ہی

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَالرِّیْحُ تُمِیْلُ بِهَا یَمِیْنًا وَشِمَالًا وَقَلْبٌ

مانند درخت کھجور کے جڑ اسکی مضبوط ہی اور ہوا ہلاتی ہی اسکو داہنے اور بائین اور

کَالرِّیْشَةِ تَذْهَبُ مَعَ کُلِّ رِیْحٍ وَلَا تَثْبُتُ۔

دل ہی مانند پر کے جاتا ہے ساتھ ہر باؤ کے اور نہین ثابت رہتا۔

پس ہر دل کہ اسیر وساوس شیطانی و گرفتار ہوای نفسانی گشته و بجد اسیر
از ناوانی گرفته کما قال الله تعالیٰ اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ
جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پکڑا معبود اپنا خواہش اپنی کو
واین استفہام ست بمعنی تعجب آیا نے بینی تو ای محمد مر آنکس را کہ بگرفته ست معبود
خود ہوای نفس خود را یعنی مطیع اوست یَتَّبِعُ مَا یَدْعُوْهُ اِلَیْهِ فَکَاَنَّمَا
پیروی کرتا ہے اس چیز کے کہ بلاتا ہے اسکو طرف اپنی پس گویا
یَعْبُدُهٗ کَمَا یَعْبُدُ الرَّجُلُ اِلٰهَهٗ پس آن دل کہ در متابعت ہوای
کہ عبادت کرتا ہے اسکی جیسے کہ عبادت کرتا ہے مرد معبود اپنے کی۔
بیقرار ست ہیچ پری ست کہ در دست با دگرفتار ست و آن دل ساہی ست و
لاہی غافل از یاد الٰہی سرگردان ست بتباہی کہ در نماز و استغفار نیز جمعیت
ممکن نیست

قطعه

تن درون نماز دل بیرون	گشتہا مے کند بہ جہانی
این چنین حالت پریشان را	شرم بادت نماز میخوانی

تا دل چون بر بساط سعادت بہ تثبیت عنایت
یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَلَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثبات یافته
ثابت رکھتا ہے اللہ انکو کہ ایمان لائے وہ لوگ کہ کہا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہے۔
و بآب فضل رحمت قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا
کہہ اے محمد ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اسکی کے پس ساتھ اسکے پس چاہیے کہ خوش ہوویں
پرورش یافته و بکمال گرفته با وجود خطرات ہر چند کہ در جنبش آرد و چون ثابت الاصل
بود و نہ پاے لغزد و مرید صادق بحکم عبادت اَلْفَقْرُ نَفْيُ الْخَوَاطِرِ
فقر دور کرنا خطروں کا
بقوت تثبیت و استقامت بساط و انبساط دل بجا رود۔

تَخْلِیَۃُ الْقَلْبِ مِمَّا خَلَتْ عَنِ اللّٰہِ - از خاشاک غیر پاک دل را
خالی کرنا دل کا اُس چیز سے کہ سواء اللہ کے -

و پاسبان سرائے دل باشد و ہیچ اجنبی و نامحرم را در آمدن نگزارد از خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالےٰ نقل ست گفت دوازدہ سال در دہلیز خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالےٰ پاسبانی دل کردم یعنی غیر خدا را یا دنیا را در دم و نگذاشتم کہ خطرۂ غیر سبحانی در دل گزرد و در عوارف مسطور ست -

وَقَدْ کَانَ الشِّبْلِی یَقُوْلُ لِلْمِصْرِیْ فِیْ اِبْتِدَاءِ اَمْرِہٖ
اور تحقیق تھے شبلی کہ کہتے تھے واسطے ذوالنون مصری کے بیچ ابتداء کام اپنے کے اگر

اِنْ خَطَرَ بِبَالِکَ مِنَ الْجُمُعَۃِ اِلَی الْجُمُعَۃِ غَیْرُ اللّٰہِ فَحَرَامٌ
خطرہ کرے بیچ دل تیرے ایک جمعہ سے طرف جمعہ دوسرے کے سوائے خدا کے پس حرام ہے

عَلَیْکَ اَنْ تَحْضُرَ فِیْہِ ؕ رحمت بر جان عراقی باد کہ گفتہ ع
اوپر تیرے یہ کہ حاضر ہو بیچ اسکے

جبر نقش نگارہ ہر چہ بینے		از لوح ضمیر پاک بتراش
باشد کہ بہ بینے ای عراقے		در نقش وجود خویش نقاش

و نیز مسطور ست قَالَ اَبُوْ بَکْرِ نِ الدَّقَّاقُ لَا یَکُوْنُ الْمُرِیْدُ
فرمایا ابو بکر دقاق نے نہیں ہوتا ہے مرید

مُرِیْدًا حَتّٰی لَا یَکْتُبَ عَلَیْہِ صَاحِبُ الشِّمَالِ شَیْئًا عِشْرِیْنَ سَنَۃً
مرید کامل یہانتک کہ نہ لکھے اوپر اسکے فرشتہ کہ مصاحب ہی بائیں طرف کچھ بیس برس تک

دل و اندر صفائے روحانے	ع	ورنہ من لابس فرقانے
پاک شو پاک و انکہ جنید پاکے		نیست در کار دین چالاکے

پاک شو تا ز اہل دین گردے	اینچنان باش تا چنین گردے

و نیز باید دانست که دل ثابت الاصل ہم چون نخل که باد آنرا در تحرک آرد
آن ست که حضرت مصطفی علیه و آله السلام حنظله سیدے را رضی الله
تعالی عنه فرمود که اگر ہمیشه باشید چنانکه مو باشید شما نزدیک من
در ذکر خدای عزوجل ہر آینه مصافحه کنند با شما فرشتگان بر بسترہای شما
و در راه ہای شما ولکن یا حنظلة ساعة فساعة ثلث مرات
ولیکن ای حنظله ایک ساعت پس ایک ساعت تین بار
لفظ ساعت سه کرت فرمود یعنی ساعتے در امور دنیاوی و ساعتے
در ذکر خدای عزوجل و اینحدیث در بیان ذکر دائره با قصه مذکور ست
ہر دل که چون دل صدیق رضی الله عنه شد ہمچون کوه گشته اما راه دور ست
و آفات نامحصور تا کرا عنایت محض دستگیری کند و بدان درجه رساند۔
رحمه الله تعالی من قال ۔ رباعی
رحم کرے الله تعالی اسکو جس نے کہا

راه زنان نشسته ره دل زنند	راه به تشویش نکے منزل زنند
ترسم از ایشان که شب خون عنند	خوار ازین دائره بیرون کنند

دشمنان در راه زنان این گذرگاه بسیار اند و خطرہا که در سفر باطن اند بیشمار اند
خطر در راه دین بسیار باشد　　گلے خوشبو ہو پر از خار باشد
قال الله تعالی ان الشیطن للانسان عدو مبین
فرمایا الله تعالی نے تحقیق شیطان واسطے آدمی کے دشمن ظاہر ہے
وقال علیه وآله السلام اعدی عدوک نفسک
اور فرمایا حضرت نے اوپر آنکے سلام بڑا دشمن دشمن تیرا نفس ہے

التی بین جنبیک - ہر چہ مر بندہ را از یاد حق باز

جو درمیان دو کروٹوں تیری کے ہے -

بجز و مشغول کند دشمن باشد چنانکہ مال و زن و فرزند

کما قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو مشغول نہ کرے

اموالکم و لا اولادکم عن ذکر اللہ -

تمکو مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری یاد اللہ کے سے -

و ہر چہ سلبی بود آنرا بت را شمرد و پندارد -

کما قیل ما شغلک عن الحق فہو طاغوتک

جیسا کہ کہا گیا جو چیز کہ مشغول کرے تجھکو حق تعالیٰ سے اور فراموش کرے

فصل سوم

در بدایت سلوک با انابت و اجتباء و سیر از درون طالب بہوا مولیٰ

الی اللہ و ارادت آوردن طالب صاحب یقین و رسیدن مرید بشیخ

تربیت و تلقین - ایشان را بالست کہ ہیچ آفریدہ از مومن و کافر

خالی از طلب خدا نیست و ہیچ موجودے از اندیشہ رہ بجد جستن جا

یعنی ہر کہ از نفس انسانی است و ہر کہ ہست از نار ج و ہر مخلوقے دیگر

نیست از ین دائرہ خارج اما بعضے ایشان سالک و اصل الی اللہ

سالک کما قال اللہ تعالیٰ فمنہم من ہدی اللہ و منہم

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس بعض انمیں وہ ہیں جسکو ہدایت کی اللہ نے اور

من حقت علیہ الضلالۃ -

اور بعض انہین وہ ہے کہ ثابت ہوئی اوپر اسکے گمراہی -

پس بدان ای طالب دین نہ بدین راہ ہمین تو مشتابی کہ ہیچ کس و ناکس را ازین نگاپوے خالی نیابی اما اختلاف حالات بر قسمت ازل میکنند ولالت کہ بعضے رو براہ ہدایت نہادہ اند و بعضے براہ ضلالت

آمدیم بر سر سخن بدانکہ اول چیزے کہ بندہ را در راہ طلب درآرد انتباہ است وآن جذبۂ رحمانی ست برائے دفع غلبۂ شیطانی و ذکر حق سبحانہ وتعالیٰ مراحیاء زمین دل را بمنزلہ باران ست وانتباہ بمنزلہ باد بشارت -

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ هُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیَاحَ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ ہے جو بھیجتا ہے باؤن کو

بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ - مقامات راہ ون پنج ست اول

خوشخبری دینے والین آگے رحمت اسکی کے

گام مر طالبان راہ ہدایت ست کَالْوَحْیِ وَالْاِلْھَامِ بعد

ازان توبہ ست و بعد آن انابت - مانند وحی اور الہام کے

اَمَّا الْاِنْتِبَاہُ ھُوَ خُرُوْجُ الْعَبْدِ مِنْ حَدِّ الْغَفْلَةِ وَالتَّوْبَةُ

لے پر انتباہ وہ نکلنا بندی کا ہے سرحد غفلت سے اور توبہ وہ

ھِیَ الرُّجُوْعُ اِلَی اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ الذَّھَابِ مَعَ دَوَامِ

رجوع ہے طرف اللہ کے پیچھے جانے کے عند دیتے ساتھ ہمیشگی

النَّدَامَةِ وَكَثْرَةِ الْاِسْتِغْفَارِ - و فرق درمیان

شرمندگی اور زیادتی استغفار کے -

توبہ و استغفار آن ست کہ توبہ از آیندہ باشد و استغفار از گذشتہ وچنانکہ

باتو عزم واختیار باید ہمچنین ندامت وافسوس با استغفار۔
وَالْاِنَابَةُ وَهِيَ الرُّجُوْعُ مِنَ الْغَفْلَةِ اِلَى الذِّكْرِ
اور انابت اور وہ رجوع ہے غفلت سے طرف ذکر کے

وبعض میان توبہ وانابت فرق میکنند۔
وَقِيْلَ التَّوْبَةُ الرَّهْبَةُ وَالْاِنَابَةُ الرَّغْبَةُ وَقِيْلَ التَّوْبَةُ
اور کہا گیا توبہ ڈر ہے اور انابت رغبت ہو اور کہا گیا توبہ
فِى الظَّاهِرِ وَالْاِنَابَةُ فِى الْبَاطِنِ۔ واین جملہ درادابتہ
بیچ ظاہر کے اور انابت بیچ باطن کے
ودر عوارف مسطور ست ودر خیر المجالس مذکورست کہ توبہ ستہ مقام دارد واول
توبہ آن ازمقامات است تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا
توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ خالص
بعد ازان انابت ست کما قال اللہ تعالیٰ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے رجوع کرتے رہو طرف اللہ
وآن ازمنا جات است یعنی انچہ ازمباحات ست ازان بازآید بعد ازان اوبت
وہر سہ یک معنی دارد وَهُوَ الرُّجُوْعُ مِنَ الذَّنْبِ قَالَ اللّٰهُ
اور وہ رجوع ہے گناہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ
تَعَالٰى نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ۔
اچھا بندہ ہو تحقیق وہ رجوع کرنیوالا ہے۔
واین مقام انبیاست وشما زاوابین راہم ازین جہت گویند واوبہ ازحسن
اسرن رفتن است وبدانکہ اگرچہ توبہ واستغفار بردو کر حق غفار مقدم ست براعمال

ادب ذکر کمُقدّم الوضوع علی الصّلوٰۃ بتشریفہا
مانند تقدیم وضو کی اوپر نماز کے ساتھ بزرگی آسکے کے۔
اما از روے معنی ذکر حق بہ توبہ استغفار نیز سبقت دارد کہ اگر عظمت
ہیبت حق و الم عذاب و شدۃ عقاب و کثرت آثام و خوف مقام و لا
بندہ ہیا نکند استغفر نگردد و آن از جملہ تخفیف ذکر است۔
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا
فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور وہ لوگ جب کریں بےحیائی اور ظلم کریں
اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِیَعْلَمَ الْعَبْدُ
نفسوں اپنے کو یاد کریں اللہ کو پس طلب بخشش کریں تا جانے بندہ یہ
اَنَّہٗ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّقَدِّمَ ذِکْرَ اِسْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی
کہ لائق ہے یہ کہ مقدم کرے یاد نام اللہ تعالےٰ کے
عَلَی الْاِسْتِغْفَارِ وَالسُّؤَالِ لِیَکُوْنَ اَسْرَعَ فِی
اوپر استغفار اور سوال کے تو کہ ہو شتاب تر بیچ
الْاِجَابَۃِ وَاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَمْنَعُہٗ بِعِصْیَانِہٖ عَنْ ذِکْرِہٖ
قبولیت کے اور یہ کہ اللہ تعالےٰ منع کرتا ہے اسکو ساتھ گناہ اسکو کے
فَیَرْجُوْا اَنْ لَّا یَمْنَعَہٗ مَغْفِرَۃً بِسُؤَالِہٖ اِذْ ذِکْرُ
ذکر سے پس امید ہے یہ کہ نہ منع کرے اسکو بخشش سے ساتھ مانگنے
اللّٰہِ اَفْضَلُ مِنْ سُؤَالِ الْمَغْفِرَۃِ۔
اسکے کے اسواسطے کہ ذکر اللہ کا افضل ہے مانگنے بخشش کے سے۔
یعنی حقتعالےٰ بکرم عمیم برا سے آنکہ گنہگار امید وار بمغفرت کردہ

ذکر پاک خود مقدم بر استغفار گردانیده و در تلقین ذکر یکے از شرائط اصلی
استغفار است یعنی پیش از تلقین باید کہ مرید طہارت کامل کند یعنی بظاہر
و باطن طہارت ظاہر بآب پاک و طہارت باطن باخلاص

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ ۔

اور نہین حکم کیے گئے مگر تو کہ عبادت کرین اللہ کو خالص کرکے

شستہ باید بدو صد چشمہ کوثر دہنم	تا بصد خوف و رجا ذکر جمال تو کنم
ہزار بار بشستم دہن بمشک و گلاب	ہنوز ذکر تو گفتن مرا نمے شاید

مے آرند کہ از بنی اسرائیل اگر کسے خواستے کہ کلمۂ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

نہین کوئی معبود مگر اللہ

گوید چہل روز گوشت نخوردے و زن خود را جماع نکردے و چہل روز گناہ
نکردے آنگاہ کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ بگفتے و اینجا باید دانست کہ تلقین
ذکر شرط است برائے فائدہ کہ ذکر تا بہ تلقین مرشد کامل صاحب تصرف نبود
فائدہ ندہد و تلقین ذکر از رسول علیہ السلام بصحابہ رسیدہ است و از صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین بمشائخ إِلَىٰ زَمَانِنَا هٰذَا و روایت کردہ اند
کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت رسول علیہ و آلہ درخواست کرد و گفت

يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِي أَقْرَبَ الطُّرُقِ إِلَى اللّٰهِ وَأَسْهَلَهَا

اے پیغمبر خدا کے راہ دکھلا مجھکو نزدیک تر راہون مین طرف اللہ کے اور آسان تر

عَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَفْضَلَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

اسکے اوپر بندون اللہ کے اور بزرگتر اسکے نزدیک تر اللہ کے پس فرمایا پیغمبر خدا نے

عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ بِمَا نِلْتُ بِهِ النُّبُوَّةَ فَقَالَ عَلِيٌّ

اوپر آنکے اور آل انکی کے سلام لازم پکڑ اس چیز کو پایا ہین نے جسکو انبیا پیغمبری
وَمَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
پس کہا علی نے اور کیا ہے وہ اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا پیغمبر اللہ کے نے اوپر
اٰلِهِ السَّلَامُ ذِكْرُ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَهٰكَذَا
آنکے اور آل آنکی کے سلام ذکر اللہ کا پس فرمایا علی نے اوپر آنکے
فَضِيْلَةُ الذِّكْرِ وَكُلُّ النَّاسِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
سلام کیا ایسی ہی بزرگی ذکر کی اور سب لوگ یاد کرتے ہین اللہ کو
فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ يَا عَلِيُّ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ
پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل آنکی کے سلام اے علی نہ قائم ہوگی قیامت
عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَنْ يَقُوْلُ اللّٰهَ اللّٰهَ فَقَالَ
جبتلک اوپر روی زمین کے زندہ ہووہ شخص کہ کہے اللہ اللہ پس کہا
عَلِيٌّ كَيْفَ اَذْكُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ
علی نے کیونکر ذکر کرون اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے
وَاٰلِهِ السَّلَامُ غَمِّضْ عَيْنَيْكَ وَانْصِتْ حَتّٰى اَذْكُرَ ثَلٰثَ
اور آل انکی کے سلام بند کر دونو آنکھین اپنی اور چپ رہ یہانتک کہ ذکر کرون
مَرَّاتٍ وَاَنْتَ تَسْمَعُ فَقَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ لَا
تین تین بار اور تو سنے تو پس فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُغْمِضًا عَيْنَيْهِ وَرَافِعًا
سلام نہین کوئی معبود مگر اللہ تین بار درحالیکہ بند کرنیوالے دونو آنکھین اپنی اور بلند
صَوْتَهٗ وَعَلِيٌّ يَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلٰثَ

کرنیوالی آواز اپنی اور علی سنتے تھے پھر کہا علی نے لا الہ الا اللہ تین بار اور پیغمبر
مَرَّاتٍ وَالنَّبِیُّ یَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ
سنتے تھے پھر سکھایا علی نے پیر بزرگ کرے اللہ
وَجْہَہٗ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحَبِیْبَ
ذات اسکی حسن بصری کو رحم کرے اسکو اللہ اور
الْعَجَمِیَّ وَالْبَاقِیْ مِنْ ھٰذِہِ السِّلْسِلَۃِ فِیْمَا یُکْتَبُ
سکھلایا حبیب عجمی کو اور باقی اس سلسلہ سے کچھ آگے چند کے کہ لکھا جاتا ہے
وایں آوردن حدیث اینجا بدانستی است کہ در گمان کسے نیاید کہ مر تلقین
مشائخ را اصلے نیست وایشان از خود وضعے نہادہ اند وچنین نیست بلکہ
از حضرت رسول علیہ السلام واصحاب رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین
آمدہ است اما چون مرشد خواہد کہ تلقین کند توبہ واستغفار وسوم طے
فرماید وبرائے تصحیح توبہ تجدید ایمان فرماید وطریق آنست کہ آنرا مرید گوید
اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَلٰی مُرَادِ اللّٰہِ
ایمان لایا میں اللہ پر اور جو آیا نزدیک اللہ کے سے اوپر مراد اللہ کے اور ایمان
وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَلٰی
لایا میں پیغمبر اللہ کے اور جو آیا نزدیک پیغمبر اللہ کے سے اوپر مراد
مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَتَبَرَّأْتُ عَنْ جَحْدِ اللّٰہِ وَجَحْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
رسول اللہ کے اور بیزار ہوا انکار کرنے خدا اور انکار کرنے پیغمبر خدا کے سے
وَالْاِلْحَادِ فِیْ کَلَامِ اللّٰہِ وَکَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اور بیزار ہی کرنے سے بیچ کلام اللہ کے اور کلام پیغمبر خدا کے

وَتَبَرَّأْتُ عَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمُشْرِكِيْنَ

اور بیزار ہوا میں یہود اور نصاری سے اور مشرکین سے

و نیز فرماید تا گوید اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْنَا بِنِعْمَةِ

تعریفیں واسطے اللہ کے جسنے انعام کیا اوپر ہمارے

الْاِیْمَانِ وَهَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَجَعَلَنَا مِنْ اُمَّةِ

ساتھ نعمت ایمان کے اور راہ دکھائی ہمکو طرف اسلام کے اور کیا ہمکو امت

نَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ باز گوید قبول کردم دین

دوستا نبی محمد کے سے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام

اسلام را و آنچه در ویست و بیزارم از کفر کافران و آنچه در ویست

و طریق توبه و استغفار آنست که گوید

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ جَمِیْعِ مَا کَرِهَ اللّٰهُ قَوْلًا

بخشش چاہتا ہوں اللہ سے تمام چیزوں سے کہ ناخوش رکھے اللہ ازروئے کہنے

وَفِعْلًا وَحَاضِرًا وَنَاظِرًا وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

اور کرنے کے اور حاضر [illegible] اور دیکھنے [illegible] اور توبہ کرتا ہوں انکی طرف

سہ کرت بعد ازان بگوید خدا را ... کردم و بازگشتم بسوی او

معمول مرشدان آنست که ... بعضی ازین نیز بگویانند استغفار

تلقین اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ

بخشش چاہتا ہوں اللہ سے رب میرا ہر ایک گناہ سے اور توبہ کرتا ہوں انکی طرف

کلمه بار با صوم طو از روز تشنیه شروع کند و در شب ...

بَابُ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَالْوِتْرِ

درمیان عشا پچھلی کے اور وتر کے۔
تلقین فرماید باید کہ چراغ روشن باشد و درخلوت مجلس باشد نباشد
اگرچہ ملقن باشد کہ تلقین مرشدان بحسب استعداد و قابلیت مریدان
مختلف ست بعدہ مرید را گوید مربع بنشیند و دو دست بر زانو نہد و دو
انگشت پای راست بر رگ کیماس نہد چون این رگ مربوط بہ قلب ست حرارت
بدل پیدا خواہد آمد کہ موجب تصفیۂ باطن خواہد بود بعد ازان بقدر صلاحیت
مرید ارادہ تلقین فرماید پس چہار ضرب وہیئت یکزبان ذکر نفی و اثبات
گوید و باز بدو ضرب اقتصار کند و ذکر صبح و شام و ہرچہ دیگر از اسم
ذات و صفات خواہد فرماید۔
ثُمَّ يَرْفَعُ الشَّيْخُ يَدَيْهِ وَيَدْعُو لَهُ وَيَقُولُ
پھر اونچے کرے شیخ ہات اپنے اور دعا کرے واسطے اسکے اور کہے۔
یعنی مرشد چون از تلقین فارغ شود دو دست بردارد و مرید را بدین طریق
دعا کند اَللّٰهُمَّ خُذْ مِنْهُ وَتَقَبَّلْ مِنْهُ وَافْتَحْ عَلَيْهِ اَبْوَابَ
اے اللہ لے اس سے اور قبول کر اس سے اور کھول اوپر اسکے
كُلِّ خَيْرٍ كَمَا فَتَحْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ وَاَوْلِيَائِكَ
تمام بھلائی کے جیسا کھولے تو نے اوپر تمام پیغمبرون اپنے کے اور ولیون اپنے
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
ساتھ رحمت اپنی کے اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون سے۔
پس چون طالب صادق بہ تلقین ذکر تشریف یابد و بدین دولت رسد
کہ در مواظبت مبالغہ نماید تا از وی بہرہ مند گردد و در کثرت ذکر چندان

جہد کنند کہ خلق مجنونش گویند۔

قَالَ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَامُ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ

فرمایا پیغمبر نے اوپر آنکے اور آل آنکے کی سلام بہت کرو یاد اللہ

اللّٰہِ حَتّٰی یُقَالَ اِنَّکُمْ مَجَانِیْنُ

کی یہاں تک کہ کہا جاوے تحقیق تم دیوانے ہو

این بیت در خیر المجالس آوردہ است **فرد**

در عشق چہ جائے خانہ داری ست	مجنون شو و کوہ گیر و بگریز

واین بیت در خزانہ جلالی از رسالۂ شیخ امین الدین گازرونی رحمۃ اللہ تعالی آوردہ است

چون بلبل بیقرار در موسم گل	می نال و لاکہ بعد ازین نتوانے

و در جہر و خفی ہمہ حال نشستہ و استادہ و پہلو بر زمین نہادہ در یاد حق کوشد

و چشم از اغیار بپوشد تا حضور دست دہد۔

کَمَا قِیْلَ مَنْ غَضَّ طَرْفَہٗ کَثُرَ لَہٗ وَقِیْلَ مَنْ کَثُرَتْ

جیسا کہ کہا گیا جسنے بند کی آنکھ اپنی آویگا بہت عجیب تحفے آسکے اور کہا گیا جو شخص کہ

لَحْظَاتُہٗ دَامَتْ حَسَرَاتُہٗ نیز باید کہ کثرت ذکر من حیث الفضیلۃ

زیادہ ہوا دیکھنا اسکا ہمیشہ رہے حسرتیں اسکی۔ جس طرح کہ فضیلت کلی

بود کہ کثرت کمیت معتبر و مفید نیست چنانکہ نقل ست کہ از خواجہ ابی یزید

بسطامی رحمۃ اللہ علیہ او گفت کہ ذکر کثیر آن ست کہ بحضور دل شود و شمار غفلت

اگر چہ بشمار اندک باشد پس بحضور و اخلاص در کثرت مداومت نماید تا بہ آب

مواظبت ذکر کہ با شرائط و آداب بود زمین دل شتاب تازہ و زندہ گردد و تا شاید

باطن صفا پذیرد و نور سعادت وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ

اور کہا ہمنے واسطے اُسکے روشنی کہ چلتا ہے ساتھ اُسکے بیچ لوگون کے

بر دل تافتن گیرد و باید کہ از مووت و میل بدون حق بریدہ شود و بہ پیوند و بہ محبت حق سبحانہ اکتفا کند و بسندگی نماید و بداند کہ تا مادام کہ بعدم التفات الی ما سوی اللہ تعالیٰ و سیر

طرف اُس چیز کے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے ہے

شیطان را بر وے دست نباشد کہ قصد اغواے شیطان بر ہیچکس تا نیشود چہ مبتدی و چہ منتہی پس از مکر شیطان و فریب نفس تا باشد ہوشیار باشد و دائم در ذکر پروردگار بود کہ گفتہ اند۔

ذِكْرُ اللّٰهِ فِي الْقَلْبِ سَيْفُ الْمُرِيدِيْنَ يَنْفَاالْكَ

یاد اللہ کی بیچ دل کے شمشیر مریدون کی ہے ساتھ اُسکے

اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَيَدْفَعُوْنَ الْاٰفَاتِ الَّتِيْ نَقْصِدُ بِهِمْ

ہیں دشمن اللہ کے سے اور ساتھ اُسکے دور کرتے ہیں آفتون کو جو کہ قصد کرتا ہے

و مفتاح الجنان آوردہ است کہ حاتم اصم گفت رضی اللہ عنہ کہ سہل شیطان بر تو مدح کرد ن مردمان و ثنا گفتن ایشان است و سلاح تو بر شیطان ذکر خداوند عز و جل و اینجا باید دانست کہ علم عالم بعلم خواطر فرض راہ است کہ تعلق آن بتحقیق کلمہ لا الٰہ الا اللہ است کہ تا مرید عالم بعلم خواطر نشود و باریکیہا در راہ اسلام و دنیا بد و بے این علم سالک نباید بیننیِ ذکر باشد و اطلاع بر دقائق این علم فرض عین است کہ در حدیث است اثبات اثنین است یعنی تا نفی نشود ایمان اسانی حقی نشود

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ

فرمایا پیغمبر نے درود الله کا اوپر انکے اور انکی ال کے طلب کرنا علم فرض ہے۔

عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ و در عوارف مسطور است

اوپر ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے۔

قَالَ بَعْضُهُمْ عِلْمُ الْخَوَاطِرِ وَتَفْصِيلُهَا فَرِيضَةٌ لِأَنَّ

کہا بعضوں انکے نے علم خطروں کا اور جدا جدا اس کا فرض ہے واسطے

الْخَوَاطِرَ هِيَ أَصْلُ الْفِعْلِ وَمَبْدَأُهُ وَمَنْشَاؤُهُ وَ

اسکے کہ خطرے ہی جڑ ہیں کام کی اور جائے ابتدا اسکے اور جائے

بِذٰلِكَ يَعْلَمُ الْفَرْقَ بَيْنَ لَمَّةِ الْمَلَكِ وَلَمَّةِ الشَّيْطَانِ

پیدا ہونے اسکی کے اور ساتھ اسکے جانا جاتا ہے فرق درمیان وسوسے فرشتہ اور وسوسے

وَلَا يَصِحُّ الْفِعْلُ إِلَّا بِصِحَّتِهَا فَصَارَ عِلْمُ ذٰلِكَ

شیطان کا اور نہیں صحیح ہوتا کام مگر ساتھ درستی اسکی کے پس ہوا جاننا

فَرْضًا حَتّٰى يَصِحَّ الْفِعْلُ مِنَ الْعَبْدِ۔

اسکا فرض یہاں تک کہ صحیح ہو کام بندے کے۔

و بعد خطرات چہار است چہار اند و خطرات الٰہی بشارت اند پس خطرہ شیطانی

بنا بر شک و نفاق در توحید و قبول نبوت و ارکان ایمان که در شریعت اند

و ایمان بر ان جمله واجب سنت و شریعت و در طریقت حسن ظن بر پیر و مرشد

و ایمان جمله اولیا و حسن تاویل در افعال و اقوال مرشد از انچه در ینها بی علم

افتد تحریص بر معصیت و خلاف و حزن لطول الامل و نسیان الاجل

از شیطان باشد مَغْلَبَةُ الشَّيْطَانِ هِجْرُ الْإِيمَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور غلبہ شیطان کا جدا کرتا ہے ایمان کو فرمایا الله تعالے نے

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ
غالب آیا ہے اوپر انکے شیطان پس بہلادیا انکو یاد اللہ کے

وخطرۂ نفسانی حُبُّ اللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ وَطُولُ الاَمَلِ
دوستی لذتوں اور خواہشوں کے اور درازی آرزو

وَنِسْيَانُ الاَجَلِ وحب مال وجاه وزمین وباغ وطلب
اور بہولنا موت کا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وفس
فرمایا اللہ تعالے نے شیطان وعدہ دیتا ہے تمکو محتاجی کا

شاگرد شیطان ست چنانکہ درحق او يَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ
حکم کرتا ہے تمکو ساتھ بیحیائی کے

در قرآن ست درباب او اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ فرمانست ودرونفس
شیطان ست واز دنیا واہل انست وخطرۂ ملکی حب خیرات وحسنات
وصوم وصلوٰۃ وحج وزکوٰۃ وَمَا شَاكَلَهَا مِنَ النَّوَافِلِ
اور جو چیز مانند اسکے ہے نفلوں

غَيْرَ الْمُؤَكَّدَاتِ وخطرۂ سبحانی ذکر وفکر حق وتوجہ تام
سوائے تاکید کیے گئے کے

دوام محبت وعشق کہ از کونین رہاند واز ما سوی اللہ
یعنی بہ اوامر فَاذْكُرُوْنِىْ اَذْكُرْكُمْ
پس یاد کرو مجھکو یاد کرونگا

درحسنروش ست آنراکہ نہان نداند يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ درگوش

درعوارف مسطور ہے وَسَمِعْتُ الشَّيْخَ اَبَا مُحَمَّدِ بْنِ
اور سنا میں نے شیخ ابو محمد بیٹے
عَبْدِ الْبَصْرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ بِالْبَصْرَةِ يَقُولُ الْخَوَاطِرُ اَرْبَعَةٌ
عبد البصری کو رحم کرے اللہ شیخ بصرہ کے کہ کہتے تھے کہ خطرے
خَاطِرٌ مِنَ النَّفْسِ وَخَاطِرٌ مِنَ الْحَقِّ وَخَاطِرٌ مِنَ
چار ہیں ایک خطرہ نفس کیطرف سے اور ایک خطرہ حق سے اور خطرہ شیطان سے
الشَّيْطَانِ وَخَاطِرٌ مِنَ الْمَلَكِ فَاَمَّا الَّذِي مِنَ النَّفْسِ
اور خطرہ فرشتے سے پس اے پر جو خطرہ نفس سے ہے
يُحَسُّ بِهِ مِنْ اَرْضِ الْقَلْبِ وَالَّذِي مِنَ الْحَقِّ
معلوم ہوتا ہے وہ زمین دل کے سے اور جو حق کیطرف سے ہے
يُحَسُّ بِهِ فَوْقَ الْقَلْبِ وَالَّذِي مِنَ الْمَلَكِ عَنْ يَمِينِ
معلوم ہوتا ہے وہ اوپر دل سے اور جو فرشتے سے ہے داہنی طرف
الْقَلْبِ وَالَّذِي مِنَ الشَّيْطَانِ عَنْ يَسَارِ الْقَلْبِ
دل کے سے اور جو شیطان سے ہے بائیں طرف دل کے سے

ونیز در باب نفی و اثبات رد و قبول خطرات ہم در عوارف مسطور است
وَقِيلَ بِنُوْرِ التَّوْحِيْدِ يَقْبَلُ الْخَاطِرَ مِنَ اللهِ وَبِنُوْرِ
اور کہا گیا ساتھ نور توحید کے قبول کرے خطرہ اللہ سے اور ساتھ
الْمَعْرِفَةِ يَقْبَلُ مِنَ الْمَلَكِ وَبِنُوْرِ الْاِيْمَانِ يَنْهٰى اَخَوَاصِ
روشنی معرفت کی قبول کرے فرشتہ سے ساتھ روشنی ایمان کی چھوڑ کے جارج
بِنُوْرِ الْاِسْلَامِ يَرُدُّ عَلَى الْعَدُوِّ ... اِعَانَتَ وَهُمْ

نفس کو اور ساتھ روشنی اسلام کے رد سے اوپر دشمن کے۔
اینجا باید دانست چنانکہ خاطر چہار اند مشرب نیز چہار اند کہ بعضے
برنگ لیل و بعضے برنگ نہار اند فساق اشرار و صلحاء اخیار
و زہاد و ابرار و عشاق شطار و ہر یکے از ایشان نصیبے دارند قوم
اول باشرار اند و دوم بخیر و چہارم چون منتزہ اند و طائفہ سوم چون قسم
اما مقصود بیان مذہب شطار است و طریق ایشان آن است کہ قول
رسول اللہ علیہ و آلہ السلام مشیر بر آن است۔
قال علیہ و آلہ السلام موتوا قبل ان تموتوا در رسالہ
فرمایا پیغمبر نے اوپر ان کے اور آل ان کے سلام مرو پہلے اس سے کہ مر جاؤ تم
شیخ نجم الدین کبرا رحمۃ اللہ علیہ در صفت ایشان گفتہ است
انہم یصلون منتہی فی البدایۃ اکثر من غیرہم فی النہایۃ
والے ابتدا کے آئین سے بیچ شروع کے زیادہ تر اپنا غیر اپنے سے بیچ نہایت کے
است کہ بدین راہ بحقیقت روندہ خاص رود کہ بر روشنے اختصاص
صدق او بر بساط اخلاص رود و پنہانی این را فراخ فراخ است
در روندہ آن پر ہمت و گستاخ تا اگر از عزم خویشتن ہیچ آئی ہر چہ از
صادر شود اینجا ہمہ روا است گنجائی حکم افراشتن ایشان قلم بر داشتن
دوام القلم شدن چیست خود را گزاشتن است این راہ آسان بلا
یعنی بہ اسلوک این راہ بجان بازی است نہ بخواب و خور آسان
اینجا تفسیر النزاو یعنی اندیشہ لیس و پیشہ از سینہ بیرون

در حسد و شناختہ و تن بر تشبیہ		در طریق صفا لست در آ

این دو کا نزاد و مشرب دگرست	جان جانان ست در رۂ شطا

طائر این هوا را از همت و اخلاص دو پر و از باید تا اگر یکے ازین هر دو بستہ شد و با هر دو پر از نیاید قال رویم الاخلاص ان
فرمایا رویم نے اخلاص کیا ہے یہ کہ
لا یرضی صاحبہ علیہ عوضا فی الدارین ولا حظا من الملکین
نہ راضی ہو صاحب اس اخلاص کا اوپر اسکے ازروے بدلہ کے بیچ دو جہانکو اور نہ حصہ کو دو فرشتوں سے
ایشان بادل قدم از دنیا و آخرت بگزرند تا که بعزت و بقاء ایزد نظر دارند و پاے همت بر افلاک ایشانند که همیشہ دل از هستی خویش وارند و پیشہ فنا و محویت و پیش
والمخلصون علی خطر عظیم درین محل بندگی مخدوم
اور مخلص لوگ اوپر خطرے بڑے کے ہیں
عظمہ اللہ تعالے این بیت بر لفظ مبارک راندند

تا چہ خواهد کرد با من دور گیتی زین دو کار	دست او در گردنم یا خون من بر دوش

در عوارف مسطور ست قال عثمان المغربی رحمہ اللہ
فرمایا عثمان مغربی نے رحم کرے اسے اللہ
الاخلاص ما لا یکون فیہ للنفس حظ بحال یہ مسلوک
اخلاص وہ چیز ہے کہ نہ ہو بیچ اسکے واسطے نفس کے حصہ بیچ کسی حال کے
وهذا اخلاص العوام واخلاص الخواص
اور یہ اخلاص عام لوگونکا ہے اور اخلاص خاص لوگوں کا وہ چیز کہ جاری ہے
ما یجری علیهم لا بهم فتبدو منهم الطاعات وهم

صحبت اوپر انکے نعمت ساتھ انکے باطن ہر ہو گئے ان سے بندگی

عنہا بمعزل ولا یقع لہم علیہا رؤیۃ ولا لہا آعیان اد

اور وہ اس سے ایک طرف ہیں اور نہیں واقع ہوا ساتھ انکے اوپر اسکے دیکھنا اور ساتھ

ونیز مسطور ست قال ابو بکر الدقاق نقصان کل مخلص

اسکو گنتی فرمایا ابوبکر دقاق نے کمی ہر ایک مخلص کی

فی اخلاصہ رؤیۃ اخلاصہ قول ابی سعید خراز ست رحمۃ اللہ

بیچ اخلاص اسکے دیکھنا اخلاص اپنے کا

ریاء العارفین افضل من اخلاص المریدین

دکھانا عارفوں کا بزرگ زیادہ ہے اخلاص مریدوں کے سے بلے

ہر آئینہ اخلاص مرید کجا رسد بریای عارف صالح کہ اخلاص او از نظر خدا

نباشد وریا او از مصالح زیرا کہ عارف ریا ہمہ کار ہا بر مصلحت

باشد برای اصلاح کار مریدی بتعلیم تلقین حق تعالی و مشکلات

حسنات خود درمیان نباشد مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرمودہ است

آنرا کہ فنا شیوہ فقر آئین ست	نہ کشف و نہ یقین و معرفت نہ دین ست
رفت از میان ہمین خدا ماند خدا	الفقر اذا تم ہو اللہ این ست

قال علیہ وآلہ السلام لا یزال عبدی یتقرب الی با

فرمایا حضرت نے اوپر انکے سلام اور آل انکی کے سلام ہمیشہ بندہ میرا نزدیکی کرتا ہے

النوافل حتی احبہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی

طرف میرے ساتھ نفلوں کے یہاں تک کہ دوست رکھتا ہوں اسکو پس جب دوست رکھتا ہوں اسکو ہو جاتا ہوں کان اسکا

یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ الذی یبطش

کان اسکو جو سنتا ہو ساتہ اسکے اور بینائی اسکی جو دیکہتا ہو ساتہ اسکے اور ہاتہ اسکے جو نکہ
بہا وَرِجلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ
پاتا ہے ساتہ اسکے اور پاؤن اسکو جو چلتا ہے ساتہ اسکے اور اگر مانگتا ہو مجہ سے البتہ
وَإِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ ایہہ بیان اخلاص بود اما
دیتا ہون اسکو اور اگر پناہ چاہتا ہو مجہ سے البتہ پناہ دیتا ہون اسکو۔
ہمت آن است کہ گفتہ اند الہمۃ ما یبعثک نفسک علی طلب المقصد
مقصد وہ چیز ہے کہ اٹہاتا ہو تجکو نفس تیرا اوپر طلب مقصد کے
ونیز گفتہ اند کہ حقتعالے دوست آدمیان کمانے دادہ است وملائک مقرب
آنرا نشناسند و آن کمان ہمین ہمت است چنانکہ گفتہ است

حقا کہ بزمین یار در گرد	چرخ فلک ار ہو سپر کمانم

مے آرند کہ بزرگے حضرت عزت جل جلالہ را در خواب دید فرمان شد یا فلان
ہمہ کس از ما چیزے میخواہند مگر ابا یزید کہ او از من مرا میخواہد۔
ونیز آوردہ اند کہ روزے خواجہ با یزید قران مے خواند چون بدین آیت رسید
مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ بگریست وگفت
بعض تم مین سے وہ ہو کہ ارادہ کرتا ہو دنیا کا اور تم مین سے وہ ہو کہ ارادہ کرتا ہو آخرت کا
هٰذَا شِكَايَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَلَى عَبِيدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ مِنْكُمْ
یہ شکایت ہو اللہ کی طرف سے اوپر بندون اپنے کے گویا کہ وہ کہتا ہے بعض تم مین سے
مَنْ رَضِيَ عَنِّي بِالدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ رَضِيَ عَنِّي بِالْعُقْبَىٰ فَأَيْنَ
وہ ہو کہ راضی ہوا مجہ سے ساتہ دنیا کے اور بعض تم مین سے وہ ہو کہ راضی ہوا مجہ سے
مَنْ رَضِيَ عَنِّي بِي۔ قطعہ

ساتھ حضرت کے پس کہان وہ راحتی ہوا مجھ سے ساتھ میرے

گر سر برود فدای پایت		دست از تو نمی کشم ...
جز وصل تو ام حرام بادا		حاجت کہ بخواہم از ...

گرچہ در راہ ہستو نوا قبل ان تموتوا قدم زد ...
اما این دریا رہمت بلندرا دوش وا بست دعوی و تمنی ...
آسان ست لاکن نہ اسان ست بی برہان از وعید
قال اللہ تعالی
لم تقولون یا الہنا
کیون کہتے سوا مسجود ہمارے
فرمایا اللہ تعالی نے
کنتم تمنون الموت من قبل ان تلقوہ فقد
تمنا کرتے تم آرزو کرتے تھے موت کی پہلے اس سے کہ ملو تم اس سے پس تحقیق
رأیتموہ وانتم تنظرون ۔ در آداب المریدین مسطور
تم نے اسکو اور تم دیکھتے ہو ۔
کہ طائفہ را از عارفان وعابدان وزاہدان پرسیدند کہ حال ایشان
چیست گفتند ما خرجوا من نفوسہم الا لنفوسہم
نہین نکلے نفسون اپنے سے مگر واسطے نفسون اپنے کے چھوڑا انہون نے
ترکوا النعیم الفانی للنعیم الباقی فاین حال البقا
نعمت فانی کو واسطے نعمت باقی کے پس کہان ہین حال بقا کا فنا
یعنی بیرون نیامدند از نفسہای خویش مگر بسوی نفسہای خویش
آوردند نعمتہای فانی جنس دنیا برای نعمتہای جاودانی نفس
ایشانند کہ حقیقت ہر دو جہان دیدند دنیا را برآخرت نگزیدند ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ

فرمایا اللہ تعالے نے بلکہ اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کے اور آخرت

خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی وایں نوع بمنزل تجارت ہست بمعنی چیزے دادن وچیزے ستدن

بہتر ہے اور بہت باقی رہنے والی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ

فرمایا اللہ تعالے نے اور جو ڈرا کھڑا ہونے سے رب اپنے کے پاس اور منع کیا جی کو

عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى وَقَالَ اَبُو الْحَسَن

خواہش سے پس تحقیق بہشت وہ ہی آرام کی جگہ اور کہا ابو الحسن

بْن سَمْعُوْن مَنَعُوْا اَنْفُسَهُمْ مِنَ الْهَوَى الْعَاجِلِ خَوْفًا

بیٹے سمعون کے نے منع کیا انہوں نے جیوں اپنے کو خواہش سے جلد آنیوالی کے ڈر سے

مِنَ الْعَذَابِ الْعَاجِلِ فَفَازُوْا بِالْجَنَّةِ لَيْسَ فِيْهَا

عذاب آگے آنے والے کے سے پس پہنچے بیچ بہشت کے نہیں بیچ اس کے

مَنْعٌ مِنْ هَوَاءٍ وَلَا خَوْفٌ مِنْ عَذَابٍ پس حال زاہدان

روک خواہش سے اور نہیں ڈر عذاب سے

ست کہ ایشان آنچہ شرع ومباح ست نیز بگذاشتند وہوائے نفس را از مباحات

دنیا باز داشتند اما بنسبت آن طائفہ مقتضی ہست آن ہست۔

بِدَلِيْلِ قَوْلِهِمْ فَاَيْنَ حَالُ الْبَقَاءِ مِنَ الْفَنَاءِ

ساتھ دلیل قول انکے کے پس کہاں ہے حال بقا کا فنا سے۔

بیت

پس اینجا ہر چہ می بازی با زور ائگان دہ وبگزار بہ چون بازرگان مدہ در بیاء

من با تو ہمین نرد خطر خواہم باخت	ہر چند ہمی بری دگر خواہم باخت

ناطق نیز بری که منقش خواهم باخت | جز عشق تو هر چه هست در خواهم باخت

می آرند که مهتر عیسی علیه السلام بر گروهی از عابدان گذشت رسید و پرسید که از
عبادت خدا چه مقصود دارید گفتند از دوزخ ترسکاریم و به بهشت امید واریم فرمود
از مخلوقی بیم دارید و به مخلوقی امید دارید از سر ایشان گذشته و بر قومی دیگر رسید و پرسید
که از عبادت حق مطلوب شما چیست گفتند حُبًّا لِلّٰهِ وَتَعْظِیْمًا لَّهٗ
واسطے محبت اللہ کے اور تعظیم اسکی کے
فرمود شما آن قومید که مرا با شما بودن فرمان هست
کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور روک رکھ ذات اپنی ساتھ انکے جو
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ
پکارتے ہیں رب اپنے کو صبح کو اور شام کو چاہتے ہیں ذات اسکی
هر آینه چون حق سبحانه و جل جلاله و عم نواله بحکم اَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ لِاَجْلِیْ
با ایشانست انبیا را صلوات الله و سلامه علیهم را نیز فرمان بصبر با ایشان کرد درویشان
پس همت درختی است که اینهمه سعادت بار اوست و هر کسی را بقدر همت عند الله عند الناس

همت بلند دار که نزد خدا و خلق • باشد بقدر همت تو اعتبار اوست

گفته اند چون مومن میگوید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میگوید هیچ چیز نخواهم و هیچ
مطلوب و مقصود ندارم الا الله اینجا محک در کار میشود و امتحان صد هزار بیم
می آید تا هر کسی کمال و نقصان همت خود آشکارا ببیند می آرند چون خلیل الله تعالی
را صلوات الله تعالی و سلامه علیه منجنیق کردند در آتش انداختند در هوا
جبرئیل علیه السلام رسید و پرسید هَلْ لَكَ حَاجَةٌ [illegible]
اَمَّا اِلَیْكَ فَلَا خبر الیاس آورده است چون سلطان المشایخ ابراهیم ادهم

قدس الله سره توجه بحق آورد در ایام بدایت بر سر غاری رسید هشتاد
کس دید اندرون غار که سر بسجده نهاده بودند و جان بحق داده مگر یک کس
سر بر آورد و گفت ای بایزید میدانی که ما هشتاد تن روی بخدا آورده عهد بسته بودیم
که از خدا بغیر خدا راضی نشویم و بیافتن هیچ نعمت شاد نگردیم چون درین
وادی رسیدیم با خضر علیه السلام ملاقات شد گفتیم که سفر با نیک آمد که با چنین بزرگ
ملاقات شد ندای از غیب شنوانیدند ای مدعیان عهد فراموش کردید بخضر هم باش
بند و از بندگان من از شرم درین غار آمدند و جان بحق دادند مگر ما را جهة تو سلم
دادن جان و داشته بودند تا معلوم کنی که همت بلند داری و بکونین سر فرو نیاری
پس همت بلند آن است که بر مسند قرب نشاند و بدرجهٔ وصول رساند اما هر دون
و خسر همی سر نگون قدر این معنی ندانند چنانکه گفت فرد

سگ چون استخوان یافت جان شمرد	خر چو یافت زعفران شمرد

و میگویند هرچه در بند آنی بندهٔ آنی و نیز میگویند هر که خدا را بنعمت و عطا
کرد غرض نفس است می پرستد خود را می پرستد نه خدا را.

كما قال الله تعالى اتخذ الهه هواه

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے پکڑا ہے معبود اپنا اپنی خواہش کو

یا نعمت و عطا را می پرستد چنانکه گفته اند هرچه مقصود تست معبود تست و
هرچه دلبند تست خداوند تست در اینجا الغرض مسطور است رباعی

ای دل ببر از هرچه ترا پیوند است	زیرا همه بر جان تو قفل و بند است
سودی بکن از عمر که سرمایه بس است	روزی چند است کس نداند چند است

پس در حقیقت همت مردان منفرد قل هو الله است ويوم يفر المرء شانرا

کہ عنزو الی اللہ ست آن حیا ہے کہ وار ندازسبری ستا
این قرار شان از کمال ولیری ست ان اللہ یحب معالی الھمم
تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے بلند ہمتون کو
ویبغض بسفسافھا ودر اداب المریدین مسطور ست سئل
اور ناخوش رکھتا ہے زبان آوری کو پوچھے گئے
الجنید رحمۃ اللہ تعالی عن قولہ لا یسئلون الناس
جنید رحم کرے آپپر اللہ تعالے قول حق تعالے کے سے نہین مانگتے ہین
الحافا فقال لمنعھم علو ھمتھم عن رفع حوائجھم
سے اور ہے زاری کے پس کہا منع کرتی ہو انکو بلند ہمت انکی بلند کرنی حاجتون اپنی
الا الی مولاھم وعباس رضی اللہ تعالے عنہ گفت لا یسئل
سے مگر طرف صاحب اپنے کے نہین مانگے
الناس الحافا ولا غیر الحاف وخیر المجالس آوردہ
لوگون سے لپٹ کر اور نہ بغیر لپٹ کر
الفقیر لا یسئال عن اللہ استحیاء ولا عن
فقیر نہین مانگتا اللہ سے شرم سے اور نہ لوگون
الناس استنکافا موسے علیہ السلام را فرمود کہ بجو از درگ
سے حقارت جان کر
اہ سے اگرچہ نمک خمیرت حاجت باشد یا علف گوسپند۔
قولہ تعالی یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف
فرمایا اللہ تعالے نو گمان کرتا ہے انکو نادان دولتمند نہ مانگنے سے۔

این آیت در شان اصحاب صفه ست می آرند چون ایشان را گرسنگی غالب آمدے بر خاک می غلطیدند تا بدیوانگی نسبت کرده می شدند و ایشان را از کمال تعفف کر واشتند جهال غنیا می پنداشتند و نیز نزدیک حق تعالی آرزو و خواستے ندارند که یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ در وصف همت ایشان ست گفته اند هر که را همت دنیاست بحکم اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَّطَالِبُهَا کِلَابٌ۔

دنیا مردار ہے اور چاہنے والے اسکے کتے ہیں

سگے ست مردار طلب و هر کرا همت آخرت ست او بر شهوات نفس حریص ست و هر کرا همت مولے ست یعنی هیچ چیز نخواهد همت او بر هیچ چیز مائل نگردد چنیں آنکس گوهریست لا قیمة لها

قطعه

دنیاست بلا خانه و عقبے هوس آباد	ما حاصل این هر دو بیک جو نستانیم
ایں فتنه بدنیا شد وآن غره بعقبے	ما فارغ از هر دو نه اینیم نه آنیم

وگفته اند که همت پاک باید که حضرت پاک لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه را شاید ربانی

سیر آمده زجان و تن مے باید	بیرون شده زخویشتن مے باید
در هر قدمے هزار بند افزون ست	زین گرم روے بند شکن مے باید

حق داوندان این مشرب یعنی عشاق شطار از هر مشرب بگذرند و ترقی کنند و هر خطره غیر سبحانی را به لا اله الا الله نفی کرده اند و از اخلاق ذمیمه و حمیده خود بیرون روند و مفلس شده و از خود و خود را بیزار ساخته به نفی و اثبات پرداخته باشند و گویند

فرد

از ما نه علم ماند نه زهد و نه معرفت	ما بے همه رویم بامید الٰهے

فصل چهارم در بیان مواظبت ذکر بحسب توفیق و کار کردن بتقلید پیر به تحقیق

در رسالهٔ مخدوم شیخ عبد الله آمده است اگر سائلی سوال کند که از کلام سابق چنان معلوم شد که هر که از سه مشرب ترقی کند او ذکر نفی و اثبات تواند کرد پس مبتدی را چگونه تلقین کنند جواب گوییم بتحقیق خبر منتهی این ذکر نتوان گفتن اما مبتدی تنبیه شد که او را تلقین میکنند باستعداد فهم این ذکر چندان گوید که تحقیق رسد و معنی ذکر بروی تجلی کند الا در این ذکر تحقیق گوید و مرید را از صادق و همت کامل هر کمال را شرط است که کمال صدق و اخلاص مخلص اهل گرداند و کمال همت مر صادق را باختصاص رساند۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا

فرمایا اللہ تعالے نے پیچھے وارث کیا ہمنے کتاب کا انکو جنکو چن لیا ہم نے

مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ

بندون اپنے سے پس بعضے انہین ظالم ہین واسطے ذات اپنی کے اور بعضے انہین بیچ کی راہ چلنے والے

مِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ قَالَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ كُلُّهُمْ

بعضے انہین بہت جلدی کرنے والے ہین ساتھ نیکیون کے فرمایا اوپر انکے اور اوپر آل انکے سلام وہ سب

فِی الْجَنَّةِ قَالَ بَعْضُهُمُ الظَّالِمُ یَذْكُرُ اللّٰهَ بِلِسَانِهٖ

بیچ بہشت کے ہین کہا بعضون نے ظالم یاد کرتا ہے اللہ کو اپنی زبان سے

وَالْمُقْتَصِدُ بِقَلْبِهٖ وَالسَّابِقُ لَا یَنْسٰی رَبَّهٗ وَقَالَ بَعْضُهُمْ

اور بیچ کی راہ چلنے والا اپنے دل مین اور پیشی کرنے والا نہین بھولتا رب اپنے کو اور کہا بعضون نے ظالم

الظَّالِمُ یَعْبُدُ عَلَی الْغَفْلَةِ وَالْعَادَةِ وَالْمُقْتَصِدُ یَعْبُدُ عَلَی

عبادت کرتا ہے اوپر غفلت کے اور عادت کے اور بیچ کی راہ

الرَّغْبَةِ وَالرَّهْبَةِ وَالسَّابِقُ یَعْبُدُ عَلَی الْهِمَّةِ وَالْمِنَّةِ۔

چلنے والا عبادت کرتا ہوا پیر غربت اور وحشت کی اور سنت کرنیوالا عبادت کرتا ہوا پیر وحشت کے
پس ذکر مبتدی لسانی وحادثی باشد و چون در مواظبت مبالغہ نماید راہ
ذکر زبان بدل کشاید وطریق ملازمت آن ست کہ در عوارف مسطور ست -
وَيَكُونُ عِبَادَتُهُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ بِسُنَنِهَا اِلَّا اَنَّهُ يَحْسَبُ
اور ہوتی ہے عبادت اسکی نماز پانچ ساتھ سنت روزمرہ کے پس
وَسَائِرُ اَوْقَاتِهِ مَشْغُولَةٌ بِالذِّكْرِ الْوَاحِدِ لَا يَتَخَلَّلُهَا
کفایت ہی اور تمام وقت اسکی مشغول ساتھ یاد اکیلے کے نہین بیچ مین آتا اسکے
فُتُورٌ وَلَا يُوجَدُ مِنْهُ قُصُورٌ وَلَا يَزَالُ يُرَدِّدُ ذٰلِكَ
فتور اور نہین پایا جاتا اس سے قصور اور ہمیشہ بار بار کرتا ہے یہ ذکر
الذِّكْرَ مُلَازِمًا بِهِ حَتّٰى فِي طَرِيْقِ الْوُضُوْءِ وَ
لازم پکڑنے والا اسکو یہانتک کہ بیچ راہ وضو کے
سَاعَةِ الْاَكْلِ لَا يَفْتُرُ عَنْهُ و در معدن المعانی آوردہ است
اور وقت کھانے کے نہین سست ہوتا ہے اس سے -
کہ ذکر بر چہار نوع ست اول ذکر زبان کہ بغفلت دل باشد دوم ذکر زبانی
بود و دل ہم ازان آگاہ باشد و بوقتے غافل سوم ذکر دل و زبان باجتماع القلب
واللسان چہارم آنکہ دل ذاکر باشد و زبان خاموش و این انتہا ست در ذکر
حقیقت ذکر ہمین ست درین مقام اگرچہ زبان بچیزے دیگر گویا بود اما دل ذاکر باشد
چندانکہ صاحب ذکر بگوش خود بشنود و نیز اینحکایت درین محل آوردہ ست فرمودند
بزرگے درینمقام رسیدہ بود در دل او گمان شد شاید چنانچہ آواز ذکر از دل خود من
مے شنوم دیگران ہم میشنوند از خوف فتنہ بیرون رفتہ و آبادانی ترک گرفتہ اما

آن بزرگ را کسانے بیش نبود و دیگر ازاین کجا باشد کہ آواز دل بشنوند مگر کسے
کہ ہمچو او باشند و دریں عبارت مسطور ست۔

إنّ الذّكر على أربعة أقسام ذكر باللّسان
تحقیق ذکر اوپر چار قسم کے ہو ذکر ساتھ زبان کے

وذكر بالقلب وذكر بالسرّ وذكر بالرّوح
اور ذکر ساتھ دل کے اور ذکر ساتھ سر کے اور ذکر ساتھ روح کے

فإذا صحّ ذكر الرّوح سكت السرّ والقلب واللّسان
پس جس وقت درست ہوا ذکر روح کا چپ ہوا سر اور دل اور زبان

عن الذّكر وذلك ذكر المشاهدة وإذا صحّ ذكر
ذکر سے اور یہ ذکر مشاہدہ کا ہے اور جب درست ہوا ذکر

السرّ سكت القلب واللّسان عن الذّكر وذلك ذكر
سر کا چپ ہوا دل اور زبان ذکر سے اور یہ ذکر

الهيبة وإذا صحّ ذكر القلب فتر اللّسان
ہیبت کا ہے اور جب صحیح ہوا ذکر دل کا سست ہو جاتی ہے زبان

عن الذّكر وذلك ذكر الآلاء والنّعماء
ذکر سے اور یہ ذکر بخششوں اور نعمتوں کا

وإذا غفل القلب عن الذّكر أقبل اللّسان بالذّكر
اور جب غافل ہوا دل ذکر سے اقبال کیا زبان نے ساتھ ذکر

وذلك ذكر العادة ولكلّ واحد من هذه
کے اور یہ ذکر عادت کا ہے اور واسطے ہر ایک واحد کے ان

الاذكار عندهم آفة فآفة ذكر الروح

ذکروں سے نزدیک انکے آفت ہو پس آفت ذکر روح کی

اطلاع السر عليه وآفة ذكر السر اطلاع القلب

خبردار ہونا سر کا اوپر اسکے اور آفت ذکر سر کی مطلع ہونا دل کا

عليه وآفة ذكر القلب اطلاع النفس عليه وآفة

اوپر اسکے اور آفت ذکر دل کی مطلع ہونا نفس کا اوپر اسکے اور آفت

ذكر النفس رؤية ذلك وتعظيمه او طلب

ذکر نفس کی دیکھنا اس کا اور تعظیم اسکی اور طلب کرنا

ثوابه او ظن به انه يصل الى شيء من المقامات

ثواب کا ساتھ اسکی یا گمان ساتھ اسکے یہ کہ پہنچا طرف ایک چیز کے مقامات سے

واقل الناس قيمة عندهم من يريد اظهاره ف

اور کمتر لوگوں کا قیمت ہیں نزدیک ان لوگوں کے وہ ہو کہ ارادہ کرے

اقبال الخلق عليه پس مرید در ابتدا از ذکر لسان مشغول باشد

ظاہر کرنے اسکے کا اور آنا خلق کا اوپر اسکے۔

و آفات از انچه گفته شده است درین باب از رویة ذکر و تعظیم ذکر و طلب

ثواب باید که در یابد و از ینهمه هوشیار باشد اما ترقی ازین ذکر پس در حضور

باطن است که چنانچه اطلاع نفس آفت ست مر ذکر دل را همچنین ادراک دل

ترقی باشد مر ذکر زبان را و دیگر ذکرها هم برین قیاس اند پس اینجا مرد باید

که کار را باشد چنانچه گفت **فرد**

کار کن کار بگذر از گفتار	کاندرین راه کار دارد کار

تا اسرار علمی حجاب حالے شوند و ذکر از زبان بدل رسد و از دل بسر رسد و از
سر بروح رسد آنگاه سر صفت روح گیرد و دل صفت سر گیرد و نفس صفت دل گیرد
تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ اَیْ اِتَّصِفُوْا بِاَوْصَافِ اللّٰهِ
خلق اختیار کرو ساتھ خلقوں اللہ کے یعنی موصوف ہو ساتھ وصفوں اللہ کے
اینجا مسلم گردد و باید که حیات خود تا آنگاه که در ذکر حق سبحانہ تعالیٰ باشد
بحقیقت داند و بے یاد حق قول خواجہ معاذ رحمہ اللہ بر زبان آنکہ گفتہ
اِلٰهِیْ مَا طَابَتِ الدُّنْیَا اِلَّا بِذِکْرِکَ وَلَا الْاٰخِرَةُ
اے خدا نہیں خوش ہو دنیا مگر ساتھ یاد تیری کے اور نہ آخرت مگر
اِلَّا بِعَفْوِکَ وَلَا الْجَنَّةُ اِلَّا بِرُؤْیَتِکَ و ہرچند کہ تحصیل
ساتھ عفو تیری کے اور نہ بہشت مگر ساتھ دیکھنے تیرے کے
علم شریعت و نماز نفل و روزہ نفل باشد اگر از ذکر غافل ماند باز دارد از
عقوبت و غرامت تقصیر کنند کہ گفتہ اند
لِکُلِّ شَیْءٍ عُقُوْبَةٌ وَعُقُوْبَةُ الْعَارِفِ انْقِطَاعُهٗ عَنِ الذِّکْرِ
واسطے ہر چیز کے عذاب ہے اور عذاب عارف کا ٹوٹنا اسکا یاد اللہ کے سے

دل طلب کمال در مدرسہ جست	تحصیل [illegible] دل و حکمت و [illegible]
ندانستہ کہ جز ذکر خدا وسوسہ است	[illegible] جز خدا [illegible] وسوسہ

بیت فَاذْکُرُوا اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ
پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں اپنی کے
از ابن عباس رضی اللہ عنہ منقول است کہ گفت اِنَّ اللّٰهَ لَا یَفْرِضُ
[illegible] اللہ [illegible] فرض [illegible]

عَلٰى عِبَادِهٖ فَرِيْضَةً اِلَّا جَعَلَ لَهَا حَدًّا مَعْلُوْمًا ثُمَّ عَذَرَ

اوپر بندون اپنے کے فرض کیا واسطے اسکے حد جانی گئی پھر بندہ

تَارِكَهَا فِيْ حَالِ عُذْرٍ اِلَّا الذِّكْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

چھوڑنے والا اسکا بیچ حال عذر کے مگر ذکر پس تحقیق اللہ

تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ حَدًّا يَنْتَهِىْ اِلَيْهِ وَلَمْ يَعْذُرْ اَحَدًا

تعالے نے نہین مقرر کی واسطے اسکے حد کہ نہایت ہو طرف اسکے اور نہ معذور کیا کسی کو

فِيْ تَرْكِهٖ اِلَّا مَغْلُوْبًا عَلٰى عَقْلِهٖ فَقَالَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

بیچ ترک اپنے کے مگر مجنون کو اوپر عقل اسکے کے پس کہا پس یاد کرو اللہ کو

قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ اَيْ فِي اللَّيْلِ وَ

کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنی کے اے بیچ رات کے اور

النَّهَارِ وَالْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَالْغِنَا وَالْفَقْرِ

دن کے اور جنگل کے اور دریا کے اور سفر کے اور شہر کے اور دولتمندی اور

وَالصِّحَّةِ وَالسَّقَمِ وَالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ۔

محتاجی کے اور تندرستی اور بیماری کے اور چھپے اور ظاہر کے۔

در معدن المعانی آورده ست یکے از خصائص ذکر آن ست کہ ذکر غیر موقت ست بلکہ ہیچ وقتے از اوقات نیست کہ نہ بندہ ماموریست بذکر خداوند اما قضاءً و اما عرفاً تا گفتہ اند کہ نماز اگرچہ اشرف العبادات ست در بعضے اوقات درست نیست و ذکر بدل دوام ست و در عموم حالات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ

فرمایا اللہ تعالے نے یاد کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنی کو

تسبیح او بعد کرنا جیسا الہام کیو جاتے ہین دم بدم بغیر جس طرح دم آدمیکا بے تکلف اور بے مشقت آسانی
سے نکلتا ہے اسیطرح اللہ کی یاد اور تسبیح جاری ہوگی زبان سے —
و اینحدیث در مشارق مسطور ہست پس آن ذکر کہ بغلبۂ محبت و عشق خواہد
بود نہ تکلیف عبودیت کہ بہشت جای ذوق ہست جای بندگی نیست و آن
ذکر ہم از جملہ ذوقہا باشد نہ از عبادت؛ و یاد حق سبحانہ تعالے آنکہ ورثۂ بہشت
باشد بر دو گونہ بود واللہ اعلم یکے اثر مجاہدہ دوم اثر مشاہدہ یکے
آنکہ از دنیا برابر مومن باشد یعنی توجہ و ارادت بدل ولت و جہد
کہ در دنیا دارد ہمان توجہ با او باشد و تا ابد جز خدا ہیچ چیز نخواہد و دیگر
آنکہ بعد از دیدار حق تعالے جل جلالہ ہم لوالہ توجہ پیدا آید یعنی چون دیدار
حق یابے چون پروردگار حاصل کند نعمت بہشت در چشم ہمت شان حقیر نماید
باز اگرچہ دیدار حق پاک خالق الافلاک در حجاب شود لذت و برکت آن در دلہا
شان باقے ماند بدان مسرور باشند و نعمت بہشت را بعد از دیدار حق تعالے
نزد شان قدرے نبود و قیمتے و زینتے نباشد قال علیہ و آلہ السلام

بَیْنَا اَھْلُ الْجَنَّۃِ فِی الْجَنَّۃِ اِذْ سَطَعَ نُوْرٌ فَاِذَا الرَّبُّ

ایکوقت بہشتی بیچ بہشت کے جب روشن ہوگا نور پس ناگہاں پروردگار

تَعَالٰی قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْھِمْ فَلَا یَعْصُوْنَ فِی الْجَنَّۃِ شَیْئًا

تعالے نے تحقیق تجلی کی پس نہین دیے جاوینگے بیچ بہشت کے کوئی چیز

اَمَرَ بِعَیْنِھِمْ وَ اَسَرَّ بِقُلُوْبِھِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِذَا

سرور تر ہوساتہ آنکہو انکے کا اور خوش کرنیوالے زیادہ ہوساتہ دلون انکے کے دیکھنے سے

حَجَبَ عَنْھُمْ یَبْقٰی نُوْرُہٗ وَ بَرَکَتُہٗ فِیْھِمْ

طرف الله تعالے کے پس جب چھپ گیا آن سو باقی رہیگا نور اسکا اور برکت انکی بیچ انکے
پس یاد کردن ایشان ہمین بقا ر لذت و ذوق لقا ر حضرت پروردگار باشد
اما پیش از دیدار ربجبان نعیم بہشت مشتغل باشند که نعمت دیدار فراموش
شده بود و از یاد رفته باشد و در زاہدی آورده است که رسول علیه وآله السلام
پرسید که خدا تعالے فرمود وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا
اور جب دیکھیگا تو اسجگہ دیکھے گا نعمت اور بادشاہت بڑی
ملک کبیر چیست فرمود علیه وآله السلام اِسْتِيذَانُ الْمَلَائِكَةِ
اذن طلب کرنا فرشتون کا۔
و آنچنان ست که رسول حق عزوجل یعنی فرشته از حضرت حق تعالے در بہشت
سوے مومن بیاید بدر این مومن را بگفتا و حاجب گاه بود بگفتا و باید دلیل باید باید
خواست و بار بنیابد حاجبان گویند که ولی الله مشغولست ہر بار پیش عرش رود بار بنیافته
و بگفتا و وکیم بار بسوے مومن آید بار یابد آنگاه طبقے پیش وے نہد از نور آفریده
و دستار ہو از نور بر وے افگنده و لے خدا آن دستار را بر دارد و بر سر پیچیده باشد بر ان
طبق نہاده چون بدست گیرد و نیم لبشگا قد چو کے بیرون آید نقاب بسته که بہشت
ہمه از نور وید وے روشن گردد و رقعه بر دست گرفته بود مومن خواہد که نقاب او
فرو کشد حور گوید نخست نامه بخوان مومن خود از آن قوام نامه را بر گیرد بر عنوان نا
نبشته باشد مِنَ الْمَلِكِ الَّذِي لَا يَزُولُ مُلْكُهُ إِلَى الْمَلِكِ
طرف بادشاہ کے سو جو نہیں زوال ہوتا ہے اسکی ملک مین طرف
الَّذِي يَزُولُ الْمُلْكُ مِنَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ إِلَى الْحَيِّ الَّذِي يَمُوتُ مِنَ الْعَزِيزِ
بادشاہ کے جو زوال ہوتا ہے ملک انکا زنده سے جو نہیں مرتا طرف زنده کی جو مرتا ہے عزیز سے

اَلَّذِیْ لَمْ یَذِلَّ اِلَی الْعَزِیْزِ الَّذِیْ یُذِلُّ تا مطلع بازکند اندرون
جو نہیں ذلیل ہوتا طرف عزیز کے کہ ذلیل ہوتا ہے
تا منبتہ باشد عبدی اِشْتَغَلْتَ بِالْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ
بندہ میرے مشغول ہوا تو ساتھ حور اور قصور کے اور
نَسِیْتَ لِقَائِیْ نَادَرْتُ فَاِنِّیْ مُشْتَاقٌ اِلٰی لِقَائِکَ سنے
بھول گیا تو دیدار ہمارا تو یارت کہ میرے پاس تحقیق میں مشتاق ہوں تیرے دیدار کا
شوق رضا باشد او آنَا اَصِیْرُ بِلِقَائِکَ تا ہمت ندارم ازو دیدار
بلکہ مارا رضا آن ہست کہ تو مارا بہ بینی مومن چون نامہ را بخواند خود را بماند و
دیدار کند تا بدان مقام کہ جائے دیدار باشد او را از دیدار چون حق سبحانہ ہیچ
کس باز نتواند داشت این بود بیان مُلْکًا کَبِیْرًا اما چون در بیان
ہمت عظیم دیدار حق سبحانہ وتعالےٰ آرد این ہمت مارا طالب حق در طلب دیدار
بلکہ شود او درین جہان یاد حق و در انجہان دیدار پاک او ست ملک کبیر بلکہ یاد حق سبحانہ
تعالےٰ ہم حاضر فانز است ملکے ست اکبر قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ
فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور البتہ یاد اللہ کی بڑی ہے

در خیر المجالس آوردہ است کہ مرشدے در خواب دید کہ گویا در بہشت رفتہ است
و آنجا مردے دید مراتب بسیار در فردوس بہشت بحور و قصور مشغول شدہ است
پرسید کہ این مرد ولی ست یا نبی گفتند ولی است این را مقام انبیا ست
از آنجا پیشتر شد مردے را دید با مراتب کثیر با حور و قصور مشغول نشستہ است و
در چشم در ہوا دوختہ ہیچ بدینہا التفات ندارد پرسید این مرد ولی ست یا نبی
گفتند ولی ست این را معروف کرخی گویند و درین محل خواجہ بشیر الدین

مقصود بلفظ مبارک راند شاید که مطلوب مالک بن دینار بهشت بود و مطلوب معروف کرخی دیدار حقتعالی بود پس آما باید دانست که ذکر بسیار سبب کمال محبت است پس طالب باید که نفس خود را بذکر حق سبحانه و تعالی رام کند و بیاد او خود را بیقرار بی آرام گرداند تا ذکر حق سبحانه و تعالی او را بدرجهٔ محبت و عشق رساند که حقتعالی میفرماید

لَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَذْکُرُنِیْ وَاَذْکُرُہٗ حَتّٰی عَشِقَنِیْ وَعَشِقْتُہٗ

ہمیشہ بندہ میرا یاد کرتا ہی مجکو اور یاد کرتا ہون اُسکو یہانتک کہ عاشق ہوتا ہی میرا اور عاشق ہوتا ہون اسکا

و چون ذاکر بدرجهٔ عشق و محبت رسد و شربت شوق چشد هیچ چیز را در دنیا و آخرت بر یاد حق نگزیند و هیچ شئ را در دو کون دل بستن نه بیند چنانکه گفت نظم

گر دنیا و آخرت بیارند	این مهر و محبت و دوست نگرا
با یوسف خود نمی فروشیم	تو سیم سیاه خود نگهدار

در روضة زندوسیه مسطور است قال رحمة الله تعالی

حُکِیَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْخَدِیْکِ

حکایت کیا گیا اسمٰعیل بیٹے عبد اللہ بیٹے محمد بیٹے عمر خدیکی سے کہ روایت

یَرْوِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

کرتا تھا محمد بیٹے ادریس شافعی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ کہ وہ

اِنَّہٗ کَانَ یَحْلُقُ وَکَانَ لَہُ الْحَجَّامُ یَقُصُّ شَارِبَہٗ وَ یَقُوْلُ

تھا سر مونڈاتا تھا اور تھا اُسکو ایک نائی کہ کترتا تھا بال لبونکے

یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْحَجَّامُ لَا تُحَرِّکْ

اور وہ کہتا تھا پاک ہی اللہ اور تعریف سب اللہ کی واسطی پس کہا اُسکو نائی نے

شفتای لئلا اقطعهما فقال استحیی من ربی
ست بلال لب اپنے تو کہ نہ کاٹ ڈالوں انکو پس کہا شرم کرتا ہوں اپنے رب سے
ان یمضی علی ساعة لا اذکره یعنی گفت کہ لب بریدہ
ہو کہ گزرے اوپر میرے ایکدم نہ یاد کروں اُس کو
بہ نہ از یاد رب ام بریدہ و در تفسیر ست فاذکروا اللہ قیاما وقعودا
پس یاد کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے
وعلی جنوبکم المراد منه مداومة الذکر لان الانسان
اور اوپر اپنی کروٹوں کے مراد ہمیشہ ذکر کرنا ہے اسواسطے کہ آدمی
قلما یخلوا من هذه الحالات و در تفسیر دیگر آمدہ است
کم خالی ہوتا ہے ان حالتوں سے
ای فی سائر احوالکم در شمائل الفیا و در معدن المعانی
یعنی بیچ تمام حالات تمہاری کے
از ابوبکر وراق نقلست کہ او گفت الذکر منشور الولایة
یاد خدا فرمان ولایت کا ہے پس جسکو توفیق
فمن وفق فقد اعطی المنشور ومن سلب الذکر
یاد کی ہوئی سو دیا گیا فرمان اور جس سے چھین لیا گیا ذکر سو تغیر ہوا ولایت سے
فقد عزل یعنی ذکر منشور ولایت ست پس ہر کرا توفیق دادند بذکر پس گویا
کہ اورا ولایت دادند و از ہر کہ سلب ذکر کردند پس گویا کہ اورا از ولایت معزول
کردند در روضه زند ویسہ مسطور ست کہ گفت یکے از حکما کہ این چند چیز التماس
کردم و یافتم آنرا در چند چیز و التماس کردم رضاء خدا و یافتم آنرا در کثرت ذکر

آنجا چیزہا بہ ہیچ وجہ مسطور نیست۔

قَالَ سَمِعْتُ الْإِمَامَ اَبَا مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَحْكِيْ عَنِ

کہا سنا میں نے امام ابا محمد سے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ حکایت کرتا تھا

الْحَافِظِ قَالَ حَكِيْمٌ مِّنَ الْحُكَمَاءِ اِلْتَمَسْتُ الْغِنَاءَ فَوَجَدْتُهُ

حافظ سے کہا ایک حکیم نے حکیموں میں سے ڈھونڈھا میں نے بے پروائی کو پس پایا

فِي الْعِلْمِ وَالْتَمَسْتُ الشَّرَفَ فَوَجَدْتُهُ فِي الصَّبْرِ وَالْتَمَسْتُ

اسکو بیچ علم کے اور التماس کیا میں نے بزرگی کا پس پایا اسکو صبر میں اور التماس کی

قِلَّةَ الْحِسَابِ فَوَجَدْتُهَا فِي الصَّمْتِ وَالْتَمَسْتُ الْعَافِيَةَ

میں نے کمی حساب کے پس پایا میں نے اسکو بیچ خاموشی کے اور التماس کیا میں نے تندرستی کو

فَوَجَدْتُهَا فِي الزُّهْدِ وَالْتَمَسْتُ الرَّاحَةَ فَوَجَدْتُهَا فِي الْيَأْسِ

سو پایا اسکو بے رغبتی دنیا کے اور التماس کیا میں نے آرام کا سو پایا اسکو ناامیدی میں

وَالْتَمَسْتُ الشِّبَعَ وَالرِّيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوَجَدْتُهُمَا فِي الصَّوْمِ

خلق سے اور التماس کیا میں نے شکم سیری و تازگی سی دن قیامت کے سو پایا میں نے اسکو روزہ

وَالْتَمَسْتُ الظِّلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوَجَدْتُهُ فِي الصَّدَقَةِ

رکھنے میں اور التماس کیا میں نے سایہ ہونے سی قیامت کے دن سو پایا اسکو بیچ خیرات کے

وَالْتَمَسْتُ النَّجَاةَ مِنَ النَّارِ فَوَجَدْتُهَا فِي تَرْكِ الْمَعْصِيَةِ

اور التماس کیا میں نے نجات کا آگ سے سو پایا اسکو بیچ چھوڑنے گناہ کے اور

وَالْتَمَسْتُ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ فَوَجَدْتُهَا فِيْ تَرْكِ الشَّهَوَاتِ

التماس کیا میں نے داخل ہونے بہشت کا سو پایا اسکو بیچ چھوڑنے خواہشوں کے

وَالْتَمَسْتُ صَاحِبًا صَالِحًا فَوَجَدْتُهُ فِيْ عَمَلِ الْبِرِّ وَالْتَمَسْتُ

کے اور التماس کیا مین نے یار نیک پس پایا اُسکو بیچ عمل نیک کو اور التماس کیا مین نے روشنی

النُّوْرَ فِیْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ فَوَجَدْتُهٗ فِیْ قِیَامِ اللَّیْلِ وَ اَلْتَمَسْتُ

کا بیچ تاریکی قبر کے پس پایا اُسکو بیچ عبادت رات کی اور التماس کیا

السَّلَامَةَ فِی الدِّیْنِ فَوَجَدْتُهَا فِی الْعُزْلَةِ عَنِ النَّاسِ

یعنی سلامتی کا بیچ دین کے سو پایا مین نے اس کو بیچ عزلت کے لوگون سے

وَ اَلْتَمَسْتُ رِضَاءَ الرَّبِّ تَعَالٰی فَوَجَدْتُهٗ فِیْ کَثْرَةِ ذِکْرِ اللّٰهِ

یعنی گوشہ گیری اور التماس کیا مینے رضا پروردگار بلند کو سو پایا مینے اُسکو بیچ زیادتی یاد اللہ کے

پس مقام رضا کہ بہشتی منقو ہست و بکثرت ذکر حق سبحانہ و تعالے حصول

آن موجود ہست اما اینجا باید دانست کہ رضا و سخط حقتعالے دو صفت قدیم

او بند افعال و اعمال بندہ از حسنات و سیّآت اثر رضا و سخط حقتعالے ست یعنی از ہر بندہ کہ حق تعالے

در ازل راضی ہست استعمال کردہ میشود در موجبات رضا و آن دیگر در موجبات

خشم و این نوع امر مستبطن ہست و اما اشتغال ہست و مر بندہ را نیز با حضرت الٰہی

تعالے رضا ... از توریت منقول ہست

مَنْ اَصْبَحَ نَادِمًا عَلَى الدُّنْيَا اَصْبَحَ سَاخِطًا عَلَى اللّٰهِ

جس نے صبح کی پشیمان اوپر دنیا کے صبح کی ناخوش اوپر اللہ کے

پس چون بندہ بحکم تقدیر گردن ننہد و بقضا راضی نبود در رضا چون کو نفس

در آید و بزیر بار حب و حرص دنیا چون خر آید ہر آینہ ساخط علی اللہ و مطلب

ربا سط ... خواری و خستگی او باشد پس باید دانست کہ استعمال این صفت اگرچہ

بر کافران و منافقان بد کردار ہست اما ... این بیرون آمدن غلط نسا انہ

... السر مع اللہ شوا ہست کہ در حق پیغامبر ... فرمان از حضرت کردگار ہست

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ

اور صاحب مچھلی جب گیا غصہ کرکے پس گمان کیا یہ کہ ہرگز نہ قادر ہونگے ہم

عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ - آرے در را غیرت و دست ہزار با

اوپر اسکے پس پکارا بیچ اندھیروں کے -

یکے ست یونس علیہ السلام را نگر کہ مقام او از غیرت در کدام بار گیست اما راضی بودن بندہ و آن ست کہ در حالت رنج و مصیبت چنان شاد بود کہ دیگران در حالت نعمت و عطا و این قول رابعہ بصریست -

وَقَالَ ذُو النُّوْنِ سُرُوْرُ الْقَلْبِ بِمُرِّ الْقَضَاءِ وَقَالَ الْحَارِثُ

اور کہا ذوالنون نے خوشی دل کے ساتھ جاری ہونے تقدیر کے ہے اور کہا حارث نے

سُكُوْنُ الْقَلْبِ تَحْتَ جَرَيَانِ الْحُكْمِ فرد

آرام دل کا نیچے جاری ہونے حکم کے ہے -

بارہا و قبول تو مرا کاری نیست		اینک بہر حال مشغول تو ام

واین رضا بندہ بسبب ظہور ست مر رضا حقتعالے را بدین وجہ چون دل بندہ بکثرت ذکر باطمینان رسد کہ مقام رضا است و با فعال حق تعالے کلہا راضی باشد واز رضا نفس بیرون آید ہر آئینہ رضا حقتعالے حاصل کند واز رضا درآمدن مرضیات الہی کہ نشان عافیت آن کہ امروز در بیان ست

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ

فرمایا اللہ تعالے نے راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے یہ واسطے اسکو کہ ڈرا رب اپنے سے

معلوم میشود کہ حق تعالے از اہل خشیت راضی ست اما ظہور رضا حق سبحانہ وتعالے موقوف ست بر خاتمت کار و بعد ذلک بہا قال اللہ تعالے

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً

اے جان آرام پکڑنے والی پھر جا طرف رب اپنے کے خوش ہو کے تو پسند کی گئی -

اما آنکہ در قول حکیم آمدہ است کہ رضا حق تعالے را در گذشتہ ذکر یافتم لیس اینجا

مقام رضا بعد از ذکر ست و در رسالہ مخدوم شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ

بیان مقام ذکر بعد از مقام رضا است آوردہ است کہ طرق منتظر دہ اصل دارد

أَوَّلُهَا التَّوْبَةُ وَهِيَ الْخُرُوجُ عَنْ كُلِّ مَطْلُوبٍ سِوَاهُ

پہلا اسکا توبہ ہے اور وہ نکلنا ہے ہر مقصود سے سواے اوس ذات کے

وَثَانِيهَا الزُّهْدُ وَهُوَ الْخُرُوجُ عَنِ الْأَسْبَابِ وَثَالِثُهَا التَّوَكُّلُ

اور دوسرا اسکا زہد ہے اور وہ نکلنا ہے سببوں سے اور تیسرا اسکا توکل ہے

وَهُوَ الْخُرُوجُ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَرَابِعُهَا الْقَنَاعَةُ وَهِيَ الْخُرُوجُ

اور وہ نکلنا ہے خواہشوں سے اور چوتھا اسکا قناعت ہے اور وہ نکلنا

عَنِ الشَّهَوَاتِ النَّفْسَانِيَّةِ وَخَامِسُهَا الْعُزْلَةُ وَهِيَ الْخُرُوجُ

ہے خواہشوں نفسانی سے اور پانچواں اسکا گوشہ گیری ہے اور وہ نکلنا ہے

عَنْ مُخَالَطَةِ الْخَلْقِ بِالْانْزِوَاءِ وَالْانْقِطَاعِ كَمَا هُوَ

ملنے مخلوقات کے سے ساتھ ایک کنارہ ہونے کے اور ٹوٹ جانے کے جیسے کہ وہ

بِالْمَوْتِ وَسَادِسُهَا التَّوَجُّهُ وَهُوَ الْخُرُوجُ عَنْ كُلِّ دَاعِيَةٍ

ساتھ موت کے اور چھٹا اسکا توجہ ہے اور وہ نکلنا ہے ہر ایک قصد سے کہ بلاتا ہے

يَدْعُوهُ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ وَلَا يَبْقَى مَطْلُوبٌ

اسکو طرف غیر خدا کے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے اور نہیں باقی رہتا مطلوب

وَلَا مَحْبُوبٌ وَلَا مَقْصُودٌ إِلَّا اللهُ وَسَابِعُهَا الصَّبْرُ وَهُوَ

اور نہ پیارا اور نہ مقصود مگر اللہ اور ساتوان اوسکا صبر ہے اور وہ نکلنا ہی
اَلْخُرُوْجُ عَنْ حُظُوْظِ النَّفْسِ بِالْمُجَاهَدَةِ وَثَامِنُهَا
سے ہرون سے نفس کے ساتھ محبت کی اور آٹھوان اسکا
الرِّضَاءُ وَهُوَ الْخُرُوْجُ عَنْ رِضَاءِ النَّفْسِ بِالدُّخُوْلِ
رضا ہے اور وہ نکلنا ہے رضا مندی نفس کے سے ساتھ داخل
فِيْ رِضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالتَّسْلِيْمِ لِلْاَحْكَامِ الْاَزَلِيَّةِ
ہونیکے بیچ رضاء الله تعالے کے ساتھ قبول کرنیکے واسطے حکمون ازلی کے
وَالتَّفْوِيْضِ اِلٰى تَدَابِيْرِ الْاَبَدِيَّةِ بِلَا اِعْتِرَاضٍ
اور سونپنا طرف تدبیر ابدی کے بغیر اعتراض کے
كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ وَتَاسِعُهَا الذِّكْرُ وَهُوَ الْخُرُوْجُ
جیسا کہ وہ ساتھ موت کے اور نوان اسکا ذکر ہے اور وہ نکلنا ہی
عَنْ ذِكْرِ مَا سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ وَ
یاد سے اس چیز کے کہ سواے اللہ تعالے کی ہے جیسے اوہ ساتھ موت کے
عَاشِرُهَا الْمُرَاقَبَةُ وَهِيَ الْخُرُوْجُ عَنْ حَوْلِهٖ وَ
اور دسوان اسکا مراقبہ ہے اور وہ نکلنا ہی قوت اپنی سے اور
قُوَّتِهٖ كَمَا هُوَ بِالْمَوْتِ۔
طاقت اپنے سے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے ہو۔

پس این ذکر که بعد از رضا و تسلیم دست دهد ذکر مشطا رست که غیر منتهی آنرا نتواند گفت و مبتدی تقلید میگو بدتا چون بمقام رضا رسد بسبب در آمدن در رضاء حق بتسلیم و تفویض از رضاء نفس بیرون آید و اعتراض

مرتفع شود کما هو بالموت ایضا خروج از ذکر باسوے السد
دست وید و بمقام حقیقت ذکر رسد و مبتدی در ذکر بتحقیق انجا مسد۔

وصل پنجم در ذکر زبان با اظہار طلب کردن از دل احضار۔

ہر چند کہ مبتدی را در بدایت حال اظہار قلب محال بود مہما امکن کوشش نماید
تا تواند زبان را بحضور دل بحبت باند و دل را موافق بزبان گرداند تا تحت این وعید دنیاید
قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَيْلٌ لِمَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ
فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل آنکے کے سلام حسرت ہو واسطے اسکے کہ یاد کیا
بِلِسَانِهٖ وَقَلْبُهٗ سَاهٍ عَمَّا قَالَ۔
اللہ کو ساتھ زبان اپنے کے اور دل اسکا غافل ہے اس چیز سے کہ کہا۔
در خزانہ جلالی آوردہ ہست ہر کس کہ ذکر کند دل او غافل باشد در حق ا
وعید سخت و شوار ہست و در احادیث چنین آمدہ ہست کہ حق سبحانہ تعالے
میگوید کہ ہر کس مرا بغفلت یاد کند من او را بہ لعنت یاد کنم و شرح اوراد آورد ہست
فِيْ كِفَايَةِ الشَّعْبِيِّ رُوِيَ فِي الْاَخْبَارِ اَنَّ ثَلٰثَ
بیچ کفایہ شعبی کے روایت کیا ہے بیچ خبروں کے یہ کہ تین
اَشْيَاءَ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اَلصَّلٰوةُ
چیزیں نہیں وزن رکھتی ہیں نزدیک اللہ کے پر پشہ کے برابر
بِالْعَادَةِ وَالذِّكْرُ بِالْغَفْلَةِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ
ساتھ عادت کے اور ذکر ساتھ غفلت کے اور درود اوپر
عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مِنْ غَيْرِ حُرْمَةٍ۔
پیغمبر کے اوپر آن کے اور آل آنکی کے سلام بغیر تعظیم کے۔

و نیز گفته اند که ذکر بشمار کثیر گشت بنسبت لیکن بحضور دل که بے غفلت باشد
اگرچہ قلیل بود کثیر است در خزانہ جلالی آوردہ است خدمت سید السادات
فرمودہ درین آیت قولہ تعالیٰ اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت
قَرَأْتُ فِي التَّفْسِيرِ اٰيَةَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ خَالِصًا وَلَوْ مَرَّةً
پس دیکھا ہیں نے بیچ تفسیر کے ای یاد کرو اللہ کو خالص اور اگرچہ ایک مرتبہ
و ذکر غفلت را بمنزلہ غیبت داشتہ اند یعنی چون حقتعالے بمعنی نادیدن آن
ذکر غائب بود و ذکر غیبت باشد و این بیت در معدن المعانی آوردہ است

ذکر گر بسیار باشد بزبان		چونکہ دل غافل بود غیبت بدان

در مشارق الانوار آوردہ است۔
قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ
کہا ابو موسے نے اے لوگو رہو ذاتون اپنے کو
اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ غَائِبًا وَلَا اَصَمَّ اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا
تحقیق تم نہیں پکارتے غائب کو اور نہ بہرے کو تحقیق تم پکارتے ہو سننے والے
وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَهٗ فِيْ سَفَرٍ وَهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ
نزدیک کو اور وہ ساتھ تمہارے ہے کہا اسکو بیچ سفر کے اور وہ بلند آواز کرتے تھے ساتھ تکبیر کے
و در شرح اوراد آوردہ است لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ السَّلَامُ
جب متوجہ ہوئے نبی اوپر انکے اور آل انکی کو سلام
اِلٰى خَيْبَرَ اَشْرَفَ النَّاسُ عَلٰى وَادٍ فَرَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ
طرف خیبر کے چڑھے لوگ اوپر میدان کے پس بلند کیا انھوں نے آوازوں اپنی کو

ثُمَّ قَالَ لِلْحَدِيْثِ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ يُقَالُ اصْبِرْ نَفْسَكَ
ساتھ تجھکے پس کہا آخر حدیث کہا جوہری نے کہا جاتا ہے روک ذات اپنی کو
اَيْ فَقْ بِهَا وَكَفَّ مِنْ قَوْلِهِمْ صَبَرَ الرَّجُلَ اِذَا وَقَفَ
نرمی کر ساتھ اسکے اور بند ہو کہنے انکے سے یعنی صبر کے رو کا مرد نے جب
تُحْبَسَ وَمَعْنَاهُ اَمْسِكُوْا عَنِ الْجَهْرِ وَكَفُّوْا وَهُوَ مَعَ
روکے اور یعنی اسکے بند کرو پکار کی آواز سے اور بند کرو اور وہ تمہارے ساتھ ہے
اَيْ يَعْلَمُ فَالْاَدَبُ فِيْمَا يَكُوْنُ غَائِبًا ور آداب المریدین مسطور است
اور جانتا ہے کہا اسکو از روی سخن کیونکہ سطر ہونے اسکے کے غائب۔
حُكِيَ اَنَّ الشِّبْلِيَّ قَالَ فِيْ الْمَجْلِسِ الْجُنَيْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
حکایت کیا گیا ہے یہ کہ شبلی نے کہا بیچ مجلس جنید کے رحم کرے اسکو اللہ تعالے پس کہا
اِنْ كُنْتَ حَاضِرًا فَهُوَ تَرْكُ الْحُرْمَةِ وَاِنْ كُنْتَ غَائِبًا
اگر ہو تو حاضر پس وہ ترک تعظیم ہے یعنی رو برو پکار کر بولنا اور اگر ہے تو غائب
حَرَامٌ ودر حال ذکر این دعا بخواند يَا مَلٰئِكَةَ الرَّحْمَةِ اَمِدُّوْنِيْ فِي الذِّ
ہونا حرام ہے۔ اے فرشتو رحمت کو مدد کرو ہماری بیچ ذکر
كْرِ بَرِّقْ قُلُوْبَنَا ونیز بگوید يَا مَلٰئِكَةَ الرَّحْمَةِ اَعِيْنُوْنِيْ فِي
تو نرم کر دل ہمارے اے فرشتو رحمت کے مدد کرو میری بیچ ذکر
و در خزانہ جلالی آوردہ است این دعا چون مجاہدت در ذکر بود و تنہا میگا
باشد بگوید و در مجلس اگر آہستہ گوید بگوید نیز آمدہ است کہ خدمت سید السادات
پیش از ذکر بعد از صلوٰۃ میگفت اَللّٰهُمَّ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ
یا اللہ ساتھ نام اللہ کے اعتماد کیا میں اوپر اللہ کے نہیں ...

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ واین دعا بخواند اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قُلُوْبِنَا لِذِكْرِكَ
اور نہیں قوت مگر ساتھ مدد اللہ کی   یا اللہ کھول دے کان دل ہمارے کے اپنے ذکر سے
اینها همه بگوید تا رقت ولینت در دل پدید آید وحضور دست دهد که ذکر بی‌حضور
نورے ندارد و درون را روشن نگرداند در حجر سراج آمده است۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ
فرمایا اللہ تعالے نے اور یاد کر رب اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے اور کم
الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ بعضی گویند وَاذْكُرْ
آواز کی بات سے صبح کو اور شام کو   اور یاد کر
نَفْسَكَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ خطاب اول مر سامع را بود یعنی فَاسْتَمِعُوْا وَاَنْصِتُوْا
ذات اپنی میں بیچ قرأت قرآن کے۔   پس سنو اور چپکے رہو

واین خطاب مر قاری راست معنی اینست ای سامع در استماع وخاموشی شو تا از
شنیدن تو خلل نیفتد وای قاری قرآن زاری کنان وترسان بخوان تا در خواندن
با شرائط ادب بود یا از ذکر مطلق تسبیح وتهلیل وتحمید وتکبیر مراد شود ومعنی چنین بود یاد
خدا ای در نفس خویش بزاری وترسناکی نه بعدم التفات وبیباکی غافل از ذکر خدا مشو
ودر غفلت وفراموشی مرو واین حکایت در ذکر رفته است بزرگی بانگ نماز شنید
وهیچ اجابت نکرد باز به آواز سگی گفت جل جلاله وعم نواله پرسیدندش گفت از غفلت
مؤذن غفلتم آمد که اجابت ترک شد وسگ را دانستم که دریا و مولی هست لبیک گفتم

سگ که یاد تو کند بغفلت آن سگ مردست	ور کند یاد تو مردم از سر غفلت سگ ست

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
ابی ہریرہ سے ہے راضی ہوا اللہ ان سے - نبی صاحب سے درود اللہ کا ان پر اور سلام

اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ لَا
دعا کرو اللہ سے اور تم یقین کرنیوالے ہو ساتھ قبولیت کے اور جانو یہ کہ اللہ نہیں قبول
يَسْتَجِيبُ دُعَاءً عَنْ قَلْبٍ سَاهٍ اَيْ شَاغِلٍ عَنِ اللّٰهِ ونیز آوردہ
کرتا دعا دل غفلت کرنیوالے سے او منہ پھیرنیوالا اللہ سے
اند در فتاوی غیاثی گفتہ است رَجُلٌ يَدْعُو وَهُوَ سَاهِي الْقَلْبِ فَالدُّعَاءُ
ایک مرد دعا کرتا ہو وہ غافل دل ہو پس دعا
اَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهِ ونیز آوردہ است کہ در نظم غیاثی گفتہ است
افضل ہے چھوڑنے اوسکے سے

بنالہ کار سیہ میشود سپیدی	ولیک نالہ بشکستگان خوش نیل
وَسَاهِي الْقَلْبِ اَفْضَلُهُ دُعَاءٌ	وَيَمْسَحُ وَجْهَهُ بَعْدَ الدُّعَاءِ
اور غافل دل افضل اسکو دعا ہے	اور ملے منہ اپنے کو بعد دعا کے

پس مبتدی ہرچند احضار القلب در وسع طاقت او نشود ذکرا و لنا بشد از
خاموشی برآنکہ مر زبان ذاکر را فضلے ست بر خاموشی آوردہ اند کہ از خواجہ بعضے
سوال کردند کہ ما خداوند تعالے را یاد میکنیم و در دل حلاوتے نمی یابیم
فَقَالَ اَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى تَزْيِينِ جَارِحَةٍ مِنْ جَوَارِحِكُمْ بِطَاعَةٍ
پس کہا حمد کرتا ہوں اللہ کی اوپر زینت ایک عضو کے اعضا سے ساتھ بندگی کے
وَذٰلِكَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْاِزْدِيَادَ فِيْ شُكْرِهِ عَلٰى
اور یہ واسطے اسکے کہ اللہ تعالے نے کیا زیادتی بیچ شکر اپنے کے اوپر
اَيِّ نِعْمَةٍ كَانَ ظَاهِرَةً اَوْ بَاطِنَةً قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَئِنْ شَكَرْتُمْ
جس نعمت کے کہ ہو ظاہری یا باطنی فرمایا غالب بزرگ نے البتہ اگر شکر

لأزيدنكم ولئن كفرتم إن عذابي لشديد فبالشكر

اگر شکر کرو تم البتہ زیادہ دونگا تمکو اور البتہ اگر ناشکری کروگے تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہے پس ساتھ شکر

هذا القليل يحصل الثبات على ما توفق وبالثبات على الشكر

اس تھوڑے کے حاصل ہوتا ہے ثابت رہنا اوپر اس چیز کے کہ توفیق پائی اور ساتھ ثابت رہنے

يفتح باب الزيادة ويترقى الذكر من اللسان إلى الجنان

کے اوپر شکر کے کھولا جاتا ہے دروازہ زیادتی کا اور ترقی کرتا ہے ذکر زبان سے طرف دل کے

در شمائل اتقیا از رسالۂ خواجہ عبید اللہ تستری آوردہ است۔

ذكر اللسان هذيان وذكر القلب وسوسة زیرا چہ

ذکر زبان کا ہذیان ہے اور ذکر دل کا وسوسہ ہے

آنچہ منافی ذاکر بود صفت او باشد و او بصفت خود از محبوب محجوب باشد

وآنچہ سبب حجاب بود ہر آئینہ وسواس است و ذکر لسان کہ دل از آن غافل

باشد بے اساس است کہ گفتہ اند لیس من استأنس بالذکر

نہیں وہ شخص کہ الفت پکڑے ساتھ ذکر کے

كمن استأنس بالمذكور فاما با کثرت و مداومت اگر باشد

مانند اس شخص کے کہ الفت پکڑے ساتھ مذکور کے۔

ذکر زبانی ہم فضلے و ہم اثرے دارد و در روضہ زندوسیہ مسطور است۔

قال رحمة الله عليه وحكى الإمام أبو الفضل بإسناده

کہا رحمت خدا کی اوپر اس کے اور حکایت کی امام ابو الفضل نے ساتھ سند کے

له عن أمير المؤمنين عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله

واسطے اسکے ہے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا نے

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکِرُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْغٰفِلِ
درود بھیجے اللہ کا اُنپر اور سلام ذکر کرنے والا اللہ کا بیچ غافلون کے
مِثْلُ الشَّجَرَۃِ الْخَضْرَاءِ فِیْ وَسْطِ الشَّجَرَۃِ الَّتِیْ قَدْ تَحَاتَّ
مانند درخت سبز کے بیچ درمیان درخت کے جو خشک ہوگیا جلنے سے
مِنَ الصَّرِیْرِ وَقَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قَالَ یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٍ الصَّرِیْدُ
اور کہا رحمت کرے اللہ تعالی اسکو کہا یحیے بیٹے سلیم نے صرید
اَلْبَرْدُ الشَّدِیْدُ وَذَاکِرُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْغٰفِلِیْنَ مِثْلُ
جاڑا سخت ہے اور یاد کرنیوالا اللہ تعالی کا بیچ غافلون کے مانند
الَّذِیْ یُقَاتِلُ عَنِ الْغَازِیْنَ وَذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغٰفِلِیْنَ
اس شخص کے کہ قتال کرتا ہے غازیون سے اور یاد کرنیوالا اللہ کا بیچ غافلون کے
یَغْفِرُ لَہٗ بِعَدَدِ کُلِّ فَصِیْحٍ وَّاَعْجَمٍ وَالْفَصِیْحُ بَنُوْ آدَمَ
بخشا جاتا ہے اسکو ساتہ شمار ہر ایک آدمی اور چارپایہ کے اور فصیح بیٹے آدم کے
وَالْعَجَمُ الْبَہَائِمُ وَذَاکِرُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْغٰفِلِیْنَ
اور عجم چارپایے اور یاد کرنے والا اللہ تعالی بیچ غافلون کے پہچانواتا ہے
یُعَرِّفُہُ اللّٰہُ مَقْعَدَہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔ در شرح اوراد آورد است
اسکو اللہ جائے بیٹھنا اُسکا بیچ بہشت کے۔

وفی قواعد الاسلام بدانکہ اقرار بلسان صورت ایمان است تصدیق
بدل معنی ایمان وصورت بمعنی از ہیچ چیز نخرند پس اقرار وتصدیق چون صورت
ومعنی بہم باید ورسول علیہ السلام فرمود۔

مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مُّخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ

جسنے کہا لا الہ الا اللہ خالص ستھرا داخل ہوا بہشت مین -
خالص آن باشد کہ زبان وے بگفتن این کلمہ راست و درست باشد و مخلص آن باشد
کہ دل وے در شناختن و دانستن معنے این کلمہ و اعتقاد کردن دران راسخ و درست
باشد تا وعدۂ دخول جنت امروز و فردا از روے معنے حاصل گردد چنانکہ فردا جملہ مومنان
را بفضل حق سبحانہ وتعالے از روی صورت و معنے حاصل خواہد شد نیز آوردہ است
فِیْ شَرْحِ اُصُوْلِ الصَّفَّارِ سُئِلَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْ قَوْلِہٖ عَلَیْہِ وَآلِہٖ
بیچ شرح اصول صفار کے پوچھے گئے رضی اللہ عنہ فرمانے حضرت کے سوا انکو
السَّلَامُ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خَالِصًا مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ
اور آل انکی کے سلام جسنے کہا نہین کوئی معبود مگر اللہ درحالیکہ ستھرا کرنیوالا صاف کرنے والا اپنکو تئین
قَالَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَالِصًا عَنْ شَوْبِ الْبِدْعَۃِ مُخْلِصًا اَنْ
داخل ہوا بہشت مین کہا رضی اللہ نے ہوا اللہ ان سے صاف ملنے بدعت کے سے خالص اسبات سے
یَکُوْنَ لِلّٰہِ صَافِیًا عَنْ شَوْبِ النِّفَاقِ وَالْعِصْیَانِ فِی الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ
کہ ہو واسطے اللہ کے صاف ملونے نفاق اور گناہ سے بیچ قول اور عمل کے
و در شرح مشارق مسطور است وَالْخَالِصُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ هُوَ الَّذِیْ لَا یَشُوْبُہٗ
اور خالص ہر ایک شئی سے وہ چیز کہ نہ ملونے
شَیْءٌ اٰخَرُ وَالْمَعْنٰی هٰهُنَا لَا یَشُوْبُہُ الشِّرْکُ وَالنِّفَاقُ -
اسکو کوئی چیز اور اور معنے اسجگہ نہین ملے اسکو شرک اور نفاق —
و بزبان خالص آنبا شد کہ بگفتن کلمہ زبان درست دارد و مد لا الٰہ قدر دو
الف یا در از کشد و در نفی الہیۃ از غیر حق سبحانہ تعالے مبالغہ نماید و در شرح اوراد
فِیْ بِدَایَۃِ الْمَعَانِیْ فِیْ اٰمِرِ الْمَعَانِیْ وَمَدِّ الْمُبَالَغَۃِ مِنْ لَا اِلٰہَ تَعَالٰی

بیچ بدیع المعانی بیچ اہم المثانی کی اور مبالغہ کو مدلا الٰہ کے اوپر مذہب ابن کثیر

مَذْهَبِ ابْنِ كَثِيْرٍ وَقَدَّرَهُ اَلْفَانِ فِيْ نَفْيِ الْاٰلِهَةِ مِنْ

قاریوں کے ہو اور تقدیر کیا اسکو دو الف بیچ دور کرنے معبودیت کی سوا ہو اللہ کو سوا

غَيْبِ اللّٰهِ تَعَالٰى کے وغیرہ شرح اوراد و در خزانہ جلالی آور دوست خدمت سید

السادات فرمود قَرَأْتُ فِي التَّفْسِيْرِ الدُّرِّ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پڑھا ہیں نے تفسیر در بیچ جسنے کہا لا الہ الا اللہ

وَمَدَّهَا هُدِمَتْ عَنْهُ اَرْبَعَ اٰلَافِ ذَنْبٍ مِنَ الْكَبَائِرِ وَهٰذَا اللّٰهُ

اور دراز کیا اسکو گر پڑے اس سے چار ہزار گناہ بڑے اور یہ اللہ آتا ہے

الْمُنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ عِنْدَ قُرَّاءِ الْكُوْفَةِ رُوِيَ اَنَّ رَجُلَانِ تَخَاصَمَا

آسمان سے بیچ نزدیک قاریوں کوفہ کے روایت کیا گیا یہ کہ دو مرد جھگڑے

اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ اَحَدُهُمَا عَلٰى

طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس قسم کہاے ایک ان دونوں

دَعْوٰى صَاحِبِهٖ فَقَالَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَمَا بِهَا مِ

نے کے اوپر دعوے یار اپنے کے پس کہا قسم ہو اللہ کی نہیں کوئی معبود مگر وہ اور دراز

وَهُوَ كَاذِبٌ فِيْمَا حَلَفَ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

کیا ساتھ اسکے اور اپنے کو اور وہ جھوٹھا تہا بیچ اسچیز کے کہ قسم کہائی اترے جبرئیل علیہ السلام

فَقَالَ اِنَّهٗ كَاذِبٌ فِيْمَا حَلَفَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى غَفَرَ لَهٗ

پس کہا تحقیق وہ جھوٹھا ہو بیچ اسچیز کے کہ قسم کہائی ولیکن اللہ تعالے نے بخشا اسکو ساتھ

بِصَوْتِهٖ بِهَا وَشَرْحِ اوراد آورده است وَاخْتِيْرَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ

کے کہ دراز کی آواز اپنی ساتھ اسکے۔ اور مختار کیا گیا افضل ذکر اور وہ کلمہ

الشَّهَادَةِ وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ حَتّٰى يَأْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُ
کلمہ شہادت کا ہو اور دراز کرے ساتھ اسکے آواز اپنی یہانتک کہ پکڑے ہر عضو اوس سے
حَظَّهُ وَفِي الْعَوَارِفِ قَالَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
حظ اسکا اور بیچ عوارف کے کہا سہیل بیٹے عبد اللہ کے نے رحم کرے اوسپر اللہ تعالے
إِذَا قُلْتَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُدَّ الْكَلِمَةَ فَانْظُرْ إِلٰى قِدَمِ الْحَقِّ وَ
جسوقت کہے تو لا الہ الا اللہ دراز کر کلمہ کو پس دیکھ طرف ہمیشگی حق کے اور
ثَبِّتْهُ وَأَبْطِلْ مَا سِوَاهُ یعنی در گفتن چنان گوید کہ از تفخیم وتعظیم ادا آن
ثابت کر اسکو اور باطل کر اس چیز کو جو سوا اسکے ہے۔

کلمہ بتمام وکمال ہیبت وعظمت جل جلالہ سبحانہ تعالے در دل جای گیرد و ہرچہ جز او
ہمہ در چشم حقیر نماید فَقَدْ قِيْلَ إِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ
پس تحقیق کہا گیا جسوقت بزرگی کی رب نے بیچ دل کے کمتر
الْخَلْقُ فِي الْعَيْنِ وَقِيْلَ الْمَعْرِفَةُ تَحْقِيْرُ الْأَقْدَارِ سِوٰى قَدْرِهِ
ہوئی مخلوقات بیچ آنکہ کے اور کہا گیا معرفت کمتر کرنا قدر ونکا سوائے قدر اسکی کے
وَمَحْوُ الْأَذْكَارِ سِوٰى ذِكْرِهِ و در تحقیر الاقدار مبالغہ آن
اور محو کرنا ذکروں کا سوائے ذکر اسکے کے ہے۔

کہ نفس خود را سزاوار عبودیت آنحضرت نہ بیند بلکہ غیرت برد چنانکہ در سیر الاولیا
آوردہ است کہ ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ را پرسیدند کہ خدا تعالے را چرا یاد نمیکنی گفت از
غیرت کہ نام چنان پاکی بزبان چون من ناپاکے چگونہ رود

چو نگاہ کنم نام تو حسد آیدم بزبان خود	کہ بزبان ہر کس وناکس ذکر تو بہر چہ ایدو

ونیز آوردہ است کہ شیخ ابوالحسن نوری گفتہ است الہی اگر از یاد تو خالی باشم نتوانم

واگر یاد کنم ترسم که نام چون تو باقی بر زبان چون من فانی چگونه رود حقیقت
گفتن همینست که خود را وهر دو جهان را سراے هیچ چیز نه بیند و از میان بر دار
مرتفع شود و به حقیقت این کلمه رسد اما آنکه بر زبان باشد و تفخیم بود اگرچه بدل نباشد
را از فائده خالی نباشد چنانکه مرد حالیت اگرچه در سوگند کاذب بود بسبب مد کلمه آمرزیده
شود اما بدل مخلص آنست که باشارت نفی نفی اله باطله کند که

يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ۔

عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے ایسی چیز کو کہ نہ ضرر دے انکو اور نہ نفع دے انکو۔

اشارت بر آن ست نفس و شیطان را که آمران بخلاف و طغیان اند از روا
دل معزول گرداند تا بسبب صمدیت کلمه بریده شود و ذاکر بدرجه عرفان رسا
و خواطر غیر سبحانی را بیرون کند و گذرنا نامه گفته اند۔

مُرُوْرُ الْفَاحِشَةِ بِقَلْبِ الْعَارِفِ كَفِعْلِ الْفَاعِلِيْنَ لَهَا۔

گذرنا بے حیائیکا بیچ دل عارف کے مانند کام کرنیوالون بیحیائی کے ہے۔

در خزانه جلالی آورده ست از ابو عبد الله ترمذی که او در کتاب خود مسمی صلوٰة
در معنے حدیث **مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ** گفته ست۔

جس نے کہا لا اله الا الله داخل ہوا بہشت بین۔

اَلْاِخْلَاصُ اَنْ تَحْجِزَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ عَنِ الْمَعَاصِيْ۔

اخلاص یہ کہ حجز کرے تو اس کلمہ کو گناہ سے۔

فصل ششم

در سوطبت شدن بذکر حضرت خلاق و مبالغه و زیادت در تبدیل اخلاق

چون ذاکر را بسبب کثرة ذکر تزکیه حاصل شود و صفات ذمیمه او چنانکه حسد
حقد و غیبت و بغض و کبر و بخل و مانند آن بصفات حمیده چنانکه علم و حیا

سخاوت و حیا و تواضع و مانند آن بدل شود آنگاه شایان قرب حق سبحانہ
تعالے گردد قَالَ اللهُ تَعَالَى وَمَنْ تَزَكَّى فَإِنَّمَا يَتَزَكَّى لِنَفْسِهِ
فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی پاک ہوا پس سوا اسکے نہیں کہ پاک ہوتا ہے واسطے اپنے
یعنی ہرکہ پاک کرد خود را از لوث شرک و گناہ پس بدرستیکہ پاک کرد برائے
ثواب یافتن نفس خود وَمَنْ تَزَكَّى أَيْ تَطَهَّرَ بِفِعْلِ الطَّاعَاتِ وَ
اور جو کوئی پاک ہوا یعنی پاکیزہ کیا ساتھ کرنے بندگیوں کے اور چھوڑنے گناہوں کے
تَرْكِ الْمَعَاصِي اما معاصی شریعت معلوم ست و معاصی طریقت باقی
ماندن اوصاف و اخلاق ذمیمہ ست چنانچہ حب و حرص دنیا وغیرہ کہ گفتہ اند
ہرکہ او تبدیل اخلاق امروز حاصل نکردہ فردا اگرچہ در بہشت درآید آن ہمہ
شتہا بروی مباح شود اما چون امروز در دنیا صفات مذمومات او بدل
نشد فردا ہم نشود در مشارق مسطور ہست
اِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ
یہ کہ ایک مرد بہشتیوں سے اذن چاہے رب اپنے سے بیچ کھیتی کرنیکے پس فرماوے
لَهُ أَوَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ
خدا تعالے اسکو کیا نہیں ہے تو بیچ اسکے جو چاہے تو کہے ہاں لیکن چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں
فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ
پس جلد دوڑا اور بیج ڈالے انہیں پس سبقت لیگیا پلک جھپکنے کو اگنا ہونا اور برابر ہونا اور کٹنا اسکا
وَتَكْوِيرُهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللهُ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ
اور ڈھیر ہونا اسکا مانند پہاڑ کے پس کہیگا اللہ لے تو اے بیٹے آدم کے پس تحقیق نہیں سیر کرتی تجھکو کوئی چیز
فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ حاصل معنی آنکہ شد کہ مرد را در بہشت

هوای زراعت در سر افتد از حق سبحانه وتعالی دستوری خواهد فرمان
شود که هرچه باید ترا نداده اند بنده گوید آری باید چند یا همه دارم اما آن آدم
ولیکه بزرع مائل شد واز آن بردارم چون دستوری یابد بشتابد وتخم بپاشد پس
پیشتر از پلک زدن بروید وکمال گیرد ودروئیده شود وجمع شوند خرمن ها
کوهها واینهمه پیش از آنکه پلک به پلک زدن رسد موجود شود یعنی میان تخم ریختن
وموجود شدن هیچ مدتی درمیان نبود پس فرمان رسد بگیر ای فرزند
آدم پس بدرستیکه سیر نکند ترا چیزی **فرد**

هرچه در دنیا خیالست آن بود		تا ابد در راه وصالست آن بود

پس دلالت میکند بر آنکه هرکه اینجا همت او بر دنیا مائل باشد فردا اگرچه در بهشتها
درآید اما از آن صفت بدر نیاید وهرکه محبت نعیم آخرت در دل دارد وچون بدان
رسد هم بدان نعیم بپردازد وآنکه مولی را جل جلاله عم نواله میخواهد اگرچه
نعمتهای بهشت بیند وی نثار کنند آزاد بماند پس مومن باید که هوس وارد واتش
حرص دنیا را که درجمله بدیها است درجوش نیارد وبحکم

ما قال علیه وآله السلام کونوا فی الدنیا اضیافا

یعنی کہ کہا حضرت نے اوپر اُن کے سلام ہو تم بیچ دنیا کے مہمان

تا باشد در دنیا همیشه مهماندار باشد فضولی بگذارد واین نکتۂ دقیق از خفتگان
گلی کور سکوت اند تحقیق کند در گوش آرد چنانکه گفت — ه

تناجیک الاجداث وهن سکوت	وسکانها تحت التراب خفوت
اسے کہتی ہیں تجکو قبریں اور وہ چپکے ہیں	اور رہنے والے اسکے نیچے مٹی کے خاموش ہیں
ایا جامع الدنیا لغیر بلاغة	لمن تجمع الدنیا وانت تموت

اے اکٹھا کرنے والے دنیا کے بغیر بھیجے کے | کس کے لیے اکٹھا کرتا ہے تو دنیا کو حالانکہ تو مرے گا

قال الله تعالى الذين ضل سعيهم في الحيوة الدنيا وهم

فرمایا اللہ تعالے نے جن لوگوں نے ضائع کی کوشش اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور وہ

يحسبون أنهم يحسنون صنعا

مثنوی

گمان کرتے ہیں یہ کہ اچھا کام کرتے ہیں۔

راہ تو دشمن دل عالم ترا | نیست پروائے خدا یکدم ترا
ای دریغا ترک دولت کردہ | خواریت را نام عزت کردہ

وكم من طالب يسعى لأمر | وفيه هلاكه لو كان يدري
اور بہت طالب ہیں کہ کوشش کرتا ہے واسطے کام کے | اور بیچ اسکے ہلاکت ہے اگر ہوتا جانتا

تحقیق ان طالب طالب دنیا ست کہ گفته اند طالب الدنیا هالك
کہ آن بیچارہ تمیز وقت فرصت عزیز در گرد آوردن مال گزرانده و موصوف بصفت
أيحسب أن ماله أخلده گردد و هیچ نداند و بیخبر و گمراه
آیا گمان کرتا ہے یہ کہ مال اسکا ہمیشہ رکھیگا اسکو۔
از حقیقت کار بے آگاه غریق در چاه حرص دنیا و حب جاه بیکدم نا داشته براه
دیگر دم نا زده بانتہا ضائع باشد ہمچو در آتش سوزانگاه ۵

إن الحريص لمشغول لشقوته | عن السرور بالحزن من المال
تحقیق حریص البتہ مشغول ہے بیچ بدبختی اپنی کے | خوشی سے ساتھ اسکے کہ گھیرتا ہے مال سے
قانع توانگر ست قناعت توانگری ست | دیگر توانگر نیست کہ بر وی توان گریست

و در مجالس العارفين آورده است۔

مكتوب في التوراة قنع ابن آدم فاستغنى اعتزل فسلم
لکھا ہوا ہے توراۃ میں قناعت کی آدم کے بیٹے نے پس غنیمت حاصل کی اور گوشہ گیر ہوا پس سلامت رہا

ونیز آوردہ ست کان علی بن ابی طالب یتمثل بھذہ الابیات

لوکان بالعقل یزداد اللبیب غنا ... لکان کل لبیب مثل قارون

اگر ہوتا ساتہ عقل کے زیادہ ہوتے عقلمند کو دولت ... البتہ ہوتا ہر عقلمند مانند قارون کے

لکنہ العدل بالقسطاس من حکم ... یعطی اللبیب ویعطی کل مجنون

لیکن یہ ہو کہ عدل ساتہ ترازو کے حکم سے ہے ... دیا جاتا ہے عقلمند اور دیا جاتا ہے ہر دیوانہ

واین بیت مشہور وموافق این مقام ست فرد

بنادان آن چنان روزی رساند ... کہ دانا اندران حیران بماند

پس از توجہ بر دل وجان سپردن میدان منش وکوشش از دانائی ولیاقت نیست بلکہ محض از عطیہ اوست ونادانش چنانکہ گفت

جنون منک ان تسعی الی الرزق ... ویرزق فی الغشاوة الجنین

دیوانگی تجہ سے ہے کہ کوشش کرے تو واسطے رزق کے ... اور رزق دیا جاتا ہے بیچ پردہ کے بچہ

ودر بعضے کتب آمدہ است ان اللہ تعالی اوحی الی موسی علیہ

تحقیق اللہ تعالی نے وحی بہیجی طرف موسی کے اوپر انکے سلام تحقیق میں نے

السلام انی رزقت الاحمق لیعلم العاقل ان الرزق

رزق دیا احمق کو تو جانے عقلمند یہ کہ رزق نہیں آتا ساتہ حیلہ کے۔

لا یاتی بالاحتیال قطعہ

کہ خود را نزد ہر یک خوار یابی ... دلا زین حرص مردم خوار بگریز

گزین دو نان دونان دشوار یابی ... بسنان صبر چشم طمع زن

اگر عزت حقیقی ست در قناعت ست

وقناعت مرغنا را نیکو لهضاعت ست کہ نفس خود را از طلب زیادتی مانع شدہ

وبر قسمت ازل قانع گشتہ ودر دو کون بلند قدر آمد فرد

عَزِيْزُ النَّفْسِ مَنْ مَلَكَ الْقَنَاعَةَ	وَلَمْ يَكْشِفْ لِمَخْلُوْقٍ قِنَاعَهْ
عزیز وہ ذات ہے کہ مالک ہوا قناعت کا	اور نہ ظاہر کیا واسطے بندہ کے پردہ کو

و قناعت بے یقین دست ندہد و یقین بے کثرت ذکر پیدا نیاید و کثرۂ ذکر نیز بے اخلاص حاصل نشود بزرگے گفت۔

اَلْاِخْلَاصُ يُوْرِثُ رِعَايَةَ الْخَلَوَاتِ بِالتَّذْكَارِ

اخلاص فائدہ دیتا ہے رعایت خلوتونکو ساتھ ذکر کرنیکے اور ذکر کرنا ساتھ خلوتونکے

وَالتَّذْكَارُ بِالْخَلَوَاتِ يُوْرِثُ الْيَقِيْنَ بِالْمَذْكُوْرِ وَالْيَقِيْنُ

فائدہ دیتا ہے یقین کا ساتھ مذکور کے یعنی حق تعالے کے اور یقین ساتھ مذکور کے

بِالْمَذْكُوْرِ يُوْرِثُ الْمُشَاهَدَاتِ وَمَرَاتِبُ الْمُشَاهَدَاتِ تَتَفَاوَتُ عَلٰى حَسَبِ الْيَقِيْنِ

فائدہ دیتا ہے مشاہدونکا اور مرتبے مشاہدونکے درجہ بدرجہ ہوتے ہین موافق رہتونکے یقین کے

پس چون مومن مجالس خلوت بذکر معمور دارد و بدا و مست نماید یقین بہ مذکور بسبب کثرت حسب ذکر حاصل آید و از یقین بمذکور باب مشاہدہ کشاید

پس اخلاص بندہ مرشدہ را بذکر آمرست و عصیان نامہے این صفت مخلص از کسب او بیرو لیست این کمال فضل ست و بخشش از حضرت الہی ست۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ

فرمایا اللہ تعالے نے لیکن اللہ نے پیارا رکھا طرف تمہاری ایمان اور زینت دی اسکو

وَزَيَّنَهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

بیچ دلون تمہارے کے اور ناخوش رکھا طرف تمہاری کفر اور بدکاری اور نافرمانی کو

وَالْعِصْيَانَ پس نشان اخلاص در طاعت باز ماندن ست از معصیت در شرح مشارق مسطور ست۔

قال المشائخ رحمهم الله ان لكم من الانقياد
فرمایا مشائخون نے رحم کرے انکو اللہ تحقیق واسطے تمہارے سے فرمانبرداری سے بیچ طاعتون کے
في الطاعات ما يمنعكم عن ارتكاب المخالفات قال الله
وہ چیز ہو کہ منع کرتی ہی تمکو دلیری کرنے مخالفتون سے فرمایا اللہ تعالی نے
تعالى ان الحسنات يذهبن السيئات۔
نے تحقیق نیکیان دور کرتے ہین برائیون کو۔

ایمان وتوبه ونماز پنج وقت ونماز جمعه وروزه وسائر عبادات سیئات را
برند وگناهان را محو میگردانند اما ذکر حق سبحانه وتعالی جمیع همه ثواب بیشمار
دارد نقلست ابوذر غفاری رضی الله عنه گفت که من گفتم یا رسول الله مرا کاری
بیاموز که بهشت نزدیک گرداند واز دوزخ بدور دارد رسول علیه وآله السلام
فرمود یا اباذر چون از تو بدی آید جهد کن از پس آن نیکی کنی تا دو چندان اجر تو بود
گفتم یا رسول الله لا اله الا الله گفتن از نیکی است گفت علیه السلام لا اله الا
الله گفتن نیکوترین نیکوهاست۔

قال الله تعالى اقم الصلوة ان الصلوة تنهى عن الفحشاء
فرمایا اللہ تعالی نے قائم رکھ نماز تحقیق نماز منع کرتی ہی بیحیائی سے اور بری بات
والمنكر ولذكر الله اكبر اقم الصلوة اي دم على
سے اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے قائم کر نماز کو اور ہمیشگی کر اوپر قائم
اقامة الصلوة ان الصلوة تنهى عن الفحشاء اي
کرنے نماز کے تحقیق نماز منع کرتی ہی بیحیائی سے اور ہمیشگی کرنے اسکی
مواظبتها يحمل على ذلك ودر خبرست من لم تنهه صلوته

اُٹھاتی ہے اوپر اس بات کے جو شخص کہ نماز اس کی نہ منع کرے

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا

بے حیائی اور بری بات سے نہ بڑھیگا اللہ سے مگر دوری کے تئین۔

یعنی ہر کہ باز ندارد او را نماز او از فحشا یعنی از کبیرہ و از منکر و ہُوَ مَا يُنْكِرُهُ الْعَقْلُ

پس نیفزاید آن نماز مر او را مگر بعدے از حق سبحانہ در مدارک مسطور است۔

عَنِ الْحَسَنِ مَنْ لَمْ تَنْهَهُ صَلٰوتُهٗ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

حضرت حسن سے جو شخص کہ نہ باز رکھے اُسے نماز اُسکی بےحیائی اور نامعقول سے

فَلَيْسَتْ بِصَلٰوةٍ وَهِيَ وَبَالٌ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَوَيْلٌ

پس نہین وہ نماز اور وہ وبال ہے اوپر اُسکے فرمایا اللہ تعالےٰ نے پس واے ہے

لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ۔

واسطے اُن نمازیون کے جو نماز اپنی سے غافل ہین۔

ہر آئینہ نمازی کہ در وے زاری نبود و اخلاص و نیاز ہمہ نباشد جز وبال و نکال نبود بعضے

در معنی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى وقت او را امر او سیدار ند یعنی تا آنکہ در نماز خواہد بود

نماز او را از فحشا و منکر باز خواہد داشت۔

كَمَا قَالَ ابْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ الصَّلٰوةَ

جیسے کہ کہا ابن عوف نے راضی ہوا اللہ تعالےٰ اُس سے تحقیق نماز

تَنْهٰى لَكَ اِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَاَنْتَ فِيْ مَعْرُوْفٍ وَطَاعَةٍ

منع کرتی ہے جب تو ہووے بیچ اُسکے پس تو بیچ چیز پسندیدہ کے اور بندگی

وَقَدْ حَجَزَتْكَ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ط

ہے اور تحقیق جب کیا ہے تجکو بے حیائی سے اور بری بات سے

ونیز گفته اند که مداومت صلوة رفتے باشد که مصلی را از سیئات باز دارد چنانچه
مرویست که رسول علیه وآله السلام را خبر کردند از حال یکے که فلان در روز نماز
گزارد و در شب دزدی میکند فرمود صلے الله علیه وآله اِنَّ الصَّلٰوةَ لَتَرْدَعُهٗ
یعنی نماز او مر او را باز خواهد داشت در مدارک مسطور است
وَمَا رُوِيَ اَنَّ فَتًى مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَهُ الصَّلَوَاتِ وَلَا يَدَعُ شَيْئًا
اور روایت کیا گیا یہ کہ جوان انصار سے تھا کہ نماز پڑھتا تھا ساتھ حضرت کے اور نہ چھوڑتا کوئی چیز
رَكِبَهُ فَوُصِفَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّلٰوةَ سَتَنْهَاهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ تَابَ
دلیری کرنا اسکے کرنے میں پس بیان کیا اسکا فرمایا تحقیق نماز منع کریگی اسکو پس دیر نہ کی یہ کہ توبہ کی
یعنی جوانے بود از انصار پنج وقت نماز گزارد اما بدکردار بود و نماز با رسول علیه وآله السلام
بر پا میداشت و ناکردنی هیچ ناکرده نگذاشتے رسول علیه وآله السلام را از حال او آگاه
دادند فرمودند نماز او را باز خواهد داشت پس در نزدیک مدت جوان تائب شده
یکے از صالحان گشت وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اَيْ اَفْضَلُ لِاَنَّ
اور البتہ یاد خدا کی بہت بڑی ہے یعنی بزرگ تر ہے
كُلَّ عِبَادَةٍ وَالصَّلٰوةُ كَمَا كَانَتْ مُشْتَمِلَةً بِذِكْرِهٖ
عبادت سے اور نماز جیسے شامل ساتھ ذکر خدا کے
يَكُوْنُ اَكْثَرَ مِنْ غَيْرِهَا مِنَ الطَّاعَاتِ بِفَضِيْلَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا
ہوگی بہت بزرگ سوا اپنے سے طاعتوں کی ساتھ فضیلت ذکر اللہ تعالیٰ کے بیچ اس کے
در تیسیر الواعظین آورده است که رسول الله علیه وآله السلام فرمود یکے از اهل صفه که نام او
ابی رزین بود فرمود یا اَبَا رَزِيْنٍ فَاِنَّكَ لَا تَزَالُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ
اے ابو رزین پس تحقیق تو ہمیشہ بیچ نماز کے ہے جب تک کہ یاد کرتا ہے اپنے رب کو

وثمانزدا بہ طاعات دیگر فضیل از سبب ذکرست کہ نماز بہ او ذکرست و عین ذکرست

قَالَ اللہُ تَعَالٰی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔

فرمایا اللہ تعالے نے قائم کر واسطے ذکر میری کے۔

وثمانزسبب فضلے کہ بر اعمال وارد ہم بجا ہو ایمان در حدیث ذکر شدہ ہست۔

قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ السَّلَامُ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَئِسَ مِنْ

فرمایا حضرت نے اوپر آنکے اور آل آنکی کے سلام تحقیق شیطان تحقیق ناامید ہوا اسبات سے

اَنْ یَّعْبُدَہُ الْمُصَلُّوْنَ فِیْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَلٰکِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَہُمْ

کہ بندگی کریں اسکو نماز پڑھنے والے بیچ ٹاپو عرب کے ولیکن بیچ چھیڑنے کے ہو درمیان انکے

و بشارق آور دوست عِبَادَۃُ الشَّیْطَانِ عِبَادَۃُ الصَّنَمِ بِقَوْلِہٖ

بندگی شیطانکی عبادت بت کی ہے ساتھ قول کے

تَعَالٰی کَمَا قَالَ اللہُ تَعَالٰی حَاکِیًا عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

اللہ تعالےکے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے حکایت حضرت ابراہیم سے اوپر انکے سلام

فَقَالَ لِاَبِیْہِ یٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطَانَ وَالْمُصَلُّوْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ

سو کہا واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے مت بندگی کر شیطان کی اور نمازی مراد مسلمان ہیں

کَمَا فِیْ قَوْلِہٖ نُہِیْتُکُمْ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ وَذٰلِکَ لِاَنَّ

جیسا کہ بیچ قول حضرت کے منع کیا میں نے تمکو مارڈالنے نمازیوں کی سے اور یہ واسطے

الصَّلٰوۃَ اَشْرَفُ الْاَعْمَالِ وَاَطْہَرُ الْاَفْعَالِ الدَّالُّ عَلَی الْاِیْمَانِ

اسکے کہ نماز بزرگترین عملونکی ہے اور پاکترین افعالون کی ہے دلالت کرنیوالی اوپر ایمان سے

وجزیرہ عرب مخصوص کرد و شد بر آنکہ اسلام آنوقت ہم در جزیرہ عرب بود و در

شہرہا دیگر نرسیدہ بود۔ اَلتَّحْرِیْشُ الْاِغْرَاءُ بَعْضُہُمْ مِنَ الْخِدَاعِ

ایک قسم فریب ہے

تحریش فریب دینا ہے

پس چون نماز که به فضیلت ذکر افضل است باز دارنده گناہ است چین ذکر اگر
را از معصیت باز ندارد ہر آئینه ذاکر درین خطر افتد۔

قَالَ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَیْلٌ لِمَنْ ذَکَرَ اللّٰهَ بِلِسَانِهِ ثُمَّ یَعْصِیْهِ

فرمایا حضرت نبی نے اوپر انکے سلام اور آل انکی کے وای ہو اسکو یاد کیا اللہ کو اپنی زبان سے پھر نافرمانی کی اسکی

یعنی چون ذکر حق سبحانه وتعالے را شرفی عظیم ہر آئینه شرط تعظیم او آن است که از
خلاف باز ایستد تا ذکر با خلاص حرمت و حضور بود و ہر چند که اندک باشد عند الله
تعالے مصاب و ماجور بود و در روضة زندوسیه مسطور است۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ

عبد اللہ بیٹے ابو بکر سے وہ روایت کرتا ہے انس سے راضی ہوا اللہ اس سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

پیغمبر خدا سے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام فرمایا فرماوے گا اللہ تعالے قیامت کے دن

اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْ خَافَنِیْ عِنْدَ

نکالو آگ سے اسکو کہ یاد کیا مجھکو ایک دن اور ڈرا مجھ سے نزدیک

الْمَعْصِیَةِ وَتَرَکَهَا خَوْفًا مِنِّیْ۔

گناہ کے اور چھوڑا اس کو ڈر کر مجھ سے۔

و در شرح سیریانی آورده است که بزرگے را بعد وفات او در خواب دیدند و از حسب
پرسیدند گفت شب اول در گور پیش کرسی قضا حاضر کردند فرمان شد چه آوردی
بعد ازان ہر طاعت که عرض کردم ہیچ قبول نیفتاده بود و دل بد وزخ نهاده بودیا
شد که غم مخور که آمرزیده شده گفتم ای مسبب الاسباب سبب آمرزش چیست

مرسا

شد و نیم شبے از پہلو بپہلو میگرفتی گفتی یا اللہ بمیدران شب ترا امرزیدیم
و در روضۃ زندوسیہ مسطور ہست کہ در زمان خلافت حضرت امیر المومنین
عمر رضی اللہ عنہ جوانے بود صالح شبے از مسجد باز گشتہ بود زنے صاحب جمال
در راہ ملاقی شد و خود را برین جوان عرض کرد جوان نیز ازوے بپذیرفت و در عقب
آن زن روان شد چون بدر او رسید ترسید و این آیت با دلش آمد۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ

تحقیق وہ لوگ کہ متقی ہین جب چھیڑتا ہے انکو ایک گروہ شیطان سے

تَذَكَّرُوا الآیۃ یعنی برسد شما را وسوسہ از شیطان تَذَكَّرُوا

یاد کر لیتے ہین خدا کو — یاد کرتے ہین

اَمْرَہٗ وَنَهْيَهٗ وَوَعْدَهٗ وَوَعِيْدَهٗ وَقِيْلَ۔

حکم اسکا اور منع اسکا اور وعدہ اسکا اور وعید اسکا اور بعضون نے کہا۔

یاد کنند ذکر او را و کلام او را تا بدان قوت یابند و شیطان را بر ایشان دست
رس نبود و پس آنجوان ازین آیت کہ از راہ ہوش در گوش آمد بیہوش شد و
جان پاک او از کالبد بیرون رفت امیر المومنین عمر را رضی اللہ عنہ بعد از دفن خبر
شد بر سر گور او رسید آواز داد یا فلان وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ

اے فلانے اور واسطے اسکے کہ ڈرا کھڑے ہونیسے آگے رب اپنے کے

جوان از درون گور جواب گفت قَدْ اَعْطَانِيْهِمَا اللّٰهُ يَا عُمَرُ

تحقیق بخشش کیا ہمکو دونو باغ کو اللہ نے اے عمر
دو باغ ہین۔

و در شرح مشارق مسطور ہست۔ وَكَانَ النَّاسُ يَظُنُّوْنَ

اور تھے لوگ کہ قیاس کرتے ہین

قوله عليه وآله السلام من قال لا اله الا الله مخلصا

فرمایا حضرت کا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام جسنے کہا لا اله الا الله خلوص سے

دخل الجنة على انه اراد اذا مات على الاخلاص

داخل ہوا بہشت میں اوپر اسکے کہ ارادہ کیا جب مرگیا اوپر اخلاص کے اور

اهل الاشارة قال اذا كان مخلصا في قاله كان

لوگ اشارت کے یعنی صوفیہ نے کہا جب ہوا خالص کہنیوالا بیچ کہنے اپنے کے ہوا

داخلا في الجنة في حاله وقال الله تعالى ولمن خاف

داخل بہشت بیچ اسی وقت اور کہا اللہ تعالی نے اور واسطے اسکے کہ ڈرا

مقام ربه جنتان قيل جنة معجلة وهي حلاوة الطاعات

کھڑا ہونیسے آگے رب اپنے کے دو باغ ہیں کہا گیا کہ ایک باغ بہشت شتابی اور وہ مزا بندگیوں کا

وارادة المناجات والاستيناس بفنون المكاشفات

اور خواہش دعا وزاری کا اور محبت کرنا ساتھ اقسام مکاشفوں کے ہے

وجنة مؤجلة وهي فنون المثوبات وعلو درجات

ایک بہشت آئندہ اور وہ اقسام ثوابوں کے اور بلندی درجوں کے ہے

در روضۂ زندوسیه مسطور است عن النبي عليه وآله السلام اعلموا

پیغمبر خدا سے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام جانو

انه ليس من عبد مومن يذكر الله والمقام بين يديه

یہ کہ نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ یاد کرتا ہے اللہ کو اور کھڑا رہنے کو آگے اسکے

فقد دمع عيناه لو كان مثل راس الذباب من خشية

پس ٹپکتی ہیں دونوں آنکھیں اسکی آنسو سے اگرچہ ہو مانند سر مکھی کے ڈر اللہ

اللّٰہ اِلّا حَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ عَلَی النَّارِ۔
کہے مگر حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ منہ اسکے کو اوپر آگ کے۔
در انیس الواعظین آوردہ است کہ گریستن در حالت ذکر سعادت ست بزرگ
بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آوردہ است کہ روزی پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سحرگاہ و بر فرات برآمد و من عقب است او حاضر بودم دوگانہ نماز گزارد
و مستقبل قبلہ بود و کلمہ لا الہ الا اللہ بر زبان میراند و آب از چشم مبارک
او میرود آن بوجہی کہ از ریش مبارک او گذشتہ بسینہ و زانو و بر زمین رسیدہ بود
از دیدن گریہ او مرا نیز گریہ شد و تبسم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش
شد و سوی من دید و پرسید چشم تو تر شدہ گفتم آری یا رسول اللہ از دیدن
گریہ شما مرا نیز گریہ شد فرمود علیہ السلام
طُوبیٰ لِمَنْ تَحَرَّکَ لِسَانُہُ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَفَاضَتْ عَیْنَاہُ
خوشحالی ہو اسکو کہ ملے زبان اسکی ساتھ یاد اللہ کے اور بہیں آنکہیں اسکی
بِشَوْقِ اللّٰہِ و شرح اورا آوردہ است فی عُدَّۃِ الْاَبْرَارِ بِذِکْرِ
ساتھ شوق اللہ کے بیچ عدۃ الابرار ہے بیچ بیان ذکر
اللّٰہِ الْفَقِیْہُ الزَّاہِدُ اَبُو اللَّیْثِ فِیْ کِتَابِ التَّنْبِیْہِ
خدا کے عالم زاہد ابو اللیث نے بیچ کتاب اپنی تنبیہ کے
اَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یُّکْثِرَ قَوْلَ لَا اِلٰہَ
یہ کہ واجب اوپر ہر ایک مسلمان کے ہے کہ زیادہ کہے قول لا الہ
اِلَّا اللّٰہُ وَیَسْئَلَ اللّٰہَ آنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ اَنْ لَا یَنْزِعَ
الا اللہ اور مانگے اللہ سے وقتوں رات اور دن کے بیچ یہ کہ نہ کھینچے

هٰذَا الْقَوْلُ مِنْهُ وَ يَحْفَظُ نَفْسَهٗ عَنِ الْمَعَاصِيْ۔

یہ بات اُس سے اور نگاہ رکھے اپنی ذات کو گناہوں سے

و این حفظ تا غالب مدن ذکر ست چون ذکر غلبہ کند احتراز پدید آید و از ذکر هستی او بپاید و احتراز آنیا شد کہ بغلبات ذکر هستی در نور ذکر مضمحل گردد و ذاکر از بار علائق و عوائق وجود مفرد شود و سابق السیر گردد

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِيْرُوْا سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا

فرمایا علیہ السلام نے سیر کرو بڑھ گئے یکّے چلنے والے عرض کیا گیا کون

رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ اهْتَزُّوْا بِذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى وَضَعَ

ہیں وہ اے رسول اللہ کو فرمایا وہ ہیں جو طرلے ساتھ یاد اللہ کے یہانتک کہ رکھا

الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَوْزَارَهُمْ فَوَرَدُوْا فِي الْقِيٰمَةِ خِفَافًا۔

ذکر نے اُن سے بوجھ اُنکے پس اُترے بیچ قیامت کے ہلکے

پس حقیقت توبہ و طہارت اینجا دست دہد گفتہ اند۔

وُجُوْدُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهَا ذَنْبٌ۔

وجود تیرا گناہ ہی نہیں قیاس کیا جاتا ساتھ اُس کے گناہ۔

جمال توحید اینجا روے نماید کہ مومن از جہل و پندار برہد و نور عرفان برسد و در مقعد صدق بنشیند و بدات نور ایمان و روشنی توحید و عرفان نور پاک حضرت بے ہد بیند وَمِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ

اور پانی سے ہر چیز زندہ

وچشم حقیقت بین او آب سراب فرق کند۔

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

فرمایا علیہ السلام نے جسنے پہچانا اپنے تئین پس تحقیق پہچانا اپنے ربکو

بزرگے گفتہ است رسول علیہ السلام نفرمودست فَنَا نَفْسَهٗ ہرکہ فانی گشت خودرا او خودرا شناسد چراکہ چیزے نیست کہ فانی شود پس فرمود مَنْ عَرَفَ یعنی ہرکہ خودرا شناسد پس چون ثبات ہیچ موجودے بوجود خویش نیست والّا کہ وجود مخلوقات پنداری بیش نیست وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ

اور اللہ اوپر ہر چیز کے گھیرنیوالا ہے

ہرکہ او اطلاع برین شان یافتہ از خود نشان نیافتہ بزرگے گفتہ است وقتے بود اورا مے جستم خودرا مے یافتم اکنون خودرا مے جویم اورا مے یابم

معشوق عیان بود نمی دانستم
با من بہ میان بود نمی دانستم
گفتم بطلب مگر بجائے برسم
خود تفرقہ آن بود نمی دانستم

واین معنی نہایت وکمالِ ذکرست واین را ذکر روح گویند در شمائل اتقیا آمدہ است چون دل از ذکر اللہ کہ خاصہ دل است بذکر روح رسد کہ کلمہ ہست ہستی از دل افتد و از ہستی خود نیست شود واین را عالم فنا گویند کہ بندہ را ہیچ حرکت وسکون انسانی وجسمانی نماند ہمہ ربانی شود۔

کُوْنُوْا رَبَّانِیِّیْنَ سِرّ این معنی وارد مطلق ہستی ذاکر اینجا محو میشود و ذکر مبتدی کہ ذکر زبان ست درین مقام قدر وقیمت او نیست کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ السلام فرمود۔

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ

واین بیان اقرار مجرد اشارت است اما چون ذکر زبان بموافقت دل بود فضلے دیگر دارد

كَمَا قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى

جیسے کہ فرمایا اوپر انکے اور آل انکی پر سلام ذکر اللہ تعالے کا

عَلَمُ الْاِیْمَانِ وَبَرَاۤءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَحِصْنٌ مِّنَ

نشانی ایمان کے ہو اور پاک ہونا نفاق سے ہے اور قلعہ ہے

الشَّیْطَانِ وَحِرْزٌ مِّنَ النِّیْرَانِ۔

شیطان سے اور محافظت ہے دوزخ سے

یعنی ذکر کہ جمیع دل وزبان بازوارنده است مرمومن را از شرک ونفاق وپاک کنندهٔ اندرون وبیرون است بدان ذکر ہمیشه درمعاینت وحفظ حق سبحانهٔ تعالے بحسن حیا وتواضع آراسته بود وبنظارهٔ عظمت وہیبت حق سبحانهٔ نفس خود را درمطاوی عجز وانکسار وفتقار پیچیده دارد وازبہلو صفات وحیا ہو ایمانی خمیده باشد اسرار وانوار ایمان برقلب وقالب او تافتن وموج زدن گیرد واثر خشوع وخشیت در اعمال واقوال ظاہر گردد وانوار صفا وصحبت در ظاہر وباطن طالع ولائح گردد در شرح مشارق مسطور ست۔

فی الْمَصَابِیْحِ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا

بیچ کتاب مصابیح کے ایمان کئی اور ستر شاخیں ہیں پس بزرگ تر

قَوْلُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِیْقِ

انکا کہنا کلمہ لا الہ الا اللہ کا ہے اور کمتر انکا دور کرنا تکلیف کا راہ سے

وَالْحَیَاۤءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِمَاطَةُ الْاِبْعَادُ وَالرَّفْعُ

حیا ایک شاخ بزرگ ہے ایمان سے اور دور کرنا کیا ہے یعنی راہ سے الگ کردینا اور اٹھا

وَجُعِلَ الْحَیَاۤءُ شُعْبَةً مِّنَ الْاِیْمَانِ لِاَنَّهٗ یَمْنَعُ مِنَ الْقَبَائِحِ

دینا اور کیا گیا حیا کو ایک شاخ ایمان سے واسطے اسکے کہ وہ منع کرنے سے برائیوں سے

كما يمنع الايمان وبالحقيقة الايمان سبب لمنع

جیسا منع کرتا ہے ایمان اور در اصل ایمان سبب ہے واسطے اٹھا

البغاء والحياء سبب لترك القبائح قال صاحب الحل

بغا کے اور حیا سبب ہے واسطے چھوڑنے برائیوں کے کہا صاحب حل نے

ان لم تستحي فاصنع ما شئت۔

اگر حیا نہیں کرتا ہے پس کر جو چاہے تو

اما اینجا باید دانست ہرچند کہ عصمت در حق انبیاء علیہم السلام وحفظ در حق اولیا
رضی اللہ تعالی عنہم درکار است معہذا انبیا از زلت واولیا از کبیرہ خالی نباشند
کہ اصل خلقت آدمی برای مغفرت ہست ومغفرت زلت خواہد باشد تا صاحب زلت
بسایہ مغفرت پناہد چنانکہ در خبر است لو انكم لم تكن لكم ذنوب يغفرها

اگر نہ ہوتے تم خبر واسطے تمہارے گناہ بخشے

ها الله لكم لجاء الله بقوم لهم ذنوب يغفرها لهم

اگر نہ ہو واسطے تمہارے البتہ لے آوے اللہ ایک قوم کو واسطے انکے گناہ ہیں بخشے اللہ واسطے انکے

گناہ من ار نامدی در شمار		ترا نام کی بودی آمرزگار

در شرح مشارق آوردہ است نقل است از ابی منکدر او گفت کہ شبے ایشان
در طواف بودم گفتم اللهم اعصمني پس دیدم در خواب کسی گفتم
قلت عصمني گفتم آنے گفت او این نوع سخن گفتم حکم گفت۔

لانه يريد ان تعصي حتى يغفر۔

واسطے اسکے کہ وہ ارادہ کرتا ہے کہ نافرمانی کرے تو یہاں تک کہ بخشے

و این لغزش چیزے ہست کہ لازم خلقت انسانی ہست چنانکہ گفت ہے

گر بغزم چہ عجب زانکہ در لغزیدست | | ربنا ظلمنا بزبان میسرایم

نعم المذنبون المستغفرون گفتہ اند کہ افتادن وگناہ کن
اچھے ہین گنہگار بخشش چاہنے والے۔
کار آدم و آدمی زاد ہست وافتادن وافتادہ ماندن کار ابلیس ہست۔

فصل ہشتم در بیان جواز و فضیلت ذکر جہر و دوام کردن نفس و مداومت آن بجہر و قہر و فضل ذکر اسم ذات بر ذکر نفی و اثبات و ملائم آن۔

مرید را باید کہ در ملازمت ذکر و مواظبت یاد حق سبحانہ مبالغت نماید و گاہ بجہر و گاہ بخفی مشغول باشد تا ملال نگیرد و ذکر جہر گفتن مبتدی را بہتر باشد از خفی در شرح مشارق آوردہ ہست النفس یستیقظ بذکر الجہر لنزول الرحمۃ
نفس جاگتا ہے ساتھ ذکر کے جہر کے واسطے اترنے رحمت کے
و در مداومت عبادت نیز فائدہ ایقاظ نفس ہست در شرح مشارق در بیان این حدیث آوردہ ہست قال علیہ وآلہ السلام احب الاعمال
فرمایا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام پیارا زیادہ عملون کا
الی اللہ ادومہا وان قل گفتہ ہست لان العبادۃ التی ہی دائمۃ
طرف اللہ کے ہمیشگی کرنا اسکا ہو اور اگرچہ تھوڑا ہو اس واسطے کہ عبادت ایسی عبادت کہ ہمیشہ
صاحبہا یقظان النفس یعنی بطاعۃ ربہ بخلاف ما لا
[illegible] یعنی ساتھ بندگی رب اپنے کے برعکس اسکے کہ نہ ہو ہمیشہ۔
[illegible] پس در مداومت بجہر این فائدہ تمام و کمال ہست و ہم
[illegible] ملازمت آن تا قلیل مدت غفلت و فراموشی در شود
[illegible] بکلی مرتفع گردد ہر موی بتن بذکر حق سبحانہ بدل رسد و

اندرون دل جاری کند ورحرارۂ جلالی مستولی ہوتا

إِنَّ ذِكْرَ الْجَهْرِ فِيهِ إِزَالَةُ الْغَفْلَةِ عَنْ نَفْسِهِ وَ

تحقیق ذکر جہر تسبیح اسکے دور کرنا غفلت کا ہو ذات اپنے سے اور

تَحْرِيضُ النَّاسِ عَلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِعَانَةً عَلَى إِقَامَةِ

رغبت دلانا لوگون کا اوپر یاد اللہ کے اور سب ذکر کرنا اوپر بندگی کے

اللّٰهِ وَيَتَوَذَّكُرُ اللّٰهِ قَلْبًا وَلِسَانًا وَكَانَ أَوْلَى مِنَ الْخَفِيِّ

اور وہ یاد اللہ کی ہے دلیں اندر باتین اور ہے بہتر خفی سے۔

وذکر جہر بتقریر بالا ازالۂ غفلت مفید تام ہست واز مقتضی ذکر جہر تعاون است

تا ہر کہ از مومنان بشنود او نیز ساکن گردد واین عبادت ست۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے سوائے اسکے نہیں کہ مسلمان وہ لوگ ہیں جب یاد کیا جاتا اللہ ڈر جاتے ہیں دل انکے

وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ ورئیس الواعظین آوردہ است کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بر

رسول علیہ والہ السلام آمد وگفت یا رسول اللہ در ذکر آہستہ جمعیت خاطر نمے

شود وبسوی کلام ہر کسے دل ملتفت میگردد رسول علیہ والہ السلام فرمود۔

ارفع صوتك بذكر مولاك کہ مرا فرمان شدہ است

بلند کر آواز اپنی ساتھ یاد صاحب اپنے کے

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَالتَّسْبِيحُ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ

پس تسبیح کر ساتھ تعریف رب اپنے کے اور تسبیح وہ بلند کرنا آواز کا ہو ساتھ ذکر کے

ونیز آوردہ است کہ در آغاز اسلام چون کفار غالب بودند بانگ نماز وقرائت در

نماز خواندن قرآن وذکر تسبیح را فرمان بہ آہستہ بود چنانکہ۔

وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ الآیة

اور یاد کر رب اپنے کو بیچ جی اپنے کے عاجزی سے اور ڈر سے اور کم آواز کی بات سے اغلب

واین حکم وقتے بود کہ اسلام غریب بود در آغاز اسلام غریب و در انجام نیز

سببے آغاز گردد اسلام غریب باشد کما

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ

فرمایا حضرت نے اوپر آنکے اور آل انکی کے سلام تحقیق دین شروع ہوا غریب اور قریب ہے

الدِّينُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ در شرح مشارق مسطور ست

کہ رجوع کریگا دین جیسا کہ شروع ہوا پس خوشخبری ہو واسطے غریبوں کے

وَالْمَعْنَى أَنَّ الدِّينَ فِي بَدْءِ أَمْرِهِ كَانَ غَرِيبًا لِأَنَّ الْكُفْرَ

اور معنی یہ کہ دین بیچ شروع کام اپنے کی تنہا غریب واسطے اسکے کہ کفر تہا

كَانَ قَدْ عَمَّ الْبِلَادَ وَلَمْ يُؤْمِنْ إِلَّا أُنَاسٌ قَلِيلُونَ

تحقیق عام ہوا شہروں میں اور نہ ایمان لائے مگر لوگ تھوڑے ناتوان

مُسْتَضْعَفُونَ وَقَوْلُهُ سَيَعُودُ إِنْ كَانَ الْمُرَادُ بِهِ الرُّجُوعَ

گنے جاتے تھے اور فرمانا آپ کا قریب ہے کہ معاودت کریگا دین اگر ہے مراد ساتھ اسکے رجوع

عَنْ أَصْلِ الدِّينِ فَمَعْنَاهُ أَنَّ الْكُفْرَ يَغْلِبُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

اصل دین سے پس تحقیق آیا ہے یہ کہ کفر غالب ہوگا بیچ آخر زمانہ کے یہانتک

حَتَّى يَكُونَ الْمُسْلِمُ غَرِيبًا وَإِنْ كَانَ الْمُرَادُ تَبْدِيلَ السُّنَنِ

کہ ہوگا مسلمان غریب اور اگر ہے مراد بدلنا سنتوں کا اور گھٹنے

وَنَقْصَ الْفَرَائِضِ كَمَا نُشَاهِدُ فَقَدْ جَاءَ أَوَانُهُ۔

فرضوں کے جیسا مشاہدہ کیا جاتا ہے پس تحقیق آیا ہے وقت اسکا۔

پس ازینجا معلوم میشود که امر به اخفاء ذکر در بدایت اسلام بود اما چون اسلام
قوی شد فرمان شد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ای ارفع صوتك بذكر ربك
تسبیح کر نام رب اپنے کی جو بلند ہے اور بلند کر آواز اپنی ساتھ ذکر رب اپنے کے
و نیز در شرح مشارق مسطور است که در قرائت قرآن جهر افضلست مر کسی را
که از ریا ایمن باشد قِيلَ إِنَّ الْإِسْرَارَ أَبْعَدُ عَنِ الرِّيَاءِ وَالتَّصَنُّعِ
کہا گیا ہے تحقیق چھپانا دور زیادہ ہے مکر سے اور بناوٹ سے
وَأَنَّهُ أَفْضَلُ فِي حَقِّ مَنْ يَخَافُ ذَلِكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ لَمْ
اور یہ کہ وہ بزرگ تر ہے بیچ حق اسکے کہ ڈرتا ہو اس یعنی ریا سے اوپر ذات اپنے کی اور اگر نہ
يَخَفْ وَلَكِنْ فِي الْجَهْرِ مَا يُشَوِّشُ الْوَقْتَ عَلَى غَيْرِهِ فَالْجَهْرُ أَفْضَلُ
ڈرتا لیکن بیچ پکار کر ذکر کرنے کے نہیں پریشان ہوتا ہے وقت اوپر غیر اسکے کی پس جہر بہتر ہو
و در تفسیر جلالی آورده است که قرآن خواندن به آواز بلند افضل است و معنی
بقرآن اولتر است که رسول علیه السلام فرمود۔
لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ تا تسبیح و تهلیل بلند گفتن
نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ نہ تغنی کرے ساتھ قرآن کے [illegible]
در هر موضعی که باشد جائز است و قرآن بلند خواندن در مشی اقدام و در حمام مکروه
است در شرح اوراد آورده است۔
فِي سَمَّةِ الْأَبْرَارِ ذَكَرَ فِي مَجْمُوعِ النَّوَازِلِ وَالْفَتَاوَى
بیچ سمۃ الابرار کے ذکر کیا گیا بیچ مجموع نوازل کے اور فتاوے خانیہ
الْخَانِيَةِ وَالْقَاضِيَةِ وَالسِّرَاجِيَةِ وَالصَّغِيرِ وَالْمُلْتَقَطِ
کے اور قاضیہ کے اور سراجیہ کے اور صغیر کے اور ملتقط

والتجنيس ان قراءة القرآن بصوت رفيع في الحمام
اور تجنیس میں ہے کہ تحقیق پڑھنا قرآن کا ساتھ آواز بلند کی بیچ حمام کے
يكره وبصوت خفي لا يكره ولا يكره التسبيح
مکروہ ہے اور ساتھ آواز خفی کے نہیں مکروہ ہے اور نہیں مکروہ ہے تسبیح
والتهليل وان رفع صوته كذا في الكاشف يعني شرح اوراد
اور تہلیل اور اگرچہ بلند کرے آواز اپنی ایسا ہی ہے جامع کے
ان الحمام لا يخلو من القاذورات وما شاكلها
تحقیق حمام نہیں خالی ہوتا ناپاکیوں سے اور جو مانند اسکی ہے اکثر اور
وقد كان بعض الناس مكشوف العورة فاذا كان
تحقیق بعضے لوگ کھلی ہو ستر کھلا ہوگا پس جب ہوا جائز
جواز التسبيح والتهليل في الحمام بصوت رفيع مع
ہونا تسبیح اور تہلیل کا بیچ حمام کے ساتھ آواز بلند کے ساتھ
هذه الاشياء يجوز في المسجد والبيوت والزوايا في
ان چیزوں کے جائز ہے بیچ مسجد اور گھروں اور گوشہ کی جگہوں
البتة في مكان طاهر كان اولى ايده ما ذكره
اور بیچ مکان پاک کے ہو بہتر تائید کرے اسکے جو ذکر کیا اسکو
الفقيه الزاهد ابو الليث رحمه الله تعالى في كتابه
عالم زاہد ابو اللیث نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی بیچ کتاب
التنبيه ان حرمة المسجد خمسة عشر وذكر من
اپنی تنبیہ کے یہ کہ حرمت مسجد کی پندرہ ہیں ذکر کیا -

جملتہا ان لا یرفع فیہ الصوت فی غیر ذکر اللہ
منجملہ انکے یہ کہ نہ بلند کریں بیچ اسکے آواز بیچ سواے ذکر اللہ کے
و در انیس الواعظین آوردہ است کہ امام ابراہیم بن یوسف در روزہا عشرۂ ذی الحجہ
در بازارہا بغیر حاجت گشتی و تکبیر باواز بلند میگفتی و نیز آوردہ است فی لطف الدرر
قولہ تعالی نسبح بحمدک ای نرفع الصوت بذکرک
تسبیح کرتے ہیں ساتھ حمد تیرے کے ای بلند کرتے ہیں آواز کو ساتھ ذکر تیرے کے
نیز آوردہ است ان اللہ تعالی مدح نبیہ ابراہیم علیہ السلام
تحقیق اللہ تعالی نے مدح کی نبی اپنے ابراہیم کو اوپر انکے سلام
فی سورۃ التوبۃ ان ابراہیم لاواہ ہو الذی یرفع صوتہ
بیچ سورۃ توبہ کے تحقیق ابراہیم البتہ آہ کرنیوالا تھا وہ جو بلند کرتا تھا آواز
بالذکر والدعاء والتسبیح ور در منہ زند وسینہ مسطور است
اپنی ساتھ ذکر اور دعا اور تسبیح کے
قال رحمہ اللہ تعالی وحکی وحدثنا ابو عبد اللہ عن
کہا رحم کرے اسکو اللہ تعالی اور حکایت اور حدیث کیا ہمکو ابو عبد اللہ نے نافع
نافع عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ قال قال
سے امیر المؤمنین عمر سے راضی ہوا اللہ اس سے کہ فرمایا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ السلام من کبر
پیغمبر خدا نے درود ہو بیچ اللہ کا اوپر انکے اور آل انکی کے سلام جسنے تکبیر
تکبیرۃ فی سبیل اللہ کانت صخرۃ فی میزانہ یوم القیامۃ
کہی ایک تکبیر بیچ راہ اللہ کے ہو گئی وہ تکبیر ایک پتھر وزن کا بیچ ترازو انکے

أثقل من السموات كالأرضين السبع وما بينهن و

دن قیامت کے بھاری زیادہ آسمانوں اور زمینوں سات سے اور جو درمیان انکے ہے

تحتهن ومن قال في سبيل الله لا إله إلا الله والله

نیچے انکے ہے اور جسنے کہا بیچ راہ اللہ کے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ اور اللہ

أكبر رافعا صوته بها كتب الله تعالى له رضوانه الأ

بڑا بیچ بلند کرنیکے آواز اپنی ساتھ اسکے لکھیگا اللہ تعالی واسطے اسکے ساتھ اسکے رضامندی

ومن يكتب الله تعالى رضوانه الأكبر جمع الله

بڑی اور جس شخص کو لکھے اللہ تعالی رضامندی اپنی بڑی اکٹھا کرے اللہ

تعالى بينه وبين محمد وبين ابراهيم وبين سائر

تعالی درمیان اسکے اور درمیان حضرت محمد اور درمیان ابراہیم اور درمیان تمام

الأنبياء عليهم السلام في دار الجلال وكان

پیغمبروں کے انکے سلام بیچ گھر بزرگی اور ہوئے

ممن ينظر إلى ربه بكرة وعشيا۔

ان بندوں سے کہ دیکھیں طرف رب اپنے کے صبح اور شام۔

در معدن المعانی آوردہ است مخدوم زادہ سراج العارفین میگذشت تا با سید کہ برای برآمد حاجات تکبیر میگویند تا حاجت برآید بندگی مخدوم عظم اللہ تعالی فرمود اینجا است کہ درویشان تکبیر میگویند تا اینجا رسید کہ ذکر بہ گفتن بجهر آمدہ است در تلاوت اخفا کنند و در تبیین الواعظین از ابو دردا روایت است از ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما از رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ گفت آہستہ گفتن فضیلت است از بلند تا گفتن بلند فضل است مر کسی را کہ اقتدا خواہد کرد

را بر ذکر جہر فضل ست کما قال علیہ والہ السلام

یَفْضُلُ الذِّکْرُ الْخَفِیُّ عَلَی الذِّکْرِ الَّذِی یَسْمَعُہُ الْحَفَظَۃُ

فضیلت رکھتا ذکر آہستگی کا اوپر اس ذکر کے کہ سنتے ہیں فرشتے نگاہبان شتر درجہ

سَبْعِیْنَ دَرَجَۃً این حدیث در خزانہ جلالی مسطور ست و نیز مسطور ست

اِنَّ الذِّکْرَ الْخَفِیَّ لَا تَرْفَعُہُ الْمَلَکُ لِاَنَّہٗ لَا اِطِّلَاعَ

تحقیق ذکر خفی نہیں اٹھاتا ہے اسکو فرشتہ واسطے اسکے کہ نہیں خبر

لَہٗ عَلَیْہِ فَھُوَ سِرٌّ بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

واسطے اسکو اوپر اسکے پس وہ بھید ہے درمیان بندے کے اور درمیان اللہ تعالی کے

و نیز از رسالہ شیخ امین الدین کا زرونی آوردہ ہست اگر کسی خیال کند و بگوید

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ خَیْرُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ

فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کے سلام بہتر ذکر خفی ہے

و معنی این حدیث آن ست کہ ذکر گفتن از آشکارا گفتن فاضلتر ست جواب او

آن ہست کہ ذکر خفی نہ آن ست کہ بزبان ہست کہ بہ آہستہ و پنہان میگوید بلکہ خفی ورا

ذکر زبان ہست بلکہ ورا ذکر دل و ورا ذکر سر و ورا جان ست و بیضاعت عقل و علم

مجازی معرفت ذکر خفی حاصل نشود پس ذکر زبان کہ از ذاکر محب حق باشد از دل و

جان باشد نہ از سر زبان و بحکم مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ

جو کوئی چاہتا ہے ایک چیز کو زیادہ کرتا ہے یاد اسکی

ذکر محبت جانی و جلانی بود نہ مجرد ذکر زبانی و نفسانی باشد از رسالہ شیخ

امین الدین در خزانہ جلالی آوردہ ست کہ ذکر لا الہ الا اللہ بلند بگوید و آواز دراز

وارد و سہ جا بلند بگوید چنانچہ آواز کلا و دیگران بشنوند سبب گفتن او ذکر لا الہ الا اللہ

پیغمبر یا بندہ یا خدا کنید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ السلام

فرمایا پیغمبر نے خدا کے درود ہوجیو اللہ کا اوپر آنکے

قال اللہ لموسیٰ بن عمران ان فی امۃ محمد رجالاً یقومون

اور آل انکے سلام فرمایا اللہ نے واسطے موسیٰ بیٹے عمران کے تحقیق بیچ امت حضرت محمد کے قائم

علی الاشراف ینادون بقول لا الٰہ الا اللہ اولٰئک

رہتے ہیں اوپر بلندیکے پکارتے ہیں ساتھ قول کلمہ لا الہ الا اللہ کے یہ لوگ

جزاءھم جزاء الانبیاء۔

جزا انکی جزا پیغمبروں کے۔

ذکر بلند دو نوعست یکی آنکہ دریاے محبت حق از دل جوش زند و ذکر غیر بر زبان

نگذارد واین ذکر کاملان ہست کہ از دل بر زبان آید و آرند کہ درویشے

را پرسیدند کہ از کجا می آئی گفت اللہ وگفتند کجا خواہی رفت گفت اللہ وہرچہ

ہرچہ پرسیدند جواب ہمی یافتند اللہ	بیزار از نام تو نامے نہ برآید بزبانم
من نام ترا بر کشیدہ خود و سنگارم	پس دیدہ بران نام نہم خون بارم
ازبسکہ ودیدہ ور خیالت دارم	در ہر کہ نگہ کنم توئے پندارم

پس این ذکر از تکلف آزادست وصاحب این ذکر در دو کون بازادست

قال النبی علیہ وآلہ السلام مخبرا عن تسبیح اھل الجنۃ

فرمایا نبی نے اوپر انکے اور آل انکے سلام خبر دیتے ہیں سو تسبیح کرنے رہنے والوں

یلہمون التسبیح والتحمید کما یلہمون النفس۔

بہشت کو سو الہام کئے جاتے ہیں تسبیح اور حمد جیسے کہ الہام کیے جاتے ہیں دم

یعنی تسبیح وحمد کہ مومنان در بہشت گویند بے تکلف باشد چو برآمدن نفس کہ در آن

هیچ سبحے بدیشان نرسد و کلفتے لاحق نباشد و دوم سحری نوع مخلصات به
کسر اللام واین ذکر مبتدی ہست پس این ذکر اہل محبت از دل بزبان مے
آید مانند ذکر اہل بہشت از کلفت بیرون ہست واہل این ذکر مخلصان ہست
بفتح اللام واین منتہیست که از زبان بدل میرود واز عبادت به محبت میرسد
در شمائل اتقیا از رسالۂ شیخ عثمان مغربی آمده ہست

قَالَ اللهُ تَعَالیٰ وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو اللہ کو بہت تاکہ تم چھٹکارا پاؤ

حق سبحانہ وتعالے بندۂ خود را در کثرت ذکر نجاح وفلاح گردانیده برین
قصہ ہر کرا توفیق ذکر لسانی وجنانی ارزانی فرمودند یقین بسعادت ابدی
محبی ولعزت سرمدی محبوب حق سبحانہ تعالے مقرب ومخصص گردانید

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ حَاكِيًا عَنِ اللهِ تَعَالیٰ

فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور انکی ال کے سلام حکایت کرنیوالے اللہ تعالیٰ کیطرف سے جب یاد کرتا ہے

إِذَا ذَكَرَنِي عَبْدِي فَاكْثَرَ الذِّكْرَ عَشَقَنِي وَعَشَقْتُهُ

بندہ میرا مجھکو بس زیادہ کی یاد میری عاشق ہوا میرا اور عاشق ہوا میں اسکا

گر تو بسیار یاد دوست کنی
ہم تو عاشق شوی وہم معشوق

اما ذکر جہر باید که بتندی با قوت بگوید وضرب معہود نگہدارد وہم
وذکر در دل بگزارند که قوت حرارت حاصل آید ومحبت غیر از دل دور شود
التفات ظاہر وباطن قطع گردد وفائدۂ جمعیت دست دہد و ہم ذات نیز
با واز بلند گفتن اولیٰ ترست یا بسط بجز زبان چندان بگوید که ہمہ
زبان گردد وہر قطرۂ خون بنام ایزد بیچون ذاکر شود وذاکر ذکر

رسد در شرح مشارق مسطور ہست کہ شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالے سرود بود در ذکر اسم ذات بدوام مشغول بود در صبح و شام متوجہ تمام گفتی اللہ اللہ قیام مند روزے از سنگ جراحتے بسرش رسید و خون روان شد ہر قطرہ کہ بر زمین مواقفا نقش اللہ پدید مے آمد بعضی گویند آن در شیخ

ابو الحسن نوری بودہ است	از عشق تو زندہ ہست تن و دل جانم
در شدق تو پیدا است ہمہ پنہانم	گر قطرۂ خونم ز جراحت بچکد
نام تو شود نقش ہمین میدانم	و نیز در شرح آداب المریدین و در

شرح مشارق آمدہ است کہ خواجہ ابو الحسن نوری را ہفت شبانروز گرسنہ کہ ہیچ نخوردہ و نخوابیدہ و نہ در خواب مے شد بہ آواز بلند مے گفت اللہ اللہ ازین حال خواجہ جنید را خبر کردند و پرسیدند کہ فانی مطلق گو ہند او را یا نہ کہ این قدر ادب دارد کہ نماز در اوقات میگزارد خواجہ گفت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ عَلَیْہِ سَبِیْلًا۔

سب تعریف واسطے اللہ کے جو نہیں کیا واسطے شیطان کے اوپر اسکے راہ

گفت چون فنا بحق باشد این بندہ محفوظ باشد از بے ادبی و دلیل فنا الشہریہ آنست کہ بے آب و طعام قوام بشرش نبود و چون بے ازین بقا یافتہ ہمین دلیل است بر فنا بشریت او و آنکہ بر زبانش میرود اللہ اللہ دلیل بر فنا بحق ہست چراکہ ہر کہ بسحری غائب شود در حالت مغلوبی عقل بر زبانش ہمان چیز میرود چون در محبت یا در عظمت یا در خوف حق سبحانہ فانی شدہ ہست بر زبان او ہمین اللہ اللہ میرود لیس گفت خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے۔

فَوَمَعَا عَنِیْ مِنْ دَرَہٖ اِنَّمَا اَنْ نَسْتَفِیْدَ مِنْہُ وَاِنَّمَا نُفِیْدُہٗ

اٹھو جیکر پاس سے زیارت کریں ہم اسکی پایہ کہ فائدہ اٹھائیں سے او دیا یہ کہ فائدہ دونوں اسکو
پس چون خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے رسید پرسید یا ابوالحسن چہ چیز مشغول
گردانیدہ ہستنا ترا او گفت بگفتن اللہ اللہ وگفت کہ غیر ازینم خوش نمے آید
خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے گفت

انظر هل قولك الله الله امر قولك فوقك ان كنت قائل الله فلست

دیکھ آیا اپنا تیرا اللہ اللہ یا کہنا تیرا کہنا تیرا ہی اگر ہی تو کہنے والا اللہ کا پس نہیں

بقائل وان كنت يقول بنفسك فانت مع نفسك

کہنے والا اور اگر ہے تو کہ کہتا ہے ساتھ نفس اپنی کے پس تو ساتھ نفس اپنی کے

فما معنى الوله فقال نعم المؤدب انت سكن ولها

پس کیا معنی شیفتگی ولہ کے پس کہا اچھا ادب دینے والا ہے تو ٹھہر گیا جوش اسکا

ونیز در شرح مشارق آوردہ ہست مردے از خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالے پرسید
کہ سبب چیست اللہ اللہ میگوئی ولا الہ الا اللہ نمیگوئی۔

نعرہ زد و گفت نرید اعلی من — نخشى ان نفيه ضدًّا

ارادہ کرتے ہیں ہم اوپر

ان يجري لساني على كلمة الجحود

ہوئے زبان میری اوپر کلمہ انکار کے۔

سائل گفت شبلی گفت قال الله قل الله ثم ذرهم

فرمایا اللہ نے کہ اللہ پھر چھوڑ انکو

وخرج روحه۔

آدمی نے اور نکل گئی جان اسکی۔

اپنے مسلط کردند ... دو یکیا شریک کو
بیدوں باشے شریک بیشو
وسلطنے توجہ تام از وی
دران دم مردہ پندارند کہ در حیرت سر
تعالے بگزرد در ملک و ملکوت آواز
اللہ علیہ را ہے آرند کہ باذکر حق

چون مرو جان بحق داد اولیا را آن مرد بر خواجہ شبلی انگیختند و بر خلیفہ بردند
خلیفہ از پس پردہ پرسید کہ قصہ چگونہ بود خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالی گفت

رُوحُهُ خَفَّتْ وَدَنَتْ فَدُعِيَتْ فَأَجَابَتْ فَمَا ذَنْبِي فَصَاحَ

جان اسکی ہلکی ہوئی اور نزدیک ہوئی پس بلایا گیا پس قبول کیا پس کیا ہے گناہ میرا پس چیخ

الْخَلِيفَةُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ خَلُّوهُ لَا ذَنْبَ لَهُ۔

ماری خلیفہ نے پیچھے پردے کے چھوڑ دو اسکو نہیں گناہ واسطے اس کے

یعنی روح او بگداخت و مائل شد و پس خواندہ شد و اجابت کرد از عاشق ستانی جان افشانی بود کہ مودیشان کہ بیا آویزید بچہ شد و پس خلیفہ از پس پردہ آواز داد و گفت کہ بگزارید او را کہ نیست ہیچ گناہ مر ویرا حاصل معنی آنست کہ خواجہ علیہ الرحمۃ کرت اول سائل دلش بر وحدت مائل دید و تشنہ بیتاب یافتہ آب جواب نشاندہ و گفتہ آنچہ دیگران را گفتن لا الہ الا اللہ وسعت است مرا در گفتن اللہ اللہ موجود است و مقصد است۔

فَإِنِّي أَدْعُو اللّٰهَ يَا رَبَّنَا وَيَا رَبَّكَ لَا ضِدَّ لَهُ وَلَا نِدَّ لَهُ وَ

پس تحقیق میں پکارتا ہون اللہ کو رب ہمارا اور رب تیرا نہیں خلاف اسکا اور نہیں شریک

لَا شَبِيهَ لَهُ وَلَا شَرِيكَ لَهُ باز سائل گفت يَا أَعْلَمَ النَّاسِ بِدَقَائِقِ

اسکا اور نہیں مانند اسکا اور نہیں شریک واسطے اسکے اے دانا تر لوگوں کے ساتھ باریکیوں

الرِّفَاقِ وَالْمَسَالِكِ إِنِّي أُرِيدُ مِنْكَ أَعْلَى مِنْ ذٰلِكَ۔

ترجمہ رفیقوں اور مسالک ہے تو تحقیق میں ارادہ کرتا ہون تجھ سے بلند تر اس سے

گفت نخواہم کہ زبانم بدین کار آید کہ بر انکار آید چون ہر بار سر تو دیگر میدید آن صاحب سوال با سوال دیگر طالب گشت۔

يَا مَنْ تَعَجَّبَ كَلِمَةَ اِلَّا مَعَ لَا اِنِّي اُرِيْدُ مِنَّا مِنْ ذٰلِكَ اَعْلٰى

اے وہ شخص کہ چھوڑا کلمہ اِلّا کو مع لفظ لا کے تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں ہم اسکو بلند پایا
خواجہ علیہ الرحمہ گفت اللہ اللہ میگوییم وبہ زبان آللہ سرا بِق دانم و در وحشت
کلمہ بجو وخو در ادرسنے گر ایم باز چون سوال آن سائل خواست و وصال بے
حائل خواست چنانکہ گفت نُرِیدُ اَعْلٰی بر زبان راند خواجہ علیہ الرحمہ بروی
این آیت خواند قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ ذَرْهُمْ قُلِ اللّٰهُ

فرمایا اللہ تعالے نے پھر چھوڑ اُن کو کہہ اللہ

اینجا مرد نعرہ زد و در وی براہ وَصَلَ الْحَبِيْبُ اِلَى الْمَحْبُوْبِ

مل گیا دوست طرف دوست کے

نہاد و مرغ آواز قید قفس تن آزاد گشت

غزل

آتش ہجر سوخت است جانم | زندگانی شدہ است زندانم
تا دلم گشت پامال غمش | بر سریر فنا سلیمانم
لا دوا نیست گرچہ ریش درون | ہم درد اوست درمانم
نقش بر لوح دل ز روز الست | قصہ عشق اوست میخوانم
گر ہر انام او بگوشش رسد | نقد جان را بگفتہ افشانم
بر زبان دوست دوست دوست رود | نیست جز دوست در دل وجانم
بہر جانان چو جان لعل بخش | مے برآید برآیدش دانم

نقل

ست آوردہ اند کہ مہتر ابراہیم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ قدم در شیخی
در محبت حقتعالے زد جبرئیل علیہ السلام گفت الٰہی فرمان دہ تا ابراہیم
را در دوستی بیازمایم بر حکم فرمان چون جبرئیل علیہ السلام بر سر کوہ مکہ فرود آ

وابراهیم علیه السلام در عمارت خانهٔ کعبه بود مهتر جبریل علیه السلام گفت یا ابراهیم
ابراهیم علیه السلام بیرون آمد و گفت مر خواجه یکبار دیگر بگوی جبریل علیه السلام
شکرانه می باید در ملفوظ آمده است چون شیخ الاسلام بدین حرف رسید چشم پر آب

کرد و این بیت بر زبان راند

یکبار اگر تو گوئے یا الله — شکرانه دهم هر آنچه در ملک من است

اسبابی که حضرت ابراهیم علیه السلام
داشت همه صدقه کرد و گفت یکبار دیگر بگوی جبریل علیه السلام گفت شکرانه
باید ابراهیم علیه السلام گفت جانے دارم به محبت خدا آن ترا نیز فدا کنم مهتر جبریل
علیه السلام گفت یا الله مهتر ابراهیم علیه السلام نعره زد و بیهوش شد چون
هوش باز آمد مهتر جبریل علیه السلام استعانت داد و در مقام خود رفت و سر
بسجده نهاد و گفت الهی ابراهیم تو محبت تو صادق است اما سخن در بیان
ذات است در شرح مشارق آورده است۔

قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ كُلُّ اسْمٍ مِنْ اَسْمَائِهٖ يَصْلُحُ
کہا بعضے مشائخ نے ہر نام نامون اسکے سے شائستگی رکھتا ہے
لِلتَّخَلُّقِ اِلَّا هٰذَا الْاِسْمَ فَاِنَّهٗ لِلتَّعَلُّقِ دُوْنَ التَّخَلُّقِ
واسطے خلق حاصل کرنیکے مگر یہ نام پس تحقیق یہ واسطے وابستگی کی نہ خلق حاصل کرنے
و در خیر المجالس آورده است روزی شیخ ابو سعید ابو الخیر سعید شیخ ابو
سهرسی نشسته بود کتابے فرود آورده بود و مطالعه شد در خاطر شیخ را
گذشته که درین کتاب نوشته است که حق تعالی صد و بیست و چهار هزار
آفرید مقصود این کلمه بود الله شیخ ابو سعید را ازین سخن حالی پیدا آمد که تمامی
کلمه خواب و خور فراموش کرد و شب ها بیدار بود و هم طعام آورد و نخورد و با بار

سحر آورد و هم نخورد و روز بخدمت شیخ اجازت خواست چنانچه متعلمان را
در خواندن عهد باشد که سبق ناغه نشود گفت چیزے از تفسیر و از احادیث میخوانم
فرمان شود بخوانیم بیائیم فرمودند که باشد پیش امام محمد حضری رفته سبق میخواند
تا اینجا رسیده بود قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ درین سخن حال شیخ ابوسعید
زیاده تر شد امام محمد از باطن دریافت و پرسید که دوش کجا بودی گفت بخدمت
شیخ ابوالفضل بودم گفت ای ابوسعید حرامست باد اگر از اینجا باینجا بیائی و از آن
کلمه بدین کلمات پرداز شیخ ابوسعید هم چنان بهوش پیش شیخ ابوالفضل

آمد شیخ بدید این مصراع خواند ع		مست کشته خبر نداری چیست در سرات

بعد از آن شیخ خلوت فرمود و شیخ ابوسعید را در خود آمد و سی سال در خلوت بود
حق تعالی بروی چیزها کشاده اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ
سب تعریف واسطے اللہ کے اوپر اس کے
مقصود از این حکایت آن است که شیخ ابوسعید در کتاب دید که حق تعالی
چندین پیغامبران بیافرید مقصود همین بود الله بس است عاشقانرا۔
در رساله قطب الاقطاب شیخ نور مسطور است آن شیخ یعنی که نقش الله بس است
برای محو نقش غیر الله از دل۔

وفصل در نکات معانی اسم ذات و گفتن ذکر باخفا و اعلان و پاس داشتن و نفی و اثبات و ارکان اینجا۔

باید دانست که اسم ذات او جمیع صفات را بدین معنی اگر کسی الله
گوید چنان باشد که حق سبحانه تعالی را بجمیع اسما و صفات یاد کرده باشد
قال النبی علیه السلام اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا
تحقیق واسطے اللہ کے ۹۹ نام ہیں۔

در شرح مشارق آورده ست

اَلْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اَشْهَرَ الْاَسْمَاءِ وَاَعْلَاهَا

حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ مشہور زیادہ ناموں میں اور بلند تر انکے

اَلذِّكْرُ اللّٰهُ وَلِذٰلِكَ اُضِيْفَتْ اِلَيْهِ سَائِرُ الْاَسْمَاءِ

ذکر کے اللہ ہے اور واسطے اسکے اضافت کیجو ہیں طرف اسکی تمام نام

وَقَدْ جَاءَ فِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ

اور تحقیق آیا ہے بیچ بعضے روایتوں کے تحقیق اللہ وہی اسم اعظم ہے

در انیس الواعظین آورده ست که نزدیک بعضے علما اللہ اسم اعظم ست زیرا که

اسم ذات ست و نقطہ ہم ندارد و اگر الف از وی دور کنی ہم معنے میدہد چنانکہ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

واسطے اللہ کے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

و اگر لام ہم دور کنی و باہا واو ضم کنی ہم معنی میدہد چنانکہ هُوَ الْخَالِقُ

و خاصیت او تنویر باطن ست چنانکہ آمدہ ہر کہ ہر شب در خلا موازنہ سہ ہزار

بار یا اللہ بگوید حق تعالے باطن وی را مخزن اسرار کند و اگر چہل شب ہمبرین

مواظبت نماید ہمہ اسرار بر وی مکشوف گردد اما در اشتقاق و اصل این ہم

اختلاف ہست و این معنی یعنی بیان اشتقاق درین محل از جہت انواع آہار

و انوار معانی کہ در اختلاف اشتقاق ست آورده شد تا ذاکر را در ذکر جلالہ زیادہ

نماید و بسبب وقوف بر انواع معانی ذوقہا مختلف دست دہد در شرح مشارق

آورده است بعضے میگویند و اصل لاہا ست بر زبان سریانی فتعرّب و بعضے

میگویند عربیت وضع کرده شده ست ذات مخصوص او را جل جلالہ۔

كَالعِلمِ وَمَعنَاهُ المُستَحِقُّ لِلعِبَادَةِ وَعِندَ مُشتَقٌّ مِن

جیسے علم اور معنی اسکے لائق تر واسطے عبادت کے اور نکالا گیا ہے از

الہ ذَهَبَ كَثِيرًا مِن اَهلِ الحَقِّ و بعضے میگویند مشتق ست

وارف اسکے گئے ہیں بہت اہل حق سے

اَلِهَ وَالاِلٰهُ هُوَ الَّذِي يُولَهُ اِلَيهِ فِي الحَوَائِجِ اَي يَفزَعُ اِلَيهِ

وہ ذات پاک ہے حیران کیے جاتے ہیں طرف اسکی بیچ حاجتوں کے التجا کیجاتی ہے طرف اسکے

پس ہر اینشناختہ معبود را سبحانہ تعالے۔

بِاَنَّهُ هُوَ الَّذِي يُفزَعُ اِلَيهِ فِي الحَوَائِجِ اَعرَضَ عَمَّن سِوَاهُ

ساتہ اسکے کہ وہ ایسا ہے کہ التجا کیجاتی ہے طرف اسکے بیچ حاجتوں کے منہ پھیر لیتا ہو اس سے کہ جو سوا اسکے ہے

و بعضے میگویند اشتقاق او از ولہ ست و ولہ بمعنی طرب ست

وَالطَّرَبُ خِفَّةٌ تُصِيبُ الرَّجُلَ لِسُرُورٍ اَو حُزنٍ

اور خوشی ایک خفیف چیز ہے کہ پہنچتا ہے آدمی کو ساتہ خوش ہونے اور غمناک ہونے کے۔

خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ در مناجات خود گفتہ ست یا دلیل المتحیرین

زدنی تحیرا و بعضے گویند این اسم از لاہ مشتق ست و لاہ را

و بمعنی گویند یلیہ لاہ بمعنی احتجب ای منع المبصرین عن ادراک

پوشیدہ ہوا اور منع کیا دیکھنے والوں کو دریافت کرنے حقیقت اسکی سے

رؤیتہ برین معنی ہر کہ دانست کہ معبود سبحانہ تعالے مبصر از استتر کرد

ز ادراکیت و نیست پس شرط آن بندہ آن ست کہ دائم در مراقبہ باشد تا متحقق

بود با طلاعہ حلیہ در عوارف مسطور ست۔

وَالمُرَاقَبَةُ عِلمُ القَلبِ بِنَظَرِ اللّٰهِ اِلَيهِ فَمَا دَامَ هٰذَا العِلمُ

اور مراقبہ علم رکھنا ہے ساتھ دیکھنے اللہ کے طرف اسکے پس جب تک ہمیشہ علم

ملازما للقلب فهو مراقب والمراقبة عين الذكر وكشفها

لازم ہو بیچ واسطے دل کے پس وہ مراقبہ کرنیوالا ہی اور مراقبہ عین ذکر ہی اور کشف اسکا

و در رسالہ شیخ نجم الدین کبری مسطور است

المراقبة هي الخروج عن حولها وقوتها كما هو بالموت

مراقبہ وہ نکلنا ہی طاقت اپنی سے اور قوت اپنی سے جیسا کہ وہ ساتھ موت کے

و این مراقبہ خاص ست و نیز در رسالہ شطاریہ گفتہ است کہ مراقبہ از رقیب

مشتق ست والرقيب هو الحافظ یعنی مادام کہ مرید قبول مراقبہ باشد

محفوظ بود از وسواس شیطانی و ہوای نفسانی و خطرات غیر سبحانی فاما

علامت صحت مراقبہ صحت محاسبہ ست کہ گفتہ اند

من لم يصح محاسبته لم يصح مراقبته۔

جو شخص کہ نہ صحیح ہوا محاسبہ اسکا نہ صحیح ہوا مراقبہ اس کا۔

آوردہ است کہ عورتے پیش طاؤس یمانی آمد و حاجتے خواست

در خواست کرد طاؤس گفت بیا در مسجد حرام شد و گفت اتقي يا لكع

یعنی حاجت روا کن عورت گفت كيف تخفي ذنبك الشاهد

کیونکر ساتھ دیکھنے لوگوں کے

پورا کریں۔

یعنی پیش این چندین خلق چگونہ واقع شود طاؤس گفت

وكيف مع رؤية الله تعالى فتابت المرأة

اور کیونکر ساتھ دیکھنے اللہ تعالے کے پس توبہ کیا عورت نے

وحسنت العبادة ... لایعنی ... اداکی

بیان ہوا حال اسکا کہا جاتا ہی بلند ہوا آفتاب جب اونچا ہوتا ہی

ہمیشہ ہرکہ یقینی کردہ بشناختہ علو وجلال حضرت معبود را پس شرط او آن ست کہ غیر حق را نزد او قدرے وقیمتے نبود و او با حضرت معبود ہمیشہ متواضع باشد و امر حق تعالے را بزرگ دارد و در طاعت حق تقصیر نکند و در ادا حقوق منتے نہد و گفتہ اند۔

مَنْ حَفِظَ اَمْرَ اللّٰہِ حَفِظَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَوْقَاتَہٗ۔

جو کوئی نگاہ رکھے حکم اللہ کا نگاہ رکھے اللہ تعالی اوپر اسکے وقت اسکی کو

نقل ست بزرگے گفتہ دیدم من راعی را کہ در نماز مشغول بود و گرگ پاسبانی رمہ او میکرد پرسیدم چند گاہ ست گرگ را با گوسپند آشنا شدہ است گفت ازان گاہ کہ صاحب گوسپند با خداوند گرگ در صلح شد میان گرگ و گوسپند صلحے پدید آمد و بعضے گویند اللہ معبود را گویند و اللہ معبود بحق کہ غیر او مستحق معبودے و سزاوار خداوندی نیست پس ہرکہ چنین داند اخلاص و صدق فی طاعت او پدید آید و افعال و اعمال او از ریا و عجب پاک باشد می ارند کہ ماہیے را کہ پشت او سفت زمین نہادہ اند روزے بر حمل این گرانی پیش آمد باغواے نفسانی خویش در عجب شد حق تعالے پشہ را گماشت تا بینی او رفتہ و درد سخت بوے رسانیدہ و از سر بیچارگی عبودیت خویش آگاہ نید پس ازین اقوال مختلف کہ از اہل حق کہ در کلمہ اللہ آمدہ است چنانکہ بعضے گفتہ اند اللہ کسی ست کہ او را الہیت باشد یعنی بر آفرینش قادر باشد و بعضے گفتہ کہ مستحق بود علو و رفعت را و بعضے گویند۔

مَنْ لَّہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ۔

وہ شخص کہ واسطے اُسکے پیدائش اور علم ہے

هرکه دانسته و شناخته بزرگی و رفعت و قدرت و عظمت او را منقاد او از جانب
برخاسته آورده اند که رابعه بصریه را پرسیدند که شیطان را دشمن داری گفت
گفتند چرا گفت من با دوست چنان مشغولم که از دشمن یاد نمی آید

كَمَا قِيلَ اِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِي الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِي الْعَيْنِ

جیسا کہ کہا گیا جب عظمت کی رب نے دل میں جگہ کی تو معلوم ہوئی خلق بیچ آنکھ کے

چنانکه گفته‌اند تا که باشد یاد غیر در ضمیر	یاد حق از تو باشد در حجاب

پس باید که ذکر اسم ذات از معانی مذکوره آنچه تواند گفت در تصور دارد
بمقصود آن را بها اسکن از دست نگذارد و بجهر و خفی باسم ذات
چنان مشغول شود که از ذات و صفات خود فراموش کند و در خلا و ملا باطن خود
را بدین ذکر معمور دارد تا مدت قریب بلکه قریب الایام حضور دست دهد و صفا
پدید آید اما در خفی می باید که چنان در اخفا کوشد که غیرے را بر سر کار او اطلاع
نبود اگر چه نزدیک بود و بهم خفته که رسول علیه و آله السلام فرمود ذکر گوئید مر خدای
را عزوجل ذکر خاملاً گفتند یا رسول الله ذکر خامل چیست فرمودند ذکر خفی و
کشش دم باید که فوق المنتهی کشیده از کشش چندانکه بحد جانکندن رسد چنانکه گفت

مشنو نه بر بتوانی برید	آنانکه کشتی جان بتوانی رسید

و ارکان این ذکر را نیکو رعایت کند تا زود بمقصود رسد و این هشت چیز که آن
حروف مقطعات اشارت بر آن هست در کار بندد ب آ ص ق ت ش م ر
و باید که چون خواص و لطائف از اسرار و انوار معانی اسما و صفات که باسم ذات
باشند مستفید گردد کَالسَّمِيْعِ وَالْبَصِيْرِ وَمَا سِوَاهُمَا مِنْ اَوْصَافِ الذَّاتِ

جیسے سننے والا اور دیکھنے والا اور وہ دونو وصفون ذات سے ہین

اَلسَّمْعُ اِدْرَاكُ الْمَسْمُوعَاتِ حَالَ حُدُوثِهَا وَالْبَصَرُ

سنا گیا ہی کہ دریافت کرنا سنے گئے چیزون کا ہو وقت پیدا ہونے اون کے کے اور بینائی

اِدْرَاكُ الْمُبْصَرَاتِ حَالَ وُجُودِهَا وَحَظُّ الْعَبْدِ

کیا ہے دریافت کرنا دیکھے گئی چیزونکا وقت پیدا ہونے اسکے کے اور حصہ بندیکا

مِنْهَا اَنْ يَتَحَقَّقَ اَنَّهُ بِمَسْمَعٍ مِنَ اللّٰهِ وَمَرْاٰى مِنْهُ

ان دونو اسمون سے یہہ کہ جانے وہ یہ کہ بیچ جگہ سننے کے ہو اللہ سے ہو اور دیکھنے کے اس سے

کہ بزرگے در معنی میفرماید اِذَا عَصَيْتَ مَوْلَاكَ فَاعْصِ فِي مَوْضِعٍ لَا يَرَاكَ

جب نافرمانی کرے تو صاحب اپنی کی پس نہ ہو بیچ کسی جگہ کے کہ نہ دیکھے وہ تجکو

ومعنی علیم آنست کہ حق تعالے بالغ ست بہ بلوغ تام در علم خود و علم او شامل

و محیط است مر ہمہ معلومات را و سابق ست علم او بر وجود معلومات کما نیست

در شرح مشارق ست قَالَ الْاِمَامُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي بَعْضِ

فرمایا امام نے رحم کرے اوسکو اللہ تعالے بیچ بعضی

الْكُتُبِ اِنْ لَمْ تَعْلَمُوا اَنِّي اَرَاكُمْ فَالْخَلَلُ فِي

کتاب کے اگر نہ جانو تم مجکو تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو بس خلل بیچ

اِيمَانِكُمْ وَاِنْ عَلِمْتُمْ اَنِّي اَرَاكُمْ فَلِمَ

ایمان تمہارے کے اور اگر جانو تم تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو بس

جَعَلْتُمُونِي اَهْوَنَ النَّاظِرِينَ اِلَيْكُمْ

کیون کرتے ہو تم مجکو سست زیادہ دیکھنے والون کا طرف اپنی

فصل نہم

در بیان معانی صفات و رفتن از درجہ بدرجہ در تلقینات

اینجا باید دانست کہ بیان شرائط و آداب این ذکر بین حیثیت کہ مشتاقین ذکر
تعلق دارد کہ ہر یکے را از ارادۃ و واسطہ و ملاحظہ و محاربہ و مواعظہ و مراقبہ
و محاسبہ و مباحث از در بیان آرد و ذاکر باید کہ آنہمہ را باین ذکر معمور دارد
و مہما امکن از دست نگذارد و شرح نود و نہ نام از شرح مشارق آوردہ است
کہ نوعے از مقصود آن است قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلَام
فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اوپر اور آل انکی کے سلام
اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَۃً اِلَّا وَاحِدَۃً مَنْ
تحقیق واسطے اللہ کے ۹۹ ننانوے نام ہیں سو مگر ایک جس نے
اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ قَالَ الْبُخَارِیُّ وَغَیْرُہٗ مِنَ الْمُحَقِّقِیْنَ
گن لیا یا یاد کیا اسکو داخل ہوا بہشت میں کہا بخاری نے اور غیر اسکے تحقیق والوں نے
فِیْ مَعْنٰی اَحْصَاھَا اَیْ حَفِظَھَا و در خزانہ جلالی آوردہ است اَیْ
بیچ معنے احصاھا کے یعنی یاد کیا اسکو۔ یا
عَمِلَ بِکُلِّ لَفْظٍ در شرح مشارق و مصابیح آوردہ است ھٰذَا
عمل کیا ساتھ ہر لفظ کے یہ
لَا یَدُلُّ عَلَی الْحَصْرِ وَتَخْصِیْصُھَا بِالذِّکْرِ لِکَوْنِھَا اَشْھَرَ لَفْظًا
نہیں دلالت کرتا اوپر مقید کرنے کے اور خصوصیت اسکی ساتھ ذکر کے واسطے ہونے اسکو کے مشہور
وَاَظْھَرَ مَعْنًی و نود و نہ نام این است
زیادہ لفظ میں اور ظاہر زیادہ از روے معنی کے۔

ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ	اَلْمَلِکُ	اَلْقُدُّوْسُ
وہ اللہ بخشش کرنے والا مہربان	بادشاہ	بہت پاک

السلام سلامت	المؤمن امن دینے والا	المهيمن نگاہ رکھنے والا	العزيز غالب
الجبار زبردست	المتكبر بڑائی کرنے والا	الخالق پیدا کرنیوالا	البارئ نکال کھڑا کرنیوالا
المصور صورت بنانیوالا	الغفار بخشنے والا	القهار قہر کرنے والا	الوهاب دیوڑا دینیوالا بغیر غرض کا
الرزاق رزق دینے والا	الفتاح کھولنے والا	العليم جاننے والا	القابض بند کرنیوالا
الباسط کشادہ کرنیوالا	الخافض نیچا کرنیوالا	الرافع اونچا کرنیوالا	المعز عزت دینے والا
المذل ذلت دینے والا	السميع سننے والا	البصير دیکھنے والا	الحكم حکم کرنیوالا
العدل عدل کرنیوالا	اللطيف مہربانی کرنیوالا	الخبير خبردار	الحليم بردبار
العظيم بزرگ	الغفور بخشنے والا	الشكور قدردانی کرنیوالا	العلي بلند
الكبير بڑا	الحفيظ نگہبانی کرنیوالا	المقيت پیدا کرنیوالا قوت کا	الحسيب حساب کرنیوالا
الجليل بزرگ	الكريم کرم کرنیوالا	الرقيب نگاہ رکھنے والا ہر چیز کا	المجيب قبول کرنیوالا دعا کا

اَلْوَاسِعُ کشائش کرنیوالا	اَلْحَکِیْمُ دانا	اَلْوَدُوْدُ دوست رکھنیوالا	اَلْمَجِیْدُ بڑا بزرگ
اَلْبَاعِثُ اُٹھانیوالا	اَلشَّہِیْدُ گواہ	اَلْحَقُّ ثابت	اَلْوَکِیْلُ کارساز
اَلْقَوِیُّ محکم	اَلْمَتِیْنُ بہت استوار	اَلْوَلِیُّ مدد کرنے والا	اَلْحَمِیْدُ تعریف کیا گیا
اَلْمُحْصِیْ شمار کرنے والا	اَلْمُبْدِیُٔ نئے سرے سے پیدا کرنیوالا	اَلْمُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنیوالا	اَلْمُحْیِیْ زندہ کرنیوالا
اَلْمُمِیْتُ مارنے والا	اَلْحَیُّ زندہ	اَلْقَیُّوْمُ قائم	اَلْوَاجِدُ پانے والا
اَلْمَاجِدُ صاحب بزرگی	اَلْوَاحِدُ اکیلا	اَلْاَحَدُ ایک	اَلصَّمَدُ بے احتیاج
اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ صاحب قدرت بڑا	اَلْمُقَدِّمُ سب سے پہلے	اَلْمُؤَخِّرُ سب سے پیچھے
اَلْاَوَّلُ پہلا	اَلْاٰخِرُ آخر	اَلظَّاہِرُ ظاہر	اَلْبَاطِنُ چھپا ہوا
اَلْوَالِیْ سنوار کرنیوالا کاموں کا	اَلْمُتَعَالِیْ بڑا بلند	اَلْبَرُّ نیکی کرنیوالا	اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا
اَلْمُنْتَقِمُ بدلا لینے والا	اَلْعَفُوُّ معاف کرنیوالا	اَلرَّؤُفُ رحمت کرنیوالا	مَالِکُ الْمُلْکِ مالک ملک کا

ذو الجلالِ والاکرام بزرگی و اکرام کا صاحب		المقسط انصاف کرنیوالا	الجامع اکٹھا کرنیوالا
المغنی بے پروا کرنیوالا	المعطی بخشش کرنیوالا	المانع منع کر دینے والا	النافع نفع دینے والا
الضار نقصان دینے والا	النور ظاہر کرنے والا	الهادی راہ دکھانے والا	البدیع نو پیدا کرنے والا
الباقی باقی	الوارث وارث	الرشید بھلائی کرنیوالا	الصبور صبر کرنیوالا عذاب کا

امام ابوبکر بن فورک رحمہ اللہ گفت اسم هو دو حرف دارد ها و واو ها حلقی ست و از نهایت حلق بیرون مے آید و واو از شفت پس گویا کہ اشارت ست بدین کہ ابتدای ہر حادثے از وست و انتہاء ہر حادث بسوے اوست۔

ولیس لہ ابتداء ولا انتہاء وهو معنی قولہ هو الاول والآخر

الرحمن الرحیم

این دو اسم

مشتق اند از رحم و رحمت در لغت رقت قلب ست اگر چہ رقت مقتضی تفضیل و احسان ست بر آنکس کہ نرم شود دل اما رحمت حق سبحانہ در باب بندگان بہ ارادہ انعام ست یا نفس انعام اگر ارادہ انعام مراد بود این دو اسم از صفات ذات حق سبحانہ تعالے باشند و اگر نفس انعام مراد بود هر دو اسم از صفات افعال

حظ عارف ازین دو صفت آنست که معلوم کند و بداند و فهم کند و شناسد که
غیر او منعم حقیقی نیست و نعمتهای دنیاوی و اخروی همه او دارد و بر حمد و عبادت الله
بقدر وسع و متوجه باشد بتوجه تام بسوی جناب قدس او و مستغرق ماند به صبح
و شام و در چیزی که بغیر اوست انس و متوکل نبود با و ام بر حضرت پاک وی انس مالک الملک
معناه ذوالملک و مراد ازین قدرت ست بر ایجاد و اختراع پس از اسماء صفات
باشد و بعضی گویند آنکه متصرف ست در اشیا با فریدن و پیدا کردن و میرانیدن و
زنده کردن بر این معنی از اسماء افعال باشد و مرد عارف را ازین اسم حاصل آن ست
که بداند که حق تعالی مستغنی ست در ذات و صفات و افعال خویش از هر چیزی
و هر چه غیر اوست محتاج ست و مفتقر ست بسوی حضرت او و باید که نیاز بود از آنجا
چنانکه از هیچ مخلوقی بچیزی امید وار نبود و نترسد و بغیر او گردن فرو نکند بعضی
از مشایخ گفته اند توحید آن ست که اضافت چیزی را بنفس خود روا ندارد در
ارادت و خواهش این معنی در و نبود قیل لبعضهم الک رب فقال انا عبده

اور کہا گیا واسطے بعض انکے کہ آیا واسطے تیرے رب ہی پس کہا میں

لیس لی ملک فمن انا حتی اقول لی نقل ست

بندہ اسکا ہوں نہیں مجکو جائے اختیار سوا کون ہوں میں یہانتک کہہ دوں واسطے میرے

از خواجه شقیق بلخی رحمه الله تعالی او گفت که آغاز توبه من آن بود که دیدم من غلامی
را در ایام قحط سالی خوشحال فارغ البال خرامان میرفت و چون از آدمیان به سبب
شدت عذاب قحط در هیچ یکی چنین خوشی پیدا نبود عجب آمد و پرسیدمش که چندین فرح
و رضا به هیچ چیست مگر نمی بینی از سختی زمانه که بر وهم لاحق ست گفت مرا چه غم
که سید من قریه مملوکه دارد و ما یحتاج الیه ازینجا بفراغت میرسد لهذا ولیس لی هم

پس گفتم من بالنفس خود کہ این شخص بندہ مخلوقی ہست کہ مالک یک قریہ ہست

وَلَا يَسْتَوْحِشُ لِاَنَّ يَسِيْرُ قَرْيَةً فَكَيْفَ يَحِقُّ اَنْ اَسْتَوْحِشُ

اور نہیں پریشان ہوتا ہے واسطے اسکے کہ واسطے سردار اسکے کو گانو ہے پھر کیونکر درست ہوے کہ پریشان

وَسَيِّدِيْ مَالِكُ الْاَمْلَاكِ فَاَشْبَهْتُ وَتُبْتُ -

ہوں اور مالک میرا مالک ملکوں کا ہے پس آگاہ ہوا ہیں اور توبہ کی ہیں نے -

وازبشر حافی رحمہ اللہ تعالے نقل ہست کہ گفت دیدم من امیر المومنین علی ابن ابیطالب

علیہ السلام را در خواب وگفتم پند دہ فرمائی مرا یا امیر المومنین -

فَقَالَ مَا اَحْسَنَ عَطْفَ الْاَغْنِيَاءِ عَلَى الْفُقَرَاءِ طَلَبًا لِثَوَابِ

پس فرمایا کیا خوب نیک ہے مہربانی کرنا دولتمندونکا اوپر محتاجونکے واسطے طلب ثواب کے

اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَحْسَنُ مِنْ ذٰلِكَ تِيْهُ الْفُقَرَاءِ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ ثِقَةً

اللہ تعالے سے اور نیک زیادہ اس سے بڑائی فقرا کی اوپر دولتمندان کے

بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ مِنْ اَمَارَاتِ التَّوْحِيْدِ وَالثِّقَةِ

اعتماد کے ساتھ اللہ تعالی کی اور کہا بعض لوگوں نے کہ نشانیوں توحید کی اور اعتماد ساتھ وعدہ

بِالْمَوْعُوْدِ كَثْرَةُ الْعِيَالِ عَلٰى بِسَاطِ التَّوَكُّلِ -

کیے گئے کو سے زیادتی کنبے کے اوپر بچھونے توکل کے ہے -

اَلْقُدُّوْسُ مِنَ الْقُدْسِ وَهُوَ الطَّهَارَةُ وَالنَّزَاهَةُ -

مشتق - لفظ قدس سے ہے اور وہ پاکیزگی اور ستھرائی عیبوں سے ہے

ومعنی آن ست کہ حق تعالے منزہ ست از موجبات نقص وحدوث وآنچہ

دریابد آنرا حس وتصور کند آنرا خیال دیگرز دسبوی آن وہم ودرگیرد آنرا

عقل وفہم حق سبحانہ مبرا ست جل جلالہ پس عارف را باید کہ وصول ممکن نیست

بحضرت او نگرکہ بعد از عروج از عالم شہادت جسمانی بہ سوے عالم غیب روحانی
وبعد از پاک کردن خیالات و محسوسات باید کہ مست و مشتاق مقصود الاعلیٰ

الیٰ لقائہٖ وجمالہٖ

طرف دیدار اُسکے کے اور جمال اسکے کے۔

باشد تا بحضرت جلال قدس او بہ کمال اُنس مشرف شود چون بعالم جسمانی رجوع
کند بہ محبت پاک قدوس و تعالےٰ و تبارک رجوع کند۔
آوردہ اند از خواجہ رحمہ اللہ تعالےٰ کہ او دید شخصے را عقل و ہوش بشراب داد
مست و خراب در راہی افتادہ و سر مخمور و دہن قی بہ حالت دید ابراہیم را رحمہ اللہ
رحم آمد و گفت اے لسان اصابتہٗ ھذہ الآفۃ وقد ذکر اللہ بہٖ

کونسی زبان ہے کہ پہنچے اسکو آفت اور تحقیق یاد کیا اللہ کو ساتھ اوسکے۔
یعنی برین کہ چنین زبان را آفت رسیدہ و لم یار را آفت ستہٗ پر در دست از ان کہ
حق سبحانہ تعالےٰ را بدین زبان یاد کردہ است این چہ گفتہ و دہنش بشستہ و
برفت بعد زمانے چون آن مست بہوش آمد وآن حقیقت ابراہیم بگوش رسید
ترسید و تائب شد ابراہیم را رحمہ اللہ تعالےٰ در خواب نمودند و فرمودند
غسلت لاجلنا فمہٗ طہرنا لاجلک قلبہٗ السلام

دھویا تونے واسطے ہمارے منہ اسکا پاک کیا ہمنے واسطے تیرے دل اسکا سلام وہ ہے کہ محفوظ ہووے
الذی سلمت ذاتہٗ عن الحدوث والعیب و صفاتہٗ

ذات اسکی حادث ہونے اور عیب سے اور صفات اوسکی
عن النقص و افعالہٗ عن الشر المحض و قیل معناہ مالک

نقصان سے اور فعل اوسکے برائی محض سے اور کہا گیا معنی اسکے مالک

تَسْلِيمُ الْعِبَادِ مِنَ الْمَخَاوِفِ وَالْمَهَالِكِ وَقِيلَ هُوَ السَّلَامُ

سلامت رکھنے بندون کا خوفون سے اور ہلاکتون سے اور کہا گیا ہے سلام کا

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجِنَانِ

اوپر مسلمانون کے بیچ بہشت کے۔

پس مرد عارف را باید کہ تخلق بدین اسم کند بطریقے کہ سلامت ماند دل او از

حقد و حسد و حرامت شر و سلامت ماند جوارح تمام از ارتکاب محظورات و اثام

نقل ست کہ دید خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ یکے را عیب مسلمانان میکرد او را گفتے

پرسید بار روم غزا کردی گفت نی گفت با ترک غزا کردی گفت نی گفت با ہند

غزا کردی گفت نی گفت عجب سلامت ماند است از تو کفار کہ سلامت نماند

از تو برادر مسلم نقل ست کہ خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ در مسجد جامع پہلوی پیرے

قرار گرفتہ پیر مرد عصا خود بہ زمین استوار کردہ بود عصا خواجہ بایزید عصا پیر

افتاد و آنرا بر زمین انداختہ چون از مسجد بازگشتند بایزید رحمۃ اللہ تعالی

در خانہ آن پیر رفتہ و گفتہ این قدر کہ پشت شما بگرفتن عصا دوتا شد از ما عفو فرماید

الْمُؤْمِنُ هُوَ الَّذِي لَا يُخَافُ ظُلْمُهُ

مومن وہ ہے جو نہیں خوف کیا جاتا ظلم اسکا۔

و نیز این کنندہ خلق بہ پیدا آوردن اسباب امان و بستن ابواب مخاوف

و خسران و نیز الْمُؤْمِنُ الْمُصَدِّقُ۔ کہ پیغمبران را بہ قول صدق خویش

مومن سچا کرنے والا

و بہ پیدا آوردن تصدیق ایشان معجزات صادق گردانید و پس عارف را باید

کہ حق تعالی را تصدیق دارد قَوْلُهُ حَقٌّ وَكَلَامُهُ صِدْقٌ

بات اسکی سچ ہے اور کلام اسکا سچ ہے

واعتقاد دارد و بر تقدیر او و خود را از ظلم و عیب پاک دارد و نیز باید دانست که
حق تعالیٰ ذات خود را مومن نام کرده و بنده خود را نیز مومن فرمود این نوع
دلیل بر کمال لطف حق تعالیٰ است بر بندگان که بادشاهان دنیا این معنی قبول
نکنند و روا ندارند که نام به شود کسی از رعیت بنامهای ایشان و درین اشارت
بشارت عظیم است مر مومن را بدانچه می آرند که فردا ندا کرده شوند آنکسانیکه نامهای
ایشان با نامهای پیغمبران موافق باشند و در آورده شوند در بهشت پس در
گروهی از مومنان ایستاده مانند پریشان شوند شما کیانید گویند

نحن کم نوافق اسمآئنا اسم نبی

ہم ہیں کہ نہیں موافق نام ہمارے نام نبی کے

یعنی مائیم که نامهای ما با نامهای پیغمبران موافق نیست حق تعالیٰ بگوید مر ملائکه را
که شما آنکسانید که نامهای شما با نامهای حضرت من موافق است شما را مومن
گفتم و نام من مومن است پس در آرید ایشان را در بهشت المهیمن الرقیب
المبالغ فی المراقبة والحفظ وقیل معناه الشاهد العالم

زیادہ ہمیشہ نگہبانی اور یاد کے اور کہا گیا معنی اسکے شاہد جاننے والا

الذی لا یعزب عنه مثقال ذرة وقیل هو القائم علی

جو نہیں چھپتا اس سے برابر ایک چیونٹی کے اور کہا گیا وہ اللہ قائم ہے اوپر

خلقه باعمالهم وارزاقهم واٰجالهم

خلق کے اپنے کے ساتھ عملوں انکے اور رزقوں انکے اور اجلوں انکے کے

پس هر بنده را باید که نگهبانی دل کند و در مراقبت احوال بکوشد و در حفظ جوارح
لیشتغل قلبه بجناب الله ویحول بینه وبین الخلق
[illegible]

مبالغت نباید نقل ست کہ از امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ پرسیدند چرا در خلوتے کہ کس در آنجا نبود پای خود را دراز نکنی فرمودند۔

حِفْظُ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰهِ حَقُّ الْعَزِيْزِ الْغَالِبِ وَقِيْلَ عَدِيْمُ الْمِثْلِ

نگاہ رکہنا ادب کا ساتھ اللہ کے لازم ہو معنی عزیز کے غالب اور کہا گیا ہے بے مانند

پس ہر آن بندہ کہ با سرار و انوار این اسم رسد باید کہ خود را ہمیشہ با عزت دارد

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور مت سست ہو اور مت غم کہاؤ اور تم ہو بلند

الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ۔

اگر ہو تم ایمان والے۔

و دشوار بود نزد او محتاج بودن و تواضع نمودن بہ مخلوق کہ گفتہ اند

مِنْ اٰدَابِ مَنْ يَعْرِفُ اَنَّهُ الْعَزِيْزُ اَنْ لَا يَبْتَغِيَ لِلْمَخْلُوْقِ

ادب اسکے سو لہ جانے خدا کو عزیز یہ ہے کہ نہ مشتغل ہو بندہ کو

اِجْلَالًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ لِغِنَاهُ

بزرگی کا کہا فرمایا حضرت اوپر آنکے سلام جس نے عاجزی کی واسطے دولتمند

ذَهَبَ ثُلُثَا دِيْنِهٖ و از شیخ ابو علی دقاق رحمہ اللہ تعالے **نقل**

کے سطوے پروا ہی اسکے گیا تہائی دین اسکا

است کہ گفت تواضع سہ رکن دارد تواضع بہ قلب ست و بلسان ست و تواضع

بتن ست پس اگر تواضع کند بزبان و بہ تن ہر آئینہ دو ثلث دین او برود

الْجَبَّارُ مشتق ست از جبر و معنی جبر اصلاح کردن چیزے بطریق قہر و اصلاح

چیزے و ہم را جبیار ازند گاہے و گاہے قہر مجرد نیز اما اصلاح مجرد چنانکہ گویند

سجده سهو برائے جبر نقصان بکند یعنی برای اصلاح نقصان

قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ و در تیسیر گفته است

فرمایا حضرت علی نے راضی ہوا اللہ اُن سے اے درست کرنیوالے ہر شکستہ کے

وَقِیْلَ مِنَ الْجَبْرِ وَهُوَ اَنْ يُغْنِيَ الرَّجُلَ مِنْ فَقْرٍ اَوْ يُصْلِحَ

اور کہا گیا ہے جبر اور وہ یہ کہ بے پروا کرد ہوا آدمیکو محتاجی سے یا درست کرے

عَظْمَهُ مِنْ كَسْرٍ اما بمعنی قہر معہود ہم گویند كَمَا يُقَالُ لِلَّذِي

ہڈی اسکی ٹوٹنے سے جیسا کہ کہاجاتا ہو واسطے اسکے

يُقَاتِلُ عَلَى الْغَضَبِ جَبَّارٌ

کہ لڑائی کرتا ہے اوپر غصے کے قہر کرنیوالا ہے۔

پس بندهٔ عارف را باید که واقف شود بوقوف تام بر نفس خود و نقائصها آنرا جبر کند بکمال فضائل و حسن خصائل یعنی در تبدیل اخلاق کوشش نماید و نفس را بر طاعت [illegible] و صحبت طاعت بدارد و از غیر حق نظر بردارد و خود را از التفات خلق نگاه دارد [illegible] آرند مردی بود کثیر العیال اسباب معیشت او تنگ شد خواست تا از وطن خود بیرون رود حق تعالی فرشته را گماشته بصورت مرد جانب وی در قفص [illegible] پیدا شد با مرد گفت که این جانور را اگر هر روز آب و نی دهی [illegible] وظیفه تو باشد مرد قبول کرد و از صبح تا شام آن روز تمام آب دادن طیر مشغول بود سیراب کردنش نتوانست دل تنگ شد آنگاه صاحب طیر گفت من فرشته ام که گماشته حضرت خدا ام [illegible] قسمت تو بتو [illegible] که تو [illegible] آب دادن نتوانی پس چگونه عیال خود بدین قوت رزق رسانی مشغول [illegible] و باز گرد بسوی اہل منتظر [illegible] باش و بسیج در وقت خود [illegible] تراش۔

اَلْمُتَكَبِّرُ اَلَّذِیْ یَرٰی غَیْرَہٗ حَقِیْرًا بِالْاِضَافَۃِ اِلٰی ذَاتِہٖ

تکبر کرنے والا جو دیکھتا ہے غیر اپنے کو ناتوان سا بلاشبکہ طرف اپنی کے

یعنی آنکہ غیرے را بہ نسبت خود حقیر بیند متکبر باشد چنانکہ مالک نظر بر بندہ خود افگند و این نوع بحقیقت نرسد ہیچ یکے را غیر حق تعالٰی پس عارف را باید کہ تکبر کند و پرہیز دار میل بسوی لذات و شہوات دنیاوی۔

فَاِنَّ اٰلِهَتَهُمْ یُسَاهِمُهُمْ فِیْهَا۔

پس تحقیق چارہ پاسے شریک ہین اسکے بیچ اسکے۔

و نیز تکبر کند بہرچہ مشغول کند او را از حق تعالٰی و حقیر بیند ہر مقصود را غیر از وصل الی اللہ بمحبت و عشق حضرت معبود از محبت و عشق ہر موجود کہ باشد متکبر و عظیم القدر ماند و ہیچ چیز را مستحق وبستگی نداند خواجہ یحیی معاذ رازی رحمہ اللہ علیہ از محبت پرسیدند

فَقَالَ هُوَ لَا یَزِیْدُ بِالْبِرِّ وَلَا یَنْقُصُ بِالْجَفَاءِ۔

پس کہا وہ نہین بڑھے ساتہ احسان کے اور نہ کم ہوسا تہ ظلم کے۔

آوردہ اند کہ خواجہ شبلی رحمہ اللہ را مدتے دیوانگی پدید آمد و بود و ایشان را در مجلسی کردہ بودند گروہے بزیارت ایشان رفتہ پرسیدند شما کیستید گفتند نحن احباءک شبلی رحمہ اللہ علیہ ایشان را سنگ زدن گرفت بگریختند

یَا کَذَبَۃُ لَوْ صَدَقْتُمْ لَمَا هَرَبْتُمْ مِنْ بَلَائِیْ

اے جھوٹو اگر سچے تم بیچ محبت میرے کے نہ بھاگتے تم بلا میری سے

اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ فَاِنَّ الْخَالِقَ مِنَ الْخَلْقِ

پیدا کرنیوالا بنانیوالا صورت بنانیوالا پس تحقیق خالق مشتق ہے خلق سے

وَاَصْلُهُ التَّقْدِيرُ الْمُسْتَقِيمُ و استعمال کردہ شدہ در ...

اور اصل اسکے اندازہ کرنا مضبوط

وَهُوَ اِيجَادُ الشَّيْءِ مِنْ اَصْلٍ كَقَوْلِهِ تَعَالَى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اور وہ پیدا کرنا ایک چیز کا اصل سے جیسا فرمانا اللہ تعالے نے پیدا کیا آسمانوں

وَالْاَرْضَ و نیز بمعنی تکوین در استعمال آمدہ است کقولہ تعالے خَلَقَ الْاِنْسَانَ

اور زمین کو مانند قول اللہ تعالے کے پیدا کیا

مِنْ نُطْفَةٍ اَلْبَارِئُ قِيلَ الْبَارِئُ الَّذِي خَلَقَ الْخَلْقَ

انسان کو بوند منی سے پیدا کرنیوالا کہا گیا ہو معنی بارئ کے جسنے پیدا کیا خلق کو

بَرِيًّا مِنَ التَّفَاوُتِ اَلْمُصَوِّرُ مُبْدِعُ صُوَرِ الْمُخْتَرَعَاتِ

پاک تفاوت سے صورت بنانیوالا تو پیدا کرنیوالا صورتوں نکالی ہوئیکا

پس عارف باید کہ ہیچ چیز نہ بیند و ہیچکاسے تصور نکند کہ در ان ظہور قدرت

وعجائب صنع تامل نکند و عیان نہ بیند تا بدین تصور از مفاوقات بخالق ترقی

کند و از ملاحظہ مصنوع بملاحظہ صانع بحبے رسد

كُلَّمَا نَظَرَ اِلٰى شَيْءٍ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ ـ

جب دیکھے طرف ایک چیز کے پاوے اللہ کو نزدیک اس کے

و بعضے از ایشان گفتہ است مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ فِيهِ

نہیں دیکھتا میں کسی چیز کو مگر اور دیکھتا ہوں اللہ کو بیچ اسکے

در خبر است کہ نام مہتر نوح یشکر از سبب بسیاری نوحہ و زاری کہ بر خطاء خود کرد

حق تعالے بوے وحی فرستادہ یا نوح لم تنح پس از رسول علیہ السلام

پرسیدند کہ خطا او چہ بود فرمود روزی سگی را بچشم حقارت دید ـ

فَقَالَ فِي نَفْسِهِ مَا اَقْبَحَهُ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَخَلْقٌ
پس کہا بیچ جی اپنے کے کیا زبون ترہے یہ پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف اسکی خلق کرنا
اَنْتَ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا نقل است از آنکه بزرگے را کسی در خواب دید و پرسید
نہایت زیادہ ہے اس سے۔
کہ حق سبحانہ تعالیٰ با تو چہ کرد گفت استادہ کرد مرا و داد بدست من کتاب
پس در ان کتاب سیئات خود دیدم و خجل شدم فرمود تا از خواندن این کتاب ترا
چارہ نیست گفتم الٰہی تفضحنی فرمان آمد که آن وقت که هیچ شرم نداشتی
فضیحت نکردم اکنون که شرم داشتی تراچگونه فضیحت گردانم و از خواجه معاذ
رحمه الله تعالیٰ اَنَّهُ قَالَ اَنَا وَاحِدٌ مِنَ النَّاسِ اِذَا سَكَتَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ اِذَا نَطَقَ
یہ کہ اسنے کہا میں ایک ہوں لوگوں سے جب چپ رہا اور ایک ہوں انہیں کے جب بولو
یعنی که من یکے از خلائق خدایم و یکے از ایشانم در سکوت و نطق پس ہم چنین دوست دار
مرد عارف را که باشد یکے از او میان من حیث الصورة و یکے از ایشان بود
خلق الغفار فی الاصل بمعنی الستار من الغفر وهو ستر
بیچ اصل کے ساتھ معنی پردہ ڈالنے والے کے مشتق غفر سے اور وہ
الشیء بما یصونه ومعناه انه یستر القبائح والذنوب
ڈھانپنا ایک چیز کا ساتھ اس چیز کے کہ محفوظ کرتا ہے اسکو اور معنی اسکے یہ کہ وہ ڈھانپتا ہے
باسباب الستر علیها فی الدنیا وترك المؤاخذة والعقاب
اور گناہوں کو ساتھ سببوں پوشش کے اوپر انکے بیچ دنیا کے اور چھوڑنے مواخذہ اور عقوبت
علیها فی الآخرة ویصون العبد من اوزارها۔
کے اوپر اس کے بیچ آخرت کے اور بچاتا ہے بندو نکو بوجھوں انکے سے۔

پس سر عارف را باید که بپوشد از برادر مسلم خود از انچه واجب بود پوشیدن
آن را آشکار نکند از مومن مگر چیزے که نیکوترین خصال و افعال او باشد و هرچه
از برادر مسلم برسد ازان درگزارد و رحمت
عبدی لو اتیتنی بتراب الارض ذنوبا اتیتک بتراب
بندے میرے اگر آویگا تو میرے پاس برابر مٹی زمین کے گناہون مین آونگا تیرے پاس برابر
الارض مغفرۃ ما لم تشرک
مٹی زمین کے ساتھ بخشش کے جب تک کہ شرک کرے تو
نیست عجب که ستاره آب طلب کرد یوسف علیه السلام را یابند بلکه عجب ان
ست که گناهگار طلب مغفرت کند پروردگار را یا بد جل جلاله **القہار**
قہار اوست که نسبت هیچ موجودے سرکشی مقہور اوست بقدرت او و مسخر
ست بقضا او و عاجزست در قبض او و حظ عارف ازین اسم آن ست که
کوشش کند در مطیع کردن نفس اماره و نفس لوامه را بقہر و جبر و سعی نماید
در شهوات اماره فانها اعدی عدوک او بروه اند چون ملک الموت
را شربت بچشانند و عزتک لو علمت ان طعم الموت یکون
قسم ہے عزت تیری کے اگر جانتا میں یہ کہ مزہ موت کا ہوتا ہے مانند
مثل هذا لما قبضت روح احد در قصه ابراهیم
اس کے البتہ نہ قبض کرتا میں جان کسی کے۔
آمده است چون نمرود علیه اللعنة با لشکر خود بیرون آمد چهار فرسنگ در چهار فرسنگ
لشکر او بود گفت فمن هذا الرب الذی تدعو الیه حتی یخالف
کہ وہ کون ہے اس رب کو جسکو پکارتا ہے تو تو نکلے ساتھ مخالفت میرے کی

پس ابراہیم علیہ السلام گفت الٰہی تسمع ما یقول ھذا الکلب
اے خدا سنتا ہے جو کہتا ہے یہ کتا

پس حق تعالیٰ فرمان داد مر جبریل علیہ السلام را کہ یک پشہ ضعیف ترین پشہہا ببرد بگمارد جبریل علیہ السلام در جنس پشہہا تفحص کرد پشہ ضعیف و لنگ بیافت آنرا بران لعین تعیین کرد و مسلط ساختہ و جبریل علیہ السلام مر پشہ را گفت کہ سہ روز مہلت بدہ مر لعین را پس آن پشہ در کاسہ سر آن ملعون میگردید و از جا بجانبے شد بعد از ان در دماغ او رفتہ تا چنان بود کہ بہر کہ پیش او بودے بضرب دباغش فرمودے و بدین زدن راحتش افزودے تا بدوزخ رفت سبحان اللہ ہر کہ بحضرت تہار سر فرازی شد تا بد سر او از دست کدا و از دست پشہ لنگ چنین سزا یابد

الوھاب کثیر النعم دائم العطاء۔
بخشش کرنے والا بہت نعمتوں والا ہمیشہ بخشش والا۔

بخشندہ حقیقی اوست کہ خاصیت عطا را او از غرض و بخشش او از عوض و آن کہ بغرض میدہد مستفیض ست و اہبست حظ عارف ازین اسم آن ست کہ غیر او طمعی و توقعی ندارد و ہر چہ دارد در راہ خدا صرف کند۔

حتی الروح خالصا لوجہ اللہ تعالیٰ لا لتوقع جزاء۔
یہانتک کہ جان خالص واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ کے نہ واسطے امید جزا کے۔

آوردہ اند کہ خواجہ شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ یکے را از اصحاب ابو علی ثقفی رحمہ اللہ پرسید کہ کدام اسم از اسماء اللہ تعالیٰ بیشتر بر زبان ابو علی میرود گفت الوھاب خواجہ شبلی گفت و لذلک کثر مالہ یعنی افزونی مال او از تاثیر این ست۔

الرزاق خالق الارزاق و الاسباب التی یتمتع بہا۔

معنی رزاق کے پیدا کرنیوالا رزقون اور سببون کا جن سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے
پس بندۂ صاحب عرفان را باید کہ بداند کہ سزاوار این معنی غیر او نیست پس منتظر
رزق نبود از غیر او و توقع ندارد مگر از حضرت او و بسپارد کارہاے خود را بوی
و توکل کند در حق رزق مگر بسبب وَيَجْتَهِدُ اَنْ يَكُوْنَ وُصْلَةً بَيْنَ اللهِ
اور کوشش کرے یہ کہ ہو سبب درمیان اللہ کے اور
وَبَيْنَ النَّاسِ فِي وُصُوْلِ الْاَرْزَاقِ الرُّوْحَانِيَّةِ وَالْجِسْمَانِيَّةِ
درمیان لوگون کے بسبب پہنچنے رزقون روحانی اور بدنی کے
بعضے را ازین طائفہ پرسیدند فلان از کجا میخورد گفت از انگاہ کہ خالق او را
شناختم در رزاق او شکے ندارم
وَقِيْلَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَوْمًا فِيْ مُنَاجَاتِهٖ اِلٰهِيْ
اور کہا گیا ہے تحقیق حضرت موسیٰ نے اوپر انکے سلام کہا ایک دن بیچ دعا و زاری اپنی کے
اَنَّهٗ لَتَعْرِضُ لِيَ الْحَاجَةُ الصَّغِيْرَةُ اَحْيَانًا نَسْاَلُهَا مِنْكَ
اے خدا یہ کہ البتہ سویدا ہوتی ہے میرے واسطے حاجت چھوٹی کبھی کہ مانگون اسکو آیا تجھسے یا
اَمْ اَطْلُبُهَا مِنْ غَيْرِكَ فَاَوْحَى اللهُ تَعَالٰى لَا تَسْاَلْ غَيْرِيْ حَتّٰى
مانگون اسکو غیر تیرے سے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے نہ مانگ سوائے میرے
مِلْحَ عَجِيْنِكَ وَعَلَفَ شَاتِكَ اَلْفَتَّاحُ اَلْحَاكِمُ بَيْنَ
یہانتک کہ نمک آٹے اپنے کو اور چارہ بکری اپنی کا کھولنے والا حکم کرنیوالا درمیان
الْخَلْقِ وَقِيْلَ هُوَ الَّذِيْ يَفْتَحُ خَزَائِنَ الرَّحْمَةِ عَلٰى
خلق کے اور کہا گیا وہ ہے جو کھولتا ہے خزانے رحمت کے اوپر طرح طرح
اَصْنَافِ الْبَرِيَّةِ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ مُبْدِعُ الْفَتْحِ وَالنُّصْرَةِ

کے خلقت کے اور کہا گیا معنی اسکے تو پیدا کرنے والا فتح اور مدد کا۔
پس عارف را باید کہ بنصرت مظلومان کوشش نماید وہر چہ بر خلق از کارہاے
دینی و دنیائے دشوار بود در آسانی آن بکوشد می آرند کہ صالحے روزی مر پسر
خود را گفت کہ بر تو حاجتے دارم و آن انست کہ ہر سخن امروز از صبح تا شام کہ از
کام تو بیرون آید تمام بر ما عرض کنی پسر قبول کردہ و بہزار تکلف و اہتمام ہمہ
صبح تا شام را بر پدر را عادت کرد روز دیگر پدرش باز ہمچنان فرمود پسر گفت

عَذِّبْنِي بِمَا شِئْتَ وَلَا تُكَلِّفْنِي هٰذَا فَإِنِّي لَا أُطِيقُهُ ۔

عذاب کر مجکو جو چاہے تو اور نہ تکلیف دے مجکو یہ پس تحقیق میں نہیں طاقت رکھتا اسکے
یعنی ہر چہ خواہی عذابم کن وطاقت اینکار ندارم چون انکار آورد پدرش گفت
ای پسر محاسبہ پدر یکروز باین لطف پدری نتوانی محاسبہ عمر دراز بروز جانگداز
کے توانی یَوْمَ لَا يُسْمَعُ مِنَ الْجَوَابِ إِلَّا مَا يَكُونُ صَوَابًا
جس دن کہ نہ سنا جاوے گا جواب سے مگر جو ہو ویگا بہتر

الْعَالِمُ الْبَالِغُ فِي الْعِلْمِ وَقَدْ مَرَّ تَفْسِيرُهُ الْقَابِضُ
عالم وہ کہ جو بہت علم میں اور تحقیق ہو چکی تفسیر اسکے یعنی بیان اسکا بند کرنیوالا

الْبَاسِطُ مُضَيِّقُ الرِّزْقِ عَلَىٰ مَنْ أَرَادَ وَمُوَسِّعٌ لِمَنْ شَاءَ
کھولنے والا تنگ کرنیوالا رزق کا اوپر جسکے کہ ارادہ کرے اور کشایش کرنیوالا واسطے جسکے کہ چاہے

پس عارف باید کہ ہر دو حال را نگاہبان باشد و قبض را عدل بیند و بر آن صابر
باشد و بسط را فضل داند و شکر گوید الْخَافِضُ الرَّافِعُ هُوَ الَّذِي يَخْفِضُ أَعْدَاءَهُ
نیچا کرنیوالا اونچا کرنیوالا وہ ہے جو نیچا کرتا ہے دشمنوں

بِالْإِبْعَادِ وَيَرْفَعُ أَوْلِيَاءَهُ بِالتَّقْرِيبِ وَالْإِسْعَادِ

کوساتہ دوریکی اور اونچا کرتا ہو اپنے دوستوں کو ساتہ ذلیلی اور نیک بختی سے ــ

پس عارف کہ حق سبحانہ تعالے را بدین صفت شناسد باید کہ فروگذارد

را وبرگزیند حق را و بعادی اَعْدَاءَ اللّٰهِ فَيَخْفِضُهُمْ وَيُوَالِي أَوْلِيَا

اور دشمن رکہو دشمنوں اللہ کے کو پس نیچا کر تو انکو اور چاہے دوستوں اسکے

ئِهٖ فَيَرْفَعُهُمْ ونیز درمعنی این دو اسم گفته اند خَفَضَ مَنِ اتَّبَعَ رِضَاهُ وَخَفَضَ

پس اونچا کرے انکو ــ بلند کرے جسنے پیروی کی رضا اسکے کی اور نیچا کرے جسنے پیروی کی

مَنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ آورده اند که مرد را دیدند در هوا قرار گرفته پرسیدند که

خواہشوں اپنے کی

درجه چگونه رسید گفت من مردے ام که هواے نفسانی زیر پا آورده ام وضر

جسمانی برگرفته ام پس حق سبحانہ وتعالے برا هوا مسخر کرده است

الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ يُعِزُّ مَنْ يَشَاءُ وَيُذِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَالْاِعْزَا

عزت دینے والا ذلت دینے والا عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے جسکو چاہے اور عزت در

الْحَقِيقِي تَخْلِيصُ الْمَرْءِ عَنْ ذُلِّ الْحَاجَةِ وَاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ

اصل کیا ہے چھوٹنا آدمی کا ذلت حاجت کے سے اور پیروی خواہشوں کے سے اور

وَجَعْلُهٗ عَلٰى اَمْرِهٖ قَاهِرَ النَّفْسِهٖ ــ

کرنا اسکا اوپر کام اسکے کے غالب واسطے نفس اپنے کے ــ

پس چون حق تعالے دربابے یکے از بندگان اعزاز حقیقی خواهد توفیقی از درگاه

خود همراه او کند وا نرا به بجا آوردن اوامر بر نفس قاهر گرداند وخلاص دهد

اورا از متابعت هوا وخواری نیاز به مخلوقے از وے بردارد واذلال حقیقی برعکس

اعزاز ست پس عارف را باید که حق را واهل حق را اعزاز واکرام کند وباطل و

اهل باطل را خوار دارد واز حق سبحانہ وتعالے توفیق خواهد بانچه اعزاز بیفزاید واز موجبات

از لال پرہیز نماید آور دہ اند کہ مردے بر بادشاہے گذر کرد آن مرد میان مزار دیوار دیدآ
او دور مہجور مگر خدمتگاری بود کہ درون میرفت و مے آمد آن مرد از حال او پرسید
گفتند اِنَّہٗ مَفْقُوْدُ الشَّهَوَاتِ مرد عارف روانہ و برادر و گفت سبحان
خالقے کہ بعد از ہفتاد سال این پند بمن رسانید

مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ بِلَا حِجَابٍ فَعَلَيْهِ بِتَرْكِ الشَّهَوَاتِ

جو ارادہ کرے داخل ہونیکا بغیر پردہ پس لازم ہے اسپر چھوڑنا خواہشون کا

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ قَدْ مَرَّ تَفْسِيْرُهُمَا **الْحَكَمُ الْحَاكِمُ**

سننے والا دیکھنے والا تحقیق گذری ہے تفسیر اُن دونوں کی حکم اور حاکم وہ ہے

اَلَّذِيْ لَا مَرَدَّ لِقَضَائِهٖ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ۔

جو نہیں کوئی رد کرنیوالا واسطے قضاء اسکے کی اور نہ پچھاڑی کرنیوالا واسطے حکم اسکے کے۔

پس بندہ را باید کہ گردن بحکم او نہد و قبول کند امر او و اگر قبول نکند و راضی نشود
بحکم و رضا نباید یعنی قضا البتہ کار خود کند و حکم برنگردد و پس ہر کہ راضی بود بقضاء
او خوش باشد **الْعَدْلُ الْعَادِلُ** اَلْمُبَالِغُ فِي الْعَدْلِ وَحَظُّ الْعَارِفِ

عدل اور عادل زیادتی کرنیوالا عدل بیچ اور فائدہ و حصہ شناس

مِنْهُ اَنْ لَّا يَعْتَرِضَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ تَدْبِيْرِهٖ وَحِكْمَتِهٖ

کا اس اسم سے یہ کہ اعتراض نکرے اوپر اللہ تعالیٰ کے بیچ تدبیر اسکے کے اور حکمت اسکی کے

بَلْ يَرَى الْكُلَّ مِنْهُ حَقًّا وَّعَدْلًا **اللَّطِيْفُ** قِيْلَ مَعْنَاهُ

بلکہ دیکھے سب کو اسکی طرف سے سچ اور عدل مہربانی کرنیوالا کہا گیا ہے معنی اسکے

اَلْمُتَلَطِّفُ كَالْجَمِيْلِ بِمَعْنَى الْمُتَجَمِّلِ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ الْعَلِيْمُ

تلطف کرنیوالا جیسے جمیل بیچ معنی متجمل کے اور کہا گیا ہے کہ معنے اسکے جاننے والا

بخفیات الامور ودقائقها وما لطف منها۔
جاننے والا ساتھ پوشیدہ کاموں کے اور باریکیوں اسکی کے اور جو باریک تر ہیں اس سے
پس بندہ را باید کہ با بندگان خدا نرمی و لطف نماید و بداند کہ حق تعالے دانا ست
فلا یظهر ما لا یحسن المهارة الخبير العليم ببواطن الاشياء
پس نہیں ظاہر کرے جو نہیں نیک ہے ظاہر کرنا اسکا خبیر وہ ہے کہ جاننے والا اندر کی چیزوں کے
پس بندہ را باید کہ از باطنے احوال خود با خبر بود با صلاح آن بکوشد۔
آوردہ اند کہ مردے بر خواجہ بایزید رحمہ اللہ تعالے آمد و گفت ای شیخ مردمان باران
محتاجند از خدا بخواہ باران رحمت فرستد ابو یزید رحمہ اللہ تعالے بغلام اشارہ
کرد و فرمود اصلح المیزاب پس غلام ہمچنان در درست کردن ناودان بود
کہ باران بیامد و بایزید ہیچ نگفت و دعاے نکرد الحلیم حلیم آن بود کہ اثر
غضب در عقوبت کردن بشتابی نباید و بانتقام سرعت نکند۔
وحظ العبد منه ان يتخلق به ويحمل نفسه على كظم
اور فائدہ بندہ کا اس اسم سے یہ کہ خوپذیر ہو ساتھ اسکے اور اٹھاوے نفس اپنے کو اوپر کہانے
الغيظ واطفاء نائرة الغضب۔
غصہ کے اور بجھانے چنگاری غصہ کے۔
آوردہ اند چون بر مہتر ابراہیم علیہ السلام ملکوت السموات والارض
بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی
نمودہ شد گناہگارے در گناہے بود بدید و گفت اللهم اهلكه فاهلكه الله تعالى
اے خدا ہلاک کر اسکو پس ہلاک کیا اسکو اللہ تعالی نے۔
پس دیگرے را دید ہمچنان ہلاک او دعا بد کرد او نیز ہلاک شد ہمچنین سہ کس بدعائے

او علیه السلام هلاک شدند چهارم کس را میخواست که دعا کند فرمان شد ای
ابراهیم اگر گناهگاران را بوقت گناه هلاک گردانم هیچ یکی نماند ولکن در تقصیر
علم و تاخیرست تا ایشان بعد از گناه استغفار یا احتراز نمایند فلا یکونا شیئ
العظیم استعمال این اسم در حق هر شیئ که کبیر الجثه بود آمده است۔
کالجمل والفیل والارض والسماء اما العظیم المطلق
جیسے اونٹ اور ہاتھی اور زمین اور آسمان لیکن عظیم مطلق وہ ہے کہ پہنچے
فالبالغ الی اقصی مراتب العظمة۔
والا طرف انتہا مرتبوں بزرگی کے یعنی حد انتہا سے ملے
چنانکه عقل از تصور عاجز آید و احاطت بصیرة بکنه او نرسد آن حق سبحانه وتعالی
ست پس بنده عارف باید که بتوجه حضرت عظیم در انقیاد اوامر و نواهی نفس خود را
همیشه حقیر و ذلیل دارد و آورده اند که مهتر سلیمان علیه السلام روزی از حضرت عزت
درخواست کرد که یکروز جمیع حیوانات را مهمان دارد حق سبحانه وتعالی اذن داد،
سلیمان علیه السلام در جمع کردن طعام مدة طویل مشغول بود حق تعالی ماهی را از دریا
فرستاد و آن مجموعه را بیک لقمه فرو برد وهل من مزید گفت
تا مهتر سلیمان علیه السلام در جواب او گفت لم یبق لی شیئ یعنی برما
چیزی از جنس طعام نماند و از ماهی پرسید که هر روز چندین طعام میخوری گفت ای
پیغامبر خدا وظیفه من سه چند این بود مگر این روز که تو مهمان کردی غیر از این چیزی
دیگر نرسید فلبیک لم تضفنی الغفور کثیر المغفرة
پس کاہے کو مہمانی کرتا تو مجھے — غفور بڑا بخشش والا
وهو صیانة العبد عما یستحقه من العقاب للتجاوز عن ذنوبه

اور وہ بچاتا بندے کا اس چیز سے کہ لائق ہے اسکو عذاب سے واسطے درگزر کرنیکے گناہوں اسکو

وَالْغَفَّارُ اَبْلَغُ لِزِيَادَةِ بِنَائِهٖ الشَّكُوْرُ

ہے اور غفار بیچ زیادہ مبالغے واسطے زیادتی اصل اسکی کے۔

آنکہ ثواب جمیل بخشد مر بندگان را بر عمل قلیل وَقِيْلَ هُوَ الْمُثْنِيْ عَلَى الْعِبَادِ

اور کہا گیا وہ ثنا کرنیوالا اوپر بندوں اطاعت

الْمُطِيْعِيْنَ وَقِيْلَ هُوَ الْمُجَازِيْ عَنْ شُكْرِهِمْ۔

کرنے والونکے اور کہا گیا ہے وہ بدلا دینے والا ہے شکر انکی سے۔

و مر بندہ را باید کہ نعمتہای حق سبحانہ تعالےٰ را بشناسد و بشکر آن قیام کند و در شکر آن

آدمیان باشد بدانچہ از ایشان بہبد چنانکہ گفتہ اند۔

مَنْ لَّمْ يَحْمَدِ النَّاسَ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ۔

جسنے نہ تعریف کی لوگونکی نہ تعریف کی خدا کے۔

آوردہ اند کہ مردے را بعد وفات او در خواب دیدند پرسیدند کہ حق تعالےٰ با تو

کرد گفت حساب کردند مرا و پلہ نیکے سبک آمد پس چیزے بطریق ہمیان در آن پلہ

بینداختند گفتم این چیست گفتند آن خاک ست کہ در گور مسلمانی انداختہ بودے

اما شکر بر انواع است شکر تن وَهُوَ اَنْ لَّا يَسْتَعْمِلَ جَوَارِحَكَ فِيْ غَيْرِ

اور وہ یہ کہ کام میں نلاوے اعضا اپنے کو بیچ غیر

طَاعَتِهٖ و شکر دل وَهُوَ اَنْ لَّا يَشْتَغِلَهٗ بِغَيْرِ ذِكْرِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ

اور وہ یہ کہ نہ مشغول کرے اسکو بغیر یاد کرنے اسکے اور پہچان اسکی کے

صفات اسکی کے

و شکر زبان آن ست کہ مشغول دارد بہ ثنا و مدح حضرت او و شکر مال آنست

کہ در غیر رضاء و محبت حق سبحانہ و تعالےٰ خرچ نکند الْعَلِیُّ

فَيَتَّلُ مِنَ الْعُلُوِّ معنی آن ست کہ حقتعالے بالغ ست در علو چنانکہ ہر علو بہ نسبت علو او پست ست پس بندۂ عارف را باید کہ خوار دارد نفس خود را در طاعت حق تعالے و کوشش کند در تحصیل علم و عمل تا ہر جنس انسانی در کمالات نفسانی بعلو رسد و دیگرا علمی و عملی فوقیت یابد چون موسے علیہ السلام را فرمان شد کہ بر یکے از کوہا کلام حضرت ما بشنوی ہر یکے از کوہہا گمان بردند مگر طور سینا کہ از ہمہ خورد و تر بود حقتعالے تواضع او قبول کردہ و این نعمت ہمو را ارزانی فرمودہ و نیز آوردہ اند کہ روزے شکایت کرد بلال از ابی ذر کہ مرا بسیاہی نسبت کردہ و درشت گفت۔ رسول علیہ السلام فرمود مر ابے ذر رضی اللہ عنہ را

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ بَقِيَ فِيْ قَلْبِكَ شَرَفٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ

آیا نہ جانا تو نے یہ کہ باقی ہے یا بسیج دل تیرے ایک بزرگی وقت جاہلیت کے سے

پس بنہاد ابے ذر رخسارۂ خود بر زمین و سوگند خورد کہ بر ندارم تا بلال بر رخسار من پا ننہد

اَلْكَبِيْرُ نقیض الصَّغِيْرِ و استعمال این دو لفظ در حق جسم باعتبار مقدار ہا ست و باعتبار مراتب بحسب علو و دنو نیز آمدہ است

اَلْحَفِيْظُ آنکہ در حمایت حفظ اوست ہر موجودے از زوال و از صیانت اوست کہ متضادات بعضے از بعضی سلامت می ماند از اختلال۔

وَيَحْفَظُ عَلَى الْعِبَادِ اَعْمَالَهُمْ وَيُحْصِيْ عَلَيْهِمْ اَفْعَالَهُمْ وَاَقْوَالَهُمْ

اور نگاہ رکھتا ہی اوپر بندونکے عمل انکے اور شمار کرتا ہی اوپر انکے فعل انکے اور قول انکے

پس بندہ را باید کہ نگاہدارد دستر خود را از اتباع شبہات و بدعت و جوارح خود را از اتیان عصیان و خلاف و صیانت ورزد۔

وَحَظُّ الْعَارِفِ خُصُوْصًا اَنْ يَحْفَظَ بَاطِنَهُ عَنْ مُلَاحَظَةِ

اور فائدہ خدا شناس کا خصوص یہ کہ نگاہ رکھے باطن اپنے کو ملاحظہ غیرون

الاغیار وظاہرہ عن موافقۃ الفجار۔

کے سے اور ظاہر اپنا سے ملنے بدکارون کے سے۔

ازا بو علی دقاق نقل است کہ او گفت میراث رسید مر بعضے صلحا زادہ را از

درم پس گفت الہی من خود بہ تحقیق محتاج ہستم اینکو نتوانم نگاہداشت این

جملہ را در حضرت خود نگاہدار و وقت حاجت بمن برسان این بگفت و تمام

تصدق کرد پس ہیچ گاہ محتاج نشد و ہر گاہ کہ چیزے خواستی بدر انشا

برسیدے المقیت خالق الاقوات البدنیۃ والروحانیۃ

معنی اس نام کے پیدا کرنیوالا قوتون بدنی اور روحانی کا

پس بندہ حضرت او را باید کہ تابع بود و نادی باشد و ہر گرسنگان را طعام دہد

و تشنگان را آب دہد و گفتہ اند ان اللہ جعل قوت الاشباح الطعام

تحقیق اللہ نے پیدا کیا قوت بدن کے کھانا اور پینا اور

والشراب وقوت الارواح المعانی والعقل الذی [illegible]

قوت روحون کے معانی اور عقل کہ جس سے سب چیزون کی تمیز ہے

سے آرند کہ جبریل علیہ السلام بر آدم صلوۃ اللہ تعالی

وسلامہ علیہ سہ چیز آورد عقل و دین و حیا و گفت یکے ازین قبول کن آدم

علیہ السلام عقل اختیار کرد پس جبریل علیہ السلام آن دو را گفت کہ شما ہم

او را یکم قبول کرد گفتند ما نیز ہمچنین مارا ہم فرمان ست کہ با عقل باشیم ہر کجا کہ باشد۔

الحسیب الکافی فی الامور قال اللہ تعالی و

معنی اس اسم کے کفایت کرنیوالا سب کامون کا فرمایا اللہ تعالی نے او

مَن یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسْبُہٗ۔

جو بھروسا کرے اوپر اللہ تعالیٰ کے پس وہ کفایت ہے اسکو۔

وبعضی گویند حسب بمعنی محاسب ست کالجلیس والندیم

مانند ہم نشین اور مصاحب کے

وبعضی گویند حسیب بمعنی شریف ست کہ حسب شرف را گویند پس بندہ باید کہ
ازینمعنی بہرہ مند باشد پس کوشش کند در کفایت کردن در برآوردن حاجات
محتاجان ویحاسب نفسہ قبل ان یحاسب ویشرف نفسہ بالمعرفۃ الٰہی
اور حساب کرے نفس اپنے کا پہلے اس سے کہ حساب کیا جاوے اور بزرگ کرے نفس اپنے کو ساتھ معرفت الٰہی کے

آوردہ اند از فتح موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہ شبے در خانہ خود آمد روشنائی چراغ
وہیچ طعام وہیچ خوردنی نیافت پس در ثنا وحمد وشکر حضرت او وتضرع وزاری
مشغول شد ومنت حق سبحانہ وتعالیٰ بر خود دانست وگفت

الٰہی بای سبب وای وسیلۃ واستحقاق عاملتنی

الٰہی ساتھ کس سبب کے اور کس وسیلہ کو اور لیاقت کے معاملہ کیا تو نے مجھ سے

بما تعامل اولیائک۔

ساتھ اس چیز کے کہ معاملہ کیا جاتا ہے ان لوگوں سے۔

مروی است از ابراہیم بن ادہم او گفت کہ شبے در بیت المقدس زیر صخرہ مشغول
بودم کہ دو فرشتہ از آسمان فرود آمدند وگفت یکی از ایشان مر دیگرے را
اینجا کیست گفت ابراہیم ست گفت آنکہ درجہ از درجات او نقصان شدہ است
آن دیگر گفت از چہ سبب گفت کہ او در بصرہ از دکانی خرما بخرید پس یک خرما
صاحب دکان نادانستہ در خرما او افتاد پس گفت ابراہیم رحمۃ اللہ بامدادان

رخ به بصره نهادم وبازار آن دکان خرما بخریدم ویک خرما خود در خرما او
انداختم و در بیت المقدس آمدم باز بهیچان مشغول بودم که آن دو فرشته بیامد
و باز بهیچان رسید اینجا کیست دیگری گفت ابراهیم گفت آنکه درجه او بنیابکه بود

الجليل المنعوت بنعت الجلال وهي من الصفات
معنی جلیل کے تعریف کیا گیا ساتھ تعریف بزرگی کے اور وہ صفتون پاکی کی سے
التنزيهية كالقدوس وحظ العبد منه ان يزكي
جیسے نام قدوس یعنی بہت پاک اور فائدہ بندہ کا اس اسم سے یہ کہ پاک کرے
نفسه عن العقائد الزائغة والجهالات الباطلة و
نفس اپنے کو اعتقادون کج سے اور جہالتون باطل سے اور
الاخلاق الذميمة والافعال القبيحة الكريم
خلقتون بری سے اور کامون نہ بہون کے سے . معنی کریم کے
الذي يعطي من غير مسألة ولا وسيلة وقيل المقدس
جو بخشش کرتا ہے بغیر مانگے اور بغیر وسیلہ کے اور کہا گیا ہے پاک کرنیوالا
عن النقائص والعيوب من قولهم كريم الافعال
نقصانون اور عیبون سے قول انکے سے کریم الافعال
لنفائسها ومنه سمي شجرة العنب كرما
واسطے نفائس انکے کے اور اسی سبب سے درخت انگور کو کرم کہتے ہین

ونصیب بنده ازین آن ست که تخلق کند باخلاق حضرت وی و انچه وعده داده ان
کوشد که بی سوال بود و تجنب کند از اخلاق ردیه و افعال موذیه الرقيب
الحفيظ الذي يرقب الاشياء ويلاحظها ولا يعزب

اپنے رقیب کے نگاہ رکھنے والا جو نگاہ رکھتا ہے چیز کو اور بلا خطا میں رکھتا ہے اسکو اور

عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۔

چھپا اس سے ہموزن ایک چیونٹی کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے

پس بہرۂ عارف ازین اسم آن ست کہ دائم در نگاہبانی احوال نفس باشد و ہوشیار بود تا شیطان فرصت نیابد و بدوام مراقبہ کوشد و مراقبہ نزدیک این طائفہ آن ست کہ غالب شود ذکر دل تا بداند کہ حقتعالے مطلع ست بروے در ہر حالے کہ باشد پس ہر دم از سطوت و عقوبت او ترسان باشد

قَالَ اللّٰهُ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرَىٰ **الْمُجِيبُ** هُوَ الَّذِي يُجِيبُ

فرمایا اللہ تعالی نے کیا نہیں جانتا ہے کہ اللہ دیکھتا ہے   یعنی مجیب وہ ہیں جو قبول کرے

دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَاهُ۔

پکار پکارنیوالی کی جب پکارتا ہے اسکو

پس بندہ را باید کہ اجابت کند پروردگار خود را و آنچہ امر و نہی کردہ است وپیش آید مردمان را بحسن جواب **الْوَاسِعُ** مشتق ست از سعۃ و از روے حقیقت استعمال این لفظ باعتبار مکان ست پس اطلاق این بہمین معنی بر حقتعالے جائز نیست و مجازا در علم و انعام و غنی استعمال کردہ میشود و اینجا ہمان مراد باشد۔

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے اور سما لیا تو نے ہر چیز کو رحمت میں اور علم میں

پس بہرۂ بندہ ازین اسم آن ست کہ طبع باید کہ جواد باشد و بذات غنی بود چنانکہ برفتن و کم شدن ہیچ چیز غمگین نشود و دل تنگ نگردد و ہر گاہ بزرگے را ہیچ بیند کہ بجہا بسیار بجا آورده و بود شیبہ دل او را تا گے پیدا آمد و وقت او خوش شد تماشا جات

خود گفت الٰہی چندین از بہر حج بروح رسول علیہ السلام بخشیدم و باقی دیگر جملہ مسلمانان را پس ہاتف آواز داد و سَیَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ غَدًا مَنْ اَوْلٰى مِنَّا بِالْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

قریب ہی کہ جانیں لوگ جماعت کو کل کو کون بہتر ہم سی ساتھ بخشش و کرم کے

مے آرند کہ وزیرے ہر ابو الحسن ثوری رحمہ اللہ مبلغے مال فرستاد تا بر اصحاب خود خرج کند ابو الحسن رحمہ اللہ آنرا در یک خانہ انداختہ و فقرا را گفت کہ بردارید ازین مال ہر یکے شما بقدر حاجت خود پس بعضے ازین درویشان دانق و بعضے نصف دانق و بعضے درہم و بعضے بیشتر برداشتند پس ثوری گفت

قُرْبُكُمْ مِنَ الْحَقِّ وَبُعْدُكُمْ عَلٰى مِقْدَارِ مَا اَخَذْتُمْ

نزدیکی تمہاری حق سے اور دوری تمہاری اوپر اندازہ اس چیز کے ہے کہ لیا تم

اَلْحَكِيْمُ ذُو الْحِكْمَةِ وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ كَمَالِ الْعِلْمِ

معنی حکیم کے صاحب حکمت اور وہ عبارت ہے کمال علم سے

وَاِحْسَانِ الْعَمَلِ وَالْاِتْقَانِ فِيْهِ وَقِيْلَ هُوَ مُبَالَغَةُ الْحَاكِمِ

اور نیک کرنے عمل کے اور مضبوط کرنے بیچ اس کے اور کہا گیا وہ مبالغہ حاکم کا ہی

وحظ عارف ازین اسم آن ست کہ کوشش کند در کامل کردن قوت علمی بتحصیل معارف الٰہی و قوت عملی نیز کامل کند بسبب صاف کردن نفس از رذائل و از میل بسوی دنیا و از رغبت آوردن بزینت ہائے آن بسبب دور

بودن از آنچہ دوری افزاید از حضرت حق

اَلْوَدُوْدُ مُبَالَغَةُ الْوَادِّ وَمَعْنَاهُ الَّذِيْ يُحِبُّ الْخَيْرَ

ودود مبالغہ کا صیغہ ہے ودّ کا اور معنی اسکے جو دوست رکھتا ہی نیکی کو

لِجَمِيْعِ الْخَلَائِقِ وَيُحْسِنُ اِلَيْهِمْ فِي الْاَحْوَالِ كُلِّهَا

واسطے تمام خلائق کے اور نیکی کرتا ہی طرف انکے بیچ تمام احوال انکے

وَقِيلَ الْمُحِبُّ لِأَوْلِيَائِهِ وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ أَنْ يُرِيدَ لِلْخَلْقِ

اور کہا گیا چاہنے والا اپنے دوستوں کا۔ اور فائدہ بندے کا اس سے یہ کہ چاہے واسطے خلق

مَا يُرِيدُ لِنَفْسِهِ وَيُحْسِنُ إِلَيْهِمْ حَسْبَ قُدْرَتِهِ وَوُسْعِهِ

کے جو چاہے واسطے اپنے اور نیکی کرے ان سے موافق اپنی قدرت و مقدور کے

وَيُحِبُّ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ۔

اور چاہے نیکوں کو بندوں اس کے۔

نقل است از ابو علی دقاق او گفت که مشائخ رحمہم اللہ گفتہ اند۔

إِنَّ لِبَيْتِنَا لَا يَصْلُحُ إِلَّا لِأَقْوَامٍ كَرَّمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى

تحقیق راہ ہماری نہیں اصلاح کرتی ہے مگر اس قوم کو بزرگی دی ہے اللہ تعالی

بِأَرْوَاحِهِمُ الْمَزَابِلَ الْمَجِيدُ مُبَالَغَةُ الْمَاجِدِ مِنَ الْمَجْدِ

مجید ماجد کا مبالغہ ہے مشتق ہے مجد سے

وَهُوَ سَعَةُ الْكَرَمِ وَحَظُّ الْعَبْدِ مِنْهُ أَنْ يُعَامِلَ

اور وہ کشادگی بخشش کی ہے اور فائدہ بندے کا اس سے یہ کہ معاملہ کرے

النَّاسَ بِالْكَرَمِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ۔

لوگوں سے ساتھ بخشش اور نیک عادت کے۔

وبزرگترین احسان بسیار کردن آن است که اوقات ایشان را صیانت کنند ودلها را عمارت کنند که نعمت اصلی نعمت دل است ومحنت اصلی محنت قلوب

نقل است از ابی حبیب الله حنیفت او گفت که دیدم من پیغمبر را در خواب

با چرخی از مردمان الحاح میکردی میگفت۔

اِرْحَمُونِی فَاِنِّی رَجُلٌ صُوفِیٌّ ذَهَبَ مِنِّی رَاسُ مَالِی
رحم کرو مجکو پس تحقیق مین ایک مرد صوفی ہون گیا مجہ سے راس مال میرا
فَقُلْتُ لَهُ اَلصُّوفِی فِی رَاسِ مَالٍ فَقَالَ نَعَمْ کَانَ
پس کہا مین واسطے اسکے کیا واسطے صوفی کے اصل مال ہو پس کہا ہان تہا واسطے میرے
قَلْبٌ فَفَقَدْتُهُ اَلْبَاعِثُ هُوَ الَّذِی یَبْعَثُ مَا فِی الْقُبُوْرِ
دل گم کیا مین نے اسکو وہ ہی جو کہ اٹہا ویگا انکو جو قبر و نمین ہین
وَیُحْیِی الْاَمْوَاتَ یَوْمَ النُّشُوْرِ وَقِیْلَ هُوَ بَاعِثُ الرُّسُلِ اِلَی الْاُمَمِ
اور زندہ کریگا مردونکو قیامتکے دن اور کہا گیا اٹہانیوالا پیغمبرونکا ہو طرف امتون کے
پس مومن را باید کہ ایمان آرد بوقت بعث و در صلاح معاد و استعداد
آن مبالغت نماید و مرتنہا مردہ را و دلہا افسردہ را کہ بکثرت گناہ و از تاریکی
جاہلیت سیاہ شدہ اند بتعلیم و تذکیر و ارحیا ر آن بکوشد تا اگر عیاذاً باللہ تعالے
بے استعداد آخرت از جہان برود خسارت عظیم باشد۔
نقل ست از ربیع بن خثیم رحمہ اللہ تعالے او گفت کہ گزشتم من بمکتبے
پس کودکے را دیدم کہ میگریست پرسیدم از چہ میگریی گفت فردا روز پنجشنبہ
ست آموختہ بر استاد عرض باید کرد و من یاد ندارم پس باخود گفتم کہ حال ما
در ان روز کہ از کردارہای گزشتہ پرسند چگونہ خواہد بود۔
نقل ست کہ گفت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مر حسن بن علی علیہما السلام را کہ عجب
دارم از خلق چگونہ کسے از دست ایشان نجات یابد بدین آلودگی گناہان کہ کردند
پس گفت حسن علیہ السلام کہ عجب دارم از سعۂ رحمت حق سبحانہ از ان پس
کہ از خلق ہلاک شود پس گفت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

اللہ تعالیٰ کی صفت حیث یسمی الشہید من الشہود

الشہید ... شہود سے [illegible]

أي الحضور ومعناه العليم بظاهر الأشياء وما يمكن

اور وہ علم ... اور معنی اسکے جاننے والا ساتھ ظاہر اشیا کے ... جسکا ممکن ہے

مشاهدته كما أن الخبير هو العالم ببواطن الأشياء

شاہدہ اسکا جیسا کہ نام ... خبیر ہے جاننے والا ساتھ پوشیدہ چیزوں کے ہے

مما لم يمكن الإحساس بها

اور اس چیز کے جسکا نہیں ممکن ہے احساس ساتھ اس کے

الحق الثابت وسائر موجودات را

من حيث أنها ... الموجود ... وثبوتے نیست

الا ... كل شيء ما خلا الله باطل و بعضے گویند کہ حق اسـت

خبر دار ہو کل شی سوا اللہ کے باطل ہے

أي مظهر الحق والموجد للشيء بحسب ما يقتضيه الحكمة

یعنی ظاہر کرنیوالا واسطے حق کے اور ایجاد کرنیوالا واسطے ہر شی کے موافق اسکے کہ مقتضی ہو حکمت

ہر بندہ را باید کہ ... حق داند و ... اورا باطل ... [illegible]

حکایت کنند او گفت ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چون شب شد مرد را درخواب نمودند اثرت الصدقة على اختيارك

اختیار کیا تونے ایثار کو اوپر اختیار اپنے کے

فلا جرم قد منا ثیابك على ثیاب غیرك فلما استیقظ سُرّ

پس بیشک کیا مقدم ہم نے کپڑے تیرے کو اوپر کپڑوں غیر تیرے کے پس جب جاگا تو خوش ہوا

بتلك الرؤیا وتصدق بجمیع ماله وصار شیخ وقته

ساتھ اس خواب کے اور خیرات کیا تمام مال اپنا اور ہوگیا شیخ وقت کا اپنے

الوکیل القائم بامور العباد وبتحصیل ما یحتاجون

معنے وکیل کے قائم ہے ساتھ کاموں بندوں کے اور حاصل کرنے اس

الیه وقیل الموکول الیه تدبیر البریة

چیز کے کہ محتاج ہوتے ہیں طرف اسکی اور کہا گیا سپرد کیے گئے طرف اسکی تدبیر خلق کے

پس بنده را باید که متوکل بود وبتوکل نام ور از استمداد غیر او همی با استعانت

او اکتفی کند قیل من علامات التوحید کثرة العیال على

کہا گیا نشانیوں توحید سے زیادتی کنبہ کی اوپر

بساط التوکل نقل است که خواجه ممشاد علو دینوری گذشت که مرا

بچھونے توکل کے

صد درم قرضی بود وشبی همی آن بر دل غالب آمد دل تنگ شدم درخواب

دیدم که گویند ومیگویند یا بخیل اخذت هذا المقدار اخذنا

اے بخیل سے لیا تونے یہ اندازہ لیے

علیك الاخذ وعلى العطا پس از خواب بیدار شدم وحساب آن با

اوپر تیرے لینا اور میرے اوپر بخشش کرنا۔

چندان فتوح رسید که از قرض کلی فارغ آمدم **القوي المتين** القوة
تطلق على معان اقصاها القدرة التامة والبالغة

زور اسکے معنی قوت اطلاق کی جاتی ہے اوپر چند معنوں کے انتہا اسکا قدرت پوری اور بڑی ہے
الى الكمال والله تعالى قوي بهذا المعنى والمتانة شدة الشيء
طرف کمال کے اور اللہ تعالی قوی ہے ساتھ اس معنی کے اور مضبوطی کیا ہے سختی ایک چیز کی اور مضبوطی اسکی
واستحکامه پس حق تعالی ست که بعون وعنایت هیچ کس محتاج نیست بلکه
توانای و قادر است چنانکه اگر خواهد تلف کند و هلاک گرداند آنرا که دعوی
بر توانای قدرت دارند و خودرا بغلط قوی پندارند می آرند چون قوم حضرت
نوح علیه السلام را وقت هلاک رسید پسر نوح علیه السلام پسر را بکشتی سوار
شدن فرمود و او نافرمانی شد و اخذته العزة بالاثم
پکڑا اسکو عزت نے ساتھ گناہ کے
بر کوهی بر آمد بگشت خواست و خانه آبگینه ساخت و خود را درون آن انداخت
حق تعالی برای درستی قول لا عاصم الیوم بکثرت بول او را مبتلا کرد
چندانکه خانه پر شد و او غرق گشت **الولي** المحب الناصر وقيل
دوست رکھنے والا اور مدد کرنے والا اور کہا گیا ہے معنی اسکے کارسازی کرنیوالا
معناه متولي امر الخلائق وحظ العبد منه ان يحب
کام خلق اللہ کا اور نصیبہ بندہ کا اس اسم سے یہ ہے کہ دوست رکھے اللہ کو اور رسول اسکے کو
الله ورسوله ويحب اولياءه ويجتهد في نصرة
اور دوست رکھے دوستوں اسکے کو اور کوشش کرے بیچ مدد اسکے کے اور دشمنوں اسکے کے
ويقهر اعداءه و علامت محبت حق تعالی مر بنده را آن است که توفیق

خیر ارزانی دارد و اگر قصد خطوری کند از ان نگاهش دارد و اگر تقصیر بطاعت نخوند
نیاید و نیابد از حضرت مولے خیر توفیق و تایید و این علامت سعادت است و امارت
شقاوت برخلاف است و من امارات ولایته ایضا ان یرزقه
مودة فی قلوب اولیائه الحمید المحمود المستحق

یعنی اس نام کے تعریف کیا گیا لایق واسطے
للثناء فانه الموصوف بکل کمال المولی بکل نوال وان
ثنا کے پس تحقیق وہ وصف کیا گیا ساتہ ہر کمال کے صاحب دینے والا ساتہ ہر بخشش کے
من شیء الا یسبح بحمده بلسان الحال فهو الحمید المطلق
اور نہاین کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتہ تعریف اسکی کو ساتہ زبان حال کے پس وہ تعریف کیا گیا مطلق ہے

می آرند کہ داود علیہ السلام در مناجات خود گفت
الهی اشکرک وشکری لک نعمة منک
اے خدا شکر کرتا ہوں تیرا اور شکر میرا واسطے تیرے نعمت ہے تجہ سے حق سبحانہ بروے وحی
فرستاد الان قد شکرتنی المحصی العالم الذی یحصی
اب شکر کیا تونے مجہ کو شمار کرنیوالا جاننے والا جو شمار کرتا ہے جانی
المعلومات ویحیط بها احاطة العاد لما یعده
گئی چیزون کا اور گہیر تا ہے اسکو گہیرنے کرگنے والا اسکو ساتہ گنتی اپنے کے
پس ہر کہ دانست کہ حق تعالے شمارہ و مہار اور اپس از ادب باز بست حفظ
انفاس و نگاہداشت حواس
المبدئ المعید المحیی الممیت معانی هذه الاسماء
پہلے پیدا کرنیوالا دوہرانیوالا زندہ کرنے والا مارنیوالا معانی ان ناموں کے

بَیِّنَۃٌ اَلْحَیُّ ذُوالْحَیٰوۃِ وَھُوَ الْفَعَّالُ الْمُتَدَارِکُ

ظاہر ہیں زندہ صاحب زندگی اور وہ کرنیوالا ہے پانے والا ہے

مے آرند مردے مر مردی دیگر را نوشتہ کہ فلان دوستم وفات یافتہ واز بسیاری

گریستم ہر زندہ ان شخص جواب نوشتہ چرا کسی را دوست داشتے کہ او بمیرد

اَلذَّنْبُ لَکَ حَتّٰی اَحْبَبْتَ الْحَیَّ الَّذِیْ یَمُوْتُ ھَلَّا اَحْبَبْتَ

گناہ تیرا ہے یہان تک کہ دوست رکھا تونے زندہ کو جو مریگی کیون نہ دوست رکھا تو

حَیَّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ حَتّٰی لَا تَبْکِیْ

زندہ کو جو نہ مرے یہانتک کہ نہ روئے

اَلْقَیُّوْمُ اَلْقَائِمُ بِنَفْسِہٖ اَلْمُقِیْمُ لِغَیْرِہٖ وَھُوَ عَلٰی اِطْلَاقِ

تو معنی اس نام کے ٹھہرنیوالا ساتھ ذات اپنی کے ٹھہرانیوالا واسطے غیر اپنے کو اور وہ اوپر اطلاق

الْعُمُوْمِ لَا یَصِحُّ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قِیْلَ مَنْ اَھَمَّ

عام کے نہین صحیح ہوتا مگر اوپر اللہ تعالے کے کہا گیا جسنے اہتمام کیا

لِلْخَیْرِ لَیْسَ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ قَدْرٌ

واسطے خیر کے نہین اسکو اللہ کے نزدیک مرتبہ۔

واین ازجہت آن گفتہ اند کہ نباید مراہل تحقیق را اہتمام بودن بخیر وغیر وبزرگی

گفتہ است کہ جمیع کراستہاے دنیاوی وآخروی است۔ اقل عند اللّٰہ

کمتر نزدیک اللہ کے

از گدایے بنزد سلطانے پس ہر کہ بخواہد از سلطان وقت گاہی را

فَقَدْ صَغُرَتْ ھِمَّتُہٗ اَلْوَاجِدُ ھُوَ الَّذِیْ یَجِدُ کُلَّمَا

پس تحقیق کمتر ہوئی ہمت اوسکے پانیوالا وہ ہے جو پاتا ہے جب

یَطْلُبُہٗ وَیُرِیْدُہٗ وَلَا یَفُوْتُہٗ شَیْءٌ مِّنْ ذَالِکَ وَقِیْلَ الْغَنِیُّ مِنْ نَوْعٍ

طلب کرتا ہے اوسے اور ارادہ کرتا ہے اوسکو اور نہین فوت ہوتی اوسکو کوئی چیز اوس سے اور کہا گیا بے پروا فایدہ کی

امام بو علی رودباری را پرسیدند از وجد در حالت سماع پس گفت

مكاشفة الاسرار الى مشاهدة المحبوب

کھولنا بھیدوں کا طرف مشاہدہ معشوق کے

و گفته اند لا یضر نقصان الواجد مع نقصان العلم

نہیں نقصان کرتا نقصان وجد کرنیوالے کا ساتھ نقصان علم کے

و گفته اند که نزدیک خواجه سری سقطی رحمه الله تعالی ذکر وجد افتاد پس فرمود که

يبلغ بحيث يضرب وجهه بالسيف فلا يحسه الواجد

پہنچتا ہے ساتھ اس طرح کے کہ مارا جاتا ہے منہ اپنا ساتھ شمشیر کے پس نہیں خبردار ہوتا اسکو واجد

بمعنى المجيد الواحد الاحد المتعالي عن التجزي فان الواحد

بمعنی بزرگ ہے واحد ایک اکیلا بلند مرتبہ جزو جزو ہونے سے پس تحقیق واحد

يطلق و يراد بها عدم التجزية والانقسام

اطلاق کیا جاتا ہے اور مراد لیجاتی ہے اوسی عدم تجزیہ اور عدم انقسام

اینجا بهمین معنی است و اطلاق این لفظ بر قلیل و کم آمده است اما لفظ احد

برای این معنی کم بسیار آمده است و قيل الاحد الذي لا يكون له نظير في الافعال

اور کہا گیا احد یہ کہ نہو اسکو نظیر بیچ فعلوں کے

خواجه جنید رحمه الله گفته است التوحيد افراد القدم من الحدوث

توحید یکتا کرنا قدم کا نو پیدا ہونے سے

بعضی گفته اند علامت صحت توحید آن است که اشیا [illegible] از نفس ساقط شود

چنانکه گوید این خبر است یا ازین خبر است یا همین نیست

وقيل ستر الخلق بظهور الحق الصمد [illegible]

اور کہا گیا [illegible] اللہ کے معنی صمد کے [illegible] اسکو قصد

البلاء في الحوائج وتقصد اليه في الرغائب۔

طرف اسکی سب حاجتوں کا ارادہ کیا جاتا ہے طرف اس کے سب رغبتوں کے

بس چون بنده دانست که قصد و توجه در قضاء حاجات بسوی حضرت او

باید که فاقه خود بدو نماید و سر حاجات خود بدو گشاید **نقل** است که در زبان

پیغمبری علیه السلام بیابان آوردند و دست مناجات برآورد و گفت الهی اگر این بنده

را بیامرزی این دوستان ترا شاد کرده و اگر عذاب کنی به تحقیق شاد شود دشمن

تو شیطان و شیعه وی ثم آن است که شادی دوست در حضرت تو بهتر و بیشتر

خواهد بود از شماتت عدو **القادر المقتدر معناهما ذو القدرة**

معنی ان دونوں کے صاحب قدرت

والمقتدر ابلغ ومن حقهما ان لا يوصف بهما غير الله

اور مقتدر زیاده ہے قدرت والا اور حق ان دونوں کے سے یہ ہے کہ نه تعریف کیا

فمن عرف ان مولاه قدير يمكن عن الانتقام فانه

جاوے ساتھ ان دونوں کے سوا خدا کے پس جس نے پہچانا یہ کہ صاحب اسکا قادر ٹھہر گیا انتقام سے پس

اتقى له وانتقامه الا انه من انتقامه لنفسه۔

تحقیق وہ بڑا اسکا ڈرنیوالا اسکا انتقام سے مگر یہ اپنی ذات کے

کے ارشاد حق تعالے وحی فرستاد به یعقوب پیغمبر علیه السلام که تو کبیر کے خبر

دار پسر سے اور شہر بیان ایشان تفرقہ کرے پس تا آنکہ پسر آن جا ہو

سب یوسف علیه السلام ترا نمو یاد نرسانم و روایت کردند که حاملان عرش

سنت چهار ایشان تسبیح وارند سبحان الله عند حامد به بعد علمه۔

پاکی ہے اللہ کو شمار کر دیا اسکے بعد علم اسکی

وجهی دیگر این تسبیح وارد شد سبحان الله عدد عفوه بعد قدرته

پاکی ہے اللہ کو شمار معافی اسکے کی بعد قدرت اس کے کے

المقدم المؤخر هو الذي يقدم الاشياء بعضها على

وہ ہے جو مقدم کرتا ہے چیزوں کو بعضے اونکے اوپر

بعض اما بالوجود كتقديم الاسباب على مسبباتها

بعضے کے یا ساتھ علم کے جیسا مقدم کرنا اسبابوں کا اوپر سبب کئے ہوئے کے

او بالشرف والقرب كتقديم الانبياء والصالحين على من عداهم

یا ساتھ بزرگی اور نزدیکی جیسا مقدم کرنا پیغمبروں کا اور نیکبختوں کا اوپر سوا اونکے

کے ارشد امام ابو علی دقاق رحمه الله تعالی ... وعید در ابو علی ... کرد

وگفت اگر بگوید مرا که فرو آئی ازین خلق بیشتر از تو بیدار خدا تعالی خواهد

وزنان هلاک کردم دروح من ازین بیرون آرد

الاول والاخر مبدأ الوجود ومنتهاه الظاهر

یعنی ابتدا وجود کا اور یعنی انتہا اسکا

الباطن اي الظاهر وجوده باياته ودلائله المتينة في

اسے ظاہر ہے وجود اسکا ساتھ نشانیوں اپنے کے اور دلیلوں اپنے کے کہ مضبوط ہیں بیچ

الارض والسماء الوالي هو الذي تولى الامور

زمین اسکے اور آسمان اسکے کے وہی کارساز ہے کاموں کا

المتعالي هو البالغ في العلاء

... وہ بلند تر ہے بیچ بلندی کے

... البر هو المحسن

وہ نیکی کرنیوالا ہے

می آرند که امام حسن بن علی علیہما السلام با فاطمہ رضی اللہ عنہا چیزی میخورد
روزی فاطمہ پرسید ای فرزند چرا در خوردن چیزی با من شریک نمیشوی
گفت می ترسم از آنکہ نظر تو بر چیزی افتاد و من در بر داشتن آن چیز سبقت
نمایم پس عاق گردم فاطمہ علیہ السلام گفت۔

كُلْ مَعِيَ يَا بُنَيَّ فَأَنْتَ مِنِّي فِي حِلٍّ۔

کہا وُساتھ میرے اے بیٹے میرے پس تو مجکو ہے بیچ حلال کے۔

و نیز آوردہ اند کہ نیکوئی کردن مرید و شاگرد در حق استاد و پیر باید کہ بیشتر از ان
باشد کہ در حق مادر و پدر از آنکہ پدر نگاہ دارد پسر را از آفات دنیاوی و پیر
نگاہ دارد از آفات آخرة وَالْأَبُ يُرَبِّي وَلَدَهُ بِنِعْمَتِهِ وَالشَّيْخُ يُرَبِّي الْمُرِيدَ بِهِمَّتِهِ

اور باپ پالتا ہے بیٹے اپنے کو ساتھ نعمت اپنی کے اور شیخ پالتا ہے مرید کو ساتھ ہمت اپنی کے

بَابُ التَّوْبَةِ الَّذِي يُخْبِرُ بِالْإِنْعَامِ عَلَى كُلِّ مُذْنِبٍ جَلَّ عَمَلُهُ وَيَرْجِعُ إِلَى الْتِزَامِ الطَّاعَةِ

جو رجوع کرتا ہے ساتھ بخشش کے اوپر ہر گنہگار کے کہ بہوا گرہ ہٹ اپنی کی اور پھر ا طرف لازم پکڑنے طاعت کے

بِقَبُولِ تَوْبَتِهِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ يَدَهُ

ساتھ قبول کرنے توبہ اپنی کے فرمایا علیہ السلام تحقیق اللہ دراز کرتا ہے ہاتھ اپنا بیچ رات کے

بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ

تو کہ توبہ کرے گنہگار دن کا اور دراز کرتا ہے ہاتھ اپنا بیچ دن کے تو کہ توبہ کرے گنہگار رات کا

الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا در شرح آوردہ است قَالَ صَاحِبُ الْفَائِقِ

یہانتک کہ طلوع کرے آفتاب مغرب اپنی سے کہا صاحب فائق نے دراز کرنا ہاتھ کا

بَسْطُ الْيَدِ كِنَايَةٌ عَنِ الْجُودِ مِنْ غَيْرِ تَصَوُّرِ يَدٍ وَلَا بَسْطِهَا

اشارہ ہے بخشش سے سوائے خیال کرنے ہاتھ کو اور نہ کہولنے اسکے

معناه إنّ الله جوادٌ بالغفران للمسيء التائب لأنّ

معنی اسکے یہ ہیں تحقیق اللہ بخشش کرنیوالا ہے ساتھ مغفرت کے واسطے گنہگار توبہ کرنیوالے کے واسطے اسکے

قولهم مبسوط اليد والجود عبارتان مستقيمتان على معنى واحد

کہنا انکا کشادہ کیا گیا ہاتھ اور بخشش کرنیوالا دو عبارتیں ہیں آگے پیچھے آنیوالی ہیں اوپر معنی ایک کے

ولفظ تواب مشتق است از توب و هو الرجوع و بعضی گویند تواب آن است

که آسان میکند هر گناهگار را اسباب توبه و بدان توفیق بخشد و بیدار گرداند عاصیان را

از خواب غفلت و مطلع کند بر عاقبت کار گناه که چه بار آرد۔

وحظّ العبد منه أن يكون واثقاً بقبول التوبة غير

اور فائدہ بندے کا اس سے یہ کہ ہووے مضبوط ساتھ قبول توبہ کے بے امید

آيس من الرحمة بكثرة الذنوب۔

نہ ہووے والا رحمت سے ساتھ زیادتی گناہوں کے۔

وانکه گناهگاران عذرها قبول کند و درگذرد و می آرند که رسول علیه و آله السلام

در شب عرفه مر امت خود را دعا کرد و آمرزش خواست فرمان شد که هر چه گناه

حضرت ما بود از ان درگذشتیم و آمرزیدیم اما آنچه که در حق مخلوقی واقع شده

است از ان نگذریم رسول علیه و آله السلام درخواست از غرضشان امر بار کرد و گفت۔

إلهي إنك قادر على أن ترضي خصومهم فلم يجبه [illegible]

اے پروردگار تحقیق تو قادر ہے اوپر اس بات کے کہ راضی کرے تو دشمنوں انکے کو پس نہ قبول ہوئی

الليلة فلمّا كانت غداة المزدلفة أوحى الله تعالى

اس رات پس جب ہوئی صبح مزدلفہ کی وحی بھیجی اللہ تعالے نے طرف انکے ساتھ قبولیت کے۔

إليه بالإجابة چون دعا [illegible] مستجاب شد صلی اللہ علیه تبسم کرد و فرمود

عَجِبْتُ مِنْ عَدُوِّ اللّٰهِ اِبْلِیْسَ کُلَّمَا اَجَابَ اللّٰهُ دُعَائِیْ
تعجب کیا مین نے دشمن خدا شیطان سے جب قبول کیا اللہ نے دعا میری
یَدْعُو بِالْوَیْلِ وَحَثَی مِنَ التُّرَابِ عَلٰی رَأْسِهٖ۔
پکارا ساتھ ہلاکی کے اور لپ بھر کر مٹی ڈالے اوپر سر اپنے کے

اَلْمُنْتَقِمُ اَلْمُعَاقِبُ لِلْعُصَاةِ عَلٰی مَکْرُوْهَاتِ الْاَفْعَالِ
عذاب کرنے والا واسطے گنہگاروں کے اوپر زبونوں کاموں کے
وا ز بندہ مومن انتقام صادر نشود مگر بر اعدا ء اللہ تعالے۔
وَاَحَقُّ الْاَعْدَاءِ بِالْاِنْتِقَامِ نَفْسُهٗ درخبرست اِذَا عَصَانِیْ
اور لائق تر دشمنوں کا ساتھ عذاب کرنیکے نفس اسکا ہے جب نافرمانی کرتا ہے
مَنْ یَّعْرِفُنِیْ سَلَّطْتُ عَلَیْهِ مَنْ لَّا یَعْرِفُنِیْ۔
میری وہ شخص کہ پہچانتا ہے مجکو غالب کرتا ہوں اوپر وہ شخص کہ نہیں پہچانتا ہے مجکو حکایت
و نیز آوردہ اند کہ جماعتے از مومنان بر پیغمبر ما ی آمدند و پرسیدند کہ علامت
خوشنودی حق تعالے از بندگان چیست پس وحی فرستادی تعالیٰ بر او شان
قُلْ لَّهُمْ اِنَّ عَلَامَةَ رِضَائِیْ عَنْهُمْ اَنْ اُوَلِّیَ اُمُوْرَهُمْ
کہ انکو تحقیق نشانی رضا میری کے یہ کہ والی کرتا ہوں انکی کاموں کا بہتر
خِیَارَهُمْ وَعَلَامَةُ غَضَبِیْ اَنْ اُوَلِّیَ اُمُوْرَهُمْ شِرَارَهُمْ
انکا اور نشانی غضب میری کی یہ کہ والی کرتا ہوں کاموں انکے کا بدتر انکا

اَلْعَفُوُّ الَّذِیْ یَمْحُو السَّیِّئَاتِ وَیَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعَاصِیْ
عفو وہ شخص کہ مٹاتا ہے برائیوں کو اور درگزر کرتا ہے گناہوں سے اور وہ اشد ہے غفور سے
هُوَ اَبْلَغُ مِنَ الْغَفُوْرِ۔ مراد ندکہ پیرے بود صاحب ... [illegible]

خواہش دیدند پرسیدند کہ حق تعالیٰ با تو چہ کرد گفت

أَقَامَنِي فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَسْتَحْيِي شَيْبَكَ لَعَذَّبْتُكَ

کھڑا کیا مجکو پس کہا اگر نہ ہوتا یہ کہ میں حیا کرتا ہوں بڑہاپے تیرے سے البتہ عذاب کرتا تجکو

الرَّؤُفُ ذُو الرَّأْفَةِ وَهِيَ شِدَّةُ الرَّحْمَةِ

صاحب مہربانی کا اور وہ سختی رحمت کے

مے آرند کہ رسول علیہ و آلہ السلام بر سر عورتے گذشت کہ نان مے پخت و صغیرے در کنار داشت پس گفت آن زن کہ یا رسول اللہ من شنیدم کہ تو گفتی کہ حق تعالیٰ ارحم الراحمین ست و از انچہ شفقت مادر در حق فرزند بود رحم او در باب بندگان ازان بیشتر ست رسول فرمود تحقیق ہم چنین ست عورت گفت یا رسول اللہ یا در ہرگز فرزند خود را در ین تنور نیفگنم۔

فَبَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا

پس روئے پیغمبر خدا درود خدا اوپر اُنکے اور سلام اور فرمایا تحقیق خدا

يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا مَنْ أَنِفَ مِنْ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَالِكُ الْمُلْكِ الَّذِي يُنَفِّذُ مَشِيَّتَهُ

نہیں عذاب کرتا ساتھ آگ کے مگر اسکو کہ بیزار ہوا اس سے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ مالک ملک کا جو جاری ہوتی ہے خواہش اُسکی بیچ

فِي مُلْكِهِ يُجْرِي الْأُمُورَ فِيهِ عَلَى مَا شَاءَ لَا مَرَدَّ لِقَضَائِهِ وَلَا مُعَقِّبَ

ملک اپنے جاری کرتا ہے کاموں کو بیچ اُسکے اوپر اسکے جو چاہے نہیں کوئی پھیرنیوالا اُسکی قضا کو اور نہیں پیچھے

لِحُكْمِهِ فَمَنْ عَرَفَ جَلَالَهُ تَذَلَّلَ وَتَوَاضَعَ۔

ڈالنے والا اسکے حکم کو پس جسنے پہچانا بزرگی اُسکی کو ذلیل کیا آپکو اور عاجزی کی

آوردہ اند کہ حضرت اعز و جل فرشتگان اند کہ ایشان یکدم از گریہ باز نمیاستند و ہر گاہ قطرہ از گریہ ایشان میچکد حق تعالیٰ ازان فرشتگان مے آفرید

وایشان ہمہ برندارند تا روز قیامت شود و بگویند ما سبحانک حق عبادتک
می آرند مردے بر حجاج خلیفہ بیامد و او را در نماز یافت در دل کرد چہار ابہام آنچہ
کہ او نیز چون من محتاج ہست حاجت نخواہست و برفت چون حجاج از نماز فارغ شد
او را طلبید و حاجتی کہ داشت روا گردانید

المقسط الذي ينصف المظلومين ويرد بأس الظالمين

وہ ہے جو انصاف کرتا ہے مظلوموں کا اور رد کرتا ہے عذاب ظالموں

المستضعفين گفتہ اند اگر مرد را ثواب ہفتاد پیغمبر باشد و ہیبت باشد
ناتوانوں پہ
نصف وانی در بہشت در نیاید تا خوشنود ش نکند

وقيل يؤخذ بنصف فضة سبعمائة صلوة مقبولة الجامع

اور کہا گیا پکڑے جاینگے ساتھ آدہی چاندی کے سات سو نماز قبول کی ہوئی

هو المؤلف بين اسباب الحقائق المختلفة والمتضادة المتجاورة

وہ ہے الفت دینے والا ہے درمیان سببوں حقیقتوں مختلفہ اور برعکس کے حالانکہ پاس ہیں

وممتزجة في الانفس المغني هو الذي وصل الى كل شيء

اور ملے ہوئے ہیں بیچ ذاتوں کے — وہ ذات ہے جسنے پہونچایا ہر چیز

ما يحتاج اليه حيثما اقتضته حكمته وسبقت كلمته المانع

جسکی طرف اسکو حاجت ہے جسجگہ چاہا حکمت اسکی نے اور پیشی سبقت کی بات اسکی نے -

هو الذي يدفع اسباب الهلاك والنقصان في الابدان

وہ ذات ہے جو دفع کرتا ہے سبب ہلاک اور نقصان کے بیچ بدنوں اور

والاديان النافع الضار هو الذي يصدر عنه النفع والضر

دینوں کے — وہ ذات پاک ہے کہ صادر ہوتا اس سے نفع اور ضرر

نقل ست اول سطر کہ نوشتہ شد در لوح محفوظ این بود

أنا الذي لا إله إلا أنا من لم يستسلم بقضائي ولم يصبر

میں ایسا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر میں جو نہ راضی ہوا ساتھ حکم میرے کے اور نہ صبر کرے

على بلائي ولم يشكر على نعمائي فليطلب ربا سوائي النور

اوپر بلا میری کے اور نہ شکر کرے اوپر نعمتوں میری کے پس چاہیے کہ ڈھونڈ لے رب سوا میرے

هو الظاهر بنفسه والمظهر لغيره الهادي هو الذي أعطى

وہ ہے کہ ظاہر ہو ساتھ ذات اپنی کے اور ظاہر کرنے والا ہے واسطے غیر اپنے کے وہ ذات ہے جس نے بخشی

كل شيء خلقه فهدى المبدع هو الذي أتى بما لم

ہر چیز کو پیدائش اس کی وہ ذات پاک ہے جو لایا ہے ساتھ اس چیز کے

يسبق إليه شيء الباقي الدائم الوجود الذي لا يقبل

کہ نہیں پیش دستی کی طرف اس کے چیز نے وہ ہے کہ ہمیشہ ہے وجود اس کا جو کہ نہ قبول کرے

الفناء الوارث الباقي بعد فناء العباد فيرجع إليه

فنا کو رہنے والا پیچھے فنا ہونے بندوں کے پس رجوع ہوتے ہیں طرف اس کی

الأملاك الرشيد الذي ينساق تدبيره في الأشياء

املاک وہ ہے جو جاری ہوتی ہے تدبیر اس کی بیچ چیزوں کے

إلى غاياتها على سنن السداد من غير استشارة

طرف انتہا اس کے اوپر طریقوں راستی کے بغیر مشورہ طلب کرنے اور

وإرشاد وقيل هو المرشد۔

راہ بتانے کے اور کہا گیا وہ راہ دکھانے والا ہے۔

آوردہ اند کہ بزرگے حکایت کرد کہ من مصاحب ابراہیم بن ادہم بودم در طریق

ما کہ پس شرط بستہ بود کہ نظر خود ہیچ بہ یکے نیفگنیم مگر بہر خدا پس روزی ما ہر یکے
در طواف بودیم و ابراہیم ہر زمان نظر بسوی او میکرد پس آن شرط یاد
دہانیدم ابراہیم گفت ہمچنان ہست اما این پسر پسر من ہست پس گفتیم چگونہ
خود را بروی پیدا نکنی گفت نے چیزی را کہ برای خدا گذاشتم سوی آن باز نگردم
و گفت اگر باور نداری برو تحقیق کن اما از ما نشان ندہے پس رفتیم و از پسر
پرسیدیم کہ کیستی و از کجائی گفت پسر ابراہیم ادہم ہستم من گفتہ اند کہ پدر تو سالہا حج
میکند آمدہ ام تا باشد کہ بہ بینم پس سوی ابراہیم آمدیم شنیدم کہ این بیتہا میگفت

هجرت الخلق طرا في هواكا چھوڑا میں نے خلق کو سب کو خدا آپکی خواہش میں	وايتمت العيال لكي اراكا اور یتیم کر دیا بیٹے کنبے کو تو کہ دیکھوں میں

الصبور هو الذي لا يستعجل في مؤاخذة العصاة
وہ ہے جو نہیں جلدی کرتا بیچ مواخذہ گناہگاروں کے اور
معاقبة المذنبين والفرق بينه وبين الحليم ان الصبور
عذاب کرنے گناہگاروں کے اور فرق درمیان اس نام کے اور درمیان حلیم کے یہ ہے کہ نام
يشعر بانه يعاقب في الآخرة بخلاف الحليم واصل
صبور اشعار کرتا ہے اسبات کا کہ عذاب کریگا آخرت میں برخلاف حلیم کے اور اصل
الصبر حبس النفس عن المراد فاستعير لمطلق التاني
صبر کی روکنا نفس کا ہے مراد سے پس استعارہ کیا گیا واسطے مطلق ڈھیل کے بیچ کرنیکے

نقل است از ابو علی دقاق کہ او گفت صبر آن ست کہ بلا را بر زبان نیارد و نام
بلا نگیرد و صبر آن ست کہ ترک اعتراض بر قدر کند و مصیبت را ہیچ نہ پندارد و قصہ
حضرت ایوب شاہد ست کہ او گفت مسنی الضر حق سبحانہ تعالی در مدح او فرمود

إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

تحقیق ہمنے پایا اسکو صبر کرنیوالا جو نہیں مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سننا دیکھنہار

واینجا باید دانست چون شرح الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ چون

سب تعریف اللہ کو ہی جو رب تمام جہان کا ہے۔

شرح اسما و صفات حضرت کردگار جل جلالہ در اشتغال و اذکار مشرب شطار یکے از لوازمہ بود و صفات معہود بہ شرح آوردن خلاف سنت بزرگان است دشوار نمود و تمام نبود نہ تمام در شرح آمد تا بر نامحرمے گرد اسرار نگردد اما چون مرشد کامل و مرید صادق کہ طالب و مرید ہست بیند کہ اثر فنا فی الشیخ در وے ظاہر شد وانعقاد اعتراض بیرون آمد و از قید وسواس رہید یعنی و بر فعل و قول شیخ در باطن وے انکار نیست و احتیاج تاویل نماندہ است و در محل یگانگی و صدق و محبت رسید یعنی چون معتقد بود و محبت شد از مزاحمت تاویل جوئی سبب اخلاصے کہ در باطن وے پدید آمد خلاص یافتہ یعنی مرشد او را تلقین دیگر فرماید غیر از پاس انفاس و تلقین صفات ثلث مر صاحب اہتمام را تمام بشارت ہست بدین مقطعات بشارت مذکورہ اشارت ہست

س ب ع د ق ح ن ش ش ن

ح ق د ع ب ش مع السـ و جـ و الـنـ و ل بازچون وے

درین شغل مواظبت نمود و ملازمت افزود و بآثار اسرار آن بہرہ مند گشتن ازین ملفوظات تلقین کنند کہ در پرورش چون شیر ست و این مقطعات برا شغل شیر است

ی ع م ع ک ا د ق ل

چون اسرار حقیقت این اذکار بر مرید نابد و علم او بجمال رسد و کمال یابد و انوار ملکوت و جبروت و اسرار لاہوت روشن گردد آنگاہ تربیتے دیگر فرماید کہ متعلق شغل

حال را چون آب زلال ست و این مقطعات بر مضمون آن شغل دال ست

ب ب ھ ر غ ب ط رح ق ق ق ق ح د ب ظ ع د ن ھ ر ب ب

در تلقینات چون اختصار مختار ست تطویل نمی دارد و این قول بندگی مخدوم شیخ عبد اللہ قدس سرہ العزیز ست ھُوَ الْھَادِیْ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

وہ راہ دکھلانیوالا اور اللہ راہ دکھاتا ہی طرف راہ سیدھی کے

فصل دوم در فضل ذکر نفی و اثبات و مداومت نمودن با کمال استقامت و ثبات

فصلی ازین ذکر در ذکر رفتہ ست و نیز کلمات چند دیگر گفتہ شود کہ تا معلوم طالبان صادق گردد کہ غیر حق سبحانہ و تعالے از دل دور کردن اہم مہمات ست و مقصود و لباب کتاب و مطلوب جاہلے اولی الالباب مفہوم این ذکر ست و این را در اصطلاح مشائخ ما محاربہ اصغر گویند و گفتہ اند کہ اصل کار و سرمایہ روزگار ہمین ست **ع** روز رم این ست روزگارم این ست ﴿ جو بیندہ صبرم و شکارم این ست ﴿ و در روضۃ زندوسیہ آوردہ است۔

قَالَ وَسَمِعْتُ الزَّاھِدَ اَبَا اِسْحٰقَ اِبْرَاھِیْمَ بْنَ اِسْحٰقَ

کہا اور سنا مین نے زاہد ابااسحق ابراہیم بیٹے اسحق کو کہ

یَحْکِیْ عَنْ مُعَاذِ الرَّازِیْ اَنَّہٗ قَالَ الصَّبْرُ مِفْتَاحُ

حکایت کرتا تہا معاذ رازی سے یہ کہ اسنے کہا صبر کنجی ہے

الْفَرَجِ وَالشُّکْرُ مِفْتَاحُ الزِّیَادَۃِ وَالذِّکْرُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ

کشادگی کی ہی اور شکر کنجی زیادتی کے ہے اور ذکر کنجی بہشت کی ہے

و در مفتاح الجنان از خلاصۃ الحقائق آوردہ ست **سوال** ہر چیزی را از اشیا باقی و فانی ثمن ست و ثمن بہشت چیست **جواب** پرسیدہ شد رسول علیہ والہ

السلام فرمود کہ ثمن بہشت لا الہ الا اللہ ہست و در روضہ زند و مسبط بہشت

قَالَ فَاِذَا عَرَضْنَا اَفْضَلَ الذِّكْرِ يَجِبُ اَنْ يُعْرَفَ اَيُّ الذِّكْرِ

کہا جب عرض کیا ہم نے افضل ذکر کو واجب ہے یہ کہ پہچانے تو کون سا ذکر

اَفْضَلُ فَاَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الشُّكْرِ

افضل ہے پس افضل ذکر کا لا الہ الا اللہ ہے اور افضل شکر کا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَ

کلمہ الحمد للہ ہے اور ابی ہریرہ سے ہے راضی ہوا اللہ اس سے پیغمبر سے اوپر

آلِهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ

اور انکی آل پر سلام یہ کہ انہوں نے فرمایا جس نے کہا لا الہ الا اللہ ایک ہے وہ نہیں ساجھی

لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ

اسکا اسیکی بادشاہی اور اسیکو تعریف ہے اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے

مَرَّةٍ كَانَتْ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ

ایک دن میں سو بار ہوگا وہ برابر دس بردے کی اور لکھی جاوے اسکے لیے سو نیکی اور مٹا

عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ

جاویگی اس سے سو برائی اور ہوگا پناہ میں شیطان سے اس دن

حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا رَجُلٌ

یہانتک کہ شام کرے اور نہ لاویگا کوئی افضل اس چیز سے کہ لایا وہ مگر ایک مرد

عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ قَالَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

کہ عمل کیا اسنے زیادہ اس سے فرمایا اور جس نے کہا پاک ہے اللہ اور حمد کرتا ہوں حمد اسکی

فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ

عرضنا — بتلایا ہم نے

بیچ ہر دن کے سٹو مرتبہ دور کیی جاوینگے اُس سے خطائین اُسکی اور اگر ہووین مانند
زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ
جہاگ دریا کے اور روایت ہے ابی ہریرہ سے راضی ہوا اللہ اُس سے یہ کہ انہون نے
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ
کہا اے پیغمبر خدا کے کون ہے نیکبخت تر ین لوگو کا ساتھ شفاعت تیری کے دن قیامت کے
قَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ لَا یَسْأَلُنِی اَحَدٌ مِّنْ سِوَاكَ لِمَا
فرمایا البتہ تحقیق گمان کیا ہین نے اے ابو ہریرہ نہین پوچھیگا مجھسے کوئی اُن سے کہ سوا
رَاَیْتُ حِرْصَكَ عَلَی الْحَدِیْثِ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ
تیرے ہین واسطے اسکے دیکھا ہین نے حرص تیرا اوپر حدیث کے نیکبخت ترین لوگونکے ساتھ شفاعت میری کے
الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ قَالَ
دن قیامت کے جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ خالص طرف نفس اپنے کے سے کہا
فَبَانَ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْیَاءِ اَنَّ اَفْضَلَ الذِّكْرِ هٰذَا
پس ظاہر ہوا اِن چیزون سے یہ کہ افضل ذکر یہ ہے
ودر شرح مشارق در معنی این حدیث گفته است. اَلْخَالِصُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ
خالص ہر چیز سے
هُوَ الَّذِیْ لَا یَشُوْبُهٗ شَیْءٌ اٰخَرُ وَالْمَعْنٰی هٰهُنَا لَا یَشُوْبُهٗ
وہ ہے جو کہ نہ ملے اُسکو کوئی چیز اور معنی یہان یون ہین کہ نہین
الشِّرْكُ وَالنِّفَاقُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ اَیْ مِنْ غَیْرِ اِكْرَاهٍ وَاِجْبَارٍ
ملے اُس سے شرک اور نفاق طرف نفس اپنے کے سے اے بغیر زور اور زبردستی سے
فصل
ودر مفتاح الجنان آوردہ ہست از خلاصۃ الحقائق رسول صلعم فرمودند

شفاعت روز قیامت مر آنکس راست که بگوید لا اله الا الله و نیز آورده است که حذیفة بن الیمان گفت که فردا مردی را از امت موسی علیه السلام بیارند فرمان شود مر فرشتگان را که نظر کنید برین بنده من عمل نیک که بدان عمل رستگاری یابد او امروز فرشتگان گویند یارب هیچ عملی برای رستگاری برین بنده نیست مگر آنکه در انگشتری این بنده نقش می بینیم لا اله الا الله فرمان شود درآرید بنده مرا در بهشت بدرستیکه من بیامرزیدم و نیز آورده است که کعب الاحبار رضی الله عنه گفت وحی کرد حق سبحانه تعالی سوی ادریس پیغمبر علیه السلام که بگوی قوم خود را که این کلمه بگویند لا اله الا الله و هر چه دانند بکنند ایشان نه گفتند و گفتند اگر بندهٔ از بندهٔ تو گناه کند تا بگوییم سبحان الله اگر سارق است و زانی ست رحمت حق بر گوینده قول لا اله الا الله ارزانی ست و نیز آورده که در خبر است که موسی علیه السلام مناجات کرد که یارب مرا رهنمونی کن بر عملی که بدان عمل بنفس ما مشقت برسد حق تعالی وحی کرد بگو لا اله الا الله پیغمبر موسی علیه السلام گفت درین هیچ مشقت بنفس ما حق نشد باز دعا کرد عملی خواست همین فرمان شد باز درخواست کرد باز همین فرمان شد کرة چهارم گفت الهی عملی میخواهم که بدان عمل مشقت بنفس ما برسد و بگفتن این کلمه هیچ مشقتی نیست فرمان شد آسان کردم گفتن این کلمه را تو ولیکن گفتن این کلمه بر کافران دشوار است از سر بیناکو و بدندان و در عوارف مسطور است۔

وَاخْتَارَ جَمْعٌ مِّنَ الْمَشَائِخِ مِنَ الذِّكْرِ كَلِمَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اور اختیار کیا ہے بہت مشائخوں سے ذکر کلمہ لا اله الا الله کا

اللّٰهُ وَهٰذِهِ الْكَلِمَةُ لَهَا خَاصِيَّةٌ فِيْ تَنْوِيْرِ الْبَاطِنِ وَجَمِيْعِ الْهِمَّ

اور یہ کلمہ واسطے اسکے خاصیت ہے بیچ روشن کرنے باطن کے اور جمع کرنے غم کے

إِذَا دَاوَمَ عَلَيْهَا مُخْلِصًا وَهِيَ مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ لِهٰذِهِ

جب ہمیشگی کرے اوپر اسکے خالص کر کر اور وہ بخششوں اللہ کے سے بیچ واسطے

الْأُمَّةِ لِأَنَّهُ أُمَّةُ الْإِسْلَامِ وَإِنَّ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ قَالَ رَبِّ

اس امت کے اس امت اسلام کے تحقیق عیسی بیٹے مریم کے نے کہا اے رب

أَنْبِئْنِي عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْمَرْحُومَةِ قَالَ أُمَّةُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ

میرے خبر دے مجھکو اس امت سے کہ رحم کی گئی ہے فرمایا امت محمد صاحب کے اوپر انکے اور آل

السَّلَامُ عُلَمَاءُ أَصْفِيَاءُ أَتْقِيَاءُ حُكَمَاءُ كَأَنَّهُمْ أَنْبِيَاءُ

انکی السلام ہے علما ہیں برگزیدہ ہیں متقی ہیں حکما ہیں گویا کہ وہ نبی ہیں

يَرْضَوْنَ مِنِّي بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَطَاءِ وَأَرْضَى مِنْهُمْ بِالْيَسِيرِ

راضی ہیں مجھ سے ساتھ تھوڑے کے بخشش سے اور راضی ہوتا ہوں میں ان سے ساتھ تھوڑے

مِنَ الْعَمَلِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَا عِيسَى

تھوڑے کے عمل سے اور داخل کرونگا انکو بہشت میں برکت لا اله الا الله کے اے عیسی

هُمْ أَكْثَرُ سُكَّانِ الْجَنَّةِ لِأَنَّهَا لَمْ تَذِلَّ الْأَلْسُنُ قَوْمٍ

وہ اکثر ہیں رہنے والے بہشت کے اسواسطے کہ نہیں رام ہوئیں زبانیں کسی قوم کی

قَطُّ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَمَا ذَلَّتْ أَلْسِنَتُهُمْ وَلَمْ تَذِلَّ رِقَابُ

کبھی ساتھ لا اله الا الله کے جیسے کہ رام ہوئیں زبانیں انکی اور نہ جھکیں گردنیں

قَوْمٍ بِالسُّجُودِ كَمَا ذَلَّتْ رِقَابُهُمْ۔

قوم کی ساتھ سجدے کے جیسے کہ جھکی گردنیں ان کے۔

وہ مفتاح الجنان اور وہ ہشت بہشت پانصد ہزار پیغامبران نوشتہ بود۔

لا اله الا الله محمد رسول الله وچنانکه ما همه پیغامبران
ایمان داریم امت پیشینه محمد علیه السلام ایمان میداشتند ونیز آورده است
ابن عباس گفت رضی الله عنه که پیغمبر فرمود صلی الله علیه واله السلام که حق تعالی
فرشته آفریده است ازان باز که آسمان و زمین آفریده است و اورا امر کرده است
که بگوید لا اله الا الله واو دائم همین کلمه میگوید و در گفتن قطع نمی کند
وباز نمی ایستد و دم نمیگیرد تا تمام نمیکند پس چون تمام کند این کلمه را همان
ساعت خدا عزوجل امر کند اسرافیل را تا صور دهد و قیامت قائم شود در
رونق زند وسیه مسطور است بروایت علی کرم الله وجهه۔

عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عَمُوْدًا
پیغمبر خدا سے درود اللہ کا اوپر آنکے اور سلام تحقیق واسطے اللہ کے
مِنْ يَاقُوْتِ الْاَحْمَرِ اَعْلَاهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَاَسْفَلُهُ عَلٰى ظَهْرِ
ستون ہیں یاقوت سرخ سے اوپر اسکا نیچے عرش کے ہے اور نیچا اسکا اوپر پیٹھ
الْحُوْتِ فِي الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰى فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ
مچھلی کے بیچ زمین کے ساتوین نیچے کے پس جب کہتا ہے بندہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ مِنْ نِيَّةٍ صَادِقَةٍ
کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نیت سچی سے
اِهْتَزَّ الْعَرْشُ وَتَحَرَّكَ الْحُوْتُ وَالْعَمُوْدُ فَيَقُوْلُ اللهُ
ہلتا ہے عرش اور حرکت کرتی ہے مچھلی اور ستون پس فرماتا ہے اللہ
تَعَالٰى اُسْكُنْ يَا عَرْشُ فَيَقُوْلُ كَيْفَ اَسْكُنُ وَاَنْتَ لَمْ
تعالی ٹھہرا ہو عرش پس کہتا ہے کیونکر ٹھہروں میں اور تو نہیں

تَغْفِرُ لِقَائِلِهَا مِنَ الذُّنُوبِ فَيَقُولُ اللّٰهُ اَشْهَدُ وَاَيَا سُكَّانَ

بخشنا اسکے کہنے والے کو گناہون سے پس فرماتا ہے اللہ گواہ رہو اے بسنے والو

سَمٰوَاتِي اِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِقَائِلِهَا مِنَ الذُّنُوبِ صَغِيرِهَا

آسمانون میرے کے تحقیق مین نے بخشدیا اسکے کہنے والے کو گناہون چھوٹے گناہ

وَكَبِيرِهَا سِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا ونیز در روضہ مسطور ست

اور بڑے گناہ اور چھپے اور ظاہر اُس کے

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَنَّهُ

ابی درداء سے روایت ہے پیغمبر خدا سے اوپر اور آنکی آل پر سلام ہو کہ انہون نے

قَالَ اِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ

کہا جب کہا بندہ مومن نے نہین کوئی معبود سوا اللہ محمد بھیجا گیا اللہ کا

اَخْرَجَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فِيهِ مَلَكًا مِثْلَ الطَّيْرِ الْاَخْضَرِ

نکالے اللہ تعالے منہ اُسکے سے ایک فرشتہ مانند جانور سبز کے واسطے

لَهُ جَنَاحَانِ اَحَدُهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ

اُسکے دو بازو ہین ایک اُنکا مشرق ہیں اور دوسرا مغرب ہین

زَبَرْجَدٍ خَضْرَاءَ لَوْ نَشَرَ الْجَاوَزَ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ فَيَرْتَفِعُ

زمرد سبز ہے کہ اگر پھیلاے جاوین دونو بازو تو مشرق و مغرب سے گزر جاوین

حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلَى الْعَرْشِ وَلَهُ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ

پس بلند ہوتا یہانتک کہ جب پہنچتا ہے طرف عرش کے حالانکہ واسطے اسکے ایک آواز

النَّحْلِ فَيَقُولُ لَهُ حَمَلَةُ الْعَرْشِ اُسْكُنْ بِعِزَّةِ اللّٰهِ اُسْكُنْ

ہے مانند آواز شہد کی مکھی کے پس کہتے ہین اُسکو اٹھانیوالے عرش کے ٹھہر جا ساتھ عزت اللہ کے ٹھہر جا

بِعَظَمَةِ اللّٰہِ اُسْکُنْ بِجَلَالِ اللّٰہِ فَیَقُوْلُ لَا اَسْکُنُ
ساتھ عظمت اللہ کے ٹھہر جا ساتھ جلال اللہ کے پس کہے گا نہیں ٹھہرونگا
حَتّٰی یُغْفَرَ لِقَائِلِھَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِقَائِلِ
یہانتک کہ بخشا جاوے کہنے والا اسکا پس فرماتا ہے اللہ تعالےٰ بیشک بخشدیا واسطے کہنے والے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَیُعْطِیْھَا اللّٰہُ
کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پس بخشدیتا ہے اسکو اللہ
سَبْعِیْنَ اَلْفَ لِسَانٍ فَیَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
ستر ہزار زبانیں پس بخشش چاہتا ہے واسطے کہنے والے اسکے قیامت
فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ جَاءَ ذٰلِکَ الْمَلَکُ فَیَاْخُذُ بِیَدِ
کے دن تک پس جب ہوگا دن قیامت کا آویگا یہ فرشتہ پس پکڑیگا ہاتھ
صَاحِبِہٖ فَیُجَاوِزُ بِہِ الصِّرَاطَ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّةَ
اپنے صاحب کا پس پار اتاریگا اسکو پل صراط سے پس داخل کریگا اسکو بہشت میں

و در مفتاح الجنان بپارسی برین نوع آورده است که رسول صلے اللہ علیہ وسلم
گفت هر که بگوید لا اله الا الله از دهان او مرغ بیرون آید سبز و مر آن مرغ
را دو پر باشند از زبرجد و یاقوت بافته باشند پران میشود تا بزیر عرش و مر
آن مرغ را بانگی باشد چون بانگ زنبور فرشتگان گویند بیارام ای مرغ مرغ
گوید نیارامم تا گوینده را نیامرزند و بهمه حال بیامرزند گوینده قول لا اله الا
الله را پس آنمرغ را هفتاد هزار زبان آفرینند تا گوینده خویش را آمرزش خواهد
تا روز قیامت چون روز قیامت شود آنمرغ بیاید و دست گوینده خویش بگیرد
واز صراط بگذراند و در بهشت برد و نیز آورده است که در حدیث است گوینده

لا اله الا الله مگر آنکه محو شود آنچه از سیآت در نامهٔ اعمال او باشد و از آن
کلمه حق تعالی مرغی بیافریند سبز در بهشت بخورد از میوه‌های بهشت و بیاشامد
از جویهای بهشت و چون قبض کرده شود روح آن بنده بگوید آن مرغ الهی [illegible]
تو مرا از تسبیح آن بنده پس بگردان روح او با من پس روح آن بنده در حوصلهٔ
آن مرغ کنند و بپرد آن مرغ با آن روح در بستانهای بهشت تا روز قیامت و نیز آورده
است که هیچ بنده نگوید کلمهٔ لا اله الا الله در هر کدام ساعت از شب یا از
روز مگر آنکه محو کرده شود گناهان گذشتهٔ او از نامهٔ اعمال و ثبت کرده شود بجای
آن نیکیها و نیز در روضه آورده است از ابن عمر رضی الله عنه از رسول علیه السلام
که فرموده مرد را از امت من در عرصات حاضر آرند و بگشایند مر او را نود و نه سجل که
درازی این سجلها تا مد البصر باشد یعنی تا آنجا که نظر افتد دراز باشد و درج باشد
درین سجلها همه گناهان بنده پس فرمان شود که منکر هستی تو چیزی را ازین نوشته
یا کراماً کاتبین ترا چیزی ظلم کرده اند پس بنده بگوید یا رب اینهمه حق است
پس فرمان شود هست ترا عذری یا نیکوئی که سبب رستگاری تو باشد مرد متحیر
بماند و هیچ حیله نداند فرمان شود هست ترا نزد ما یک حسنه پس بدرستیکه بر تو
امروز هیچ ظلم نیست پس بیرون آورده شود مر آن بنده را رقعه که در آن رقعه
درج کرده باشند قول بنده که در دنیا گفته باشد لا اله الا الله محمد
رسول الله پس بنده گوید چیست بار خدایا این رقعه با این سجلها فرمان شود
که بر تو هیچ ظلم نرود پس نهاده شود رقعه در یک پله و آن همه سجلها در پلهٔ دیگر
پس گران آید رقعه و آنهمه سجلها سبک آید صاحب روضه گفت
فَلَا یَثْقُلُ عَلَی اسْمِ اللهِ شَیْءٌ —

پس نہیں بھاری ہوتی ہے اوپر نام اللہ کے کوئے چیز۔

ونیز اوردہ است از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَوْ اَنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پیغمبر اوپر آن کے سلام فرمایا اے ابوہریرہ اگر یہ کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ

وُضِعَتْ فِیْ کَفَّۃٍ وَوُضِعَتْ سَبْعُ السَّمٰوٰاتِ وَسَبْعُ الْاَرْضِیْنَ

رکھا جاوے ایک پلڑے میں اور رکھے جاویں سات آسمان اور سات زمین

فِیْ کَفَّۃٍ لَرَجَحَتْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

ایک پلڑے میں غالب آئے لا الٰہ الا اللہ۔

ودر مفتاح الجنان آوردہ است از خلاصۃ الحقائق روایت کند امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کہ مرد بیرا بد بیند نامۂ اعمال او ونامہ از شب تا روز ... او ودر وے حرفے باشد کہ نورا وچون چراغ روشن تابد و آن قول لا الٰہ الا اللہ باشد پس فرمان حضرت الٰہی در رسد مبالغہ کردہ بندۂ من در ثنا من پس مباشت کنم من در رضا او ونیز آوردہ است کہ پیغامبر علیہ وآلہ السلام فرمود ہر کہ بگوید ہر روز در بامداد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ...

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

کوئی معبود مگر اللہ محمد بھیجے اللہ کے۔

گرامی کند حق تعالیٰ او را بہفت کرامت ہفت جائے اول قبض کند روح او بر اسلام دوم آسان کند بروے سختی جان کندن سوم منور گرداند گور او را چہارم بنماید منکر ونکیر او را بہترین صورتہا خویش پنجم بدہند او را نامۂ اعمال او در دست

راست ششم گران گرداند ترازوے او حسنات ہفتم بگذرانند او را از پل
صراط چون برق جہندہ در روضۂ زند وسینہ مسطور ہست کہ شکایت آورد
امیر المومنین عثمان بن عفان از عمر رضی اللہ عنہ بر امیر المومنین ابو بکر در ایام
خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین و گفت ای امیر المومنین من
بر عمر سلام کردم جواب سلام من نگفت ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ تعالی
عنہ را طلبید و گفت ای عمر یاد نداری کہ رسول علیہ و آلہ السلام بر سر چاہ در انگور
عمّم خود عباس بن عبد المطلب پاہای مبارک خود در چاہ انداختہ نشستہ بودند و جا
ازارے پیش نداشتہ و پشت و شکم مبارک او مکشوف بود پس من دران حال
بیرون درآمدم خود را ہیچ نپوشید باز تو درآمدی ہم نپوشید پس چون عثمان
درآمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پشت و شکم خود را بپوشید و از وی
علیہ الصلوۃ پرسیدم ... الا استحیی ممن تستحیی منہ ملائکۃ السماء والارض
آیا نہ حیا کریں ہم اس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے آسمان اور زمین کے
پس عمر رضی گفت آرے یاد دارم ابو بکر رضی اللہ عنہ گفت پس چرا سلام او را جواب نگفتی
عمر رضی اللہ عنہ سوگند یاد کرد گفت بدان خدای کہ عمر را آفریدہ است عثمان بر من
سلام نکردہ است عثمان رضی اللہ تعالی نیز سوگند یاد کرد و گفت
بالذی خلقک لقد سلمت علیک۔
قسم اس ذات پاک کی جسنے پیدا کیا تجکو البتہ تحقیق سلام کیا میں نے اوپر اسکے
امیر المومنین ابو بکر رضی اللہ عنہ گفت نمیدانم کدام یکے از شما صادق ہست و رخ بجانب عمر
کرد و گفت ماھمک حیث لم تشعر بسلام عثمان۔
کس چیز نے مہم میں ڈالا تجکو اس طرح کہ نہ مطلع ہوا تو ساتھ سلام عثمان کے

یعنی چنین استغراق تو در کدام فکر بود که از سلام او خبر نداشتی عمرؓ گفت ہم با
این بود کہ رسول علیہ والہ السلام از دنیا بیرون رفتہ و از وے نپرسیدم کہ نجات
امت تو از چیست باشد پس ابو بکر رضی اللہ عنہ گفت۔

لا یحل لکل العلم تعلمہ ان لم تسالہ فقد سالتہ انا فقال
نہیں حلال ہے ہر ایک علم کہ سیکہا ہے تو نے اسکو اگر نہ پوچہا ہے تو نے اسکو پس بتحقیق سوال کیا
بالکلمۃ التی دعوت ابی طالب فلم یجبنی یعنی
میں نے اسکو پس فرمایا نجات ساتہ کلمہ کے ہو جو دعوت کی میں طرف اسکے چچا اپنے ابیطالب پس نہ قبول
قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔
کیا مجہ سے یعنی کہنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا۔

معنے آن باشد کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ گفت حلال نیست تمام ہر چہ از رسول علیہ السلام
آموختہ تو اگر تو این معنی را از وے نپرسیدہ پس تحقیق من پرسیدم پس فرمود علیہ
والہ السلام نجات امت من بدان کلمہ ست کہ خواندہ ام من عم خود ابیطالب را بسوے
آن کلمہ و او دعوت مرا قبول نکرد یعنی قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
و مومنان مخلص بجز کلمہ توحید کہ چیزے دیگر را موجب و بجات و سبب نجات دانند نیست
در دو کون نجات ایشان کہ جز با سلام و کلمہ اسلام باشد نقل ست۔

قال زید بن وھب رایت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
کہا زید بیٹے وہب نے دیکہا میں نے امیر المومنین عمرؓ کو راضی ہوا اللہ اس سے
خرج الی السوق و بیدہ الدرۃ و علیہ ازار فیہ اربعۃ
نکلے طرف بازار کے اور انکے ہاتہ میں درہ تہا اور اوپر انکے پاجامہ تہا اس میں چود
عشر رقعۃ بعضھا من ادم و فی الثنیۃ و یکعن ابنے

پیوند کئے یعنے اُسمین چمڑے سے تھا اور بیچ تنبیہ کے ہے روایت کیا گیا ہے ابی سے

عثمان النهدي انه قال رايت على عمر رضي الله عنه قميصا

عثمان نہدی سے یہ کہ اُسنے کہا دیکھا مین نے اوپر حضرت عمر کے راضی ہوا اللہ ان سے

فيه اثنتى عشرة رقعة وهو على المنبر يخطب وعن ابن عمر

ایک کرتہ کہ بیچ اُسکے بارہ پیوند تھے اور وہ اوپر منبر کے خطبہ پڑھتے تھے اور ابن عمر سے

انه قال في حديث ذكره رايت النبي عليه السلام

ہے یہ کہ انہون نے فرمایا بیچ حدیث کی کہ ذکر کیا اُسکو دیکھا مین نے پیغمبر کو اوپر سلام

يرقع ثوبه ورايت ابا بكر يتخلل بالعباء ورايت عمر

پیوند کرتے تھے کپڑے اپنے کو اور دیکھا مین نے ابوبکر کو کانٹا لگا لیتے تھے ساتھ کملی کے اور دیکھا

يرقع جبته برقاع پس باید دانست کہ بزرگان دین ہیچ نعمتے را ورائے

مین نے حضرت عمر کو پیوند کرتے تھے جبہ اپنے کو ساتھ پیوندونکے —

از توفیق کلمہ توحید نعمت ندانستہ اند و ہر عزت و شرف و منزلت و مرتبت کہ غیر آنست

جاہ و منزلت و رفعت اسلام است دران رغبت نمودہ اند در روضہ مسطور است

کہ ابوعبیدہ جراح رضی اللہ عنہ گفت کہ در آمدم من بر عمر رضی اللہ عنہ روزے

در ایام خلافت وے و بروے جامہا کہنہ و پارہ بود ند پس گفتم من یا امیر المومنین

بر تو مردمان از لشکرہا بیگانہ و رسولان از پادشاہان دنیا مے آیند پس اگر خوشتر باشے

کن بر آن روز جامہا خوب و نفیس کہ دران روز کس بیگانہ بیاید پس گفت —

يا ابا عبيدة لو قال لي هذا غيرك لضربته بالدرة لكن

اے ابا عبیدہ اگر کہتا واسطے میرے یہ سوا تیرے البتہ مارتا مین اُسکو ساتھ دُرّہ کے لیکن

منعني صحبتك مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

منع کیا مجکو صحبت تیری نے ساتہ پیغمبر خدا کے درود ہو جیو اللہ کا اوپر اور انکی آل پر سلام

أَلَمْ نَكُ أَذَلَّ عِبَادِ اللّٰهِ فَأَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَوَفَّقَنَا

کیا نتھے ہم ذلیل تر بندون اللہ کے پس عزت دی ہمکو اللہ نے ساتہ اسلام کے اور توفیق

بِقَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ در اداب المریدین مسطور است

دی ہمکو ساتہ کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الْوَرَّاقُ التِّرْمِذِيُّ ثَلٰثَةُ أَشْيَاءَ إِذَا قَدَرْتُ

کہا ابو بکر وراق ترمذی نے تین چیزین ہین جب قادر ہوتا ہون مین

عَلَيْهِنَّ أَوْ عَلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُنَّ كُنْتُ أَنَا الْمَوْتَ فَرِحًا إِذَا قَدَرْتُ

انپر یا اوپر ایک کے ان سے ہوتین کہ مرو تہین خوشی ہین جب قادر ہون

عَلَى السُّجُوْدِ وَإِذَا نَزَلَ بِي الضَّيْفُ فَسَعَتْ مَضْغَةُ طَعَامِهٖ

اوپر سجدہ کے اور جب اترے ساتہ میرے مہمان پس سنون مین سپا بنا کہانے اُسکے کا

وَإِذَا قَدَرْتُ عَلٰى قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اور جب قادر ہوتا ہون اوپر کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

وبباید دانست کہ یاد حق سبحانہ وتعالے مر مومنانرا فرحت بخش وراحت افزا ست

وصر یاد حق سبحانہ وتعالے نور یست کہ دلہاء بندگان اورا از دود غمہاء سیہ

واز یاد کہ تین پاک میگرداند پس ہر دل کہ آن بیاد حق شاد نبود ہر چند آن اطلبیا

بذکر حق نگیرد وانشراح وانفتاح نپذیرد و ظلمات ابدالاباد باشد

دلے کز یاد مولے نیست خرم	مبادا ہرگز آن دل خالے از غم

نقل است کہ رسول علیہ والسلام فرمود کہ بر شما باد کہ بسیار گوئید لا

الہ الا اللہ واستغفار بدرستیکہ شیطان گفت کہ ہلاک کردم من مردمانرا

بگناہ وایشان ہلاک کروند مرا گفتن لا الہ الا اللہ در روضہ زند وسیبہ
مسطو یست قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَوْحَی
فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا انپر اور آل پر انکی سلام وحی کی
اللّٰہُ اِلٰی بَعْضِ اَنْبِیَائِہٖ یَا عِبَادِی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِی مَنْ
اللہ نے طرف بعض پیغمبروں کے ای بندو میرے لا الہ الا اللہ قلعہ میرا ہے
دَخَلَ حِصْنِی اَمِنَ مِنْ عَذَابِی صاحب روضہ گفت فَالْاِشَارَۃُ
جو داخل ہوا میرے قلعہ میں امن میں ہوا میرے عذاب سے پس اشارہ
فِیْہِ مَا قَالَ اَبُو الْفَضْلِ الدِّہْقَانُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی
بیچ اسکے ہے جو کہا ابو الفضل دہقان نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی
اَلدَّاخِلُ فِی حِصْنِ الدُّنْیَا اٰمِنٌ مِنْ سَیْفِ الْاَعْدَاءِ فَمَنْ
داخل ہونیوالا بیچ قلعہ دنیا کے امن میں ہوتا ہے شمشیر دشمنوں کے سے پس جو کوئی
یَدْخُلُ حِصَارَ التَّوْحِیْدِ اَلَا یَاْمَنُ مِنْ عَذَابِ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ
داخل ہو قلعے توحید کے میں کیا بیخوف نہو عذاب بخشنے والے مہربان کے سے
می آرند فردای قیامت امنا وصدقنا دوزخ را پیش کرسی تصار حاضر اند
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجِیْٓءَ یَوْمَئِذٍ بِجَہَنَّمَ
جیسا فرمایا اللہ تعالی نے اور لایا جاویگا اسدن دوزخ کو
ہفتاد ہزار مہار بدست ہفتاد ہزار فرشتہ باشد فرشتگان گویند
یَا جَہَنَّمُ اَطِیْعِیْ رَبَّکِ دوزخ را حاضر آرند اِنَّہَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ
تحقیق وہ پہنکتا ہے چنگاریاں جیسے محل اونچا ہو
اے دوزخ اطاعت کر رب اپنے کی
کَالْقَصْرِ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی - جاویگا دوزخ واسطے اسکے دیکھتا ہے

دوزخ یک خروشیدنے بخروشد فرشتگان اندر عرش آویزند هر فرشته
گوید یارب هیچ چیز نمیخواهم مگر خویشتن را وکوه ها همه بگذارند از هول دوزخ
و پیغامبران که بر منابر نور بر آمده و هر یکے برامت خود وعظ میگفته باشد از
هیبت فرود افتند و بانگ نفسی نفسی خیزد از حضرت عزت ندا آید ای دوزخ سخن گو دوزخ
در سخن آید بگوید لا اله الا الله بعزت وعظمت تو که امروز کینه کشم از ان کسانیکه
در دنیا روزی تو خوردند وکسی دیگر را پرستیده اند پس خنکے باد مر آن کسان را
که در حصار توحید در آمدند و رستند لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ

نہیں غمگین کریگی اُنکو گھبراہٹ بڑے

و در شان ایشان ست در مفتاح الجنان آورده است کعب احبار رضی الله عنه
گفت هر مومن را از شیطان سه حصار ست ذکر خدا و قراءة قرآن و مسجد
فصل پانزدهم بیان فضل ذکر و سائر اعمال و پاک داشتن همت بذکر حق در جمیع احوال
در مسند ... ... از معاذ بن جبل رضی الله عنه منقول ست او گفت هیچ
عملے برای نجات بنے آدم از آتش دوزخ بهتر از ذکر نیست۔
قِيْلَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

کہا گیا اور نہیں جہاد بیچ راہ اللہ کے فرمایا اور نہیں جہاد بیچ راہ اللہ کے

ذٰلِكَ لِاَنَّ اللهَ يَقُوْلُ وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ۔

یہ بات واسطے اسکے کہ اللہ فرماتا ہے اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے۔

و در بیس الواعظین آورده است از رسول علیه و اله السلام پرسیدند که
اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ ذِكْرُ اللهِ

کون سا عمل ہے زیادہ افضل ہے اے پیغمبر خدا کے پس فرمایا ذکر اللہ کا۔

کنند در جہاد چہ گوئی گفت آن ہم برائے اقامت ذکر ست۔

وَیُؤَیِّدُہٗ مَا قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ

اور تائید کرتا ہے اسکی جو فرمایا حضرت نے اونپر اور انکی ال پر سلام حکم کیا گیا ہون یہ کہ لڑون

النَّاسِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَدِیْثَ۔

لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ تا آخر حدیث

وجہادے کہ آنرا درحقیقت جہاد گویند آن ست کہ برائے اقامتِ ذکر حق تعالے

باشد۔ در شرح مشارق از مصابح نقل کردہ ست۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی جَآءَ الرَّجُلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَامُ

ابی موسے سے راضی ہوا اللہ آیا ایک شخص طرف پیغمبر کے درود ہو جیو اللہ کا آنپر اور انکی

فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ لِلذِّکْرِ لِیُذْکَرَ

ال پر سلام پس کہا ایکمرد لڑتا ہے واسطے غنیمت کے اور ایکمرد واسطے یاد کرنیکے اسکو تو کہ مشہور

صِیْتُ شَجَاعَتِہٖ بَیْنَ النَّاسِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی

ہو آوازہ شجاعت اسکے کا درمیان لوگونکے اور ایک مرد لڑتا ہے تو کہ دیکھے مکان اپنا

مَکَانَہٗ اَیْ لِیُرٰی مَنْزِلَتَہٗ فِی الْجَنَّۃِ اَیْ لِیَحْصُلَ لَہُ الْجَنَّۃُ

اے تو کہ دیکھے مرتبہ اپنا بہشت بین اور تو کہ حاصل ہو اسکو بہشت

فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

پس کون ہے اللہ کے راہ بین۔

یعنی یکے برائے مال غنیمت قتال میکند و دیگرے برائے اظہار شجاعت و دیگرے

برائے بہشت پس در راہ خدا کیست۔

قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِیَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَذٰلِکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

فرمایا جو کوئی لڑے تو کہ ہووے بات اللہ کی ہی بلند پس یہ بیچ راہ اللہ کے

وارد آثار اور وہ ہے وَالْمُرَادُ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ هِيَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور مراد ساتھ کلمہ خدا کے وہ لا الہ الا اللہ ہے

بِذٰلِكَ وَرَدَ التَّفْسِيْرُ يَعْنِيْ قَاتَلَ لِيَكُوْنَ الشَّهَادَةُ بِالْوَحْدَانِيَّةِ

ساتھ اسکے وارد ہوئی تفسیر یعنی لڑا تو کہ ہو گواہی اوپر وحدانیت کے

عَالِيَةً عَلٰى كُلِّ كَلِمَةٍ تُنَافِيْهَا فَذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيْ فَذٰلِكَ

بلند اوپر ہر کلمہ کو کہ منافی ہے اسکے پس یہ ہے بیچ راہ اللہ کے اوریہ

الَّذِيْ اَرَادَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهٖ وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

جو ارادہ کیا اسکو اللہ تعالے نے ساتھ قول اپنے کے اور جہاد کرو ساتھ مالون اپنے کے

وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَيِ الْقَاتِلِ وَالْقِتَالِ۔

اور جانون اپنے کے بیچ راہ اللہ کے اور لڑنیوالا اور لڑائی

در روضۃ ندویہ مسطور ہست در معنے این حدیث

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ

حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑو نمین لوگون سے یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ پس جس نے کہا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

لا الہ الا اللہ بچا مجھ سے مال اسکا اور جان مگر ساتھ حق اسکے کے اور حساب اسکا اللہ تعالے پر ہے

ابو منصور مبتاع گفت حق تعالے برای ترک ارند کا او قول لا الہ الا اللہ را معذب

بد و عذاب گردانید یکے ازان مقتول شدن دوم مصور و آن یکے ظاہر

ست دوم دیگر باطن پس آن یکے تیغ رسول ہست علیہ الصلاۃ والسلام دوم عذاب

دوزخ پس تیغ در غلاف ہستند کہ دیدہ ہستیم و در تقلید نبودہ شد و در غلاف آ ہستند

کہ دیدہ پوشیدہ و آدمی را نیز دو چیز ست یکے زبان و دوم دل و زبان
در علانیہ ست کہ دیدہ میشود وہمو القمر والشمسان و دل در خفای
ست کہ پوشیدہ و دیدہ نمیشود و پس ہرکہ زبان را بقول لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ از
غلاف دہن کشیدہ تیغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ را برخود در نیام کرد
و ہرکہ زبان و دل را بدین قول از غلاف نا دیدہ برکشیدہ و در راہ دوزخ
برخود بستہ در مفتاح الجنان از تفسیر مغنی آوردہ است پیغامبر فرمود صلی
اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم ہرکہ دلیری ندارد کہ با دشمن جہاد کند و سخاوت ندارد
کہ مال نفقہ کند پس او ذکر خدا تعالیٰ بسیار گوید و در انیس الواعظین آوردہ است
کہ رسول علیہ و آلہ السلام را پرسیدند کہ نماز بہتر یا ذکر فرمود نماز خود تمامی
ذکر ست و بہتر ذکر ست قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے قائم کر نماز واسطے ذکر میرے کے
اَیْ لِتَذْکُرَنِیْ فِیْھَا لِاِشْتِمَالِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْاَذْکَارِ
یعنی تو یاد کرے تو مجکو بیچ اسکے واسطے شامل ہونے نماز کے اوپر ذکروں کے
اَوْ لِاَنْ اُذْکَرَ بِالْمَدْحِ وَالثَّنَاءِ اَوْ لِذِکْرِیْ خَاصَّۃً لَا تَشُوْبُہٗ
یا واسطے اسکے کہ ذکر کیا جاؤں ساتھ تعریف اور ثنا کے یا واسطے ذکر میرے کے خاص کر نہ ملے
بِذِکْرِ غَیْرِیْ اَوْ لِیَکُوْنَ لِیْ ذَاکِرًا غَیْرَ نَاسٍ
اُسکے ساتھ ذکر کسی غیر میرے یا واسطے اسکے ہووے واسطے میرے ذکر کرنیوالا اور نہ بہولنیوالا ہو
و نماز بتحقیق برائے ذکر ست و عین ذکر ست تا اگر کسی در نماز ہرچہ بر زبان آرد
آنچہ موافق ذکر ست چنانچہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
پاک ہے اللہ اور تعریف اللہ کو ہے

و ماننداں نمازش فاسد نشود در روضه زند و سید مسطور ست

وَلَوْ غَلِطَ الْإِمَامُ فَقَامَ فِيمَا يُقْعَدُ أَوْ قَعَدَ فِيمَا يُقَامُ فَقَالَ

اور اگر غلط کیا امام نے پس اٹھا بیچ اُس چیز کے کہ بیٹھتا ہے یا بیٹھا بیچ اسکے قیام کیا جاتا ہے

الْمُقْتَدِي سُبْحَانَ اللّٰهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُ كَمَا جَاءَ

پس کہا مقتدی نے پاک ہے اللہ نہیں فاسد ہوتی ہے نماز اسکی جیسا کہ آیا ہے

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ

پیغمبر خدا سے اوپر اور انکی آل پر سلام ہے کہ اوس نے فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطے

وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ نیز مسطور ست لَوْ قَرَأَ الْإِمَامُ آيَةً فِيهَا ذِكْرُ

مردونکے اور دستک دینا ہاتھ کی ہتیلی پہ واسطے عورتوں کے — اگر پڑھا امام نے آیت کو کہ بیچ اسکے ذکر

الْجَنَّةِ فَقَالَ الْمُقْتَدِي اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي أَوْ قَرَأَ آيَةً فِيهَا

بہشت کا پس کہا مقتدی نے یا اللہ رزق دے مجھکو یا پڑھا آیت کو کہ بیچ اسکے

ذِكْرُ النَّارِ وَقَالَ الْمُقْتَدِي اللّٰهُمَّ نَجِّنِي لَا تَفْسُدُ صَلٰوتُهُ

ذکر ہے آگ کا اور کہا مقتدی نے یا خدا نجات دے مجھکو نہیں فاسد ہوتی ہے

وَلَوْ قَرَأَ الْإِمَامُ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَقَالَ الْمُقْتَدِي

نماز اسکی اور اگر پڑھے امام یہ آیت سوا اسکے نہیں کہ مشرک پلید ہیں پس کہا مقتدی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهُ لِأَنَّ قَوْلَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

نے لفظ الحمد للہ کا نہیں فاسد ہو جاتی ہے نماز اسکی واسطے اسکے کہ قول اسکا

مَوْجُودٌ فِي الصَّلٰوةِ۔

الحمد للہ موجود ہے بیچ نماز کے

و نیز سید و شد از رسول علیہ و الہ السلام از روزہ و کہ ذکر افضل ست یا

روزہ فرمود علیہ والہ السلام کہ روزہ خالی کردن درون است برائے قرار ذکر

در شرح مشارق آوردہ است اَلْغَرَضُ مِنَ الصَّوْمِ کَسْرُ النَّفْسِ

مطلب روزہ رکھنے سے توڑنا ہے نفس کا

بِتَرْکِ الطَّعَامِ وَالْغَرَضُ مِنْ کَسْرِ النَّفْسِ تَرْکُ الْمَنَاهِیْ

ساتھ چھوڑنے کھانیکے اور مدعا توڑنے نفس کے سے چھوڑنا گناہوں کا ہے

لَا تَرْکُ الطَّعَامِ الَّذِیْ هُوَ مُبَاحٌ وَهٰذَا صَوْمُ الْخُصُوْصِ وَ

نہ چھوڑنا کھانیکا ایسا کھانا کہ وہ مباح ہے اور یہ روزہ ہے خاص لوگونکا اور

هُوَ کَفُّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَاللِّسَانِ وَسَائِرِ الْجَوَارِحِ

وہ بند کرنا شنوائی اور بینائی کا اور زبان کا اور سب اعضا کا گناہوں سے

وَاَمَّا صَوْمُ خُصُوْصِ الْخُصُوْصِ وَهُوَ کَفُّ الْقَلْبِ

اور مگر روزہ خاص الخاص کا اور وہ بند کرنا دل کا اس

عَمَّا سِوَی اللّٰهِ تَعَالٰی بِالْکُلِّیَّةِ بزرگے را پرسیدند روزہ چیست

چیز سے کہ سوائے اللہ تعالے کے ہے

گفت آرے اَنَا صَائِمٌ بِذِکْرِهٖ فَاِذَا ذَکَرْتُ غَیْرَهٗ اَفْطَرْتُ۔

یعنی روزہ دار ہوں ساتھ یاد اسکے کے پس جب یاد کیا میں غیر اسکے کو روزہ توڑا میں نے

و خبر رسیدہ شد رسول علیہ والہ السلام را حج کہ ذکر را ضلہ است یا حج فرمود

حج خود ہمہ ذکر است یعنی طواف کردن خانہ کعبہ برآیا وادرون حق تعالی است

و بزرگ داشتن آواز بہر آنکہ خانہ پروردگار عظیم است و معنی کلمہ لا الہ الا اللہ

است حقیقت کہ غیر حق را در دل قدرے و شئے عظمتے نبود چنانکہ در روضہ

زندوسیہ مسطور است کہ ابو حفص حداد در طواف کعبہ بود نشست شاگرد او ابو

عثمان گفت جای نشستن نیست که در طواف نشستن از ادب نبود و گفت بار دیگر
من جوان نیستم و قوة ندارم و دیگر آنکه

اَلَّذِیْ یَرَی الْبَیْتَ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ مَعْرِفَةِ حُرْمَتِهٖ وَالطَّوَافِ

تو دیکھتا ہے خانہ کعبہ کو پس ضرور ہے تجکو پہچاننا حرمت اسکے کا اور پہرنا گرد

حَوْلَهٗ وَاَنَا اَرٰی رَبَّ الْبَیْتِ فَالْبَیْتُ یَطُوْفُ حَوْلِیْ مَنْ رَاٰی

اسکے اور میں دیکھتا ہوں صاحب گھر خانہ کعبہ کو پس خانہ کعبہ پہرتا ہے گرد میرے جو کوئی

الْبَیْتَ یَحْتَاجُ اِلَی الطَّوَافِ حَوْلَ الْبَیْتِ مَنْ رَاٰی رَبَّ

دیکھتا ہے خانہ کعبہ کو محتاج ہوتا ہے طرف طواف کے گرد خانہ کعبہ کے جو کوئی دیکھتا ہے پروردگار

الْبَیْتِ فَالْبَیْتُ یَطُوْفُ حَوْلَهٗ۔

گھر کے کو پس گھر پہرتا ہے طرف اسکے۔

نیز ذکر از زکوة افضلست که بهترین زکوة زکوة تن و زکوة تن بقول لا اله الا الله است

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدُّوْا زَکٰوةَ

فرمایا پیغمبر خدا کے نے درود اللہ کا ہو جیو اوپر انکے اور سلام ادا کرو تم زکوٰة

اَبْدَانِکُمْ وَاِنَّ زَکٰوةَ اَبْدَانِکُمْ بِقَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

بدنوں اپنی کے اور تحقیق زکوة بدنوں تمہارے کی البتہ کہنا کلمہ لا اله الا الله کا ہے

یعنی چنانکه مال همه از ادای زکوة پاک میشود همچنین دل و تن آدمی بگفتن کلمه
توحید پاک و پاکیزه میگردد و چنانچه مال همه را در استعمال هیچ شبهه نبود هم
چنین اهل لا اله الا الله را به بهشت در آمدن هیچ مانع نبود چنانکه گفت ؎

پاک شو تا ز اهل دین گردی	آشنا باش تا چنین گردی

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَتَحْسَبُوْنَ اَنَّ الْجَنَّةَ فَرائض

فرمایا پیغمبر نے درود وسلام ہو حبیب اللہ کا اوپر انکے اور انکی ال کے آیا گمان کرتے ہو یہ کہ بہشت جاؤ گے

الغنم فواللہ لن تدخلوھا الا ان تکونوا کالبردۃ التی

بکریون کا پس قسم اللہ کی ہرگز نہ داخل ہوگی تمہیں مگر یہ کہ ہو تم مانند اولونکے جو گرتی

تقع من السماء قال اللہ تعالیٰ ومن تزکی فانما یتزکی لنفسہ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو کوئی ستھرائی کرے پس سوا اسکی نہیں کہ ستھرائی کرتا ہے واسطے ذات اپنی کے ہین آسمان سے

وحاصل پاکیزگی آن ست کہ دل را بمحبت غیر خدا ندہد وبار اغیار بر پشت ننہد و درون خود

را از رحمت ماسوی اللہ خالی دارد و درون او را در درون دل رفتن نگزارد

قال علیہ وآلہ السلام قلب المؤمن حرم اللہ وحرام علی حرم اللہ

فرمایا اوپر انکے اور انکی آل کے سلام دل مومن کا چار دیواری اللہ کی ہے اور حرام ہے

ان یلج فیہ غیر اللہ تعالیٰ

اوپر چار دیواری اللہ کے یہ کہ داخل کرے اسمین غیر اللہ تعالیٰ کا

اینحدیث در انیس الواعظین مسطور ست و نیز مسطور ست کہ صاحب شرع سخن بہ

گزاف و بیفائدہ نگوید پس مقصود صاحب شرع ازین اخبار این ست کہ دل شاغل

بغیر حق تعالیٰ را نشاید رحمت بر جان شیخ سعدی باد کہ گفت فرد

از دل برود ہمہ غم دنیا و آخرت	یا خانہ جای رخت بود یا محال دوست

در روضۃ زندویسہ مسطور ست کہ در بنی اسرائیل مردے بود بلیتقا نام در ان

ایام چنان بود کہ ہر کہ سیصد سال حضرت ذوالجلال را عبادت میکرد البتہ

بجاے وحی نازل میشد ایمرد از مقام خود بیرون رفتہ در گوشہ غارے بعبادت

مشغول شد در انجا درخت خرما بود ہر روز بیار آمدے بلیتقا آنرا بخوردے و در عبادت

حق روزگار گذرانیدے چون سیصد سال تمام شد ہیچ وحی نیامد بلیتقا گریستہ

خسته حال و شکایت پیش پیغامبر عهد خویش برد حق تعالی بران پیغامبر
وحی فرستاد اِنّی لا اُوحی الی رجلٍ اطمأنّ قلبه بشیءٍ من الدنیا
تحقیق مین نهین وحی بهیجتا طرف ایک مرد کے کہ چین پکڑا ہے اسکے دل نے ساتھ ایک چیز دنیا کے
یعنی بدرستیکه من وحی نفرستم بسوی کسی که دل او آرمیده بود بچیزی از
دنیا آن مرد گفت الهی بکدام شیء دل من آویخته بود فرمان شد بدان سر
ولت بیقرار بود که باز میدارد یلیقا آن درخت را از بیخ برکند و گفت
اللّٰهمّ لا ترزقنی حتّی اموت فانّی خائفٌ ان تطمئنّ قلبی
ای خدا مت رزق دے مجکو یہانتک کہ مرون مین پس تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ چین پکڑے دل میرا
الی شیءٍ دونک — فرد
طرف ایک چیز کے سوائے تیرے۔

خواہم کہ بیخ صحبت اغیار بر کنم		در باغ دل رہا نکنم جز نہال تو

این بگفت و در عبادت شد پس هر شبانگاه مر او را یان انار از بالای
کوه فرود آمدی یلیقا روزه بدان انار گشادی چون سه روز برآمد حق تعالی
بدو وحی فرستاد یا یلیقا وزنت ثلثة ایامٍ ثلثمائة سنة
ای یلیقا وزن کیے گئے تین دن ساتھ تین سو برس کے
فکانت هذه ثلثة ایامٍ ارجح من ثلثمائة سنةٍ فاوحیت الیک
پس ہوئے یہ تین دن غالب تین سو برس سے پس وحی کی بیچ طرف تیرے
یعنی بدان بوزن این سه روز توازان سیصد سال گران آمد پس وحی کرده ام
بر تو پس اینجا باید دانست کہ تا آرام انس بذکر پدید نیاید نشان انس
بذکر نگردد و علامت انس گرفتن بذکر صحت یقین است بر مذکور۔

ے آرند کہ خواجہ ابراہیم ادہم و خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالے علیہما
در سفر بکلیہ صاحب بودند پیش از وقت افطار چیزے بدیشان رسیدہ۔
خواجہ ابراہیم آنرا تصدق کردہ خواجہ سفیان گفت یا ابا اسحق۔

إِنَّكَ مُحْتَاجٌ إِلَى قَلِيلٍ مِنَ الْعِلْمِ

تحقیق تو محتاج ہے طرف تھوڑے علم کے

پس چون وقت افطار شد باز چیزے رسیدہ خواجہ ابراہیم مر خواجہ سفیان
را گفت إِنَّكَ مُحْتَاجٌ إِلَى قَلِيلٍ مِنَ الْيَقِينِ ۔

تحقیق تو محتاج ہے طرف تھوڑے یقین کے۔

در عوارف مسطور است قَالَ الْجُنَيْدُ وَقَدْ سُئِلَ عَنِ التَّصَوُّفِ

فرمایا جنید نے اور تحقیق پوچھے گئے تصوف سے

فَقَالَ أَنْ تَكُونَ مَعَ اللّٰهِ بِلَا عِلَاقَةٍ وَسُئِلَ الشِّبْلِيُّ رَحِمَهُ

پس فرمایا یہ کہ ہووے تو ساتھ اللہ کے بے علاقہ اور پوچھے گئے شبلی رحم کرے اسکو

اللّٰهُ تَعَالَى عَنِ الْفَقْرِ فَقَالَ أَنْ لَا تَسْتَغْنِيَ بِشَيْءٍ دُوْنَ الْحَقِّ

اللہ تعالے فقر سے پس فرمایا یہ کہ نہ بے پروا ہو ساتھ ایک چیز کے سوا حق کے

در خبر است کہ مردے بر رسول صلے اللہ تعالے علیہ والہ وسلم آمد و پرسید۔

مَنْ أَزْهَدُ النَّاسِ فَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَزْهَدُ النَّاسِ

کون بے رغبت ترین لوگوں کا ہے پس فرمایا حضرت نے بے رغبت تر لوگوں کا

مَنْ لَمْ يَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبِلَى وَتَرَكَ فَضْلَ زِينَةِ الدُّنْيَا وَآثَرَ

وہ ہے جو نہ بھولے قبر کو اور گل جانیکو اور چھوڑے زیادتی زینت دنیا کی اور اختیار کیا

مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَعَدَّ نَفْسَهُ
اس چیز کو جو باقی ہے اوپر اس چیز کے کہ فانی ہے اور نہ گنے کل کو دنون اپنے سے اور گنے اپنے تئین
مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ و در عوارف مسطور ست قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ
رہنے والون قبرونکے سے فرمایا پیغمبر نے خدا کے اوپر انکے
آلِهِ السَّلَامُ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُوتِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ
اور آل انکے کے سلام جب دیکھو تم ایکمرد کو تحقیق دیا گیا ہے اسکو بے رغبتی بیچ دنیا کو اور کم
مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ و نیز مسطور ست —
گویائی پس نزدیک ہو اس سے پس تحقیق وہ ڈالا جاتا حکمت
سُئِلَ الشِّبْلِيُّ عَنِ الزُّهْدِ فَقَالَ الزُّهْدُ غَفْلَةٌ لِأَنَّ الدُّنْيَا
پوچھے گئے شبلی معنے زہد کے سو پس کہا زہد غفلت ہے اسواسطے کہ دنیا
لَا شَيْءَ وَالزُّهْدُ فِي لَا شَيْءٍ غَفْلَةٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمَّا رَأَوْا
ناچیز ہے اور بے رغبتی بیچ ناچیز کے غفلت ہے اور کہا بعض انکے نے جب دیکھا
حَقَارَةَ الدُّنْيَا زَهِدُوا وَأَقَرُّوا زُهْدَهُمْ فِي الدُّنْيَا لِهَوَانِهَا عِنْدَهُمْ فِي زُهْدِهِمْ قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ
حقارت دنیا کو بے رغبتی لے انہون نے بیچ زہد انکے بیچ دنیا کے واسطے خواہش انکی کے نزدیک انکے بیچ زہد انکے کے فرمایا حضرت نے اوپر
السَّلَامُ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ
انکی آل پر سلام نہین دنیا بیچ آخرت کے مگر جیسا کرتا ہے ایک تمہارا انگلی شہادت
إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ در مشارق مسطور ست
کی بیچ دریا کے پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کس قدر قطرہ پانیکے پھر ہو دریا سے
مَعْنَاهُ لَيْسَتِ الدُّنْيَا الْفَانِيَةُ فِي مُقَابَلَةِ الْآخِرَةِ الْبَاقِيَةِ
معنی اسکے نہین ہے دنیا فنا ہونیوالی بیچ مقابلہ آخرت کے کہ باقی ہے

اِلَّا كَقَطْرَةٍ مِنَ الْمَاءِ فِي مُقَابَلَةِ الْبَحْرِ فَالْبَعْضُ الْكَرِيمُ
مگر مانند ایک قطرہ کے پانی بیچ مقابلہ دریا کے کہا بعض کریم نے
الدُّنْيَا خَسِيسَةٌ وَاَخَسُّ مِنَ الْخَسِيسِ مَنْ رَضِيَ بِالْخَسِيسِ بَدَلًا
دنیا خسیس ہے لیکن خسیس تر خسیس سے ہے جو راضی ہو خسیس سے عوض
عَنِ النَّفِيسِ وَفِي الْمَصَابِيحِ قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا
پاکیزہ سے اور بیچ کتاب مصابیح کے فرمایا آنحضرت اور انکے آل پر سلام قسم اللہ کی نہیں دنیا
فِي الْآخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ
بیچ آخرت کے مگر مانند اس چیز کے کہ کرے انگلی اپنی بیچ دریا کے پس چاہیے
يَرْجِعُ يَعْنِي نِسْبَةَ نِعَمِ الدُّنْيَا وَزَمَانِهَا فِي جَنْبِ نِعَمِ
کہ دیکھے ساتھ کس چیز کو پھرتی ہے یعنی نسبت نعمتوں دنیا کے یا زمانہ اسکے کے بیچ مقابلہ نعمت آخرت
الْآخِرَةِ اَوْ زَمَانِهَا لَيْسَ اِلَّا مِثْلَ نِسْبَةِ الْمَاءِ الَّذِي
کے یا زمانہ اسکے کو نہیں مگر مانند نسبت پانی کے جو
يَلْتَصِقُ بِاِصْبَعِ اَحَدِكُمْ اِذَا غَمَسَهَا فِي الْبَحْرِ
لگ جاتا ہے ساتھ انگلی ایک تمہارے کے جب غوطہ دیتا ہے اسکو بیچ دریا کے
ونیز در عوارف مسطور ہست وَعِنْدِي اَنَّ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا غَيْرُ
اور میرے نزدیک یہ کہ زہد بیچ دنیا کے سوا
هٰذَا فَاِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الزُّهْدِ بِالْخُرُوجِ مِنَ الْاِخْتِيَارِ
اسکے ہے پس سوا اسکے نہیں کہ زہد بیچ زہد کے ساتھ نکلنے کے ہے اختیار سے
فِي الزُّهْدِ لِاَنَّ الزَّاهِدَ اِخْتَارَ الزُّهْدَ وَاَرَادَهُ وَاَرَادَ بِهِ
بیچ زہد کے واسطے اسکے کہ زاہد نے اختیار کیا زہد کو اور ارادہ کیا اسکو اور ارادہ اسکا

يَسْتَنِدُ اِلَى عِلْمِهٖ وَعِلْمُهٗ قَاصِرٌ فَاِذَا اُقِيْمَ فِيْ مَقَامِ

کسناد کیا جاتا ہے طرف علم اسکے کے اور علم اسکا کوتاہ ہے پس جب قائم کیا گیا بیچ

تَرْكِ الْاِرَادَةِ وَانْسَلَخَ مِنْ اِخْتِيَارِهٖ كَاشَفَهُ

مقام چھوڑنے ارادہ کے اور نکل گیا اختیار اپنی سے مکشوف کرتا ہے اسکو

اللّٰهُ تَعَالٰى بِمُرَادِهٖ فَيَتْرُكُ الدُّنْيَا بِمُرَادِ النَّفْسِ

اللہ تعالے مراد اپنی کے ساتھ پس چھوڑتا ہے دنیا ساتھ مراد نفس کے

فَيَكُوْنُ زُهْدُهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى حِيْنَئِذٍ۔

پس ہوتا ہے زہد اسکا واسطے اللہ تعالے کے اسوقت۔

اما اصل منشاء زہد علو ہمت ست وکمال بصارت چشم توفیق وارادت کہ حق تعالے

ایشانرا بخشیدہ ست ہمیشہ اہل سعادت مر دنیا را خسیس بینند و بر آخرت نفیس نگرند

و ہر کہ از آخرت بدنیا راضی شود ہر آئینہ نیز داہل ہمت ایشان خسیس من کل خسیس باشد

چنانکہ آن مست لقاء رب غفور و آن گمرہ از غیر حق عبور گزیدہ غربت را بسر و

یعنی قطب الاقطاب شیخ نور قدس سرہ در رسالہ خود انیس الغربا آوردہ ست حکایت

کنا ہے در محلہ عطاران گذشت بوی خوش در مشامش رسید بیضبط شد بیفتاد حریر

کہ از عطریات بدر میبرند بیہوش تر میشد حکیمے قدری گوہ نزدیک بینی او داشت

در زمان بہوش آمد و نیز آوردہ ست کہ دیوانہ ہموارہ در بیہانہ مملو چون در آن

رسید بینی گرفتہ میماندی پرسیدند چرا بینی میگیری گفت از گندگی دنیا و این گندگی

ہے دنیا پیش حسن مشام از او آن غربت اشام ظاہر ست

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

تحقیق اللہ چاہتا ہے توبہ کرنیوالونکو اور چاہتا ہے ستھرائی کرنیوالونکو۔

در شان ایشان ست و اگر نہ ہشتے گلاب را بو چون آن خوش تر از گلاب آید و حقیقت کار عالم دنیا ظاہر بینان از انچہ ہست بعکس نماید دانشمندے را بادشاہے پرسید کہ الدنیا جیفۃ ومر جیفہ را بوے گندہ باشد و بوے دنیا کجاست گفت آرے دنیا را نیز بوے ہست اما زکام زدہ آنانکہ در کار طلب این استخوان مردار باسگان ہم خوانند و در مکتوب شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ آمدہ است کہ کلمہ لا الہ الا اللہ نفی و اثبات ست پس از نفی نفی دنیا مرادست و از اثبات اثبات حق سبحانہ و تعالی و ترک دنیا علامت معرفت ست پس اینکہ بزبان لو حال و افعال کلمہ توحید گفتن ست پس چنین کس را که ذوالکمال باشد حاجت بذکر زبان نباشد و در انیس الواعظین مسطورست حضرت عیسے صلوۃ اللہ بر سر مردہ رسیدہ او را ہم چون غافلان خفتہ دیدہ گفت برخیز خدا را یاد کن گفت از من چہ میخواہی کہ من دنیا را باہل دنیا گزاشتہ ام گفت بس است پس خوش

این رباعے در ملفوظ آمدہ ہست

رباعی

آنانکہ در ہواے تو شیدا گشتہ اند	از جملہ بریدہ و تنہا نشستہ اند
خود را فداے نام تو باید کردہ اند	گاہے فتادہ گہ بسر وپا نشستہ اند

و در عوارف مسطورست در معنی ایت

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا قِيلَ

اور کیا ہم نے انہیں پیشوا کہ راہ دکھاتے تھے ہمارے حکم سے جب صبر کیا انہوں نے کہا گیا

صَبَرُوا عَنِ الدُّنْيَا و در شرح مشارق مسطورست قَالَ أَهْلُ الْمَعَانِي

صبر کیا انہوں نے دنیا سے — کہا لوگوں معانی والے نے

الصَّبْرُ عِبَارَةٌ عَنْ ثَبَاتِ بَاعِثِ الدِّيْنِ مُقَاوِمًا بَاعِثَ

صبر عبارت ہے ثابت رہنا باعث دین سے مقابلہ میں باعث خواہش کے

دور عوارض مسطورست وجاء فی الاثر لا اله الا الله یدفع عن

اور آیا ہے بیچ اخبار کے — دور کرتا ہے

العباد سخط الله ما لم یبالوا ما نقص من دنیاهم فاذا فعلوا

بندوں سے ناخوشی اللہ کی جب تک کہ نہ پروا کریں اس چیز کو کہ ناقص ہے دنیا انکی سے پس جب کیا انہوں نے

ذلک وقالوا لا اله الا الله قال الله تعالی کذبتم لستم بها صادقین

یہ اور کہا انہوں نے — فرمایا اللہ تعالی نے جھوٹ بولا تمنے نہیں تم سچے

پس مرد صادق که باطن از حب سوی الله تعالی پاک ست و پای همتش بر افلاک از قید

[illegible] راحت خاسته او کجا در بند حزن و کاست درآید که ظاهر و باطن او را نور کلمه

لا اله الا الله آراید نقل بزرگی را مرآمد که نعمت دنیا بیکران داشت روزی خازن

بیامد و گفت فلان چیز که قیمت شش هزار تنکه بود گم شده آن بزرگ برخاست

و دو رکعت شکرانه ادا کرد بعد از وقتی باز خازن خبر آورد آن متاع که در فلان

تاریخ [illegible] بود باز یافته شد آن بزرگ چنانچه در گم شدن شکر کرده بود همچنان

[illegible] این شکر چه باشد فرمود که بر سلامتی باطن و آزادی از بند غم

و شادی [illegible] وجه باطن متغیر نشد و سلامت ماند۔

قال الله تعالی لکیلا تأسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتاکم

فرمایا اللہ تعالی نے تاکہ نہ غم کھاؤ اوپر اس چیز کے کہ فوت ہوئی تم سے اور نہ خوش ہو ساتھ [illegible]

ناکسان را بلطف خود کس کرد	شکر و صبر ز بندگان بس کرد

قال الله تعالی والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا

[illegible] بیچ راہ ہماری البتہ دکھاوینگے ہم انکو راہیں اپنی

ودر خیر المجالس آورده است که حاصل از مجاهده آن است که

صَرْفُ الْقَلْبِ عَنِ الْتِفَاتِ اِلٰى غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَيْ اِسْتِغْرَاقُ

و پھیرنا دل کا التفات سے طرف غیر خدا کے اور مستغرق ہونا بیچ بندگی اللہ تعالیٰ کے

فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى واین نوع سر نفی و اثبات است صَرْفُ الْقَلْبِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ

پھیرنا دل کا سوائے اللہ کے سے

نفی است وَالْاِسْتِغْرَاقُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ اثبات است ودر عوارف مسطور است

اور ڈوبنا بیچ بندگی اللہ کے

وَلَا يَسْتَقِيْمُ التَّوْبَةُ اِلَّا بِصِدْقِ الْمُجَاهَدَةِ وَلَا يَصْدُقُ الْعَبْدُ فِي

اور نہیں منضبط ہوتا توبہ مگر ساتھ سچی کوشش کے اور نہیں سچا جانا جاتا ہے بندہ بیچ

الْمُجَاهَدَةِ اِلَّا بِوُجُوْدِ الصَّبْرِ رَوٰى فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ

مجاہدہ کے مگر ساتھ ہونے صبر کے روایت کیا فضالہ بیٹے عبید اللہ نے رضی

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَقُوْلُ الْمُجَاهِدُ

اللہ اس سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا سے درود اللہ کا اوپر اور اوپر آل کی فرماتے تھے آپ

مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ وَلَا يَتِمُّ لَهٗ ذٰلِكَ اِلَّا بِالصَّبْرِ

جہاد کرنیوالا وہ ہے جسنے جہاد کیا النفس اپنے سے اور نہیں تمام ہوتا ہے واسطے اسکے یہ مگر ساتھ صبر

ونیز مسطور است که فاضل ترین صبر آن است که صبر علی الله باشد و صبر علی الله آن

که قصد دارد وقت خود بر حق تعالیٰ استوار دارد بصدق مراقبه دل و دور کردن

خواطر غیر سبحانه و بران درستی نماید تا بحق تعالیٰ از غیر حق تعالیٰ صبر باید یعنی بسبب

آنکه بحق بندگی کند از ماسوی الله اور ہیچ نماید قال عیسیٰ علیہ السلام

اِدَامِيَ الْجُوْعُ وَشِعَارِيَ الْخَوْفُ وَلِبَاسِيَ الصُّوْفُ وَسِرَاجِيَ الْقَمَرُ

سالن میرا بہوک ہی اور شعار میرا خوف ہوا اور لباس میرا صوف ہے اور چراغ میرا چاند ہے

وَدَابَّتِي رِجْلَايَ وَطَعَامِي وَفَاكِهَتِي مَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ وَلَيْسَ

اور گہوڑا میرا دونو پاؤن ہمیں اور کہانا میرا اور میوہ میرا جو اگاتی ہے زمین اور نہین

لِي شَيْءٌ وَلَيْسَ عَلَى الْأَرْضِ أَغْنَى مِنِّي -

واسطے میرے کوئی چیز اور نہین اوپر زمین کے غنی تر مجہ سے

وحقیقت فقر آن ست کہ ہر انچہ غیر حق سبحانہ وتعالے ست سیر نشود **نقل** ست

کہ وحی کرد حقتعالے بر موسی علیہ السلام

يَا مُوسَى إِذَا رَأَيْتَ الْغِنَى مُقْبِلًا فَقُلْ ذَنْبٌ عُجِّلَتْ عُقُوبَتُهُ

اے موسے جب دیکہے تو دولتمندی سامنے پس کہہ گناہ ہے کہ جلدی کی عذاب اُسکے نے

وَإِذَا رَأَيْتَ الْفَقْرَ مُقْبِلًا فَقُلْ مَرْحَبًا بِشِعَارِ الصَّالِحِينَ

اور جب دیکہے تو فقر کو سامنے پس کہہ شاباش سا نہ طور نیک لوگون کے -

وشاہان اینمعنی جز آنکس نبود کہ دل او چون دل پیغامبران باشد بجدا از غیر خدا

اکتفا کردہ باشد واز ہر چہ غیر حق سبحانہ تعالے بر وعرض کنند در نظر نیارد

بہر ار سفرت فریاد برارد بگوید	من چہ خواہم کرد بیدا و نہان
بے تو ای جان جہان جان جہان	از آنکہ مَنْ كَانَ لِلْمَوْلَى فَلَهُ الْكُلُّ

جو شخص ہوا اسکا اُسکا صاحب ہو ہیں اسکا تمام عالم ہے

مملکت دارد در شرح مشارق آوردہ ست

وَقَدْ أَحْسَنَ مَنْ قَالَ لَا وَحْشَةَ مَعَ اللهِ تَعَالَى وَلَا رَاحَةَ مَعَ غَيْرِ اللهِ تَعَالَى

اور تحقیق کیا اچہا جسنے کہا نہین وحشت ساتہ اللہ تعالے کے اور نہین راحت ساتہ غیر اللہ تعالے کے

وآنکہ گفتہ اند اَلصُّوْفِيُّ غَنِيٌّ مِنَ اللهِ این معنی دارد کہ چون وبر ایچ حاجت نماند

صوفی غنی ہے

کہ از خدا بیتعالی بجا بد ہر اینہ او بدین معنی غنی باشد در خیر المجالس آمدہ بہت گیا

غنا را چہار مرتبہ ہست اوّل آنست کہ چون حاجت افتد از خدا بخواہد دوم آنکہ
از خدا نخواہد مگر خدا را سوم تفویض حاجت خود بر خدا تعالےٰ کند با خواستہ وناخواستہ
او را کار نباشد چہارم آنکہ از خدا بجز خدا را نیز نخواہد و این مقام اعلیٰ است
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ حَاکِیًا عَنِ اللّٰہِ اِذَا اشْتَغَلَ عَبْدِیْ طَاعَتِیْ
فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اُنپر اور اُنکی آل پر حکایت کرتے ہوئے اللہ سے جب مشغول ہوتا ہے بندہ
عَنِ الدُّعَاءِ اَعْطَیْتُہٗ خَیْرَ مَا اُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ ۔
میرا میری طاعت میں دعا سے دیتا ہوں اُسکو بہتر جو دیتا ہوں مانگنے والوں کو ۔
پس ہر کہ بعبادت نفی و اثبات مشغول شد از دو جہان بے غم گشت و بعبادتے دیگر او را
حاجت نماند در روضۃ زندوسیہ مسطور ہست روایت کرد عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہ
کہ روزے پیش رسول علیہ والہ السلام نشستہ بودم کہ مردے بیامد آب وضو از اعضائے
او میچکید چون نظر مبارک رسول علیہ والہ السلام بران مرد افتاد فرمود ۔
مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اَہْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ہٰذَا الرَّجُلِ
جو ارادہ کرے یہ کہ دیکھے طرف اہل جنت کے پس چاہئے کہ دیکھے اس مرد کو
ہمچنین دوم روز چون آن مرد بیامد رسول علیہ والہ السلام ہمین سخن فرمود آن
مرد نماز سبک ادا کرد و روان شد عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہ گفت من نیز در عقب او
روان شدم مرد در خانہ در آمدہ بود کہ من نیز در رسیدم و در بکوفتم مرد بیرون آمد و گفت
یَا اِبْنَ اَخِیْ مَا تُرِیْدُ گفتم میخواہم کہ چند روز در صحبت تو باشم و فائدہ گیرم پس مرد رہنما
دادہ درون خانہ در آمدم چون شب شد گمان بردم کہ مرد شب زندہ خواہد داشت
و در نماز خواہد گذرانید آن مرد فرض ادا کردہ و در خواب شد تا صبح در خواب بود
سہ روز در صحبت او بودم ہمین معائنہ کردم چہارم روز پرسیدم کہ از شما عبادتے

زائد و کوشش در طاعت ظاهری نے بینم و رسول علیه السلام ترا بهشت

گواهی داده و او بهزره و گزاف گواهی نمیدهد پس چیست حال تو گفت

یا ابنا اخی لا اعرف لنفسی طاعة و عملا یدخلنی الله به

اے بیٹے بہائی میرے کے نہیں پہچانتا ہیں اپنے واسطے کوئی طاعت اور عمل کہ داخل کرے مجکو الله

الجنة غیر شیئین التمسک علی کلمة الحق لا اله الا الله محمد

ساتھ اسکے بہشت میں سوا دو چیزونکے چنگل مارنا اوپر کلمہ حق لا اله الا الله محمد

رسول الله والثانی ان احب للناس ما احب لنفسی و اکره

رسول الله کے اور دوسرا یہ کہ دوست رکھوں واسطے لوگونکے جو دوست رکھوں واسطے

للناس ما اکره لنفسی۔

اپنے اور مکروہ رکھوں میں واسطے لوگونکے جو مکروہ رکھوں واسطے اپنے

فصل دوازدهم در بیان استقامت و تثبیت و رفتن با خیر الزاد در راه بهشت

بدان ای [illegible] که [illegible] بصفت کمال صدق هر که [illegible]

گردد پایان استقامت نمود جای او در بهشت آماده و او [illegible] گرداند

[illegible] قال الله تعالی ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا

فرمایا الله تعالی نے [illegible]

تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی

اوترتے ہیں اوپر انکے فرشتے یہ کہ [illegible] اور خوشی [illegible] بہشت

کنتم توعدون در [illegible] ان الذین قالوا ربنا الله

[illegible]

ای الذین قالوا لا اله الا الله محمد رسول الله ثم [illegible]

الله ہے وہ قوم ہیں جنہوں نے کہا لا الہ الا الله محمد رسول الله پھر استقامت کی انہوں نے

يعني تمسكوا على الدين المستقيم وتباعدوا عن الكفر

یعنی تمسک کیا انہوں نے اوپر دین مضبوط کے اور دوری کی انہوں نے کفر

والآثام والمعاصي والباطل وخافوا على دينهم أن لا يسلب

اور گناہوں سے اور نافرمانیوں سے اور جھوٹ سے اور ڈرے اوپر دین اپنے کے یہ کہ نہ

منهم تتنزل عليهم الملائكة وعند موتهم وفراقهم عن الدنيا أن

سلب ہووے اُن سے اترتے ہیں اوپر انکے فرشتے اور نزدیک موت انکے کے اور جدائی انکی کی

لا تخافوا على فوات دينكم عند نزعكم فإنكم تخرجون على الإيمان

دنیا سے کہ نہ ڈرو تم اوپر فوت ہونے دین اپنے کے نزدیک نکلنے جان اپنی کی پس تحقیق تم نکلو گے اوپر

بالله من دنياكم ولا تحزنوا على ما سلف من قبيح أعمالكم

ایمان کے ساتھ اللہ کے دنیا اپنی سے اور غم نہ کھاؤ اوپر اس چیز کے کہ گزرا برے عملوں تمہارے سے

فإن ربكم يغفر لكم ذلك ويتجاوز عنكم بفضله ومنه بل

پس تحقیق رب تمہارا بخشیگا واسطے تمہارے یہ اور دور کریگا تم سے اپنے فضل سے اور اپنے احسان سے

قوله وأبشروا بالجنة التي كنتم توعدون معناه إذا استقمتم

ساتھ بلکہ قول اللہ تعالیٰ کے اور خوش وقت ہو ساتھ بہشت کے جو تھے تم وعدہ دیے جاتے معنی اسکے جب

على دين الإسلام والإيمان فلكم الجنة التي وعدت لكم

استقامت کی تم نے اوپر دین اسلام کے اور ایمان کے پس واسطے تمہارے بہشت ہے جو وعدہ دیا گیا واسطے تمہارے

يقول إن المتقين في جنات وعيون در آداب المريدين مسطور ست

ساتھ قول اسکے تحقیق پرہیزگار بیچ باغوں کے اور چشموں کے

قيل للجنيد رحمه الله تعالى عند الموت قل لا إله إلا الله فقال

کہا گیا واسطے جس کے حکم کرو اسکو اللہ تعالی نزدیک موت کے کہ لا الہ الا اللہ پس کہا نہیں

مَا نَسِيْتُهُ فَاذْكُرْهُ در مشارق مسطور ست قَالَ اَبُو سَعِيْدٍ رَحِمَهُ

بھولا میں اسکو پس یاد کر تو اسکو کہا ابو سعید نے رحم کرے اس کو

اللّٰهُ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

تلقین کرو مردوں اپنے کو نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔

وطریق این تلقین آنست کہ نزدیک موت یعنی در حالت نزع بآواز نرم و خوش بر سر او بگویند تا بشنود و تکلیف نکنند کہ جائز نیست در شرح مشارق مسطور ست

فَاِنْ قَالُوْا فَهُوَ الْمُرَادُ وَاِنْ لَمْ يَقُوْلُوْا لَا يُكَلَّفُوْنَ وَلٰكِنْ

پس اگر کہیں پس وہ مراد ہے اور اگر نہ کہیں نہ تکلیف دیے جاویں ولیکن کہیں

يَقُوْلُ الْحَاضِرُوْنَ كَلِمَتَيِ الشَّهَادَةِ حَتّٰى يُوَافِقُوْهُ بِهَا بِالْقَلْبِ

حاضر لوگ دو کلمہ شہادت کے یہانتک کہ موافقت کریں انکی بیچ اسکے ساتھ دل کے

وچون میت را در گور نہند در آن وقت نیز تلقین آمدہ است در شرح مشارق آوردہ کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنچہ بتلقین درینوقت امر کرد شاید کہ از جہت آن باشد کہ وقت نزع وقت ست کہ شیطان بر آشفتہ کردن اعتقاد آدمی در آن وقت متعرض میشود پس محتاج میگردد بسوی آنکہ کسی ورا از توحید ہوشیار کند و تا

لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ اٰخِرَ كَلَامِهِ حَتّٰى يَصِيْرَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

تو ہووے یہ آخر کلام اسکا یہانتک کہ ہو جاوے ان لوگوں سے کہ فرمایا اوپر اور آلکی

السَّلَامُ فِيْهِمْ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

آل پر سلام بیچ حق انکے کہ جو کوئی کہ ہو آخر اسکا کلام لا الہ الا اللہ داخل ہوا بہشت میں۔

وشہادت بر حالت در حدیث ذکر نشت اگر وہا مسکوت و قول خواجہ

رضی اللہ کہ گفت مَا نَسِیْتُہٗ فَاَذْکُرَہٗ دلالت میکند بر سکون ضمیر و سِرِّ باطن ما
دلیل سکون قلب آنست کہ گفت ہر چند کہ وقت جان کندن وقتے دشوار ست برما
حالت ما چنانکہ داشتیم برقرار ست وشہادتین باخود ہمراہ دارم و مرحق تعالیٰ را فراموش
نکردہ ام کہ یاد آرم وسرور ازان ست کہ رسول علیہ والہ السلام فرمود اَلدُّنْیَا
سِجْنُ الْمُؤْمِنِ یعنی حیات مومن بر طریق حبس عاریت وبند وقید باشد پس چون
قید دور شود ہر آئینہ سرور پیدا آمد قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانُ مَنْ
فرمایا امیر المومنین عثمان نے جو شخص کہ ہو دنیا
کَانَتِ الدُّنْیَا سِجْنَہٗ کَانَ الْقَبْرُ رَاحَتَہٗ وَمَنْ کَانَتِ الدُّنْیَا جَنَّتَہٗ
قید خانہ اسکا ہو قبر راحت اسکے اور جو کوئی کہ ہو دنیا بہشت اس کا ہو
کَانَ الْقَبْرُ حَبْسَہٗ وَمَنْ کَانَتِ الْحَیٰوۃُ قَیْدَہٗ فَاِنَّ الْمَوْتَ اِطْلَاقُہٗ
قبر قید خانہ اسکا اور جو کوئی کہ ہو زندگانی قید اسکا پس تحقیق موت چھوٹنا اسکا ہے
وَمَنْ تَرَکَ نَصِیْبَہٗ فِی الدُّنْیَا اِسْتَوْفَاہُ فِی الْعُقْبٰی رحمت بر مسعود باد کہ گفت ربا
اور جو چھوڑے نصیبہ اپنا بیچ دنیا کے پورا دیتا ہے اسکو بیچ آخرت کے۔

باک ندارم کہ ز تن جان رود	غم چہ خورد آنکہ ز زندان رود
مور چہ را چیست ازین بہ کہ او	پر زند از چہ سلیمان رود

ومر عاشقان درگاہ الٰہ را مرگ مثل پلے ست کہ بدان بدوست رسند۔ کہ
اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ وایشان ہمیشہ درآرزو مرگ باشے
موت پل ہے پہنچاتا ہے دوست کو طرف دوست کے۔
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّکُمْ اَوْلِیَاءُ لِلّٰہِ مِنْ دُوْنِ
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر گمان کرتے ہو تم یہ کہ تم دوست ہو اللہ کے سوا لوگوں کے

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ـ

پس آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے ـ

پس محب مخلص مرگ را ہمیشہ پیش در آرزو نہادہ وغیر از صادق موت را نخواہد کرد ست
وارد فاعلیہ وآلہ السلام مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ
فرمایا آپ پر اور انکی آل پر سلام جو کوئی دوست رکھے ملاقات اللہ تعالی کی دوست رکھے اللہ ملاقات اسکی

ومراد از لقاء اللہ ہمین مرگ ست و بمشارق مسطور ست عن عمر رضی اللہ عنہ
كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ كَعَابِرِ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ
رہ دنیا بیچ گویا کہ تو مسافر ہے یا جیسے گزرنیوالا راہ کا اور شمار کر اپنے نفس کو بیچ والوں قبر کے

و در شرح آوردہ ست کہ غریب ہمیشہ باشتیاق اہل خود و وطن خود دارد
بہمہ حال بوقت ارتحال امیدوار باشد مثنی بنادے یالخیل ثم رحل
جیسے کہ راہ جاو ساتہ کوچ کے پہر کوچ کرے ـ

و بہریگان منزلے کہ قطع کند شوق او زیادہ تر گردد و چون آخرین منزل شود در
قلق افتد از شدت شوق فَاِذَا وَقَعَ بَصَرُہٗ عَلٰی وَطَنِہٖ زَفَّ مِنْ طُوْلِ
پس جب پڑے آنکہ اسکی اوپر وطن اپنے کے نزدیک ہو درازی مسافت
الْغُرْبَۃِ ثُمَّ بَكٰى فَرَحًا بِوُصُوْلِہٖ اِلَى الْوَطَنِ وَنَظَرِہٖ اِلَى الْاَحْبَابِ
سے پہر رو خوشی میں ساتہ پہنچنے اپنے کے طرف وطن کے اور دیکھنے اپنے کے طرف دوستوں کے

پس پیمبر یعنی رسول علیہ وآلہ السلام فرمود و براہ نمود برانکہ مومن باید کہ
طلب وصول الی اللہ دارد و در محبت و شوق شب و سحر بنالد و بپیش النظر با آن علم آوردہ ست

ئے شد کہ من غم و تو سودائے	مے کشم بار فراق و ستم تنہائے
عنبر زہر عنبری چو شکر مے نوشم	از کف ساقی و دور فلک و مینائے

چشم امید کشادہ و گوش براہ دعوت نہادہ دارد

يكون شاخصاً أمله إلى دعوته ينتظر متى يدعى فيجيب

ہووے بلند کرنیوالا آرزو اپنی طرف بلانے اسکے کے منتظر ہوتا ہے جب بلایا جاوے پس قبول کرے

وكلما قطع يوماً من عمره خف ظهره من أثقال العمر فإذا

اور جب قطع ہوا ایک دن عمر اسکے سے ہلکی ہو پیٹھ اسکی بوجھوں عمر کی سے پس جب پہنچے

بلغ آخر يومه قلق لخوف الخطر الذي ركبه وأنه لا يدري

آخر دن اسکا قلق کرے واسطے ڈر خطرہ کے جو سوار ہوا اسپر اور وہ نہیں جانتا

بم يختم فإذا كشف الغطاء ورأى مكانه رق من طول الغربة

ساتہ کس چیز کے خاتمہ کیا جاویگا پس جب کھولے گئے پردے اور دیکھا گیا مکان اپنے کو رقت کرتا ہے درازی مسافت

ثم بكى فرحاً بلقاء مولاه وقوله وعد نفسك من أصحاب القبور

کے سے پھر روتا ہے اور وہ خوشی کے ساتھ ملنے مالک اپنے کے فرمانا اسکا اور شمار کر اپنی ذات کو مردوں قبروالوں

أن يقول ساعة بعد ساعة لأن يحضر أمر الله قبلك

کے سے یہ کہ کہو ایکدم بعد ایک دم کے البتہ اگر حاضر ہو جاوے حکم خدا کا پس شمار کرے

نفسه خوفاً من الأشياء التي فهوات وإن

منتظر ہوتا ہے [illegible] واسطے اسکے [illegible] کہ آویگی پس آنیوالی

فاتت الأوقات كما قال عليه الصلاة والسلام موتوا قبل أن تموتوا

ہے مقرر اور اگرچہ دراز ہوں وقت جیسا فرمایا اوپر انکے اور انکی آل کے سلام مرو پہلے اس کے کہ مرو

پس ہر کہ در طلب وصول الی اللہ اشتیاق لقاء اللہ بود گرک او فرحت [illegible]

حجاب میان او و میان [illegible] باشد کہ حجاب در این دم بکشاید پس چون وقت مرگ

[illegible] وصول [illegible] شوق [illegible] طالب محبت طالب تر شود

پس ہر آئینہ مومن مخلص را با حقتعالے در وقت جان دادن بغلبۂ شوق
و محبت بہتر از حالت دیگر باشد و آنچہ خواجہ جنید رحمہ اللہ تعالے فرمود
ما نسیتہ فاذکرہ اینجا سلم ابدلی ما نسیتہ بالجنان
نہیں بھولا ہوں اسکا پس یاد کروں اسکو اور نہیں بھولا ہوں اسکو ساتھ دل کے
بزوال السکینۃ والاطمینان فاذکرہ باللسان علی العادۃ
ساتھ دور ہونے تسلی اور چین کے پس یاد کروں اسکو ساتھ زبان کے اوپر عادت کے اور وقت کو
والزمان و نیز در اداب المریدین مسطور ست
وقیل لابی محمد بن الزابلی قل لا الہ الا اللہ فقال ھذا شیئ قد
اور کہا گیا واسطے ابی محمد بن زابلی کے کہ لا الہ الا اللہ کہا یہ ایک چیز ہے تحقیق
عرفناہ وبہ یقیننی وقیل لزبیر رحمہ اللہ تعالی ذلک فقال
پہچانا ہمنے اور ساتھ اسکے یقین میرا اور کہا گیا زبیر کو رحم کرے اللہ تعالے اسکو یہ پس کہا نہیں بہتر
لا احسن غیرہ کما قال النبی علیہ والسلام الدنیا ملعونۃ
سوا اسکے جیسا فرمایا پیغمبر نے اونپر اور انکی آل پر سلام دنیا لعنت کی گئی ہے ساتھ اسکی چیز
بما فیہا الا ذکر اللہ تعالی او عالما او متعلما در شمائل اتقیا آوردہ است
کے کہ نہیں ہے مگر یاد اللہ تعالے کی یا عالم والا یا سیکھنے والا علم کا
قول محقق ذکر اللہ تعالی حلال لیس فیہا حرام وذکر الغیر
یاد اللہ کی حلال ہے نہیں بیچ اسکے حرام اور ذکر غیر کا حرام ہے بیچ اسکی نہیں حلال
حرام لیس فیہا حلال وجواب این بزرگان کہ در وقت موت حاضران
را دادند ہمہ دلالت میکند بر اطمینان و اہتزاز بذکر حق و بر کمال استقامت در روضۃ
زندویسیہ مسطور ست ابو منصور حباغ گفت کہ حق تعالے بر ذریت آدم خطاب کرد

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدَ اللهُ عَلَيْهِمْ
کیا نہین ہون مین رب تمہارا کہا اونہون نے ہو تو گواہی دی اللہ نے اوپر انکے
باز حق تعالے ازانجا بدنیا فرستاد و باز بوحدانیت او گواہی دادند و کلمۂ شہادت
بر زبان راندند و پیغامبران و مومنان گواہ شدند باز چون درآوردہ شوند
در گور و فرشتگان از ایشان پرسند آنجا نیز کلمۂ شہادت بر زبان آرند و ملائکہ
شنوند و گواہ شوند پس چون روز قیامت شود ابلیس لعین قصد بندہ کند گوید
هٰذَا مِنْ شِيعَتِي لِأَنَّهُ تَابَعَنِي عَلَى الْمَعَاصِي فرمان شود۔
یہ گروہ میرے ہے واسطے اسکے پیروی کی میرے اوپر گناہون کے
لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَيْهِ لِأَنَّ ابْتِدَاءَ أَمْرِهِ عَلَى التَّوْحِيدِ وَأَوْسَطَهُ
نہین غلبہ واسطے تیرے اوپر اسکے واسطے اسکے کہ ابتدا کام اسکے کا اوپر توحید کے او بیچ کا کام
عَلَى التَّوْحِيدِ وَانْتِهَاءَهُ عَلَى التَّوْحِيدِ لَا سُلْطَانَ لَكَ عَلَيْهِ يَا شَيْطَانُ
اسکا اوپر توحید کی او آخر اسکا کام اوپر توحید کے نہین غلبہ واسطے تیرے اوپر اسکے اے شیطان
ثُمَّ يَقُولُ لِمَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ اذْهَبُوا بِعَبْدِي إِلَى الْجِنَانِ
پھر فرماویگا واسطے فرشتون رحمت کے لیجاؤ بندہ میرے کو طرف بہشت کے۔
گفتہ اند چون بندہ مومن در کثرت مواظبت و ملازمت ذکر حق تعالے سبحانہ تعالے
گداختہ گردد و بمقام محبت رسد معاصی او زیان نکنند۔
كَمَا جَاءَ فِي الْأَثَرِ إِذَا أَحَبَّ اللهُ تَعَالَى عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ
جیسا کہ آیا بیچ حدیث کے جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالے بندے کو نہین ضرر کرتا اس کو گناہ
واین بدو معنی مستقیم آید یکے آنکہ اگرچہ قادر شود ہم کردن نتواند
كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ تحقیق قصد کیا اُس عورت زلیخا نے یوسف کا اور قصد کیا یوسف نے زلیخا کا اگر نہ ہوتا یہ کہ دیکھے

ربه كذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين

دلیل رب اپنے کی اسی طرح تو کہ دور کریں اس سے برائی اور بیحیائی تحقیق وہ بندوں ہمارے خالص کیے گیوں سے تھا

دوم آنکہ اگر بکنند رو و بتوبہ توفیق یابد و باستغفار شتابد پس مومن باید کہ کلمہ

تمجید بسیار گفتن عادت کند و این عبادت را سرمایہ سعادت تنہا تصور کند تا

در حیات اگر این کلمہ بسیار بر زبان راند و دل موافق بزبان گرداند در گور ہم

از سوال منکر و نکیر برہاند و بروضہ رسند و سبہ مسطور ہستند۔

عن ابي عبد الله الزاهد رحمه الله تعالى قال وجدت

ابی عبد اللہ زاہد سے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ کہا پایا میں نے

في بعض الكتب ان القبر ينوح كل يوم سبع مرات يقول

بعضی کتابوں میں کہ قبر نوحہ کرتی ہے ہر دن سات بار کہتی ہے

انا بيت الوحدة فاجعلوا مؤنسي قراءة القرآن وانا بيت

میں گھر تنہائی کا ہوں پس کرو دوست میرا پڑھنا قرآن کا اور میں گھر

الظلمة فنوروني بصلوة الليل وانا بيت التراب فاحملوا

اندھیرے کا ہوں پس روشن کرو مجھکو ساتھ نماز رات کے اور میں گھر مٹی کا ہوں پس

الفراش وهو العمل الصالح لتجعلوها مهادا لانفسكم وانا بيت

اٹھاؤ بچھونا اور وہ عمل نیک ہے تو کرو اسکو بچھونا واسطے ذات اپنی کے اور میں گھر

الافاعي فاحملوا الترياق والبادزهر معكم وانا بيت الضيق فتزودوا

سانپوں کا ہوں اٹھاؤ تریاق اور بادزہر اپنے ساتھ اور میں گھر تنگ ہوں پس توشہ اٹھاؤ

لانفسكم من السعة لهذا الضيق وانا بيت الفقر فتزودوا

اپنی ذات کیواسطے تونگری کی سے واسطے اس تنگی کے اور مین گہہ ہون محتاجی کا پس تو شتابی کر
لانفسکم من غناکم لهذا الفقر وانا بیت السؤال
اپنی ذات کیواسطے تونگری اپنی سے واسطے اس فقر کے اور مین گہر ہون سوال کا
وهو سؤال المنکر والنکیر من ربک وما دینک فاکثروا
اور وہ پوچھنا ہے منکر اور نکیر کا کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا پس بہت کہو
علی ظهری قول لا اله الا الله محمد رسول الله۔
اوپر پیٹھ میری کے کہنا لا اله الا الله محمد رسول الله کا۔
پس چون گورخانہ ایست تنہا و تار و غار ایست بی غمگسار خنکی باد مر تا لیبان
قرآنرا کہ در خانہ وحدت چون گور مونسے چون کلام حق برابر ایشان باشد و ورد
فی الدعاء اللهم اجعل القرآن لنا قرینا وفی القبر مونسا
جیسا وارد ہوا بیچ دعا کے اے خدا کر قرآن کو واسطے ہمارے نزدیک اور بیچ قبر کے دوست
ونیز گورخانہ ایست تاریک و بی نور پس بشارت بضیا سرور مر آنکسان را
کہ چراغی از جہان میبرند کہ شب تا روز از ذکر پروردگار زندہ دارند۔
قال علیه وآله السلام من ذکر الله فی سواد اللیل
فرمایا پیغمبر نے جسنے یاد کیا الله کو بیچ اندھیارات کے روشن کرتا ہے الله اس کے دل کو اور اسکی قبر کو
نور الله قلبه وقبره آنانکہ نماز شب بسیار گزارند کہ در قیام شب مومن را شرف
وجمال است قال علیه وآله السلام شرف المؤمن قیامه باللیل وعزه استغناءه عن الناس
فرمایا آنحضرت نے بزرگی مومن کی قیام اسکا بیچ رات کے اور عزت اسکی بے پرواہ ہونا اسکا لوگوں سے
وگور خود را بنور نماز شب و ذکر شب پر نور کنند نقل ست از ابی بکر وراق رحمه الله
کہ گفت چہار چیز سالہا طلب کردم پس نیافتم آنرا مگر در چہار چیز اول آنکہ

حقتعالی طلب کردم پس یافتم آنرا در طاعت و دوم طلب کردم فراخی عیش پس یافتم آنرا در نماز چاشت و طلب کردم روشنائی گور پس یافتم آنرا در نماز شب و طلب کردم عزت را پس یافتم آنرا در استغنا عن الخلق و نیز گور خانه ایست از خاک استر او فراش و سنگ بستر پس بشارت باد مر صالحان و نیکوکاران را که علما نیک را بستر او گور گردانند مر بنده را چنانچه از مرگ چاره نیست همچنین از جزاء عمل نیز چاره نیست قال علیه السلام لا بد لکم من جزاء عمله

ترجمہ یا حضرت فرماتے ہیں اور انکی آل پر سلام ضرور ہے تمکو بدلا عمل اپنے کا

نقل است از خواجه فضیل بن عیاض رضی الله عنه

یقول بلغنا ان الله تعالی اوحی الی النبی محمد علیه و آله

کہتے تھے پہنچا ہمکو یہ کہ اللہ تعالے نے وحی بھیجی طرف نبی محمد کی اون پر اور انکی آل کے

السلام یا محمد احبب من الدنیا ما شئت فانک مفارقه و اعمل

سلام اے محمد چاہ دنیا سے جو چاہے تو پس تحقیق تو جدا ہی کرنے والا ہے اس کا

ما شئت فانک ملاقیه غدا و عش ما شئت فانک میت عن قریب

اور عمل کر جو چاہے تو پس تحقیق تو ملنے والا ہے اس سے کل اور زندگی کر جو چاہے تو پس تحقیق تو مرنے والا ہے نزدیک

نقل است

و از حجاج بن مسعود رحمه الله تعالی که او گفت که دیدم من خود را در خواب با اهل گورستان و دیدم ایشان را که یکے در گور خفته بعضے بر خاک بعضے بر سندس و بعضے بر حریر و دیباج و ریحان پس گفتم اگر میان ایشان برابری بود چه خوش شدے پس یکے از ایشان جواب داد و گفت

یا حجاج هذا منازل الاعمال من عمل صالحا فلانفسهم

اے حجاج یہ مکان عملوں کے ہیں جو عمل کرے نیک پس واسطے ذات اپنی کے پہونچا کرتے ہیں۔

تَهْتَدُوْنَ ۔ قول امیر المومنین عثمان ست رضی اللہ عنہ

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا قَبْلَ اَنْ تَتْرُكَهٗ وَاَرْضٰى رَبَّهٗ قَبْلَ

بہتر ہیں آدمیوں سے وہ جو کوئی ترک کرے دنیا کو پہلے اس سے کہ جگہ چھوڑے ہو اسکو اور راضی کرے رب

اَنْ يَلْقَاهُ وَعَمَّرَ قَبْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَهٗ ۔

اپنے کو پہلے اس سے کہ ملے اس سے اور آباد کیا اپنی قبر کو پہلے اس سے کہ داخل ہوا اس میں ۔

پس اے عزیز چون عمر عزیز عزیز ست حیرت بر آن بے تمیز ست کہ فرصت را

بگذارد و وقت را غنیمت نشمارد در خبر ست ہر روزے کہ بر می آید میگوید ۔

يَا ابْنَ اٰدَمَ اغْتَنِمْنِيْ وَخُذْ حَظَّكَ مِنِّيْ فَمَتٰى اُفَارِقُكَ لَا اَعُوْدُ اِلَيْكَ ۔

اے بیٹو آدم کے غنیمت جان مجکو اور فائدہ لے اپنا مجھ سے پس جب جدا ہونگا میں تجھ سے نہ پھر آونگا طرف تیری

و نیز گورخانہ ایست جای کژدمان و ماران کہ برای موذیان و مردم آزاران در

عقارب و افاعی باشند از بزرگان سماع ست کہ بادشاہے را عرضی سخت

لاحق شد طبیبان آنرا نیش عقارب دوا فرمودند پس آن مقدار کہ می بایست ہر چند

کاوفتند نیافتند درویشی بود صاحب کشف بادشاہ پیش آن درویش رفت و ماجرا

گفت درویش جائے نمود و فرمود کہ ہرچہ غرض دارید ازینجا بر دارند کسان بادشاہ

آن مقام را کاوفتند خزانہ عقارب یافتند چنانچہ قدر حاجت بر داشتند باقی ہمانجا

گذاشتند بادشاہ التماس نمود کہ این چہ نوع جای ست درویش گفت این قبر ستمگار

ست چغفرہ مردم آزار بود بادشاہ چون از درویش چنین شنید و دید آنچہ دید ملک

دنیا بر دل او سرد شد سلطنت ترک داد و در خدمت درویشان در آمد و یکے از ایشان

گشت و براے نجات ازین حال تضییع مال و دادن زکوۃ و تارک الصلوۃ ممدود ست ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

فرمایا اللہ تعالے نے فزادہم مدد کرد او پہ نیکی اور تقوے کے اور مت مدد کرد اوپر گناہ اور زیادتی کے
اما بہترین تریاق کہ بہ اہوآن محاق بروارند آن ہست کہ زبان بہ کلمہ توحید تر دارند
وبرسر حقیقت این کلمہ رسید کہ آن حقیقت نفی واثبات است بحکم
اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ای من حجاب الشبہات
اللہ ولی ہے انکا جو ایمان لائے نکالتا ہے انکو اندھیروں سے طرف اجالی کے۔
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ
فرمایا اللہ تعالے نے جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے یہ لوگ واسطے انکے
الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ بظلمٍ ای بشرك كما قال لقمان لابنه
امن ہے اور وہ راہ پاگئے ہیں ساتھ ظلم کے ای ساتھ شرک کو جیسا کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے
يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ
ای بیٹے میرے شریک کر ساتھ اللہ کے تحقیق شرک البتہ بڑا ظلم ہے۔
وپنجم کلمہ کہ قبر میگوید آن ہست کہ من خانہ تنگی ام پس چیزے ازین فراخی خود برای تنگی
ہمہ دارید فاما القبر یوسع علی بعض اهل ویضیق علی بعض آخر
پس البتہ قبر کشادگی کرتی ہے اوپر بعضے صاحب قبر کے اور تنگی کرتی ہے اوپر بعض آخر کے۔
پس گورہای مومنان مخلص ہمچو سینہای ایشان فراخ وکشادہ باشند وگورہای
کافران ومنافقان برخلاف آن۔
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ
فرمایا اللہ تعالے نے کیا پس جو شخص کہ کھولدیا اللہ نے سینہ اسکا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر روشنی کے ہے
رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ
کی ہے رب اپنے کی پس خرابی ہے واسطے انکے کہ دل سخت ہیں یاد اللہ کی سے یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں

مُّبِيْنٍ قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

فرمایا اوپر اُنکے اور آل انکی کے سلام نہین ہے اوپر کہنے والون لا الہ الا اللہ کے

وَحْشَةٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ وَكَاَنِّیْ بِاَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَنْفُضُوْنَ

وحشت بیچ قبرون انکی کے اور گویا کہ مین ساتھ اہل لا الہ الا اللہ کو جھڑتے ہین

التُّرَابَ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا

مٹی کو اوپر سرون اپنے کے اور کہین کے سب تعریف واسطے اللہ کے جو لیگیا ہم سے غم

الْحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ -

تحقیق رب ہمارا البتہ بخشنے والا قدر دان ہے -

و باید دانست که فجار را در گورها بر ایشان تنگی باشد بر انواع -

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّيْنٍ -

فرمایا اللہ تعالے نے حق ہے تحقیق عمل نامہ بدکارون کا البتہ بیچ سجین کے

و بدانچه رسول علیه و آله السلام فرمود لَيْسَ عَلٰى اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْشَةٌ

نہین اوپر اہل لا الہ الا اللہ کے وحشت

از اہل لا الہ الا اللہ مخلصان مراد اند که لباس حیات در بر ایشان تنگ ست

که در ایشان او امر ایشان ہمیشه با خویشتن جنگ ست و اہتمام تمام شان

بر عدالت ست و ایشان را با صد قدم بر نقد و م خود پاس ست

فَالْقَبْرُ لَهُمْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ -

پس قبر واسطے انکے ایک باغ ہے باغون بہشت کے سے -

الا کلمه شکر که پی پیدا آن ست که بگوید من خانه نفس م بیل زخنا چار چه بر این نفس

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى -

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور توشہ اٹھاؤ پس تحقیق بہتر توشہ پرہیزگاری ہے
و رسول علیہ و آلہ السلام فرمود کہ شمایان دوست میدارید مال ہائے دیگران را و دشمن
میدارید مال ہائے خود را گفتند یا رسول اللہ این چہ باشد ما ہر یکے دوست میداریم
مال ہائے خود را فرمود علیہ و آلہ السلام مال ہائے شما آن ست کہ پیش فرستید و مال ہائے

غیر آن ست کہ پس بگذارید ۵	برگ عیش بگور خویش فرست
کس نیارد ز پس تو پیش فرست	کلمہ ہفتم کہ گور بگوید آن ست کہ میگوید

من خانہ ام کہ در من سوال ست و آن سوال منکر و نکیر ست من ربک و ما دینک
پس بسیار بگوئید بر لشتت من قول لا الہ الا اللہ پس باید کہ مومن ہمیشہ بدل و زبان
پیدا و نہان در یاد حق سبحانہ و تعالیٰ مستغرق و مشغول باشد زار و بیقرار

بنالد و بپوید محبت غیر از دل بگسلاند	۵ چون بلبل بیقرار در موسم گل
مے نالد و لاکہ بعد ازین نقولے	در مشارق الانوار مسطور ست ۔

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ
روایت ہے براء بیٹے عازب سے مسلمان جب پوچھا جاتا ہے بیچ قبر کے گواہی دیتا ہے یہ کہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد بندہ ہے اسکا اور پیغمبر اسکا پس یہ ہے قول ثابت رکھتا ہے
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ۔
اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے ۔

در روضہ زندویسہ مسطور ست گفتہ اند بعضے علما چون دو فرشتہ یعنی منکر و
نکیر مومن را در گور بیایند و بپرسند من ربک پس بیدار کنند مومن را از
خواب خوش پس مومن گمان برد کہ وقت نماز ست بگوید ۔

هَاتُوا الْمَاءَ حَتّٰی اَتَوَضَّأَ وَاُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ۔
لے آؤ پانی یہانتک کہ وضو کروں مین اور نماز پڑھون دو رکعتین۔
یعنی آب طلبید و بگوید کہ آب بیارید تا وضو کنم و دو رکعت نماز بگذارم فرشتگان گویند
لَیْسَ هٰذَا وَقْتُ الصَّلٰوةِ وَلٰکِنَّا جِئْنَاکَ لِنَسْئَلَکَ عَنِ الرَّبِّ تَعَالٰی
نہیں یہ وقت نماز کا ولیکن ہم آئے ہین تیرے پاس تو پوچھین ہم تجھ سے پروردگار تعالےٰ سے
یعنی وقت نماز نیست و ما فرشتگان خدائیم و ترا از خدا سوال می پرسیم پس مومن
بتوفیق حق تعالےٰ جواب گوید کما قال اللہ تعالٰی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے ثابت رکھتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے ہین
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ فَاِذَا اَجَابَ الْعَبْدُ
ساتہ قول ثابت کے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کے پس جب جواب دیا بندے نے
قَالَ لَهُ الْمَلَکَانِ نَمْ نَوْمَةَ الْعَرُوْسِ فَنَحْنُ نُصَلِّیْ عَنْکَ اِلٰی یَوْمِ
کہین اسکے دو فرشتے سو سونا دلہن کا پس نماز پڑہتے ہین تیری طرف سے طرف دن
الْقِیٰمَةِ وَثَوَابُهَا لَکَ بِحُرْمَةِ تَوْحِیْدِکَ وَاِیْمَانِکَ وَاِیْنَ عَسَرَ الَ
قیامت کے اور ثواب اسکا تجکو ساتہ برکت توحید تیری کے اور ایمان تیرے کے۔
معنیست کہ رسول علیہ و آلہ السلام فرمود کما تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَکَمَا
جیسا زندگی کرتے ہو تم مرو گے اور جیسا
تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ وَکَمَا تُبْعَثُوْنَ تُحْشَرُوْنَ۔ قطعہ
مرو گے اٹھاے جاؤ گے اور جیسا اٹھاے جاؤ گے حشر کیے جاؤ گے۔

پنداری کہ مہرت از دل عاشق برود ہرگز ز لیعد مرگ من بینی گیا ہر گور من رستہ	چو میر و مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد نوشتہ نامت ایجانان زہر برگ گیاہ خیزد

سبحان الله بندهٔ مخلص در عبادت حق سبحانه و تعالی چنان مستغرق فرورفته باشد و بطاعت پروردگار خود بطریق انس گرفته باشد که از واقعه جان دادن و در گور افتادن خبرش نبود تا از فرشتگان اجل بسد و گوید

هاتوا الماء حتی اتوضأ و اصلی رکعتین رباعی

لے آؤ پانی یہانتک کہ وضو کروں میں اور نماز پڑھوں میں دو رکعت۔

از مهر رخ تو مبتلا می باشم / وز عشق تو در بلا می باشم
در یاد جمال تو چنان مدهوشم / کز خود خبری نیست کجا می باشم

هر آینه جائیکه در محبت و عشق یافته اگر هر ذره خاک وجود او را باد بهر جا برد نهایتی که در محبت دیا دوست نهاده باشد از جا نبرد

این ندانی که مهر تو از یاد رود / گرچه تن خاک شود مهر بجانان خواهد بود

پس مومن شدت های گوناگون سکرات و غمرات موت چشیده باشد اما چون عنان باطن از محبت غیر تافته و انس بکمال توحید یافته باشد از دل او آن راز دران هیبت باز پرس نرود که در گور بدانچه در دنیا داشته هم بدان راز بسینه رود چنانکه گفت

با این همه بیداد او وآن عهد بی بنیاد او / در سینه دارم یاد او یا بر زبانم میرود

از بزرگان سماع است که هر چه میراند دوستان خدا فرشتگان در گور ایشان از توحید پرسیدند آن بزرگ گفت مقام شما از اینجا چه مقدار راه است گفتند چندین صد ساله راه است گفت شما چندین راه آمدید حقتعالی را فراموش نکردید مرا که یک ذراع زمین فرو آمده ام چون فراموش شود

فصل سیزدهم در تصحیح محاسبه حال برای مراقبه حال و مستان بر نزول شدید دوست نمودن بهر دو شق توحید

صادق باید که بهمه حال از کار خود دور نی که با حضرت کردگار در مراقبه دارد آنرا
هیچگاه بے محاسبه نگذارد و قدر منزلت خود عند الله بقدر محبت حق سبحانه وتعالے
که در دل اوست پندارد در روضة زندوسیه مسطورست

قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَعْرِفَ مَنْزِلَتَهُ مِنَ اللّٰهِ
فرمایا حضرت نے اپر اور انکی آل پر سلام جو ارادہ کرے یہ کہ پہچانے مرتبہ اپنا اللہ سے
فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَهُ مَعْنَاهُ مَنْ اَرَادَ اَنْ
پس چاہئے کہ دیکھے کیونکر ہے مرتبہ اللہ تعالے کا نزدیک اُسکے معنے اسکے یہ ہین کہ جو ارادہ کرے کہ
يَعْرِفَ مَحَبَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِيَّاهُ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَحَبَّةُ اللّٰهِ
پہچانے محبت خدا تعالے کی اپنے حق میں پس چاہیے کہ دیکھے کیونکر ہے محبت اسکو واسطے اللہ کے

مے آرند چون نمرود لعین مهتر ابراهیم علیه السلام را در خانم کشید و منجنیق کرد
تا به آتش اندازند خلیل الله علیه السلام گفت حسبی الله پس در هوا بود که جبرئیل
رسید و گفت هَلْ لَكَ حَاجَةٌ یا خلیل الرحمن اگرچه در تمام بود و محبت تمام شود
متوجه تمام که داشت دل از جبرئیل علیه السلام بر داشت و گفت اَمَّا اِلَيْكَ فَلَا
جبرئیل علیه السلام گفت سَلْ رَبَّكَ گفت حَسْبِيْ مِنْ سُؤَالِيْ عِلْمُهُ بِحَالِيْ پس از
حضرت عزت فرمان در رسید يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
اے نار رہو جا ٹھنڈی اور سلامت اوپر ابراہیم کے

با درد بسر بری چه دواے تو منم	در کشور منکر چه آشناے تو منم
گر بر سر کوے عشق ما کشته شوی	شکرانه بده که خونبهاے تو منم

در روضة زندوسیه مسطورست که خلف نام بادشاہے بود در بصره او گفت
که بر من مجذوبے را آورند که دست و پاے نداشت و چشم هم رفته بودند

چیزے کہ پیش آدمی نہادند چون بہائم میخورد پس او را مجذوب دان ورا آوردم
و از حال او چند روز یاد نیاوردم باز پیش او رفتم و عذر خواستم و گفتم
إني لم أذكرك گفت لكن لي من يذكرني
تحقیق میں نہیں یاد کرتا ہوں تجھکو لیکن واسطے میرے وہ شخص ہے کہ یاد کرتا ہے مجھکو گفتم
یعنی چون گفتم کہ چند روز ترا یاد نیاوردم گفت کہ من کسی دارم کہ مرا یاد میکند باز
إني نسيتك فقال لي من لا يغفل عني باز گفتم إني غفلت عنك فقال
تحقیق میں نے غفلت کی تجھ سے پس کہا واسطے میرے وہ شخص ہے کہ نہیں غافل ہوتا مجھ سے تحقیق میں بھول گیا تجھکو
لي من لا ينساني - پس کہا مجھکو وہ شخص ہے کہ نہیں بھولتا مجھکو
پس گفتم ترا عذرے نخواهم کہ غمخواری تو کنند گفت این ـــ۱
چه سخن ست من خود پادشاه تمام دنیا و تمام عروسان دنیا ام گفتم سبحان الله این
چه پادشاهی ست کہ دست و پا و چشم نداری و چون بہائم میخوری پس گفت
ای خلیفه أليس ربي قد تركني لسانا أذكر ربه ويرزقني من حيث لا أحتسب
کیا نہیں رب میرے نے تحقیق چھوڑا ہے مجھکو زبان کہ یاد کروں رب اپنے کو اور رزق دیتا مجھکو اس جگہ سے کہ نہیں گمان ہے
پس چند مدت بر لبیت و برحمت حق پیوست من از بیت الاکفان کفنے مرا و را بیرون
آوردم و او را در آن پیچیدم اندکے دراز آمد پاره کردم چون شب شد در خواب دیدم کہ گوینده
میگوید کہ بخیلے کردی بر دوست خدا کفن دراز و آنرا پاره کردی حاجت نیست بار
کفن تو کہ ما او را در سندس و استبرق پیچیدیم پس بیدار شدم از خواب و کفن او
کفن خانه نیافتم پس مومن باید کہ در هر حال متوجه باشد الے الله متوجه نام اگرچه
در تحقیق بود یا در خاص و چنان در یاد حق مستغرق بود کہ نداند صبح ست یا شام
و هوش نداشته باشد از آن دام چنین کس متمشے باشد قوی کہ بهفتاد درجه از مومن

ضعیف بہتر و برتر باشد مے آرند کسے از خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمہ پرسید

كَيْفَ اَصْبَحْتَ فَقَالَ لَا صَبَاحَ عِنْدِيْ وَلَا مَسَاءَ خوش گفت ہر کہ گفت

کیونکر صبح کی تو نے پس کہا نہیں صباح نزدیک میرے اور نہ شام

بیت

مستغرق یادش آنچنانم — کز ہستی خویش شد فراموش

و مومن را ہیچ نعمتے بالاتر از زبان ذاکر و دل شاکر نیست چون این دو چیز
با آن دو چیز بہم دارد چنانکہ پایان ست خزانہ دارد بانود کہ بے پایان ست
ولے این سعادت با ہر دو لئے کہ ہست در چہار پایان ست

قطعہ

شب تاریک دوستان خدای — مے بتابد چو روز رخشندہ
این سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

مے آرند کہ ایوب صابر علیہ السلام در بلا صابر ہمے بود و ہیچ نے نالید مردمان
کہ بروے میگذشتند میگفتند اے ایوب از خداوند خود بخواہ تا ترا عافیت دہد گفتے
نخواہم شد کہ حق تعالیٰ مرا طعنہ زند کہ ہفتاد سال نعمت دادم ہفت سال محنت
من نکشیدے ازین نتوانم خواستن رضا حق تعالیٰ ست ہرگاہ کہ خواہد عافیت
دہد تا روزے کرم از تن مبارک وے جدا شد ایوب علیہ السلام برگرفت و برتن نہاد
وگفت بخور تا شمارا روزی نیست بدین ہر دو کرم فرمان شد کہ یکے دل ایوب علیہ السلام
را بخورد و دوم زبان را چون آن ہر دو کرم بدان مقام رسیدند ایوب علیہ السلام بنالید و گفت
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ مجکو چہوا ضرر نے اور تو بڑا رحم کرنیوالا سب رحم کرنیوالون سے
جبرئیل علیہ السلام در رسید و گفت ہفت سال و ہفت ماہ و ہفت روز و ہفت ساعت
کرمان بخوردند نے نالیدی اکنون کہ می نالی چیست ایوب علیہ السلام گفت چندین

درد در وجود چنانکه اکنون در وماندم جبرئیل علیه السلام گفت دانی چیست
گفت نمیدانم جبرئیل گفت فرمان میشود آنهمه از ما بود و باختیار ما بود و این
باختیار رست ازان ترا درد رسید و سختیی گویند جبرئیل علیه السلام پرسید چرا گو
بلیه ایوب علیه السلام گفت در وماندم گفت ازچه چیز گفت تن و مال و اهل و عیال
همه را فدای کردم بدینها و چنین خرسند بودم دل و زبان اکنون زبان میرسد
که این دو خزینه که جایگاه معرفت و شهادت و مقام یاد و محبت حق تعالی
بود و سست درین افتاد و هلاک ایوب آمد و چون اینهمه ابتلا را ایوب علیه السلام
را از خواهش شیطان زخم رسیده بود همه بدو بشت کرده بنالید و گفت

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطَانُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ مولف

یعنی کہ مجھکو ہاتھ لگایا شیطان نے ساتھ رنج اور عذاب کے

چون من بدشمن تو فرو ناورم دوش	در حق من تو گفته دشمن مکن بگوش

ایوب علیه السلام این سخن بگفت حق تعالی او را رحمت کرده فی الحال جبرئیل
آمد کما قال الله تعالی اُرْکُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ
جیسا فرمایا اللہ تعالی نے لات مار ساتھ پاؤں اپنے کے یہ جا نہانے کی ہے ٹھنڈی اور پانی
مقصود آن بود که ایوب علیه السلام بازنمود که غارت این دو خزینه ایوب علیه السلام
را در ناله آورده است و گفته اند که هرچه فوت شد غیر خدا آنرا عوضی هست مگر
که محبت حق تعالی که آنرا عوضی بها نیست مَنْ فَاتَهُ الْمَوْلٰی فَاتَهُ الْکُلُّ
جو شخص کہ فوت کیا اپنے مولے کو فوت کیا اوسنے تمام کو

لِکُلِّ شَیْءٍ اِنْ فَارَقْتَهُ عِوَضًا واسطے ہر چیز کے اگر جدائی کرے تو بدل ہے	وَلَیْسَ لِلّٰهِ اِنْ فَارَقْتَهُ عِوَضًا اور نہیں واسطے اللہ کے اگر جدائی کرے تو اسکے

ونیز باید دانست که آرایش سرتنے ازهمین دو چیز ست یکے زبان که ظاهر انسان
زبان ذاکر ساز باید دوم دل شاکر که از صلاح آن مضغه تمام تن در صلاح در آید
حکایت لقمان حکیم علیه السلام را می آرند که روزی خداوند او سپرد او را نامه فرستاد
که بسبب گوسپندان شوی و گوسپند ذبح کنی و آنچه از اندام او بهتر باشد سوی من
فرستی لقمان علیه السلام گوسپندی ذبح کرد و دل و زبان او بخواجه خود فرستاد و بعد
چند روز باز نامه فرستاد و باز لقمان علیه السلام همچنان کرد و خواجه از روی لقمان را
پرسید که دو بار بر تو نوشتم همین دو اندام فرستادی مرا از علم خود خبر ده لقمان
گفت ای خواجه اندر تن همین دو اندام اصلند یکے دل دوم زبان چون هر دو اصلاح
یافتند از ایشان نیکوتر چیزی نیست و چون هر دو فاسد شدند از ایشان بدتر چیزی نیست خواجه را این سخن خوش آمد لقمان را
بدین حکمت آزاد کرد و پس چون دل و زبان بنده از آفت ایمن باشد و توجه و استغراق
و مراقبه در باطن بدل بنده یافته شود و تسبیح و تحمید در ظاهر بر زبان موجود بود بنده
همیشه بیزبان بود چنانکه ایوب علیه السلام از جفای کرمان بر اندام خود تا دل و
زبان سلامت داشته هیچ ننالید و در یاد حق سبحانه و تعالی هم در یاد حق تعالی
شاد می بود و هر چه از رنج و بلا داشت آنرا هدیه از درحق سبحانه و تعالی پنداشت و یاد
کردن مر بنده را فضول میکرد و یاد کردن حق تعالی مر بنده را با رنج و بلا باشد یا نعمت
و راحت در روضه زندویسته مسطور است **فصل** از عطا الله کرا و مریض شد
گفتند فلان دارو مفید است گفت شرم دارم از خدای تعالی که بلا بتیمم راحت خود
بجای رحمت و آمرزش حضرت او گفت

إِنَّ الْمَرَضَ ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى عَبْدَهُ وَنِعْمَتُهُ عَلَيْهِ ۔

تحقیق مرض یاد کرنا اللہ تعالے کا ہے بندہ اپنے کو اور نعمت اُسکی اوپر اُس کے ۔

ونیز مسطور ست کہ عبد اللہ مبارک وعظ می گفت و مجوسی بر سر جمیع ایستادہ بود

مسلمانان اگر ان مے آمد عبد اللہ کراہیت ایشان را دریافتہ گفت ای مجوسی در

مجلس اہل اسلام حاضر میشوی چرا مسلمان نمیشوی مجوسی گفت۔

اِنّی رَأیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ خَالَفُوْا اَرْبَعَةَ اَشْیَاءَ اَوَّلُهَا یَقُوْلُوْنَ

تحقیق میں نے دیکھا مسلمانوں کو مخالفت کرتے ہیں چار چیز ونکو پہلا اسکے کہتے ہیں

اِنَّ الْاٰخِرَةَ خَیْرٌ لَّهُمْ مِّنَ الدُّنْیَا ثُمَّ یَطْلُبُوْنَ الدُّنْیَا وَیَدَعُوْنَ

تحقیق آخرت بہتر ہے انکو دنیا سے پھر طلب کرتے ہیں دنیا کو اور چھوڑتے ہیں

الْاٰخِرَةَ وَالثَّانِیْ یَقُوْلُوْنَ الْفَقْرُ خَیْرٌ لَّهُمْ مِّنَ الْغِنَاءِ ثُمَّ یُحِبُّوْنَ

آخرت کو اور دوسرے کہتے ہیں فقر بہتر ہے انکو دولتمندی سے پھر دوست رکھتے ہیں

الْغِنَاءَ وَیَفِرُّوْنَ عَنِ الْفَقْرِ وَالثَّالِثُ یَقُوْلُوْنَ الْمَرَضُ خَیْرٌ لَّهُمْ

دولتمندی اور بھاگتے ہیں فقر سے اور تیسرے کہتے ہیں مرض بہتر ہے انکو تندرستی سے

مِنَ الصِّحَّةِ وَهُوَ ذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ ثُمَّ یَشْکُوْنَ

اور وہ یاد کرنا اللہ تعالی کا بندہ اپنے کو ہے پھر گلہ کرتے ہیں۔

عَنِ الْمَرَضِ اِلٰی خَلْقِ اللّٰهِ وَالرَّابِعُ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ

بیماری سے طرف خلق خدا کے اور چوتھے کہتے ہیں تحقیق موت سچ ہے

ثُمَّ یَکْرَهُوْنَ الْمَوْتَ وَنُزُوْلَهُ لَهُمْ فَلِذٰلِکَ لَا اُسْلِمُ

پھر کراہیت کرتے ہیں موت کو اور اسکے اترنے کو انپر اسی واسطے نہیں مسلمان ہوتا میں

یعنی مجوسی گفت کہ مسلمان خلاف میکنند از انچہ میگویند در چہار چیز اول می

گویند کہ مرض بہتر ست از صحت و مرض یاد کردن حق تعالی ست مر بندہ خود را

باز از مرض شکایت میکنند بخلق نیز میگویند کہ موت حق ست باز از ان نزول

آن کراہیت دارند پس ازین جہت کہ چندین خلاف در اقوال و افعال مسلمانان
مے بینیم مسلمان نمیشوم عبداللہ گفت ای مجوسی مسلمانان براین جملہ بزبان
اقرار و بدل تصدیق دارند اما آن ست کہ نمی توانند کہ در عمل آرند و تو ای مجوسی
تکذیب و انکار براینہمہ قولاً و فعلاً پس مجوسی گفت۔

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ

گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد پیغمبر خدا کے ہیں۔

پس باید دانست کہ آن مومنان کہ رنج ایشان را شیرینی بہ از نعمت آید و راحت
افزاید و از دل و جان ایشان مر بلا و محنت را خریدار ند و از انکہ او را
ذکر اللعب تصور کنند نعمت و رحمت پندارند آن مومنان پیغامبران اند

ثُمَّ الصِّدِّيۡقِيۡنَ ثُمَّ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ ۔

پھر صدیق لوگ پھر شہید لوگ اور نیک بخت لوگ ۔

واطلاق لفظ مومن بر پیغامبران آمدہ است ۔

وَقَالَ عَلَيۡهِ السَّلَامُ لَا يُلۡدَغُ الۡمُؤۡمِنُ مِنۡ جُحۡرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَيۡنِ

اور فرمایا نہیں کٹا یا جاتا مسلمان سوراخ ایک سے دو بار اور اشارہ کیا

وَكَنّٰى بِهٖ نَفۡسَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ السَّلَامُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ساتہ اُسکے ذات اپنے کو درود اللہ کا اُپر اور آنکی آل پر سلام جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے

يُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۖ يُكَذِّبُوۡنَ اللّٰهَ وَاَنۡبِيَآءَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ

فریب دیتے ہین اللہ کو اور انکو جو ایمان لائے ہین ای جہلا جھٹلاتے ہین اللہ کو اور پیغمبر اسکے بھیجے گئے ہوؤں کو

در ملفوظ شیخ الاسلام فرید الحق والشرع والدین آمدہ است کہ فرمود قتیکہ بودم در لاہور
در آنجا یا انکہ عمر بیا وجستجا ومتعلم مشغول شدہ برخاستے در تنور گرم در افتی بعد از زمانے

بیرون آمدے ذرہ از تار موے اندام او سوختہ نشدے آرے آتش چہ بود
و آب چہ باشد کہ ایشان وقت ایشان پریشان کند همچنین رنج و بلا در کار
ایشان نقصان نکند اما آنچہ بزرگی گفتہ است کہ نزدیک من آن بہتر است
کہ در عافیت باشم و شکر توفیق یابم از آنکہ در بلا دارند و در صابران باشم
کہ مرا شمارند و این قول در آداب المریدین و عوارف مسطور است و این معنی
بعجز و عبودیت قریب تر است و لیقا نزدیکتر **حکایت** در خیر المجالس
آوردہ است کہ خواجہ عثمان ہرونی رحمہ اللہ تعالی در دہے گذشتہ آنجا ہمہ
آتش پرستان بودند گنبدے از خشت خام برآوردہ بودند سالہا در آن
آتش می افروختند چنانکہ خشت ہا ہمہ سرخ و سیاہ شدہ بودند خواجہ عثمان
ہرونی رحمۃ اللہ علیہ پیش در گنبد رسید و از آتش پرستان پرسید کہ
سالہا باز آتش می پرستید ہیچ نتوانید کہ درین آتش در آئید و شما را نسوزد
گفتند نتوانیم خواجہ گفت اگر در آتش درآیم و مرا نسوزد شما ہمہ مسلمان
شوید گفتند بلی خواجہ یک ہندو بچہ را گرفتہ و در آن آتش در آمد ایشان فریاد
میکردند خواجہ در آن آتش خوش نشستہ و ہندو بچہ را بپہلوے خود نشاندہ آتش
پرستان از اطراف جمع آمدند و مشاہدہ کردند ہمہ مسلمان شدند پس
ہر مومنی کہ بحقیقت کلمہ توحید را یافتہ و بیان اسرار و انوار الفت گرفتہ
یعنی یکی گفتہ و یکی دانستہ یکی شد رنج و راحت او را یکی کار نماند

سُبْحَانَ مَنْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

پاک ہے وہ شخص کہ نہیں ضرر کرتا ساتھ نام اسکے کوئی چیز بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے
ورد وقت او شدہ ہر کہ از یاد حق سبحانہ باز ماند و در دنیا و آخرت بعذاب

مبتلا شده و در بلا افتاد و نعوذ بالله منها من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا
پناه مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے اس سے برائیوں ذاتوں اپنی سے اور برائیوں عملوں اپنے سے
در مطلع الانوار از مواعظ المذکرین می آرد چون عاصیان امت و گناهگاران ملت
را بدوزخ انداختن فرمان شود مالک بانگ بر دوزخ زند و گوید بگیر ایشان را
آتش گرد ایشان بر آید دران هول همه گویند الله الله آتش از ایشان بگریزد
و هفتاد فرسنگ پستر رود مالک بانگ زند گوید بگیر این عاصیان را آتش گفتا
ایشان کنند و گرد ایشان برآید باز همه گویند الله الله آتش بگریزد مالک
غضب شود بانگ بر آتش زند و گوید ای خاک سیاه رو چه بیفرمانی میکنی و فرمان
حق ایشان بجا نمی آری آتش گوید ای مالک آن روز که مرا حق تعالی بیافرید
با من شرط کرده است که اگر بگویندگان کلمه الله آسیبی رسانید سفر ایام هفتاد
هزار سال ترا به آب عذاب کنند و خاک نهاد ترا به باد انتقام دهند ای مالک مرا
چه زهره که آنکه بر گویندگان کلمه الله در آیم طاقت عذاب ندارم مالک در غضب شود
بانگ زند زبانیه همه بشورند ماران و کژدمان همه سرها برآرند و چکیدار ربانگ کنند
و حمله آرند از سطوات هول این بار ایشان را گفتن کلمه الله فراموش شود و آتش
در گرد در آید و هر یکی را در گیرد و غریو از اهل عرصات بر خیزد و در آن بس لوعظین
مسطور است فردای قیامت یکی را در دوزخ اندازند از زبان آورد هو الرحیم
آتش دوزخ از وی هفتاد ساله راه بگریزد مالک گوید یا نار خذیه آتش گوید مرا
فرمان نیست کای آتش اگر گرد او گردی و اگر آن من گرفتی ترا عذاب میکنم که ناچیز
کردی و او ذکر میگوید من چگونه گرد او بگردم مالک گوید ای بنده کدام نام او را ورد
ساختی او گوید که من میگویم هو الرحیم مالک گوید برو در بهشت ۔۔

فصل چهاردهم در بیان آنکه مداومت بذکر در صحت باید و فراغ تا در تنگی نوشته بود و در تاریکی چراغ و معرض از ذکر آتش دوزخ را دوست بلکه من حیث المعنی عذاب دوزخ هم امروز او را مستعد است —

اینجا باید دانست که ذکر حق سبحانه و تعالی در تنگیچه دوزخ گفتن مر آنکسان را فائده دهد که در فراغت دنیا بذکر حق تعالی مشغول بوده باشند و گرنه دوزخیان نیز در دوزخ حق تعالی را یاد کنند و سود نکند چنانچه گفته شده است در نشان فرعون و یونس علیه السلام که فرعون را در تنگیچه غرق گفتن ذکر حق تعالی و کلمه توحید سود مند نشد و مهتر یونس علیه السلام را در تنگیچه شکم ماهی فائده داد از آنکه در راحت و آسانی همین کار داشت کما قال الله تعالی فلولا انه کان من المسبحین

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اگر نہ ہوتا یہ کہ وہ ہوا تسبیح کہنے والوں البتہ رہتا بیچ

للبث فی بطنه الی یوم یبعثون ای کان من المسبحین قبل ذلک

پیٹ اُسکے اُس دن تک کہ اٹھائے جاوینگے یعنی تھا تسبیح کہنے والوں سے پہلے اس سے

و در انیس الواعظین مسطور است که اهل دوزخ کافران مر حق تعالی را دو هزار سال بخوانند و گویند ربنا غلبت علینا شقوتنا پس بعد از هزار سال فرمان رسد

اخسئوا فیها ولا تکلمون فمنعوا عن ذکر الله و دعائهم

دور ہو بیچ اُسکے اور نہ بات کرو مجھ سے پس منع کئی گئے یاد اللہ کے سے اور دعا اُنکی

ربنا فیشتد علیهم العذاب حتی غلب علیهم هذا العذاب

رب ہمارے پس سخت ہوگا اُنپر عذاب یہانتک کہ غالب ہوگا اُنپر یہ عذاب اوپر

علی عذاب جهنم حتی قال معاذ بن جبل رضی الله عنه

عذاب دوزخ کے یہانتک کہ کہا معاذ بن جبل نے راضی ہوا اللہ تعالے اُس سے

الآنَ غَلَبَتِ الشَّقَاوَةُ حَيْثُ مُنِعُوا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

اب غالب ہوی بدبختی اس طرح سے کہ منع کیے گیے یاد اللہ کے سے

و باشد کہ عذاب سخت ہمان عذاب مراد بود واللہ اعلم بدانچہ کہ خدا تعالیٰ میفرماید

وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا -

اور جو کوئی منہ پھیری یاد رب اپنے سے داخل کریگا اسکو عذاب سخت میں

یعنی ہر کہ روی بگرداند از توحید و از یاد حضرت معبود در آرد حق سبحانہ تعالیٰ

در دوزخ یوم الموعود و بامنع و باز داشت از ذکر بقول اخسئوا فیہا ولا تکلمون

دور ہو بیچ اسکے اور نہ بات کرو مجھے

مبتلا گرداند در دنیا بعذاب معنوی یعنی حلاوت طاعت از وی سلب کند و منت

از وی بردارد کہ نزدیک عارفان این نوع را عقوبتی معنوی گویند چنانچہ گفتہ

گفتہ است لِكُلِّ شَيْءٍ عُقُوبَةٌ وَعُقُوبَةُ الْعَارِفِ انْقِطَاعُهُ

واسطے ہر چیز کے عذاب ہے اور عذاب عارف کا موقوف ہونا اسکا یاد سے

عَنِ الذِّكْرِ و در بیان آیت مَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ

جس نے منہ پھیرا یاد میری سے پس تحقیق واسطے اسکے

مَعِيشَةً ضَنْكًا در مدارک مسطور ست عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

زندگانی تنگ ہے - ابن جبیر سے راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس سے

أَنْ نَسْلُبَهُ الْقَنَاعَةَ حَتَّى لَا يَشْبَعَ وَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ

اسے چھینتے ہیں ہم قناعت یہانتک کہ نہیں سیر ہوتا اور فرمایا اونپر اور انکی آل پر سلام

حَاكِيًا عَنِ اللّٰهِ يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ

حکایت کرنیوالا اللہ سے اے بیٹے آدم کے فراغت کرو واسطے عبادت میری کے بھر دونگا سینہ تیرا

غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ

ایسے دولتمندی سے اور بند کرونگا محتاجی تیری اور اگر نہ کریگا بھر دونگا ہاتھ تیرا مشغولی سے اور

فقرک و در مدارک مسطور ست فمن الدین التسلیم والقناعة و

بند کرونگا تجھ سے محتاجی تیری پس بہتا دین کے سپرد کرنا ہے اور قناعت کرنا اور

التوکل فیکون حیوة طیبة ومع الاعراض الحرص

توکل کرنا پس ہوتی ہے زندگی پاکیزہ اور ساتھ منہ پھیرنے کے حرص سے

والشح فمعیشته ضنک وحالة مظلمة کما قال المتصوفة

اور بخل ہے پس معیشت تنگ اور حالت تاریک جیسا کہا صوفیوں نے نہیں

لا یعرض احد عن ذکر ربه الا اظلم علیه وقته وتشوش

منہ پھیرتا کوئی یاد رب اپنے سے مگر اندھیرا کیا جاتا ہے اوپر اسکے وقت اسکا اور

علیه رزقه و در تفسیر مدارک آمده است المراد منه عذاب القبر وقد

پریشان ہوتا ہے اوپر اسکے رزق اسکا ... مراد اس سے عذاب قبر ہے اور تحقیق

ورد ان المعیشة الضنک انه یسلط علیه تسعة وتسعون

وارد ہوا ہے کہ معیشت تنگ یہ کہ غالب کئے جاتے ہیں اوپر اسکے ننانوے سانپ

تنینا ینهشونه حتی یقوم الساعة او فی ان لا طمانینة له -

کاٹتے ہیں اسکا یہانتک کہ قائم ہو قیامت یا بیچ اسکے کہ نہیں آرام واسطے اسکے

و در روضة مسطور ست در جلد ... باب ... در فضیلت ذکر ست

قال رحمه الله تعالی وحکی ابو الفضل باسناد له عن جعفر

کہا رحم کرے اسکو اللہ تعالی اور حکایت کیا ابو الفضل نے ساتھ اسناد کے واسطے اس کے جعفر

بن محمد رضی الله عنهما قیل لعلی ابن ابی طالب علیه السلام

بن محمد سے راضی ہو اللہ ان سے کہا گیا واسطے علی بن ابی طالب کے اوپر اسکے سلام

أين موضع السفلة في كتب الله تعالى وأين ذكر الله تعالى

کہاں ہی جگہ کم ہمتوں کی بیچ کتاب اللہ تعالے کے اور کہاں کیا ذکر اللہ تعالے نے

في كتابه السفلة فقال في قوله تعالى فأعرض عمن تولى عن

بیچ کتاب اپنے کی کمینوں کو پس کہا بیچ قول اللہ تعالے کے پس منہ پھیر اس شخص

ذكرنا ولم يرد إلا الحيوة الدنيا ذلك مبلغهم من العلم

سے کہ پھرا یاد ہماری سے اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی دنیا کا یہ رسائی انکی ہے علم سے

و در مدارک مسطور ست فأعرض عمن رأيته معرضا عن ذكر الله تعالى

پس منہ پھیر اس شخص سے کہ دیکھا تو نے اسکو منہ پھیرنیوالا یاد اللہ تعالے

إلى القرآن ولم يرد إلا الحيوة الدنيا أي اختار همته

کے سے مراد قرآن ہے اور نہ ارادہ کیا مگر زندگانی دنیا کا اور اختیار کیا اسکی ہمت نے دنیا کو اور راضی ہوا

الدنيا والرضاء بها وگفته اند که سفله کسی ست که تمام شب بجهد

سلیقل ست که برهنه واو وعلیه السلام وحی شد من نام جميع الليل

لا يصلي حتى ومی آرند که بعضی از قبیله ها عرب چنان بودند که بحضرت رسول

علیه السلام می آمدند و اسلام قبول میکردند و بمقام خود میرفتند پس اگر سال ایشان

خوب شدی و زراعت و باغ نیکو آمدی بر دین اسلام ثابت می بودند و اگر بر خلاف

می بودی بر می گشتند در حق ایشان این آیت فرود آمد

ومن الناس من يعبد الله على حرف فإن أصابه خير اطمأن

اور بعضے لوگوں میں کوئی ہے کہ عبادت کرتا ہے اللہ کی اوپر ایک کنارے کے پس اگر پہنچے اسکو بھلائی آرام پکڑا

به وإن أصابته فتنة انقلب على وجهه خسر الدنيا والآخرة

ساتھ اسکے اور اگر پہنچے اسکو برائی پھر گیا اوپر منہ اپنے کے ٹوٹے میں پڑا دنیا اور آخرت

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔
یہ وہ ہے ٹوٹا پانا ظاہر۔

یعنی حاصل آنست کہ حق سبحانہ وتعالیٰ خبر یا بعضی از مردمان کسی ہست کہ مو پرستند را بطمع دنیا پس اگر خوب شد وتجارت او سود مند آمد بر ایمان وتوحید بماند واگر فائدہ نشد از عبادت خدا وتوحید برگشتہ و در پرستش بت افتادہ پس زیان کرد دنیا وآخرۃ را زیان دنیا آنکہ خون ومال او بر مومنان حلال شد وزیان آخرت عذاب دوزخ

فصل فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ بِقُوَّةٍ دَخَلَ فِيْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ مَعَ حُبِّ
بیچ نگاہ رکھنے زبان کے ساتہ قوت کی داخل ہے بیچ دل مسلمان کے ساتھ محبت
الْاِيْمَانِ وَفِيْهِ ذِكْرُ تَكَلُّمِ الصِّبْيَانِ قَبْلَ الْاَوَانِ۔

ایمان کے اور بیچ اسکے ذکر بات کرنے لڑکے کا ہے پہلے وقت سے۔
وبشارق مسلم ہست اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فَاِذَا شَهِدَ
روایت ہے ابو ہریرہ سے جو کوئی ہو کہ ایمان لایا ساتہ اللہ کے پس جب پاوے
اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْ لِيَسْكُتْ فِيْ شَرْحِهِ شَهِدَ اَمْرًا اَيْ اَدْرَكَ
ایک کام کو پس چاہیے کہ بولے ساتہ خیر کے یا چاہیے کہ چپکا رہے بیچ شرح اسکے معنی شہد امرا کے
اَلْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مِنْ شَرَائِطِ الْاِيْمَانِ حِفْظَ اللِّسَانِ
یعنی دریافت کر یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسبات کے شرطوں ایمان کے سے ہی نگاہ رکھنا زبان کا
عَنِ اللَّغْوِ وَالْهَذَيَانِ وَالتَّكَلُّمَ بِالْخَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ
بے فائدہ اور بہکی باتوں سے اور کلام کرنا ساتہ خیر کے ذکر اللہ تعالیٰ کا ہے
تَعَالٰى وَالنَّصِيْحَةِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
اور خیر خواہی اور حکم کرنا ساتہ موافق شرع کے اور منع کرنا خلاف مشروع کے

وگفته اند که کلام بنی آدم جمله وبال ست مگر ذکر خدا یا امر معروف ونهی از منکر
در روضهٔ زندوسیه مسطورست اگر یکے را گفتن کلمه که موجب کفرست شده
لاحق شود چنانکه بریدن عضوے از اعضای یا زدن موازنه نهصد تازیانه پس افضل
آن باشد که از زبان او کفر برود واگر بگوید ودل او بر ایمان وتوحید قرار گرفته بود روا
باشد کقوله تعالی مَن كَفَرَ بِاللهِ مِن بَعدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَن أُكرِهَ وَقَلبُهُ مُطمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ
جب فرمایا اللہ تعالی نے جو کوئی کافر ہوا ساتھ اللہ کے پیچھے ایمان اپنے کے مگر جو جبر کیا گیا اور اسکا دل آرام میں ہے ساتھ ایمان کے
پس بدین گفتن اگرچه کافر نشود اما شدت دنیاوی وراحت جهان را اعتبارے
وبقائے نیست بهتر آن باشد که خود را به تلف سپارد وکلمهٔ کفر بر زبان نیارد وخبر
در روضه مسطورست که در وقت بنی اسرائیل بادشاهے کافر بود که مسلمانان را
بدین خود کشیدے وبکفر دعوت کردے هرکه از مسلمانان طوعا وکرها متابعت او کردے
از جفای او رستی وهرکه بر اسلام ماندے وبر دین خود استقامت نمودے او را بکشتی در
او عورتے مسلمه گرفتار شد که سه دختر داشت آن بدبخت او را بکفر خواند آن زن
کافر نشد آن ملعون با وزرای خود گفت که من میخواهم که این را در نکاح خود درآرم
واو در دین ما شود چه باید کرد وزرا بدرا گفتند که دختران او در دهن او ذبح
باید کرد تا چون خون این دختران در حلق او رود از شفقت مادری بتو ایمان آرد
همچنان کردند لگامے در دهن آن مظلومه در آوردند ودختران او را یکے بعد دیگر ذبح
کردند فَشَرِبَت دَمَهُمَا غُصَّةً بِغُصَّةٍ وَجُرعَةً بِجُرعَةٍ۔
پس پیا لہو اس کا غصے سے ساتھ غصے کے اور گھونٹ ساتھ گھونٹ کے۔
یعنی خون شان فرو برد وهیچ از کلمات کفر بر زبان نراند پس دختر شیرخواره او را
خواستند که ذبح کنند شفقت مادری درآمد وبا خود گفت۔

اقول شیئاً باللسان فلبی مطمئن بالایمان۔

کہتا ہون ایک چیز کو ساتھ زبان کے دل میرا چین مین ہے ساتھ ایمان کے

آن دختر شیر خوارہ را وقت سخن گفتن نرسیدہ بود حقتعالے در سخن آورد گفت

اصبری ولا تنکفی یعنی صبر کن و منافق مشو و پس آنرا نیز ذبح کردند و آن

زن را کشتند و ہیچ از کلمات کفر بر زبان او نرفتہ۔

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ

ثابت رکھتا ہے اللہ ان کو جو ایمان لائے ساتھ قول ثابت کے بیچ زندگانی دنیا اور بیچ آخرت کے

و نیز در روضۃ زندوسیہ مسطور ست کہ ہیچ طفل را حقتعالے قبل از اوان تکلم در سخن

آوردہ ست یکے این دختر کہ در ذکر آمدہ ست دوم حضرت عیسے علیہ السلام۔

کما قال اللہ تعالی کیف نکلم من کان فی المھد صبیا

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے کیونکر کلام کرین ہم اس سے کہ ہے بیچ جہولے کے لڑکا۔

یعنی قوم گفتند کہ ما با طفل چگونہ سخن گوییم مہتر عیسے علیہ السلام در سخن آمد و گفت

انی عبد اللہ آتانی الکتب وسومی شاہد مہتر یوسف علیہ السلام کہ چون زلیخا با یوسف علیہ السلام

در تنازع شدند زلیخا گفت گناہ یوسف ست و یوسف گفت گناہ زلیخا ست در آن

خانہ طفلے بود او بر صدق یوسف علیہ السلام گواہے داد۔

کما قال اللہ تعالی وشھد شاھد من اھلھا۔

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور گواہی دی ایک گواہ نے لوگون اسکے سے۔

چہارم شاہد زاہد و آنچنان ست کہ زاہدے بود در بنی اسرائیل مر خدا تعالے را عبادت کردے و در

صومعہ خود بستہ داشتے تا روزے مادرش بر در صومعہ آمد آواز داد زاہد در نماز بود

در وا نکرد و نکشاد مادرش دعا بد کرد کہ اگر آواز من در گوش رسیدہ باشد بر سر من در نکشادے

حقتعالی میان خلق ترا رسوا گرداند پس مادران زاهد وفات یافت دران ایام
بادشاه وقت را دختری بود بکر از وی پسری متولد شد بادشاه ازان دختر پرسید
که پدر این پسر کیست او گفت آن زاهد که در فلان صومعه است بادشاه اشارت کرد
تا صومعه زاهد را خراب کردند و زاهد را بر خر سوار کرده در شهر آوردند و خواستند
که بر دار کشند زاهد گفت آن طفل را بیارید طفل را آوردند زاهد گفت ـ

یا الذی خلقک ان تخبر هذا القوم من ابوک ـ

ساتهہ اس ذات پاک کے جس نے پیدا کیا تجکو یہ کہ خبر کر ہی اس قوم کو کون ہے باپ تیرا ـ

یعنی بحق آفریدگار پاک که از آب وخاک وجود تو موجود کرده است خبر ده این قوم
را که پدر تو کیست حق سبحانه تعالی او را در سخن آورد و گفت ـ

الذی یرعی غنم جدی یعنی آنکه گوسپندان جد من یعنی بادشاه می چراند و شبها
او زیر قصر بادشاه آن دختر هر شب از قصر خود پنهانه او فرود می آمد و با او عمل بد
میکردند تا حق سبحانه تعالی مرا از آب او بیافرید بادشاه فرمودند تا صومعه زاهد
از رو نقره بنا آوردند و شبان را رجم کردند و آنچه در مشارق قصه جریج عابد و تکلم
طفل و قصه سخن گفتن طفل دیگر در کنار مادر در باب حدیث مسطور است و آنچه در رود
زن و سبیه مسطور است میان این هر دو عبارت اختلاف بسیار است و اینجا از
روضه آورده شده و قصه طفل که در سخن آمده است صاحب روضه گفت که درا با
دیدم نقل است از محمد بن اسحق صاحب المغازی او گفت که رسول الله صلی الله علیه
و آله السلام در مجلسی نشسته بود که زنی از مشرکان گذر کرده که در حق رسول علیه
السلام سخنان ناشایسته گفت و با او طفلی بود دو ماهه چون زن برابر مجلس
رسول علیه السلام آمد رو ترش کرد و رخ بگردانید پس طفل از کنار آن زن آواز داد

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَا مُحَمَّدُ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ۔

سلام تم پر اے پیغمبر خدا کے اور اے محمد بیٹے عبد اللہ کے

آن زن را خوش نیامد رسول علیہ السلام فرمود از کجا دانستے کہ من رسول خدایم ومحمد بن عبد اللہ ہستم گفت خدا ئیتعالے مرا آگاہ نمیده وروح الامین مرا خبر کرده مہتر جبرئیل علیہ السلام بر سر رسول ایستاده بود گفت پسر ساہ محمد کہ روح الامین کیست گفت جبرئیل است اے رسول رب العالمین واو بر سر تو ایستاده وپشت وسوے من می بیند پس رسول علیہ وآلہ السلام پرسید کہ اے طفل چہ نام داری گفت عبد العزی۔

وَهُوَ الصَّنَمُ وَاَنَا كَافِرٌ بِهٖ تُسَمِّيْنِيْ بِاَحْسَنِ الْاَسْمَآءِ۔

اور وہ بت ہے اور میں کافر ہوں اس کا نام رکھئے تو ساتھ نیکترین ناموں کے۔

یعنی مرا عبد العزیٰ میگویند وعزیٰ نام بتی ست ومن بدان بت کافرم پس تو اے رسول خدا مرا نامے بنہ نیکوترین نامہا رسول علیہ وآلہ السلام فرمود انت عبد اللہ پس گفت دعا بکن اے محمد رسول خدا کہ خدا تعالےٰ مرا بہشت از خادمان تو گرداند جبرئیل بگفت دعا بکن اے محمد رسول علیہ وآلہ السلام دعا کرد وطفل گفت۔

سَعِدَ مَنْ اٰمَنَ بِكَ وَشَقِيَ مَنْ كَفَرَ بِكَ۔

نیک ہوا جو ایمان لایا ساتھ تیرے اور بدبخت ہوا جو کافر ہوا ساتھ تیرے۔

ونعره بزد وجان بحق تسلیم کرد وبعد ازان مادر آن طفل بحضرت علیہ السلام حاضر شد ازانچہ در حق او نا سزا گفتہ واسلام عرض کرد رسول علیہ وآلہ السلام فرمود۔

اُنْظُرِيْ اِلٰى كَفَنِكِ وَحُنُوْطِكِ مَعَ الْمَلٰٓئِكَةِ۔

دیکھ تو طرف کفن اپنے کے اور خوشبو اپنے کے ساتھ فرشتوں کے۔

پس آن عورت نیز پیش ازانکہ در منزل شود وبرسد از جہان برفت حقتعالےٰ جمیع منافران دا

کہ جان در راہ دوست درباز ند و خود را فدائے محبت و عشق سازند و بار غیر از قلبہا و قالبہا پرداختند

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق اللہ حکم کرتا ہے تمکو یہ کہ ادا کرو تم امانتوں طرف اہل اُسکے کے

یعنی چنانکہ وارید امانت اوست بدوستان سپارید و خود را در زمرۂ مردگان بحکم

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ایشار است	جان بجانان ده وگرنہ از تو بستاند اجل
خود تو منصف باش ای جان این سخن با آن بد	جان بجانان ده تو ای عاشق بیا بی تا ہوا
ورنہ باید بیشکی روزی بملک الموت داد	سخن دران بود کہ اگر مومن را جان و تن

در کار ایمان شود سہل شمارد و بلکہ غنیمت پندارد و شرک آوردن بخدا تعالیٰ بزرگتر از آن داند کہ در آتش سوختہ شود بلکہ آتش را بجای شرک دوست دارد

فصل

است از ابی ذر عن عقیل رضی اللہ عنہ او گفت کہ من آمدم پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و گفتم

مَا الْاِيْمَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کیا ہے ایمان اے پیغمبر خدا کے فرمایا یہ کہ گواہی دے تو یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَتَشْهَدَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنْ

ایک ہے وہ نہیں شریک اسکا اور گواہی دے تو یہ کہ محمد بندہ اسکا اور پیغمبر اسکا اور یہ کہ ہووے

يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ تُحْرَقَ بِالنَّارِ

اللہ اور پیغمبر اسکا پیارا زیادہ ہووے تیرا طرف اس چیز سے جو سوا انکے اور یہ کہ جلایا جاوے تو ساتھ

اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَنْ تُشْرِكَ بِاللّٰهِ وَاَنْ تُحِبَّ غَيْرَ ذِيْ نَسَبٍ لَا تُحِبُّهٗ

آگ کے پیارا زیادہ طرف تیرے اس بات سے کہ شریک کرے تو ساتھ اللہ کے اور یہ کہ دوست رکھے تو غیر صاحب نسب

اِلَّا لِلّٰهِ فَاِذَا كُنْتَ كَذٰلِكَ فَقَدْ دَخَلَ حُبُّ الْاِيْمَانِ قَلْبَكَ كَمَا دَخَلَ

کو نہ دوست رکھے مگر واسطے اللہ کے پس جب ہووے تو اسیطرح پس تحقیق داخل ہوئی محبت ایمان کی دل تیرے میں جیسا داخل ہوا

دخل حب الماء قلب الظمآن في يوم القائظ يعني يوم السموم

محبت پانی کے دل پیاسے کے بیچ دن قائظ کے یعنے دن لو کے۔

گفت ابی ذر رضی اللہ تعالے بار پرسیدم از رسول علیہ السلام کہ یا رسول اللہ
چگونہ معلوم شود مرا کہ مومنم پس فرمود علیہ والسلام۔

ما من عبد عمل حسنة فيعلم انها حسنة وان الله مجازيه
نہیں کوئی بندہ عمل کرتا ہے نیکی پس جانتا ہو یہ کہ وہ نیک ہو اور یہ کہ اللہ بدلہ دینے والا ہے اسکے
بها خيرا منها ولا يعمل سيئة فيعلم انها سيئة فيستغفر الله
ساتھ اسکے بہتر اسے اور نہیں عمل کرتا برائی پس جانتا ہو یہ کہ وہ برا ہے پس بخشش طلب
تعالى منها ويعلم انه لا يغفر الذنوب الا هو وهو مومن۔
کرتا اللہ تعالے سے اور جانتا ہے کہ نہیں بخشتا ہے گناہوں کو مگر وہ اور وہ مومن ہے۔

پس ازین حدیث معلوم میشود کہ شہادت بزبان رکن ایمان ست در ظاہر و محبت
خدا عزوجل و محبت رسول خدا علیہ والہ السلام و محبت توحید و محبت غیر فی النسب
خالصا لله ارکان ایمان ست در باطن در عوارف مسطور ست

عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه قال ثلثة
پیغمبر خدا کے رحمت اللہ کا اُن پر اور انکی آل پر اور سلام یہ کہ انہوں نے فرمایا تین چیز
من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله
ہیں جو شخص ہو بیچ اسکے پاوے مزہ ایمان کا جو شخص کہ ہووے اللہ اور پیغمبر اس کا
احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله و
پیارا تر سب طرف سے کہ سوا انکے ہو اور جو دوست رکھے بندہ کو نہیں دوست رکھتا مگر اللہ
من يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما

ہیوے اللہ اور جو شخص کہ کروہ رکھتا ہو یہ کہ پھر آوے بیچ کفر کے پیچھے اسکے کہ چھڑایا ہو اسکو اللہ نے اس سے جیسا کہ مکروہ

یکرہ ان یلقی فی النار و نیز در عوارف مسطور ست کان رسول اللہ

رکھتا ہو یہ کہ ڈالا جاوے بیچ آگ کے۔ تھے پیغمبر خدا

علیہ و آلہ السلام یدعوا اللہم اجعل حبک احب الی من نفسی

اپنی اور آنکی آل پر سلام دعا کرتے تھے اے خدا کر محبت تیری محبوب تر بے طرف میری جان اپنا

و سمعی و بصری و اھلی و مالی و من الماء البارد للعطشان

سے اور کان اپنے سے اور آنکھ میری اور لوگوں میرے سے اور مال میرے سے اور پانی ٹھنڈے سے واسطے

فکان رسول اللہ علیہ و آلہ السلام طلب خالص الحب و خالص الحب

پیاسے کے پس تھے پیغمبر خدا اپنی اور آنکی آل پر سلام طلب کرتے خالص محبت اور خالص محبت

ھو ان یحب اللہ تعالی بکلیتہ

وہ یہ کہ دوست رکھے اللہ تعالی کو پورے سب۔

و ہم در عوارف مسطور ست کہ بواعث محبت در انسان بر انواع ست پس محبت روح

ہست و محبت دل ست و محبت نفس ست و محبت عقل ست پس بسیار ست از محبت

روح و دل کہ نفس آنرا موافقت نمیکند مثل ان یکون راضیا والجبلۃ قد تکرہ

و قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ اہل و مال و آب سرد ذکر کردہ است

تا غالب باشد محبت حق سبحانہ و تعالی در انواع محبت و دوست دارد حق تعالی

را بدل و روح کلا و جملا بجد ہو کہ در طبع نیز محبت حق سبحانہ و تعالی سرایت کند تا محبت

آب سرد غالب آید و ھذا یکون حبا خالصا للخواص

اور یہ ہوتی ہے محبت خالص واسطے خواص کے۔

و در رسالہ مسطور ست کہ وحی کرد حق تعالی بر ابراہیم علیہ السلام کہ اے ابراہیم کہ تو دوست

تا ئی و ما دوست تو ایم پس ہشیار باش تا بر دل تو مطلع شوم و دل تو بغیر خود آویختہ نبا بیم و اگر نیز بغیرے مشغول یا بیم دوستے خود بیرم از تو بار ہستیکہ خنیا نمیکنیم بے دوستی خود مگر کسیے را کہ بسوزم او را در آتش دل او از ما بنگرد و بغیر ما مشغول نشود و در ذکر ما باشد و از آتش ہیچ در دنیا بد و اگر در آریم او را در بہشت آراستہ گردانیم بہشت را در نظر او و بحور و قصور و نعمتہائے گوناگون کہ در بہشتہائے برائے اہل آن آمادہ نہادہ ایم بدان رو بنیارد و آن جملہ را نعمت نشمارد و دل را بدان مشغول نیارد و از یاد من ہیچ نپردازد۔

فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ سَكَنَ فِي قَلْبِهٖ فَتَوَاتَرَتْ عَلَيْهِ اَلْطَافِيْ

پس جب اسطرح ہوگا آرام پیچ دل اسکے کو پس پے در پے آتے ہیں اوپر عنایات

قُرْبَةً مِنِّيْ وَوَهَبْتُ لَهٗ مَحَبَّتِيْ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِحَبْلِيْ فَاَنَا

بسبب نزدیکی میرے کے بخشتا ہوں اسکو اپنی محبت پس تحقیق مضبوط پکڑا کہ دوست رکھتا مجاور پکڑا

نِعْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ شَرِيْفٌ اَشْرَفُ مِنْهُ عِنْدِيْ لِيْ

نعمت برابر ہوتی ہے اسکے یا کون سے بزرگی بزرگ تر ہے اس سے نزدیک میرے

فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يَسَعُ صَدْرُهٗ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى غَيْرِيْ وَذٰلِكَ

پس قسم ہے عزت میری کی اور جلال میری کی نہیں گنجایش کرتا ہے سینہ اسکا نظر سے طرف غیر میرے

اِنِّيْ حُبٌّ لِمَنْ اَحَبَّنِيْ پس آنکہ حق سبحانہ تعالیٰ فرمود کان سکن فی قلبہ

کے اور یہ اس سبب سے کہ تحقیق دوست رکھنے والا ہوں اسکو کہ دوست رکھے مجکو۔

از ہیچ سکون اطمینان دل بذکر حق دوست است لیل آنکہ فرمود دعویٰ دل کہ اگر در آتش بسوزم

ہیچ درد بے نیاید و در ذکر ما باشد و اگر در بہشت در آریم بدان نپردازد و در یاد ما باشد

دلیل اوست کہ مہتر موسیٰ علیہ السلام گفت۔

يَا رَبِّ أَيْنَ تَسْكُنُ فَأَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ فِي قَلْبِ الْمُؤْمِنِ ٥
اے رب تیرے کہاں رہتا ہے پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف اسکے بیچ دل مومن کے
و معنی این گفته اند که حق سبحانه و تعالیٰ منزه از کل سکون و حلول ست وَإِنَّمَا هُوَ إِثْبَاتُ
الذِّكْرِ و اثبات ذکر آنست که ذاکر از خود رفته و در ذکر و محبت حق سبحانه و تعالیٰ جا
گرفته باشد پس در هیچ حالے ذاکر محب از یاد حضرت محبوب قلباً و قالباً ساکت نشود و مشغول
بلا یعنی بغیر دوست نگردد چه در نعیم و چه در جحیم دائم شده باشد و این اعلیٰ مراتب ذکر ست
و یاد خالص همان ست که به محبت و عشق بود و بے تکلف صادر شود که بحکم
كَمَا قِيلَ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ
جیسا کہا گیا جو کوئی دوست رکھے ایک چیز کو زیادہ تر کرے ذکر اسکا
موآرند زلیخا بسکه یوسف علیہ السلام را دوست داشتے هر چیز را بنام او یاد کردے تا روزے
بایک وزری پیش او میه دخت گو که پیراهن زلیخا شکسته بود میخواست که بجوید این پیراهن
را گو که بدوزد گفت این پیراهن را یوسف علیہ السلام بدوز و پس چون ذکر بدرجه دیر
رسد ذکر و ذاکر در مذکور محو گردد و اینجا رنج و راحت نمی و اخروی در عالم تحقیق او چونیا
مراتب بلند دارد دائم در نور حضور بے حجاب باشد در عوارف مسطور ست
قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ حَاكِيًا عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى إِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَى عَبْدِي
فرمایا اوپر انکے اور آل انکے سلام حکایت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جب غالب ہوتا ہے اوپر بندہ میرے کے
الِاشْتِغَالُ بِي جَعَلْتُ هِمَّتَهُ وَنَعِيمَهُ وَلَذَّتَهُ فِي ذِكْرِي عَشِقَنِي وَ
مشغول ہونا ساتھ میرے کرتا ہوں میں قصد اسکا اور نعمت اسکی اور لذت اسکی بیچ ذکر میرے عاشق ہوتا ہے میرا اور
عَشِقْتُهُ وَرَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَا يَسْهُو إِذَا سَهَا النَّاسُ
عاشق ہوتا ہوں اسکا اور اٹھاتا ہوں پردہ بیچ اس چیز کے کہ درمیان میرے اور درمیان اسکے ہیں خواہش کرتا نہیں جب اسکی

اولئک کلامھم کلام الانبیاء اولئک ھم الابدال حقا اولئک
لوگ یہ لوگ کلام انکا کلام پیغمبرون کا یہ لوگ وے ہین ابدال تحقیق یہ لوگ
الذین اذا اردت باھل الارض عقوبۃ او عذابا ذکرتھم
وہ ہین جب ارادہ کرتا ہون ساتھ رکھنے والون زمین کے مار یا عذاب ذکر کرتا ہون انکو
فیہ فصرفتہ بھم عنھم آوردہ اند کہ خواجہ یحیی معاذ رضی اللہ عنہ
بیچ اسکے پس پھیر دیتا ہون اسکو ساتھ ان لوگون کے ان سے -
را پرسیدند کہ ہیچگاہ لب شما در خندہ ندیدیم فرمود کہ ہیچ ساعت نیست کہ از اسرار
انوار الہی تجلی در دل من نیست پس اگر بودے کہ دران انوار عشق دوست مسکن گیرد اول
با خندہ و حکایت چہ کار بود و نیز داو نعیم دو جہانی در شمار نیاید در روضہ مسطور ہست
کہ روزے خواجہ ابراہیم علیہ الرحمۃ را در بصرہ آرزوی خرما شد و چیزی نداشت کہ بخرد
نعلین کہنہ در پا بود پیش خرما فروش عرض کرد و گفت اعطنی بھا تمرا خرما فروش
سخن در گوش نکرد و گفت فی بیتی مثل ھذا النعال کثیرا خواجہ نعلین خود را
میرے گھر مین ایسے پاپوش ہین
پیش شمار برداشت و دل از آرزو کہ داشت نیز برداشت در آن شد ہمسایہ خرما
فروش خواجہ را بشناخت بشمار گفت یعنی بخرما فروش این مرد را می شناسی گفت
فانہ ابراھیم ادھم من ابدال الخراسان -
پس تحقیق وہ ابراہیم ادہم ہے ابدالون خراسان سے -
پس بیرا ازین خرما رخود و بہا ہر خرما کہ او بخورد درہمے یا دیناری از من بستان خرما
فروش بشتافت و خواجہ را در گوشہ یافت آواز داد و گفت اے ابراہیم بگیر من ترا
نشناختم و گرنہ باز نمیداشتم از تو خرما را و انجیر پس خواجہ جواب داد -
کلوا بخیر الذین یالتمر والتین فانھا حجارۃ مسنا -

نہین پہنچا ہے۔ نا ہین وین کو سنا کہو اور اسکے پیش تحقیق یہ سودا گری ٹوٹی والے ہے۔

این گشت وبا سخت مسلیت مولائی مولائی ذکرک ثمری وحلوائی

صاحب میرا صاحب میرا یاد تیری کہجور میری اور حلوا میرا

وامام محمد درین زیادہ کردہ آوردہ است ذکرک کرمی وبستانی ذکرک دنیای

یاد تیرا انگور میرا اور باغ میرا یاد تیری دنیا اور آخرت

وآخرتی ذکرک اہلی وولدی وانا غریب والغریب بالف الغریب

میری ذکر تیرا اہل میرا اور اولاد میری اور مین مسافر ہون اور مسافر الفت کرتا ہی مسافر

پس ہاتف آواز داد تنجو یا ابراہیم فالزمها ودرین الغربا ومناجات مسطور است

نجات پاویگا اے ابراہیم پس لازم پکڑ اسکو۔

المی کفانی من نعیم الدنیا ذکرک حقیقتا در باذاکران اہل شوق میفرماید فرد

اے خدا کافی ہے مجکو نعمتون دنیا سے یاد تیری

الا طال شوق الابرار الی لقائی	وانی الی لقائهم لاشد شوقا
خبردار ہو دراز ہوا شوق نیکون کا طرف دیدار میرے	اور تحقیق مین طرف ملنے انکے کو البتہ سخت ہون شوق مین
رحمت بر جان قائلی باد کہ گفت بابی دیو پای الم نسبت زیاد تو مسرا ذو فکر جهد دست زیاد تو مسرا	ای بلبل جان مست زیاد تو مسرا لذات جهان را همه در پا فگند قال علیه وآله السلام۔

علامة حب الله حب ذکره وعلامة بغض الله بغض ذکره

فرمایا آپنے اور انکی آل نے سلام نشانی محبت اللہ کی محبت یاد اسکی کی ہے اور نشانی بغض اللہ کی بغض یاد اسکا کو

ہر آئینہ ایشانرا کہ عنایت رہبر کردہ وچشم ایشانرا بکشادتا دنیا را دیدند بحقیقتہا

وماہیتہا چنانکہ زشتی حال اوست وآخرت را دیدند در فریبنگی بالبصیرت مرصعہا

چنانکہ ہست و مولی را سبحانہ و تعالی دیدند و شناختند آفریدگار و پروردگار و معطی و مانع بجلالت و عظمت پس در جنب عزت و جلال حقیقی ہیچ چیز را در دل ایشان جا نماند و گفتند آنچہ رسول علیہ و آلہ السلام گفت ست

فرد

اَلدُّنْیَا لَهُمْ وَالْعُقْبٰی لَكُمْ وَالْمَوْلٰی لِیْ

دنیا واسطے اُنکے اور آخرت واسطے تمہارے اور صاحب واسطے میرے۔

ازین خلق حدیث او مگوئید	با قوم ہمہ شاہدان شمارا

خواجہ جنید را رحمۃ اللہ تعالے از تصوف پرسیدند گفت

اَنْ تَكُوْنَ مَعَ اللّٰهِ تَعَالٰی بِلَا عَلَاقَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاذْكُرِ اسْمَ

یہ کہ ہووے تو ساتھ اللہ تعالے کے بغیر علاقہ کے فرمایا اللہ تعالے نے اور یاد کر نام رب

رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا اَیْ دُمْ عَلٰی ذِكْرِهٖ وَتَبَتَّلْ

اپنے کا اور منقطع ہو طرف اُسکے منقطع ہو جانا یعنی ہمیشگی کر اوپر یاد اُسکی کی اور معنی تبتل کا

اَیْ اِنْقَطِعْ اِلَی اللّٰهِ لِعِبَادَتِكَ تَبْتِیْلًا وَاقْطَعْ وُجُوْدَ نَفْسِكَ عَمَّا سِوَاهُ تَبْتِكًا

طرف اللہ کی واسطے عبادت اپنی کے کاٹنے کو یا کاٹ تو ہستی نفس اپنی کو اس چیز سے کہ سوا اُسکی ہے کاٹنا

فصل پانزدہم فی ترک ما سوی اللہ تعالی بقطع المحبۃ

بیچ چھوڑنے سوائے اللہ کو ساتھ توڑنے محبت کے

وَالْاِلْتِفَاتِ كَیْ لَا یَفْرَحَ بِمَا اُوْتِیَ وَلَا یَنْدَمَ عَلٰی مَا فَاتَ

اور التفات کی جیسے کہ نہ خوش ہوئے ساتھ اُس چیز کے کہ دی گئی اور نہ پشیمان ہو اوپر اس چیز کہ فوت ہوئے

و در مذمت حال غفلت و جہل و شکایت کار و اعراض نادان و نا اہل۔

در عوارف مسطور ست قِیْلَ فِیْ غَرَائِبِ التَّفْسِیْرِ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی

کہا گیا بیچ غرائب التفسیر کے بیچ قول اللہ تعالے کے
فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى قِيلَ نَعْلَيْكَ وَهُمَا امْرَأَتُكَ وَغَنَمُكَ
پس اتار ڈال دونو جوتیان اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے کہ طوی نام ہی کہا گیا نعلیک سے مقصود اسکا
وغیر مسطور ست رَوَى اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
بیچے اور بکریان اپنی کی روایت کیا ابو ہریرہ نے راضی ہو اللہ تعالے اُس سے پیغمبر خدا سے
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ السَّلَامُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَقَامَ الصَّلٰوةَ
درود اللہ تعالے کا اُنپر اور اُنکی آل پر سلام تحقیق بندہ جب کھڑا ہوتا ہی نماز میں
فَاِنَّهٗ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ الرَّبُّ اِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ
پس تحقیق وہ آگے رحمن کے ہی پس جب ادہر ادہر طرف دہیان کرتا فرماتا رب طرف کس کے دہیان کرتا ہی
اِلٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّيْ اِبْنَ اٰدَمَ اَقْبِلْ اِلَيَّ فَاِنِّيْ خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَيْهِ
طرف اسکی کہ وہ بہتر ہو تجکو مجہ سے اے بیٹے آدم کے ادہر میری پس تحقیق میں بہتر ہوں تجکو اُس سے کہ دہیان کرتا ہی تو طرف اُسکے
التفات کثیر ست و قلیل ست اما التفات کثیر بسوی غیر حق از ضعیفی بود یعنی از سستی
دین و نادرستی یقین باشد کہ پیغمبر علیہ والہ السلام فرمود مومن قوی فاضل ترست از
مومن ضعیف ہمعنا و وجہ والتفات قلیل بسبب سہو گمان و بی اختیار باشد و آن از لازم لدیہ آید
لِاَنَّهٗ يَصْدُرُ عَنْهُ بِالْعَادَةِ وَالْجِبِلَّةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُوْجَدَ لَهٗ فِيْهَا عَزْمٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
واسطے اسکی کہ وہ صادر ہوتا ہے اُس سے ساتھ عادت اور خو کے سوا ہی اسکی کہ پایا جاوے واسطے اسکی بیچ اسکے کہ قصد ہی فرمایا اللہ
وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا رُبَاعِي
نے اور البتہ تحقیق عہد کیا ہمنے طرف آدم کے پہلے اس کے پس بھول گیا اور نہ پایا ہمنے واسطے اسکے قصد

گفتم کہ گنہ ہمی کرده شود	زہر لیست کہ بی گمان ہمی خورده شود
گر عدل کنی تو آبرو ہم ریزے	ور فضل کنی کرده نہ کرده شود

نوع دوم اعراض ست اَلنَّوعُ الثَّانِي هُوَ اَسْلَظُ مِنَ الْاِلْتِفَاتِ اَغْلَظ
قسم دوسری وہ سخت تر ہے التفات سے اور غالب تر ہے اس
مِنْهُ وَهُوَ اَنْ يَّشْتَغِلَ بِكُلِّيَّتِهٖ بِمَا سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُعْرِضًا عَنْ
سے اور وہ یہ کہ مشغول ہو بالکل ساتھ اُس چیز کے کہ سوا اللہ کے ہے منہ پھیرنے والا
ذِكْرِ رَبِّهٖ وَالتَّوَجُّهِ اِلَيْهِ وَهُوَ الْاِعْرَاضُ۔
یاد رب اپنے سے اور توجہ سے طرف اُس کے اور وہ منہ پھیرنا ہے۔

وآن از غفلت وجہل پیدا آید ومنشاء آن باطن قلب ست
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا۔
فرمایا اللہ تعالیٰ نے جسنے منہ پھیرا یاد میری سے پس تحقیق اُسکو گزرانا تنگ ہے

پس مر اہل اعراض را چون از مقصود اصلی باز ماندند وبدیگر وابستہ ندہمہ حرکات
سکنات قولی وفعلی ایشان ضائع ست وبربادوسعی باطنی وظاہری ایشان باطل
ست وبے بنیاد پس ضلالت را از نادانی ہدایت شمارند ومرخواری را از جہل عزت
پندارند اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا
جنہوں نے کہو دی کوشش اپنی بیچ زندگانی دنیا کو اور وہ جانتے ہیں یہ کہ اچھا کرتے ہیں

ای راہ زد مشغولی عالم ترا	نیست پروای خدا یکدم ترا
ای در دنیا ترک دولت کردہ	خواریت را نام عزت کردہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے جہنم کیواسطے بہتون کو جن سے اور آدمیون
لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ
واسطے انکے دل ہین کہ نہین سمجھتے ساتھ انکے اور واسطے انکی آنکھین کہ نہین دیکھتے ساتھ انکے اور واسطے انکے کان ہین

يسمعون بها اولئك كالانعام بل هم اضل اولئك هم الغفلون

نہین سنتے ساتھ انکے یہ لوگ مانند چارپایون کے ہین بلکہ وہ گمراہ زیادہ وہ ہین یہی لوگ وہی ہین بے خبر

یعنی آفریدیم ایشانرا ازبرای دوزخ ودادیم ایشانرا اسباب ہدایت یعنی چشم وگوش

آنرا بکار نمیبرند لا ینتفعون بشیء من هذه الجوارح التی

نہین فائدہ مند ہوتے ساتھ کسی چیز کے ان اعضا جو پیدا کیا انکو اللہ نے

خلقها الله للاهتداء اولئك كالانعام بل هم اضل

واسطے راہ پانیکے یہ لوگ مانند چارپایون کے بلکہ وہ گمراہ زیادہ

ایشانند غافل روزی جماعتی از حاضران سخن میگفتند درآنکه اگر چاہی انباشته و
مسدود شده باشد ہمہ گوسپندان درانجا ببرند ظاہر گردد ازانچه مرغزار یا صحرا
ہست ہرکجا که چاہی باشد گرد برو ازنشینند وآنرا چنانکه ہست عیان ہمی بینند
بخاطر ابن شعیب رسید که اگر آدمی گور ناکافته خود نه بیند وغفلت ونسیان گزیند
وتن خود را مرده نشناسد وپرده پیدا از پیش چشم فکرت برندارد ونداند که گور ہرکس
در علم قدیم حق سبحانه تعالی جای معین ہست که ہیچ بار سوی از دولب او ہیچ نوع تجاوز
نشود وتن آدمی ہمین مرده ایست که ہیچ ازین جوارح متغیر ومتبدل نشود پس
ہر آئینه بی نور این شعور واز شرف این فناء دور ومہجور آدمی کمتر از بہایم باشد وگمراه
تر از گاو وخر لا جرم اولئك كالانعام بل هم اضل بر چنین کس صادق آید
اما اعراض بر دو نوع ست یکی غفلت دوم تجاہل واعراض بغفلت اہل ست
که بدعوت نبی وہیبت ولی ہدایت مبدل گردد اما آنکه تجاہل ست آن سخت ترست
واز قبول دعوت دورست قال الله تعالی ولو علم الله فیهم خیرا لاسمعهم

فرمایا اللہ تعالی نے اگر جانتا اللہ انہین بھلائی البتہ سنتا تا انکو

و این نوع خاصہ کافرست و منافقان و این از شر سید ابد یعنی منشا این غم است و ہمعنی نشانیست از قہر ازلی و شقاوت ابدے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا

فرمایا اللہ تعالے نے برابر ہے اوپر انکے کیا ڈرایا تو نے انکو یا نہ ڈرایا تو نے انکو نہیں ایمان لاتے

یُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَۃٌ

مہر کی اللہ نے اوپر دلون انکے کے اور اوپر سنوائی انکی کے اور اوپر انکھون انکی کے پردا ہے

و تجاہل آن است کہ داند و بران کار کردن نتواند و باز دارند ہ او ہمان شقاوت ازلی باشد کہ بدان در ماند قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا

فرمایا اللہ تعالے نے اور جو کوئی آنکھین چرا یا رحمن کی سمرن سے تعتین کرین شیطان

و در مدارک آوردہ است کہ درین دو قراءت است اگر بفتح شین خوانند معنی آن باشد

وَمَنْ یَّعْمَ وَمَعْنَی الْقِرَاءَۃِ بِالضَّمِّ وَمَنْ یَّتَعَامَ عَنْ ذِکْرِ

اور جو کوئی آنکھ ڈہانپے — اور جو کوئی جان بوجھکر اندھا ہویا انکی سے

اَیْ یَعْرِفُ اَنَّہُ الْحَقُّ وَھُوَ یَتَجَاھَلُ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَجَحَدُوْا

اور پہچانتا ہے کہ وہ حق ہے اور وہ انجان ہوتا جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور انکار کیا انہو نے

بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ چون فرعون و ابوجہل کہ مقتدای منکران

ساتہ اسکے اور یقین جان لیا تہا اسکو انکی جانون نے۔

و وزیران بودہ اند چنانکہ گفتہ اند شعر

خویش را فرعون ظاہر کرد لیک	ہست در ہر نفس این دعوے ولیک
	وینبوع از غفلت محمود است بینے

فراموشی غیر حق نیز غفلت است چنانکہ کفر بغیر حقتعالے را کفر گویند۔

کما قال اللّٰہ تعالٰی فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ و ہمعنی گویند من لم یکفر لم یؤمن

جیسا فرمایا اللہ تعالے نے بیچ کوئی کافر ہووے و ثابت کی اور ایمان لاوے ساتھ خدا کی جس نے کفر نکیا مومن نہوا۔

کفر و ایمان قرین ہم گردند		هر کرا کفر نیست ایمان نیست

و آن غفلت آن ست کہ در باب عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرمان ہست۔

اَلَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ و در باب آیت

جو لوگ تہمت لگاتے ہیں نیکبخت عورتوں بیخبروں ایمان والیوں کو۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ

نزدیک ہوا واسطے لوگوں کے حساب انکا اور وہ بیچ غفلت کے منہ پھیرنے والے ہیں

در مدارک مسطور ہست اقتراب عام ست و غفلت و اعراض متفاوت ست بتفاوت

حال مکلفان فَرُبَّ غَافِلٍ عَنْ حِسَابِهٖ لِاسْتِغْرَاقِهٖ فِيْ دُنْيَاهُ وَاِعْرَاضِهٖ

پس بہت سے غافل ہیں حساب اپنے سے واسطے ڈوبنے اپنے کے بیچ دنیا اپنی کی

عَنْ مَوْلَاهُ وَرُبَّ غَافِلٍ عَنْ حِسَابِهٖ لِاسْتِهْلَاكِهٖ فِيْ مَوْلَاهُ وَاِعْرَاضِهٖ

اور منہ پھیرنے اپنے کے صاحب اپنے سے اور بہت سے غافل ہیں حساب اپنے سے واسطے ہلاک ہونے اپنے کے بیچ مولا اپنے کے اور منہ

عَنْ دُنْيَاهُ فَهُوَ لَا يُفِيْقُ اِلَّا بِرُؤْيَةِ الْمَوْلٰى وَالْاَوَّلُ اِنَّمَا يُفِيْقُ فِيْ عَسْكَرِ

پھیرنے اپنے کے دنیا اپنی سے پس وہ نہیں افاقت میں آتا مگر ساتھ دیکھنے اللہ کے اور پہلا سوا اسکے نہیں کہ افاقہ پاتا ہے

لِلْمَوْلٰى و در روضۃ زندوسیہ مسطور ست رُبَّ رَجُلٍ يَضْحَكُ بِمِلَاقَتِهٖ وَقَدْ

بیچ لشکر مولا کے

بہت سے آدمی ہنستے ہیں منہ پھیر کر اور تحقیق

خَرَجَ كَفَنُهٗ مِنْ يَدِ الْقَصَّارِ يَعْنِيْ دَنٰى مَوْتُهٗ قَالَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَام

نکلا ہے کفن انکا ہاتھ قصار سے یعنی نزدیک ہوئی موت انکی فرمایا آنپر اور انکی آل پر سلام۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ اِتِّبَاعُ الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ

تحقیق خوفناک تر بیان اس چیز کا جس سے ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کے پیچھے چلنا خواہش کا اور درازی امید کا

نیز در روضہ مسطور ہست از کعب الاحبار رضی اللہ تعالے عنہ او گفت کہ چون
بیافرید حق تعالے موت را بیافرید سرا بصورت کبش املح پس فرمان داد کہ بدین ہست
کہ ترا دادہ اند و دو چشم خود را واکردہ و دو بازو فراخ داشتہ بسوی ملائک نظر انداختہ
کرد تا چون نظر فرشتگان بر صورت افتاد ہیچ فرشتہ نماند کہ بیہوش نشد
تا دو ہزار سال بیہوش شدند پس چون فرشتگان بخبر آمدند گفتند ای آفریدگار
این چہ چیز ہست فرمان شد این موت فرشتگان گفتند بر کیان مسلط ہست یارب
این موت فرمان شد علی کل نفس فرشتگان گفتند

ربنا لم خلقت الدنیا قال لیسکنہا بنو آدم قالوا لم خلقت
اے رب ہمارے کیون پیدا کیا تو نے دنیا کو فرمایا تو آرام کرین اسمین بیٹے آدم کے کہا انہون نے کیون پیدا کیا تو نے
النساء قال لیکون من اولادہم نسل۔ فرشتگان گفتند یارب
عورتون کو فرمایا تو کہ ہو اولاد ان کے سے نسل۔

و گمان می آید کہ عاقلے کہ بر وے این موت مسلط باشد او بدنیا و زنان پرواز د۔
فقال اللہ تعالی ان طول الامل یغلب علیہم فینسیہم الموت
پس فرمایا اللہ تعالے نے تحقیق درازی آرزو کی غالب ہوگی انپر پس بھلا دیگی ان کو موت
حتی یکون منہم اخذ الدنیا وشہوات النساء۔
یہانتک کہ ہو ان سے لینا دنیا کا اور خواہشون عورتون کا۔

پس مومن را باید کہ گذشتہ را بتوبہ و پشیمانی تدارک نماید و دیدۂ دل از خواب امل
بکشاید تا ہرچند کہ از فرصت عمر باقیست از نیز غفلت نیاید و از پشیمانی
کہ در وقت نزول مرگ بود ہیچ حاصل نیاید

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشد الندامۃ یوم القیمۃ

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اُن پر اور اُنکی آل پر اور سلام بڑی پشیمانی دن قیامت کے اور

وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ ودر روضہ مسطور ہست نزدیک حضرت رسالت

بڑی معذرت جس وقت حاضر ہوتی ہے موت۔

پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آمد او را دید دیوار گل میکرد فرمود

مَا تَصْنَعُ فَقَالَ نُطَيِّنُ فَقَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ۔

کیا کرتا ہے تو پس کہا کام مٹی کا کرتے ہیں ہم پس فرمایا کام یعنی موت کا جلد تر ہے اس سے

ونیز در روضہ مسطور ہست کہ خواجہ فضیل بن عیاض پیش از توبہ در راہ دزدی

بود از جانبے بجانبے می تاخت و شر و عصیان بر بساط فراموشی می باخت تا شبی

بر زانوی غلامے سر خود نہادہ بود کہ از جانبے قافلہ پیدا شد چون وقوف یافتند

کہ فضیل اینجا ہست نزدیک رسیدہ بودند ہیچ ندانستند و حیران ماندند پس از

میان سہ کس بیرون شدند و گفتند بیرون نہ بینید تا تیری بیاندازیم اگر نافع آید

فہو المراد وگرنہ برگردیم پس یکے از ایشان کہ تیر انداختہ بود این آیت خواند۔

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

کیا نہیں وقت آیا واسطے انکے جو ایمان لائے یہ کہ عاجزی کریں دل انکے واسطے ذکر اللہ کے

فضیل بشنید و نعرہ بزد و بیہوش شد غلام گمان برد کہ تیرش رسیدہ در اندام او نگاہ

میکرد چون فضیل بخود آمد گفت یَا غُلَامُ مَا اَحْمَقَكَ اَصَابَنِيْ سَهْمُ اللّٰهِ۔

اے غلام کس چیز نے احمق کیا ہے تجکو پہنچا ہے مجکو تیر اللہ کا

بار دوم کس تیر از شصت جہاند او روی کسو خواجہ کرد و این آیت خواند۔

فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ۔

پس بھاگو طرف اللہ کے تحقیق میں تمکو اسکی طرف سے ڈرانے والا ظاہر ہوں۔

فضیل رحمۃ اللہ تعالی بار آواز بر آورد و بیہوش شد غلام ہمچنان گمان برد و تیر در اندام
او میبدید چون ہوشیار شد گفت ای غلام احمق ہستی تیر در تن میجوئی این تیر آدمی نیست
کہ در تن باشد تیر نسبت کہ حق تعالی بر دل بندہ گنہگار خود زدہ و آن را صید محبت خود کردہ
و بعفت آن عبادت خود او نحیف ہم بدین بودند کہ سوی کس تیر انداخت و او دل خواجہ را
بدین آیت نشانہ ساخت وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا پس خواجہ رح
نعرہ بر آورد و از آن دو نعرہ قوی تر و ہر یکی را از غلام و چشم خود گفت ہر آنچہ از من
بیفرمائی واقع شد پست پشیمان شدم و در دل من خوف حق سبحانہ تعالی در آمد پس گریستم
و گذاشتم آنچہ میکردم و جانب کعبہ روان شد تا چون نزدیک نہروان رسید ہارون رشید
خلیفہ استقبال کرد و گفت ای فضیل شب در خواب بودم کہ منادی باواز بلند ندا میکند

إِنَّ فُضَيْلَ خَافَ اللهَ تَعَالَىٰ وَاخْتَارَ خِدْمَتَهُ فَأَحِبُّوهُ۔

تحقیق فضیل ڈرا اللہ تعالی سے اور اختیار کیا خدمت اسکی کو پس دوست رکھو اسکو۔

فضیل عیاض رحمۃ اللہ تعالی نعرہ زد و گفت۔

بِكَرَمِكَ وَكِبْرِيَائِكَ تُحِبُّ عَبْدًا مُذْنِبًا كَانَ هَارِبًا مِنْ بَابِكَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً

اپنے کرم سے اور بڑائی اپنی سے دوست رکھتا تو بندہ گنہگار کو تھا بھاگنے والا اور دور تیرے ابتدا سے چالیس برس سے

آوردہ اند کہ مردی توبہ کرد و باز شکست و در گناہ افتاد روزی در دل او گذشتہ اگر
سوی توبہ باز گردم چہ باشد حکم من چگونہ بود حال من۔

فَهَتَفَ هَاتِفٌ يَا أَبَا فُلَانٍ أَطَعْتَنَا فَشَكَرْنَاكَ ثُمَّ تَرَكْتَنَا فَأَ

پس آواز دی فرشتہ غیب نے اے ابا فلان اطاعت کی تونے ہماری پس قدر دانی کی ہمنے تیری پھر تو نے چھوڑا ہم کو

مْهَلْنَاكَ وَإِنْ عُدْتَ إِلَيْنَا قَبِلْنَاكَ۔

پس ڈھیل دی ہم نے تجھکو پس اگر پھر آیا تو ہمارے پاس قبول کیا ہم نے تجھے سے۔

آوردہ اند کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالے عنہ روزے در فکر بود کہ اگر فردا مرا از عبادت لات و عزے پرسش شود چہ جواب گویم ہمدرین بود رسول علیہ والہ السلام برسر وقت او رسید از رسول علیہ والہ السلام پرسید رسول علیہ والہ السلام منتظر وحی شدند عمر چون رسول علیہ والہ السلام را متامل دید ترسید و فریاد برآورد یا رسول اللہ نزدیک است کہ زہرہ من آب شود و زود فرما کہ بسبب تامل چیست ہمدرین از حضرت ارحم الراحمین وحی آمد فرمان شد نَحْنُ اِذَا صَالَحْنَا مَعَ عَبْدٍ لَا نَسْاَلُهٗ عَمَّا مَضٰى ۔

ہم جب صلح کرتے ہین بندے سے نہین پوچھتے ہین ہم اس چیز کو کہ گزرا

این نوع علامت صحت انتباہ ست یعنی ہر وقتے کہ گناہ را یاد آرد و آن حال بروے تازہ گردد و از و پشیمان شود و در عوارف مسطور ست ۔

عَلَامَةُ صِحَّةِ الْاِنْتِبَاهِ خَمْسَةٌ اِذَا ذَكَرَ نَفْسَهٗ اِفْتَقَرَ وَاِذَا ذَكَرَ ذَنْبَهٗ اِسْتَغْفَرَ

نشانی درستی خبردار ہونیکی پانچ ہین جب یاد کرے اپنی ذات کو محتاج جانے اور جب یاد کرے اپنے گناہ کو

وَاِذَا ذَكَرَ الدُّنْيَا اِعْتَبَرَ وَاِذَا ذَكَرَ الْاٰخِرَةَ اِسْتَبْشَرَ وَاِذَا ذَكَرَ الْمَوْلٰى اِفْتَخَرَ

استغفار کرے اور جب یاد کیا دنیا کو عبرت پکڑے اور جب یاد کرے آخرت کو خوش وقت ہووے اور جب یاد کرے اللہ کو فخر کرے

فصل شانزدہم در بیان آیت فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَفِیْهِ مَا یُلَائِمُهٗ

پس یاد کرو مجھکو یاد کرون تمکو اور بیچ اسکے وہ چیز ہے کہ مناسب ہے

نقل ست کہ جبرئیل علیہ السلام گفت مر رسول اللہ علیہ والہ السلام را کہ خداوند تعالے میفرماید کہ من بدادم مر امت ترا چیزے کہ ندادم ہیچ یکے را از پیغامبران و امتان ایشان و آن آنست کہ فرمودم ۔

فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ لَمْ نَقُلْ هٰذَا لِاَحَدٍ غَیْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

پس یاد کرو مجھکو یاد کرون تمکو نہین کہا ہم نے یہ واسطے کسی کے سواے اس امت کے

درروضہ مسطور ست قال الله تعالىٰ اخبر بان من ذكره من عباده
فرمایا اللہ تعالیٰ نے خبر دی ساتھ اس کے جسنے ذکر کیا اسکا اسکو بندون
ذكره الله تعالىٰ لهذا ذلك العبد ومن ذكره الله نجے
سے ذکر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے واسطے اسیکے اس بندہ کو اور جسکو کہ یاد کرے اسکو اللہ نجات پا
من عقابه وعن سعيد بن جبير رضي الله تعالىٰ عنه انه قال في
عذاب اسکے سے اور سعید بن جبیر سے جو راضی ہوا اللہ تعالیٰ اس سے یہ کہ ان نے کہا بیچ قول اللہ
قوله تعالىٰ فاذكروني اذكركم قال اذكروني بطاعتي اذكركم بمغفرتي وقال ابو عبيد الطوسي
تعالیٰ کے پس ذکر کرو مجکو یاد کرون تمکو کہا یاد کرو مجکو ساتھ بندگی میری کے یاد کرونگا تمکو ساتھ بخشش اپنی کے اور کہا ابو عبید طوسی نے
رحمه الله تعالىٰ فيه قال اذكروني بالشكر اذكركم
رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ بیچ اسکے کہا یاد کرو مجکو ساتھ شکر کے یاد کرون تمکو ساتھ
بالزيادة وقيل اذكروني بالدعاء اذكركم بالاجابة
زیادتی کے اور کہا گیا یاد کرو مجکو ساتھ دعا کے یاد کرون تمکو ساتھ قبولیت کے
وقال ابن عتبة اذكروني بالصفاء اذكركم بالوفاء۔
اور کہا بیٹے عتبہ نے یاد کرو مجکو ساتھ صفائی کے یاد کرون تمکو ساتھ وفا کے۔
و ذکر بصفا آن باشد کہ خدا تعالیٰ را بدل صاف از او صاف ذمیمہ یاد کند و باطن
از ہموم و غموم دنیا رفانی و اندیشہ لایعنی پاک از ذکر حق سبحانہ تعالیٰ پاک دارد۔
وهذا امر النفي والاثبات ومن المراقبات درروضہ مسطور ست
اور یہ ہے ذکر نفی اور اثبات کا ہے اور ہے مراقبون کا۔
قال رحمه الله تعالىٰ وسمعت احمد بن عبد الرزاق النسوي
فرمایا رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ اور سنا مین نے احمد بیٹے عبد الرزاق نسوی سے

رحمه الله تعالى يقول الذكر اربعة ذكر الدنيا وذكر

رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ کہ فرماتے تھے ذکر چار قسم کے ہیں ذکر دنیا کا اور ذکر

الخلق وذكر العقبى وذكر المولى فذكر الدنيا حجاب وغرور

خلق کا اور ذکر آخرت کا اور ذکر اللہ کا پس ذکر دنیا کا پردہ ہے اور غرور ہے

وذكر الخلق ملامة ونفور وذكر الجنة حور وقصور و

اور ذکر خلق کا تو ملامت ہے اور نفرت ہے اور ذکر بہشت کا حوریں اور مکانات اور

ذكر الرب نور وسرور وقد قيل قال الله تعالى اذكروني

ذکر رب کا روشنی ہے اور خوشی اور تحقیق کہا گیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے یاد کرو مجھکو

بالاقرار والخطاء اذكركم بالكرم والعطاء واذا ذكرني

ساتھ اقرار کے اور ساتھ خطا کے یاد کرونگا تمکو ساتھ کرم اور بخشش کی اور جب یاد کرتا ہے

عبدي وحده ذكرته وحده واذا ذكرني في ملاء ذكرته

مجھکو بندہ میرا اکیلا یاد کرتا ہوں اسکو تنہا اور جب یاد کرتا ہے مجھکو بیچ جماعت کے یاد کرتا ہوں

في ملاء خير منه وعن ابي الفضل ابي سعد رحمه الله تعالى

اسکو بیچ جماعت کے کہ بہتر ہے اس سے اور روایت ابو الفضل ابی سعد رضی اللہ سے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ

يقول اذكروني بمعنى العبودية اذكركم بفضل الربوبية و

کہ فرماتے تھے یاد کرو مجھکو ساتھ معنی عبودیت کے یاد کرونگا تمکو ساتھ فضل ربوبیت کے

عن ابي الحسن المفسر المذكر يقول اذكروني على وجه الارض

اور ابو الحسن تفسیر کرنیوالے نصیحت کرنیوالے سے کہتے تھے یاد کرو مجھکو اوپر روے زمین کے

اذكركم على بطن الارض كما دعا بعض العارفين بربه فقال

یاد کرونگا تمکو اوپر پیٹھ زمین کے جیسا دعا کی بعض عارفوں نے ساتھ پروردگار اپنے کے پس کہا

الٰهی عجبت الیک الاصوات بضروب اللغات و یطلبون
الٰہی تعجب کرتا ہون طرف تیری آوازون کی ساتہ طرح طرح کے لغتون کے اور طلب کرتے ہین
منک صنوف الحاجات حاجتی الیک ان تذکر
تجہسے طرح طرح کے حاجتین حاجت میری طرف تیری یہ ہے کہ یاد کر تو مجہکو اوپر دراز
علی طول البلاء اذا استنسی اهل الدنیا و یاد کردن حق سبحانہ
بلا کے جب جدا کرے لوگ دنیا کے۔
و تعالیٰ مر بندہ را در گور یکے آن ہست کہ بر توحید ثابت دارد و بر جواب با صواب
بر سوال منکر و نکیر قدرت بخشد و تثبیت دہد
کما قال اللّٰه تعالیٰ یثبت اللّٰه الذین اٰمنوا بالقول الثابت
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثابت رکہتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے ساتہ قول ثابت کے
فی الحیٰوة الدنیا و فی الاٰخرة و دوم آن ہست کہ بندہ را در گور نگزارد
بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔
و در وقتہ زندہ بسبب مسطور یست از حسن طویل رحمہ اللّٰہ تعالیٰ گفت کہ ثابت بنانی
را غسل دادیم و در کفن پیچیدیم دختر او را گفتم کہ ببین روی پدر خود را آخر بار
ست دختر گفت بگزار پدر مرا کہ او عبادت کردہ است حق سبحانہ و تعالیٰ را
چنانکہ حق عبادت کردن است حسن گفت پس دفن کردیم او را و نظر کردیم در گور پیش از
آنکہ مسدود کردہ شود و ہیچ اثر از وے در گور ندیدیم پس باز آمدیم در خانہ او و از
دختر او بیرون آمد گفت انتقلت والدی من القبر پس از دختر پرسیدیم
اے نیکبخت چگونہ دانی کہ او را در گور نگذاشتہ گفت او این دعا بسیار میکرد
خدا میخواست و کان یقول اللّٰهم لا تحبسنی فی القبر وحیدا و فرید

پس تھا کہ کہتا تھا اے بار خدایا نہ چھوڑ مجھکو بیچ قبر کے اکیلا

مخافة للوحشة فی القبر فعلمت ان الله تعالی لا یترکه فی القبر

ازرو ڈر کے واسطے وحشت کے بیچ قبر کے پس جانا میں نے یہ کہ اللہ تعالی نہ چھوڑیگا اسکو قبر بیچ

وحیدا وقد مر ما قال امیر المؤمنین عثمان رضی الله تعالی عنه

اکیلا اور تحقیق گزرا ہے جو فرمایا امیر المؤمنین عثمان نے راضی ہو اللہ تعالی اُن سے

من کانت الدنیا جنته کان القبر سجنه ومن کانت الحیوة قیده کان الموت اطلاقه

جو کوئی کہ ہووے دنیا بہشت اسکی ہوگی قبر قیدخانہ اسکا اور جو کوئی ہو زندگی قید اسکی پس تحقیق موت ہے چھٹکارا اسکا۔

ابو قتادة الحرث بن ربعی مستریح ومستراح منه قال العبد

روایت ہے ابو قتادہ حرث بن ربعی سے راحت پانیوالا اور راحت پایا گیا اس سے بیچ فرمایا

المؤمن من یستریح من نصب الدنیا والعبد الفاجر یستریح

مومن وہ جو راحت پاتا ہے بیچ دنیا سے اور بندہ بدکار راحت پاتے ہیں

منه العباد والبلاد والشجر والدواب فی شرحه والحین مر

اسکے بندے اور شہر اور درخت اور چارپائے بیچ شرح اسکے فرمایا جب گزرا

علیه بجنازة قال اهل المعانی من تخلی عن الدنیا ولم یکن له

اسکے جنازہ کہا اہل معانی نے جو شخص الگ ہوا دنیا سے اور نہ تھا اسکو

انس الا بذکر الله وکان شغل الدنیا حبسه عن محبوبه

انس ساتھ یاد اللہ کے اور تھے کاروبار دنیا کے بند کرنے اسکو محبوب اسکے سے

ومقاسات الشهوات توذیه کان فی الموت خلاصه من

اور بیچ خواہشوں کے ایذا دیتی اسکو سبب ہوا بیچ موت کے خلاص ہونا اسکا تمام موذیوں

الموذیات والفرار بمحبوبه الذی کان به انس من کان ابتلاه

چیزون سے اور ایک ہوا اسکا ہنا ہنسیوچ اپنے کے جو تھے ساتھ آپکے مو انست اور نہو کوئی ہو ئجلا اسکا

حَالُهُ إِذَا مَاتَ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ هٰؤُلَاءِ بِأَنْ لَا يَتَعَدّٰى عَلَى النَّاسِ

حال اسکے جب گیا رحلت پاتے ہین آرام ہمیشہ سے چیزوں ساتہ اس بات کہ نہین زیادتی کرتا اوپر

وَلَا يَعْمَلُ فِي الْأَرْضِ بِالْفُجُورِ واز تنبیہ ابواللیث رحمہ در مفتاح الجنان

لوگونکے اور نہین عمل کرتا بیچ زمین کے ساتہ نافرمانیکے۔

آوردہ است کہ موسیٰ علیہ السلام از حضرت عزت درخواست کرد گفت یارب بندہ را کہ دوست داری و بندہ را کہ دشمن داری چگونہ شناسم فرمان شد آنرا کہ دوست دارم بدو علامت شناسی یکے آنکہ بذکر خود اورا الہام دہم واو مرا یاد کند و من فرشتگانرا فرمایم تا اورا یاد کنند و از ناکردنیہا در حمایت و حفظ من باشند تا در آنچہ مستوجب خشم وعذاب ست نیفتند و نیز آنرا کہ دشمن دارم دو علامت ست اول آنکہ ذکر خود را بر زبان او فراموش گردانم واورا بدو باز گذارم تا در حرام نیفتند و ناگاہ بینی کہ عذاب من بروے فرود آید و در انیس الواعظین مسطور ست۔

وَقِيلَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ أَيْ فَاذْكُرُونِي

اور کہا گیا بیچ قول اللہ تعالیٰ پس یاد کرو مجھکو یاد کرون تمکو یعنی پس یاد کرو مجھکو

بِالتَّذَلُّلِ أَذْكُرْكُمْ بِالتَّفَضُّلِ وَقِيلَ اذْكُرُونِي بِالْإِرَادَةِ أَذْكُرْكُمْ

ساتہ عاجزی کے یاد کرون تمکو ساتہ فضل کرنیکے اور کہا گیا یاد کرو مجھکو ساتہ ارادہ کے

بِالْإِفَادَةِ وَقَالَ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ فَاذْكُرُونِي بِطَرْحِ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ

یاد کرون تمکو ساتہ فائدہ دینے کے اور کہا بعض تصوف والون نے پس یاد کرو مجھکو ساتہ ڈالنے ملک اور ملکوت کے

أَذْكُرْكُمْ بِجَذْبِ الْجَبَرُوتِ فَاذْكُرُونِي فِي الْجَمَالِ وَالْجَلَالِ أَذْكُرْكُمْ

یاد کرون تمکو ساتہ جذب جبروت کے پس یاد کرو مجھکو بیچ جمال اور جلال کے یاد کرون تم کو

بالوصل والاتصال فاذکرونی بالاشتیاق اذکرکم بالتلاق
ساتھ وصل اور متصل ہونیکے پس یاد کرو مجکو ساتھ اشتیاق کے یاد کرونگا تمکو ساتھ ملاقات
فاذکرونی بالفناء فی ذکری اذکرکم بالبقاء فی مشاهدتی
پس یاد کرو مجکو ساتھ فنا کے بیچ یاد میری یاد کرونگا تمکو ساتھ بقا کے بیچ مشاہدہ کے
ونیز در انیس الواعظین و در زاہدی مسطور ست فاذکرونی اذکرکم
امر جامع ست ہمہ چیز را و طاعتہارا و آنہمہ را و گفتن بذکر خاص کرد و یکے ازان
قولے ست و دوم فعلے ست اما قولی فاذکرونی ای باللسان فعلی واشکروا لی
پس یاد کرو مجکو ساتھ زبان کے اور شکر کرو
ای بالاعمال بزبان ذاکر باش تا من نگاہدارم تو باشم کما قال رسول اللّٰه صلی
میرا ساتھ اعمال کے جیسا فرمایا پیغمبر خدا نے اوپر درود
تعالی علیه وآله السلام حاکیا عن اللّٰه تعالی انا جلیس من ذکرنی
کا اوپر آنکے اور آنکی آل کے سلام حکایت کرنیوالی اللہ تعالیٰ سے ہمنشین ہوں میں جسنے مجکو یاد کیا
وا بفعل شاکر باش نعمت مرا تا من در عقبی ترا از عذاب نگاہدارم
کما قال اللّٰه ما یفعل اللّٰه بعذابکم ان شکرتم
جیسا فرمایا اللہ نے کیا کریگا اللہ عذاب کو تمکو اگر شکر کرو تم
در روضہ مسطور ست کہ ہر بندہ مومن کہ ہست در سجدہ خود میگوید سبحان ربی الاعلی
پس چون مومنان مخلص بر حق سبحانہ و تعالیٰ ثنا کنند بقولہم سبحان ربی الاعلی
حق تعالیٰ بلطف ایشان نیز ثنا گفت و گفت ای بندہ تو نیز اعلی ہستی چرا کہ تو بر کفار روے
زمین برتری و باحسن الحدیث بشارت فرمود
ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین معناه لا تضعفوا

اور مت سستی کرو اور مت غم کھاؤ اور تم ہی ہو بلند اگر ہو تم مسلمان یعنی اسکے مت ناتوان ہو

ولا تحزنوا ولا تنكسروا وانتم الاعلون على الكفر ونيز نقل

کرتے ہیں تحقیق بیچ اسکے معنی اسکے یہ ہوا اور مت غم کھاؤ واسطے اسکے کہ تم واسطے بہتر ہو اور تم ہی ہو بلند اوپر کفار کے

کہ ستا میں علیہ والسلام فرمود چون بندہ دستہ بار بگوید یا رب یا رب حق تعالی بلطف بگوید

لبيك عبدي وقال بعض المتصوفة في قوله فاذكروني اذكركم

تمکو یعنی بندہ میرے اور کہا بعضے تصوف والون نے بیچ قول اللہ تعالی کے پس یاد کرو مجکو یاد کرون

القرآن له ظهر وبطن وظهر القرآن ظاهر الشريعة وبطن القرآن

تمکو قرآن واسطے اسکے ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور ظاہر قرآن ظاہر شریعت ہے اور باطن قرآن

باطن الشريعة والتسبيح والتحميد ذكر في حكم ظاهر الشريعة

باطن شریعت ہے پس تسبیح اور تحمید ذکر ہے بیچ حکم ظاہر شریعت کے

والسماع للصوفية من حيث المعنى والمفهوم ذكر في حكم

اور سماع واسطے صوفیہ کے از راہ معنی اور مضمون کے ذکر ہے بیچ حکم

باطن الشريعة لانه يفضي الى تذكار جلال الله وجمال سبحانه

باطن شریعت کیواسطے اسکے کہ پہنچاتا طرف یاد کرنے جلال خدا اور جمال اسکے پاکی کے

وقال وما ذكر الشيخ المكي رحمه الله تعالى ان السماع ذكر

اور کہا اور جو ذکر کیا ہے شیخ مکی نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی کہ سماع ذکر ہے

من الاذكار يؤيد هذا مثل ذكر الخائفين يورث الكرب

ذکروں سے تائید کرتا ہے اسبات کو کہا ذکر ڈرنیوالوں کا فائدہ دیتا ہے سختی کا

وذكر الراجين يورث الطلب وذكر المشتاقين يورث القلق

اور ذکر امید رکھنیوالوں کا فائدہ دیتا ہے طلب کا اور ذکر مشتاقوں کا فائدہ دیتا ہے بیقراری کا

سماعُ الخائفينَ والرّاجينَ والمحبّينَ کا کان ہوتا ہے جس
طرح سماع ڈرنیوالوں اور امید رکھنے والوں اور دوستوں کا جیسا فائدہ دیتا جو ہوتا ہے
الذکرِ بلا فرق بینهما من الکربِ والطلبِ والطربِ یکون ذکرا
دیتا ذکر بغیر فرق کے درمیان ان دونوں کے سختی اور طلب اور خوشی سے ہوتا ہے ذکر
اور عوارف مسطور ہے فاذا سمع العبد الیٰ بیتٍ من الشعرِ وقلبه
پس جب سنے بندہ طرف بیت کے شعر سے اور دل اس کا
منشرحٌ حاضرٌ فیه مثل ان یسمع الحادی یقول
خوش ہو حاضر ہونیوالا اسمیں مانند اس کی سنتا ہے آدمی کہ وہ کہتا ہے

اتوبُ الیک یا رحمن انّی	اسأتُ وقد تضاعفت الذنوب
توبہ کرتا ہوں طرف تیری اے رحمن تحقیق میں	برائی کی میں نے اور تحقیق زیادہ ہو گئے گناہ
فاما من هوی لیلیٰ وحبّی	زیارتها فانّی لا اتوب
پس لیکن خواہش لیلیٰ اور دوست رکھنا میرا	زیارت اس کی پس تحقیق میں نہیں توبہ کرتا

فطاب قلبه لما یجد من قوةٍ عزمه علی الثبات فی امرِ الحق
پس خوش ہوا دل اس کا اوپر اس کے کہ پاتا ہے قوت قصد اپنے کی اوپر ثابت رہنے کے بیچ کام حق
الی انما یکون فی سماعه هذا ذاکر الله تعالیٰ
طرف تک ہوتا ہے بیچ سننے اس کے یہ ذاکر اللہ کا ہوتا ہے
وغیرہ مسطور ہے کہ بعضے از صالحان ابو عباس خضر را دیدند کہ در حق سماع چه
مختلف ہستند اقوال اصحاب ما در وی فقال هو الصفاء الزلال لا یثبت علیه
پس فرمایا وہ صفائی زلال یعنی آب شیریں ہے نہیں ثابت رہتے اوپر قدم عالموں کے
اقدام العلماء وغیرہ آداب المریدین و عوارف مسطور ہے کہ ذوالنون رح

در بغداد بود جماعتی از ایران برو در آمدند با ایشان قوّال بود از خواجه رحمه الله تعالی
دستوری خواستند در آنکه قوّال چیزی بگوید خواجه دستوری داد قوّال این شعر بگفت

صغیر هواک عذّبنی	فکیف به اذا احتنکا
چھوٹی خواہش تیری نے عذاب میں ڈالا مجھکو	پس کیونکر ہوگا ساتھ خواہش کا جب لگام دی لوگوں
وانت جمعت فی قلبی	هوًی قد کان مشترکا
اور تو نے جمع کی ہے بیچ دل میرے کے	وہ خواہش کہ تحقیق تھی مشترک

اما ترثی لمکتئبٍ اذا ضحک الخلیّ بکا فطاب قلبه وقام
کیا تمہاری نہیں کرتا غم والے کی کہ جب ہنسی خلق تو وہ روتا ہے پس خوش ہوا دل اسکا اور کھڑا
وتواجد وسقط علی وجهه والدم یقطر من جبهته ولا یقع علی الارض
اور وجد کیا اور گر پڑا اوپر منہ اپنے کے اور لہو ٹپکتا تھا پیشانی اسکی سے اور نہیں گرتا تھا اوپر زمین
پس مردی دیگر ازین جماعت برخاست ذوالنون رحمه الله تعالی بجانب او دید و گفت
الذی یراک حین تقوم پس آن مرد بنشست نیز مسطور ست وقال الجنید
وہ ذات پاک کہ دیکھتا ہے تجھکو جب کھڑا ہوتا ہے تو اور فرمایا جنید
رحمه الله تعالی ینزل الرحمة علی هذه الطائفة فی ثلثة مواضع
رحم کرے اللہ تعالی اترتی ہے رحمت اوپر اس گروہ کے بیچ تین جگہوں کی نزدیک کھانے کی
عند الاکل وعند المذاکرة وعند السماع واقول
اور نزدیک ذکر کرنے کے اور نزدیک سننے راگ کے اور
ذلک اما عند الاکل فلانهم لها یاکلون لیحصل لهم القوة
کہتا ہوں محمد بن احمد نزدیک کھانے کے پس اسواسطے کہ یہ لوگ جب کھاتے ہیں تو حاصل
علی ذکر الله وعباداته یکون اکلهم ذلک ذکرا وعبادة

ہیں انکو قوت اور یہ یاد الله کی اور اسکی عبادت کی ہوتا ہے انکا کہانا یہ ذکر اور عبادت بس اترتی

فينزل الرحمة عليهم كما ينزل على الذاكرين والعابدين

ہے رحمت انپر جیسا اترتی ہے اوپر ذکر کرنے والوں اور عبادت کرنیوالوں

المخلصين در خیر المجالس مسطور ست قال النبي صلى الله عليه وآله

خالص کے فرمایا پیغمبر نے درود الله کا اوپر اُن کے

وسلم لو كانت الدنيا بركة دم ما اكل المؤمن الا الحلال

اور انکی آل کے سلام اگر ہووے دنیا حوض لہو کا نہ کہاوے مسلمان مگر حلال

معنی این حدیث چه باشد وجه نوع مستقیم آید فرمودند که در حدیث آمده است

المؤمن لا ياكل الا عن فاقة پس چون در حالت فاقه مجبور و محتاج

مسلمان نہیں کہاتا ہے مگر فاقہ سے

مخمصه اور مردار مباح شود اما عند المذاكرة فلانهم يتجاوزون

اوپر ذکر و بات کرنیکے پس واسطے اسکے کہ وہ گذر کرتے

في مقامات الصديقين والاحوال النبيين وجاء في آداب

ہیں بیچ مرتبوں صدیقوں کے اور احوال نبیوں کے اور آیا بیچ آداب

المريدين سئل الجنيد رحمه الله تعالى ما فائدة المريدين

المریدین کے پوچھے گئے جنید رحمہ الله تعالی کیا فائدہ ہے مریدوں کو

في الحكايات فقال انها تقوي قلوبهم فقيل هل في ذلك

بیچ حکایتوں کے پس فرمایا تقویت دلاتا مضبوط کرتے ہیں دلوں انکے کو پس کہا گیا ہے بیچ

حجة من كتب الله تعالى فقال نعم قال الله تعالى وكلا نقص

اسکے دلیل کلام الله تعالی سے پس فرمایا ہاں فرماتا ہے الله تعالی اور ہر ایک کا قصہ بیان کر

فلیلک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک واما عند السماع

ہین تجہ پر پیغمبرون کے سے وہ چیز کہ ثابت کرتی ہین ہم ساتہ اسکو دل تیرے کو اور لیکن نزدیک

فانہم یسمعون بوجد ویشہدون حقا۔

راگ کے پس واسطے اسکو وہ کہ سنتے ہین ساتہ کیفیت کے اور حاضر ہوتے ہین حق کے تئین۔

ومعنی وجد در شرح اسم واجد در ذکر رفتہ ست ونیز در عوارف مسطور ست۔

سئل رحمہ اللہ تعالی عن وجد الصوفیۃ عند السماع فقال

پوچھے گئے رحم کرے اسکو اللہ تعالی حالت صوفیہ کے سے نزدیک راگ کے پس فرمایا

یتنبہون للمعانی التی تعزب عن غیرہم فیشیر الیہم الی

متنبہ ہوتے ہین واسطے معنون کے جو چھپے ہین غیر انکے سے پس اشارت کرتا ہے طرف انکی طرف

ونیز مسطور ست کہ انکار سماع انکہ مطلق یا تفصیل بود منع ست ومنکر چنین یعنی آ

بے تفصیل منکر ست از سماع آواز سہ حال خالی نخواہد بود یا جاہل ست از سنن و آثار یا

مغتر ست بانکہ توفیق بر عبادت ظاہرہ آن اعمال اخیار ست یا آن منکر جامد الطبع ست ذوقے

ندارد واما المنکر المغتر بما اتیح من اعمال الاخیار یقال لہ نفرتک

اور لیکن منکر فریب کہایا ہوا الا ساتہ اسچیز کے کہ خوش ہوا عملون نیکون سے کہا دیا اسکو

الی اللہ تعالی بالعبادۃ بشغل جوارحک بہا ولولا ثبت قلبک ما

... کے ساتہ عبادت کی ساتہ شغل عضا تیرے کے ساتہ اسکو اور جو نہوتی ہیئت

کان لعمل جوارحک قدر فان الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوی

واسطے عمل ... ہوتا واسطے اعضا تیرے کے مرتبہ پس تحقیق عمل ساتہ نیتون کے اور واسطے ہر ایک آدمی کے جو نیت

والنیۃ لنظرک الی ربک خوفا ورجاء۔

کی او نیت واسطے نظر تیرے کے طرف رب تیرے کے از روے خوف اور امید کے۔

یعنی عبادت جوارح بے نیت دل قدری ندارد و نیت دل از نظر کردن بسبزی و ظلمت و سیئات وکرم در اوقات حق سبحانہ تعالیٰ حاصل آید پس سامع بیت و شعر از ان شنیدن معانی حاصل میکند که آخرت را و ذات حق تعالیٰ را یاد و مید هد بر طریق فرح یا حزن یا خوف یا انکسار یا افتقار پس دل سامع درین چیز با ذاکر میگردد و اگر سامع آواز طائری میشنود و خوش میکند از ان پس تفکر میکند در قدرت حق سبحانہ تعالیٰ از راست کردن نار گلو و آن طائر و تسخیر حلقه و نشار الصوت و تادیه الی السماع پس سامع درین فکر همیشه مسبح و مقدس باشد مر حق سبحانہ و تعالیٰ را و نیز چون سامع آواز آدمی میشنود و فکری که گفته شد میکند این فکر در تو او را یاد کرد و فکر حق سبحانہ و تعالیٰ میگرداند پس این نوع فکر را منکر چگونه تواند شد و از باب انکار چیزی آورده نشد و در باب فی القول فی السماع ترفعا و استغنا مسطورست۔

اِعْلَمْ اَنَّ الْوَجْدَ يُبَشِّرُ بِسَابِقَةٍ فَقَلَّ مَنْ لَمْ يَفْقِدْ لَمْ يَجِدْ قَالَ

جان یہ کہ وجد خبر دار کرتا ہے سابقہ سبقت لگ کر نیکی پس جو کوئی نہ گم کرے نہیں وجد کرتا ہی

الْحُصْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا اَدْوَنَ حَالَ مَنْ يَحْتَاجُ اِلٰى مُزْعِجٍ يُزْعِجُهُ

کہا حصری نے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ کیا کمتر ہی حال اسکا کہ محتاج ہو طرف حرکت دینے والے کے کہ حرکت

قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِ سَهْلٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى صَحِبْتُ سَهْلًا سِنِيْنَ

دے اسکو کہا بعض اصحاب سہل نے رحم کرے اسکو اللہ تعالیٰ صحبت رکھے مین نے سہل کی دو برس

مَا رَاَيْتُهُ تَغَيَّرَ عِنْدَ شَيْءٍ كَانَ مِنَ الذِّكْرِ وَالْقُرْاٰنِ فَلَمَّا كَانَ

نہ دیکھا مینے اسکو کہ بدلا ہو نزدیک کسی چیز کہ ہو ذکر سے اور قرآن سے پس جب ہو

اٰخِرُ عُمْرِهِ قُرِئَ عِنْدَهُ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ فَارْتَعَدَ وَكَادَ

آخر عمر اسکی پڑھا گیا نزدیک اسکے پس آج کے دن نہیں لیا جاویگا تم سے عوض پس کانپا اور

يَسْقُطُ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ لَحِقَنِيْ ضَعْفٌ وَسَمِعَ مَرَّةً الْمَلِكَ

قریب تھا کہ گر پڑے پس پوچھا میں نے اسکو اس سے پس کہا ہاں شامل ہوا مجھکو ناتوانی اور سنا یا

يوم شيء في الحق للرحمن اضطرب فسأل ابن سالم وكان صاحبه

ایکبار بادشاہت اسکی ثابت واسطے رحمن کے ہے بیقرار ہوا پس پوچھا ابن سالم نے اور تھا صاحب

قال ضعفت فقيل له إن كان هذا من الضعف فما القوة قال

اسکا کہا ناتوان ہوا میں پس کہا گیا اسکو اگر ہے یہ ناتوانی پس کیا ہے قوت کہا

القوة أن لا يرد عليه وارد إلا ابتلعه بقوة حاله ولا يغيره الوارد

قوت یہ کہ نہ وارد ہوا اوپر اسکے کوئی وارد مگر نگلجاوے اسکو ساتھ قوت حال اپنے کے اور نہ

ومن هذا القبيل قول أبي بكر الصديق رضي الله تعالى عنه

بدلے اسکو وارد اور اسیطرح سے ہے قول حضرت ابی بکر صدیق کا راضی ہوا اللہ تعالے ان سے

هكذا كنا حتى قست القلوب وقال بعضهم حالي قبل الصلوة

ایسے ہی تھے ہم یہانتک کہ سخت ہوئے دل اور کہا بعض انکے نے حال میرا پہلے نماز کے جیسا حال میرا

كحالي في الصلوة وقد قال الجنيد رحمه الله تعالى لا يضر نقصان

بیچ نماز کے اور تحقیق کہا جنید نے رحم کرے اسکو اللہ تعالے نہیں ضرر کرتا نقصان

الوجد مع فضل العلم وفضل العلم أتم من فضل الوجد

وجد کا ساتھ بزرگی علم کے اور بزرگی علم کی تمام زیادہ ہے بزرگی وجد کے سے

آمدیم بر سر سخن در معنی فاذكروني أذكركم گفته ست الذكر الدائم معناه

پس یاد کرو مجھکو یاد کروں تمکو ذکر دائم معنی اسکے

التعلق الدائم والتعلق الدائم معناه الاشتياق الدائم والاشتياق

علاقہ دائم ہے اور علاقہ دائم معنے اس کے اشتیاق دائم اور اشتیاق

الدائم معناه الاحتراق الدائم والاحتراق الدائم معناه الافتنا

دائم معنی اسکے چلنا دائم اور چلنا دائم معنے اسکے چن لینا دائم اور

الدائم والاقتباس الدائم معناه الانعكاس الدائم والانعكاس الدائم

چن لینا دائم معنی اسکے عکس قبول کرنا دائم اور عکس لینا دائم معنی اسکی مشاہدہ دائم

معناه المشاهدة الدائم واینجا باید دانست که حق سبحانه وتعالی از آنکه یاد کردن فراموش

کردن یکے از بندگان بحضرت او نسبت کنند منزه ومبرا است پس از یاد فراموشی خصت

او همین قبول ورد ومنع عطا وفضل وعدل وهدایت وضلالت ومثل آن مراد باشد

وینبغی ان یعلم من یذکره الله تعالی من عباده ویعبده ق

اور لائق ہے یہ کہ جانے اسکو کہ یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو بندوں اسکے سے اور عبادت کرتا ہے

بدعوة بالاخلاص نه یبلغ بذلك الی ذکره تعالی ایاه الرحمة الاخص صب

اسکی اور برکات تا اسکو ساتھ اخلاص کے یہ کہ پہنچاوے ساتھ اس کے طرف یاد آنے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ رحمت

وانه تعالی لا ینسه من ذکره من العوام والخواص وانه لیس من

اور خصوصیت ہے اور یہ کہ وہ تعالیٰ نہیں فراموش کرتا اسکو کہ یاد کرے اسکو عام اور خاص لوگوں

عذابه بدون شکره الخلاص

سے اور یہ کہ نہیں عذاب اسکے سے بغیر شکر اسکے کے خلاص کرنا۔

پس ذکر حق سبحانه وتعالی بنده را که عبارت از مغفرت وزیادت وعطا و وفا است مخصوص

بذاکران اوست ونسیان حق سبحانه که عبارت از خذلان وضلالت است در حق آن

کسانست که حضرت او را فراموش کردند وعصیان وطغیان ورزیدند۔

کما قال الله تعالی نسوا الله فنسیهم ای ترکوا امره فخذلهم

جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے بھول گئے اللہ کو پس بھول گیا انکو یعنی چھوڑا انہوں نے حکم اسکا پس رسوا کیا انکو

ودر روضه مسطورست که گفت انس بن مالک رض که روزے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بمقتضای حاجت بجانب صحرا بیرون آمده بود و دهن باز بود و هم طائری در نظر رسول صلی الله
علیه وسلم آمد و بآواز خوش آواز میکرد رسول علیه و آله السلام فرمود میدانی که چه
میگوید این جانور گفتم اَللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ فرمود که میگوید
يَا رَبِّ اَذْهَبْتَ بَصَرِيْ وَخَلَقْتَنِيْ اَعْمٰى فَارْزُقْنِيْ فَاِنِّيْ جَائِعٌ
اے رب میرے لیگیا تو بینائی میری آنکھ کی اور مجھکو پیدا کیا تو نے اندھا پس رزق دے مجھکو پس تحقیق میں بھوکا ہوں
انس گفت همه بین بودیم و سوی آن طائر میدیدیم که جراده پیدا شد و در دهن او در آمد
و طائر آنرا فرو برد و باز آواز خوش آغاز کرد باز رسول علیه السلام فرمود میدانید چه میگوید
انس گفت اَللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ رسول علیه السلام فرمود که میگوید -
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَنْسَ مَنْ ذَكَرَهٗ - و در این لواطین مسطور است
سب تعریف الله کو جو نہ بھولا واسطے اسکے کہ یاد کیا اسکو -
چون بخت نصر بیت المقدس را خراب کرد دانیال پیغمبر علیه السلام را اسیر برد هر بار که
او را تعذیب میکرد میگفت الحمد لله علی کل حال - بعده او را پیش دو شیر گرسنه
انداخت شیران چون سگان آشنا دم می جنبانیدند و هیچ رنجش نرسانیدند چون
بلا را نعمت دانسته شکر میگفت روزی از دو طعام شد حق تعالی ارمیا پیغمبر
را وحی فرستاد که دانیال را طعام رسانت بکن ارمیا علیه السلام گفت الهی من بنده
حاضر بشام و بیراه هم دانیال در بابل طعام چگونه رسد فرمان شد رسانت کردن از تو
و رسانیدن از ما چون طعام موجود شد پاک ابری پیش ارمیا علیه السلام بیامد ارمیا
بر ان ابر نشست ابر بر هوا شد و بر سر آن چاه فرود آمد دانیال علیه السلام گفت
کیست بر سر چاه گفت برادر تو ارمیا گفت خداوند من مرا یاد کرد گفت آری دانیال
گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَا يَنْسٰى مَنْ ذَكَرَهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

سب تعریف اللہ کو جو نہین بہولتا جو یاد کرے اسکو اور سب تعریف اللہ کو ایسا اللہ

مَنْ وَثِقَ بِهٖ كَفَاهُ وَلَا يَكِلُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُجَازِيْ

جو کوئی مضبوط رہا اسپر کفایت کیا اسکو اور نہین سونپتا اسکو طرف غیر اپنے کے اور سب تعریف اللہ کو

بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُجَازِيْ بِالصَّبْرِ نَجَاةً اَلْحَمْدُ

جو بدلا دیتا ہے بدلے احسان کے احسان اور سب تعریف اللہ کو جو جزا دیتا ہے سیاتہ صبر کے نجات سب تعریف

لِلّٰهِ الَّذِيْ يَكْشِفُ الضُّرَّ بَعْدَ الْكَرْبِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ رَجَاءُنَا

اللہ کو جو کہولتا ہے نقصان کو پیچہے سختی کے سب تعریف اللہ کو جو کہ وہ

حِيْنَ يَنْقَطِعُ الْحِيَلُ عَنَّا در روضہ مسطور ہست کہ مردی را بادشاہ ظالم بگرفت

امید گاہ ہمارا ہے جب ٹوٹ جاتے ہین حیلے ہم سے

مال او را غارت کرد و حبس کرد و بر سر او چیزی مواخذہ مقرر کردہ و ضمان کردہ مہلت

او را مواخذہ داد پس آن مرد بر ہر یکی از دوستان و آشنایان رفتہ ہیچ کس دستگیر

نشد و در تا خود برو نگشادند و جوابی باصواب ندادند و متحیر شد و مہلت

او نزدیک رسید مرد غمگین شد و متحیر در مسجد در آمد و وضو ساخت و دوگانہ گزارد

و دو دست خویش پیش قاضی الحاجات بدعا بر آورد و گفت۔

اِلٰهِيْ اَنْتَ وَاَنَا اَنَا وَكُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ اِلٰهِيْ لَمْ تَحْضُرْ

اے خدا تو ہے تو ہے اور مین مین ہون اور ہر ایک کام کرتا اوپر طور اپنی کے اے خدا نہین حاضر ہوا

بِبَابِكَ اِلَّا بَعْدَ الْيَأْسِ مِنْ جَمِيْعِ اَمْثَالِيْ اِلٰهِيْ اَنَا مُعْتَرِفٌ بِوَحْدَانِيَّتِكَ

مین تیرے دروازے پر مگر پیچہے ناامید ہونیکے تمام مانندون اپنی سے اے خدا مین اقرار کرتا ہون تیری یکتائی

وَقُوَّتِكَ وَغِنَاءِكَ وَبِضُعْفِيْ وَفَقْرِيْ يَا قَوِيُّ الْغَنِيُّ اِرْحَمِ الضَّعِيْفَ

کا اور تیری قوتکا اور بے پروائی کا اور ساتہ ضعف میرے کے اے زبردست بے پروا رحم کرنا توان

الفقیر فی ازالة هذا الظلم عنه فانه لا یقدر علی ذلک
فقیر کو بیچ دور کرنے اس ظلم کے اس سے پس تحقیق نہیں قدرت رکھتا اوپر اس کے
احد غیرک یا رؤف یا رحیم بیدار بین بود کہ آنمرد آواز شنید ای مرد
کوئی سواے تیرے اے شفقت کرنیوالی اے مہربان
اگرچہ در حضرت مولے نیک شما بندہ نیستی اما چون با دل سلیم و زبان فصیح آمدہ و
حاجت خود بدرگاہ قاضی الحاجات آوردہ و یقین دانستی کہ روان کنندہ حاجات
بجز او دیگری نیست پس حاجت تو بر آوردہ شد مرد چون آواز شنید در سجدہ افتاد و گفت
الٰہی الضعیف ببابک فقیر بفنائک یا قوی ارحم الضعیف
الٰہی ناتوان تیرے دروازے پر فقیر ساتھ فنا تیرے کے اے زبردست رحم کر ناتوان
وانجز ما وعدت فانک لا تخلف المیعاد
کو اور پورا کر جو وعدہ کیا تو نے پس تحقیق تو نہیں خلاف کرتا وعدہ کو
آواز شنید کہ سر آن بیچارہ سر بریدہ را بگوش او رسید کہ میگوید ای مرد حق خود بستان و آنچہ از من
در وجود آمدہ عفو بکن و مرد دید کہ در عقب من تیغ کشیدہ می آید و مر آنکسی تو می آرد آواز ان
خلاصی دہ آنمرد روی در پس کردہ چہ بیند کہ ظالم آنچہ ازین مرد گرفتہ بود جملہ آوردہ است
میگوید کہ مرا ببخش کہ شب بر ما منغص گردانیدی این مرد حق خود را ازان گرفت
و گفت الحمد للہ الذی لم ینس من ذکرہ ودعا بہ فدفع
سب تعریف اللہ کو جو نہیں بھولتا اسکو جو یاد کرے اسکو اور پکارے اسکو پس اٹھالی
حاجتہ الیہ واللہ سبحانہ بالاجابة ممن دعاہ بالاخلاص
حاجت اپنی اسکی طرف اور اللہ پاک ہے ساتھ قبولیت کے اس سے کہ پکارے اسکو ساتھ اخلاص
قریب فطوبی لمن لہ من علم قربہ تعالی نصیب قال اللہ تعالی

نزدیک ہے پس خوشی ہو اسکو کہ واسطے اسکے علم قرب اللہ تعالی کی سے حصہ ہے فرمایا اللہ تعالے نے

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

اور جب پوچھیں تجھ سے بندے میرے مجھ سے پس میں نزدیک ہوں جواب دیتا ہوں پکارنے والے کو پکار کو جب مجھ کو پکارے

در شرح شیربانی مسطور ہست وقتے حضرت جبریل علیہ السلام بر حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آمد و گفت ای محمد چیزی معائنہ کردم کہ ہرگز آن چیز معائنہ نکردہ بودم و آن آنست کہ بت پرستی بتے پیش خود نہادہ ہر بار میگوید یا رب و از سرادقات اجلال آواز می آید لبیک عبدی گفتم خداوندا او بت را رب میگوید چگونہ ہست کہ تو اورا اجابت میکنی فرمان شد ای جبریل اگر او رب خود را غلط کردہ ہست من میدانم کہ رب او کیست پس در حقیقت گویا مرا میخواند پس چون مرا خواند ہر آئینہ اجابت کنم

سُبْحٰنَكَ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا۔

پاک ہے تو سما لیا ہے تو نے ہر چیز کو رحمت میں اور علم میں۔

سبحان خالقے کہ داعیان مشرک گمراہ بیفلاح بدرگاہ عالی نبار او از شرف اجابت محروم نیستند با آنکہ در باب ایشان فرمان ہست

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ

اور جو کوئی پکارے ساتھ اللہ کے معبود اور کو نہیں دلیل اسکو ساتھ اسکے پس سوائے اسکے نہیں حساب اسکا نزدیک رب اسکے

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ تا بدانند خوانندگان مخلص کہ بدرگاہ او چہا کہ خواہد بود مر ایشان را

تحقیق نہیں فلاح پاتے کافر

کہ حق سبحانہ تعالی را بنور توحید یکی می بینند و یکے میدانند و او را بیگانگی میخوانند و در باب ایشان ست

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا

جدا ہوتے ہیں کروٹیں انکی خوابگاہ سے پکارتے ہیں رب اپنے کو ڈر سے اور لالچ سے اور اس چیز سے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ

کردیا ہم نے انکو خرچ کرتے ہین پس نہین جانتا کوئی شخص کیا چھپایا گیا ہی واسطی انکے ٹھنڈک انکھونکی

در روضہ مسطور است کہ مالک بن دینار قصد تلبیہ کردہ وخواست کہ بگوید

اللھم لبیک وبیہوش شد چون بخود آمد باز قصد کردہ باز بیہوش شد ہمچنین

تا کرت چون سومی کرت باز بخود آمد پرسیدند ماجرا چیست گفت ترسیدم ازانکہ چون

بگویم اللھم لبیک ندا آمد لا لبیک ولا سعدیک۔

ایخدا حاضر ہون تیری خدمت مین نہین حاضر ہے تو اور نہین حاضر ہے تو

بی نیازیش را چہ کفر وچہ دین
چہ مسلمان چہ گبر بر در او

بی نیازیش را چہ شک چہ یقین
چہ کنشت وچہ صومعہ در بر او

پس در قصہ بت پرست کہ دعوت او بشرف اجابت رسیدہ اشارت است بانکہ

رشتہ لطف عام او برای اعتصام بس دراز است ودرگاہ لطیف او باوجود استغنا

ہر کس وناکس واز است وازانجا باز چون بر صنعت کار خواجہ مالک بن دینار نظر افتد

حسن ادب وکمال نیاز است قال اللہ تعالی یدعون ربھم خوفا و

فرمایا اللہ تعالی نے پکارتا ہون رب اپنے کو ڈر اور

طمعا فخوف الخائفین من النار والعقاب وخوف المقربین

لالچ سے پس ڈر ڈرنیوالون کا آگ سے اور عذاب سے اور ڈر نزدیکون کا

من الغبن والحجاب کما قال بعضھم فی مناجاتہ الھی مھما

نقصان سے اور پردے سے جیسا کہا بعضے انکے نے بیچ مناجات اپنے کے

عذبتنی فلا تعذبنی بذل الحجاب وطمع الطامعین ھو الحور

ایخدا جسکہ عذاب کریگا تو مجھکو پس عذاب کر مجھکو سا ذلت پردہ کے اور لالچ لالچ کرنیوالونکا وہ حوریں

والقصور وطمع المخلصین ھو المشاھدۃ والحضور وھم الذین

اور محل ہین اور لالچ خالص لوگونکو مشاہدہ اور حضور ہے اور وہ لوگ ہین کہ ارادہ کرتے ہین

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ اَے ہم يُرِيدُونَ اللهَ لَا عِوَضًا مِنْهُ الدُّنْيَا۔

ذات اپنے کا اور ارادہ کرتے ہین اللہ کو نہین عوض اُس سے دنیا کو

آزادانند کہ ایشان از غم دو کون رستند انا عند المنکسرة قلوبهم لاجلی

ہین نزدیک ٹوٹے ہوئے دلون کے ہون کہ میرے لیے ٹوٹے ہین

دولت ایشاست کہ در شکستگی درستند قال الله تعالی واصبر نفسک مع الذین

فرمایا اللہ تعالی نے صبر کر ذات اپنی کو ساتھ اون لوگونکے

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ۔

کہ پکارتے ہین رب اپنے کو صبح کو اور شام کو ارادہ کرتے ہین ذات اُسکی کو۔

در تفسیر آمدہ است کہ سبب نزول این آیت آن بودہ است کہ سران قوم بر رسول علیہ وآلہ السلام گفتند کہ این درویشان را از خود دور کن تا ما با تو بگرویم رسول علیہ وآلہ السلام منتظر وحی شد فرمان آمد وَاصْبِرْ نَفْسَكَ اَيْ احْبِسْهَا مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ آیہ

اور روک ذات اپنے کو اے روک رکھ اپنے کو ساتھ اُن لوگونکے کہ پکارتے ہین

باز گفتند چون ایشانرا از خود دور نمیکنی بارے در سخن گفتن رخ و منظر خود جانب ما آر باز فرمان شد

وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تَعْدُ اَيْ لَا تُصْرَفْ

اور نہ تجاوز کرے آنکھین اپنی اُن سے ارادہ کرتا ہے تو زینت زندگانی دنیا کا اور نہ تجاوز کر اور مت

تُصْرَفْ اِلٰى غَيْرِهِمْ عَنْ ذَوِي الْغِنٰى وَالْمَرْتَبَةِ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

پھیر بینائی اپنے طرف غیر اُنکے کہ صاحب دولت اور مرتبے ہو چاہتا ہے زینت زندگانی دنیا کے

بِمَجَالِسِ الْاَشْرَافِ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا اَیْ لَا تُطِعْ

ساتھ مجالس بزرگونکے اور مت کہا مان اُسکا جسکو غافل کیا ہم نے دل اُسکے کو یاد اپنی سے اور مت کہا مان

مَنْ یَبْعُدُ الْفُقَرَاءِ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ اَیْ جَعَلْنَا قَلْبَهٗ غَافِلًا

کہ دور ہوتے ہیں فقرا سے جسکو غافل کیا ہمنے دل اسکے کو ای کیا ہمنے دل اسکو غافل اور

وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔

پیچھے چلا خواہش اپنی کے اور ہے کام اسکا زیادتی ۔

یعنی گفتہ میشود غافلانرا کہ کار ایشان بسبب متابعت ہوا الفت باطل ولا یعنی ست

و بگفتہ ایشان رخ از فقرا بر مگردان و باز دار خود را با این درویشان کہ میخواہند

خداوند خود را بامداد و شبانگاہ و رضاء خدا تعالے میخواہند و جز دیدار او و کرد دیگر

ندارند اکنون باید دانست آنکہ در معنی آیت فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ آمدہ است۔

اُذْكُرُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ اَذْكُرْكُمْ بِالْاِجَابَةِ

یاد کرو مجکو ساتھ دعا کے یاد کرون تمکو ساتھ قبولیت کے۔

حکایت طیرے و قصہ دانیال علیہ السلام و حکایت مرد مظلوم وغیرہ موافق ست

اَیْ لَا یَنْسٰی بِالْاِجَابَةِ مَنْ یَذْكُرُهٗ بِالدُّعَاءِ اما اگر گویند فَاذْكُرُوْنِیْ بِالشُّكْرِ

ای نہین بھولتا ساتھ قبولیت کے جو یاد کرتا ہے اسکو ساتھ دعا کے۔ پس یاد کرو مجکو ساتھ شکر

اَذْكُرْكُمْ بِالزِّيَادَةِ شکر حق سبحانہ و تعالے گزاردن عین ذکرست و ذکر عین شکرست

یاد کرون تمکو ساتھ زیادتی کے

چنانکہ نقل ست کہ مہتر موسی علیہ السلام در مناجات خود گفت۔

اِلٰهِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ كَثِيْرًا فَدُلَّنِیْ عَلٰی شُكْرِ نِعْمَتِكَ فَاَوْحَی اللّٰهُ

الٰہی نعمت کی تونے مجھ پر بہت پس راہ دکہا مجکو اوپر شکر نعمت اپنی کے پس وحی بھیجی اللہ

تَعَالٰی یَا مُوْسٰی اُذْكُرْنِیْ كَثِيْرًا فَاِنَّكَ اِذَا ذَكَرْتَنِیْ كَثِيْرًا شَكَرْتَنِیْ

تعالے نے اے موسی یاد کر مجکو بہت پس تحقیق تو جب یاد کیا مجکو بہت شکر کیا تونے میرا

وَاِذَا نَسِیْتَنِیْ كَفَرْتَنِیْ در عوارف مسطورست قَوْلُهُمْ فِی الشُّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ

اور جب فراموش کیا تو نے مجکو ناشکری کی میری قول انکا ہے بیچ شکر کے کہا جو انکو
اَلشُّکْرُ هُوَ الْغَیْبَةُ عَنِ الشُّکْرِ بِرُؤْیَةِ الْمُنْعِمِ وَقَالَ یَحْیَی مُعَاذ
شکر وہ غیبت ہے شکر سے ساتھ دیکھنے نعمت دینیوالیکے اور کہا یحیی معاذ الرازی
الرَّازِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لَسْتَ الشَّاکِرَ مَا دُمْتَ الشَّاکِرَ
نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی نہین تو شکر کرنے والا جبتک دوام کرے تو شکر اور نہایت
وَغَایَةُ الشُّکْرِ التَّحِیَّةُ وَذٰلِکَ لِاَنَّ الشُّکْرَ نِعْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی یَجِبُ
شکر و ثنا ہے اور یہ کہ واسطے اسکے کہ شکر نعمت ہے اللہ تعالی سے واجب ہے شکر اسپر
الشُّکْرُ عَلَیْهَا و نیز مسطور ست کہ داود نبی علیہ السلام گفت کہ خداوندا چگونہ شکر
کنم بدرگاہ بے نیاز تو کہ شکر نتوانم کردن مگر بنعمت دوم کہ آن توفیق شکر ست
بنعمت فرمان شد اِذَا عَرَفْتَ هٰذَا فَقَدْ شَکَرْتَنِیْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
جب پہچانا تو نے پس تحقیق شکر کیا تو نے فرمایا پیغمبر نے درود ہو جنپر اللہ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یُدْعٰی اِلَی الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الَّذِیْنَ
کا انپر اور انکی آل پر اور سلام تحقیق پہلے جو بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن قیامت کے وہ لوگ ہین
یَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَقَالَ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ مَنْ اُبْتُلِیَ
جو حمد کرتے ہین اللہ کی بیچ خوشی اور رنج کے اور فرمایا حضرت نے انپر اور انکی آل پر سلام جو آزمایا
فَصَبَرَ وَاُعْطِیَ فَشَکَرَ وَظُلِمَ فَغَفَرَ وَظَلَمَ فَاسْتَغْفَرَ قِیْلَ فَمَا
گیا پس صبر کیا اسنے اور دیا گیا پس شکر کیا اسنے اور ظلم کیا گیا پس بخشدیا اور ظلم کیا پس
بَالُهٗ قَالَ اُولٰٓئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ قَالَ یَحْیَی مُعَاذ الرَّازِیُّ
بخشش چاہی کہا گیا پس کیا ہے حال اسکا فرمایا یہ لوگ ہین کہ انکو امن ہے اور وہ راہ پائے ہوئے ہین کہا یحیی معاذ الرازی
رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ وَالشُّکْرُ مِفْتَاحُ الزِّیَادَةِ

نے رحم کرے اسکو اللہ تعالے صبر کنجی کشائش کی ہے اور شکر کنجی زیادتی کی ہے

وَالذِّکْرُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ وَعَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ مَنْ اَکَلَ

اور ذکر کنجی بہشت کی ہے اور پیغمبر سے آنپر اور آنکی آل پر سلام یہ کہ جسنے کھایا

طَعَامًا ثُمَّ ذَکَرَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا

کھانا پھر ذکر کیا اللہ تعالے کا اور کہا سب تعریف اللہ کو جسنے کھلایا مجھکو یہ

الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

کھانا اور رزق دیا مجھکو بغیر طاقت میری کے اور بغیر قوت میری کے بخشا گیا واسطے اسکے جو پہلے ہو چکا

وَقَالَ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ ذَکَرَ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی کُلِّ حَالٍ

گناہ اسکے سے اور فرمایا آنپر اور آنکی آل پر سلام جو ذکر کرے اللہ تعالے کا اوپر ہر حال کے۔

رَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

رزق دے اسکو اللہ تعالے بہتری دنیا اور آخرت کے۔

در مفتاح الجنان آمدہ ست کہ مردی در حج میرفت در راہ دوگانہ نماز در مسجدی ادا کرد و گفت الحمد للہ علی کل حال۔ پس برفت و حج گزارد و بازگشت و ہمدران مسجد رسید و نماز کرد و خواست کہ الحمد للہ علی کل حال۔ باز بگوید ندا شنید کہ ہفتصد ہزار فرشتہ آسمان را بثواب نوشتن کہ در حمد اوّل مشغول کردہ ہنوز فارغ نشدہ اند و در عوارف مسطور است جماعتے از اصحاب مرقعات بر بشیر بن حارث در آمدند پس گفت بشیر ایشان را کہ ای قوم از خدا بترسید و این کسوت را اظہار مکنید کہ شما بدین کسوت شناختہ میشوید و از جہت این کسوت گرامی داشتہ میشوید پس ہر یکی ایشان خاموش شدند مگر جوانے برخاست و گفت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِمَّنْ یُّعْرَفُ بِهٖ وَیُکْرَمُ لَهٗ

سب تعریف اللہ کو جسنے کیا ہم کو ان سے کہ پہچانا جاتا ہے ساتھ اسکے اور تکریم کیجاتی ہے

وَاللّٰهِ لَنُظْهِرَنَّ هٰذَا الدِّیْنَ حَتّٰی یَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّهٗ لِلّٰهِ۔

اور قسم اللہ کی البتہ ظاہر کرینگے ہم اس کو یہانتک کہ ہووین سب واسطے اللہ کے۔

پس گفت بشیر رحمہ اللہ تعالے اَحْسَنْتَ یَا غُلَامُ مِثْلُكَ مَنْ یَلْبَسُ الْمُرَقَّعَةَ

اچھا کہا تو اے نوجوان مانند تیرے جو کوئی پہنے گدڑی کو

وقال علیہ السلام اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِعَبْدٍ خَیْرًا اَعْطَاهُ قَلْبًا شَاکِرًا

جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالے واسطے بندے کے بھلائی کا بخشتا ہے اسکو دل شکر کرنے والا

وَلِسَانًا ذَاکِرًا وَّبَدَنًا فِی الْبَلَاءِ صَابِرًا۔

اور زبان یاد کرنے والی اور بدن بیچ بلا کے صبر کرنے والا۔

در روضہ مسطور ست کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ گفت کہ دہ سال در خدمت

رسول علیہ وآلہ السلام بودم در بخدمت نفرمود مرا ہیچگاہ کہ فلان کار کن و نگفت کہ فلان

کار مکن پس از انچہ میکردم منع نکردہ واز انچہ نمیکردم امر نکردہ تا روزے فرمود۔

اَنَا مُوْصِیْكَ بِوَصِیَّةٍ فَاحْفَظْهَا اَکْثِرِ الصَّلٰوةَ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ

ہیں وصیت کرتا ہوں تجھکو ایک وصیت پس یاد رکھ اسکو زیادہ پڑھ نماز بیچ رات کے اور دن کے

اَلْحَفَظَةُ وَاِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ عَلَیْهِمْ یَزِدْ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی

حفاظت کرنیوالے فرشتے اور جب داخل ہو تو اوپر لوگوں اپنے کے پس سلام کہہ اوپر انکے زیادہ کریگا اللہ تعالے بیچ

بَرَکَاتِكَ وَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تَاْوِیَ عَلٰی فِرَاشِكَ اِلَّا عَلٰی طَهَارَةٍ

برکتوں تیری کے اور اگر کرسکے تو یہ کہ جگہ پکڑے تو اوپر بچھونے اپنے کے مگر اوپر وضو کے

فَافْعَلْ فَاِنَّكَ اِذَا مِتَّ مِتَّ شَهِیْدًا وَاِذَا خَرَجْتَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِكَ

پس کر پس تحقیق تو جب مریگا مریگا شہید اور جب نکلے تو اپنے گھر کے لوگوں سے۔

فَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ لَقِیْتَ یَزِدْ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی حَسَنَاتِكَ وَوَقِّرْ کَبِیْرَ

پس سلام کر اوپر اس شخص کے کہ ملے تو پڑھا و نگا اللہ تعالیٰ بسبب نیک تیری کے اور عزت کریگی عمر کو اسیں

الْمُسْلِمِيْنَ وَارْحَمْ صَغِيْرَهُمْ اَكُوْنُ اَنَا وَاَنْتَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ

مسلمانوں کو اور رحم کر چھوٹے انکے کو ہوونگا میں اور تو بیچ بہشت کے جیسا یہ دو انگلیاں

وَشَبَّكَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَاعْلَمْ يَا اَنَسُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

اور ملایا درمیان انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے پس جان اے انس تحقیق اللہ تعالیٰ راضی

يَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ بِاللُّقْمَةِ يَاْكُلُهَا فَيَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْهَا اَوْ بِشَرْبَةٍ

ہوتا ہے بندے سے ساتھ لقمہ کے کہ کھاتا ہے اسکو پس حمد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے اوپر اسکے یا ساتھ

مَاءٍ يَشْرَبُهَا وَيَحْمَدُ اللّٰهَ در مشارق مسطور ہست بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پینے پانی کے کہ پیتا ہے اسکو اور حمد کرتا ہے اللہ کو۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

تحقیق اللہ البتہ راضی ہوتا ہے بندہ سے کہ کھاتا ہے کھانا تو پس حمد کرتا ہے اسکے اوپر

اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا در شرح مسطور ہست الاکلۃ المرۃ

یا پیتا گھونٹ پانی پس حمد کرتا ہے اسپر۔ کھانا لقمہ مرتبہ

او اللقمۃ من الاکل الحدیث يدل علی ان رضاء اللہ تعالیٰ

یا ایک کھانا ہے۔ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ رضا اللہ تعالیٰ کا کہ

یحصل فی اتباعہ بالحمد در زاہدی مسطور ہست کہ مہتر ابراہیم علیہ السلام کو

نہیں بیچ الکے اسکے کہے حمد کو۔

فرہ بیان کرو شاید پیش مہمان آورد کما قال فما لبث ان جاء بعجل حنیذ

جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ پس نہ دیر کی ... کہ لایا بچھڑا بھنا ہوا

پس چون دید کہ دست شان بدان نمیرسد منکر داشت شان و ترسید

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً اَيْ اَضْمَرَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً

پس چھپایا بیچ جی اپنے کے ڈر ای پوشیدہ کیا بیچ جی اپنے کے ڈر۔

گفت مگر کسیہ دارند در دل کہ طعام نخورند گفت شان را بطلعت الا تاکلون

جبرئیل علیہ السلام گفت انا لا ناکل طعاما حتی تؤدی ثمنہ۔

تحقیق ہم نہیں کھاتے کھانا جب تک کہ ادا کرین اسکی قیمت

گفت

یعنی ما قومے ایم کہ طعام کسے بے بہا نخوریم بہا پدید کن تا بخوریم ابراہیم علیہ السلام

بہا طعام ما آن ہست تسمون اللہ تعالی اذا ابتدأتم وتحمدونہ اذا فرغتم

نام لو اللہ تعالی کا جب شروع کرو تم اور حمد کرو اسکی جب فارغ ہو تم

بجا ہجید گرگریستند و گفتند لذلک اتخذک ربک خلیلا

واسطے اسکے اختیار کیا تجکو رب تیرے نے دوست

کہ بہای طعام خود ذکر دوست نہاد آنگاہ مہمانان خود را پیدا کردند و گفتند۔

لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط در عوارف مسطورست۔

مت ڈر تحقیق ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم لوط کے۔

قال الجنید رحمہ اللہ تعالی فرض الشکر الاعتراف لہ بالنعم

فرمایا جنید نے رحم کرے اسکو اللہ تعالی نے فرض شکر اقرار کرنا واسطے اسکو ساتھ نعمتون

بالقلب واللسان نیز مسطورست بعضے شنا ینشد عن بعضھم ؎

کے ساتھ دل اور زبان کے ہے سنا ہین شیخ ہمارے کو شعر فرماتے تھے بعض انکے سے

اذا کنت نعمی ابوح بشکرھا

عطا کی تو نے مجکو نعمتین کہ ظاہر کرو ان شکر اسکا

لاشکرنک ما حییت فان امت

پس البتہ شکر کرونگا تیرا جتنا جیتا ہون پس اگر مرون

وکیف تنسی کل الامور باسرھا

اور کہانتک کیا تو نے مجکو تمام کامونکو

فالشکر لک اعطی وفنیھا

البتہ پھر تا ابد شکر کرینگے تیرا ہڈیان میری اپنی قبر میں

و نیز مسطور است که معنی شکر در لغت کشف و اظهار است پس آشکارا کردن نعمت
یاد کردن و شمردن بزبان از ظاهر شکر است و باطن شکر آن است که بنعمتها استعانت
کند بر طاعت و اہل طاعت را وَلَا یَسْتَعِیْنُ بِهَا عَلَی الْمَعْصِیَةِ فَهُوَ شُکْرُ النِّعْمَةِ
اور نہ طلب کرے ساتھ اسکے اوپر گناہ کے پس وہ شکر نعمت کا ہے

و نیز مسطور است۔ قال علیه و آله السلام اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ یَنْفِی الْفَقْرَ
ازین وضو شستن دو دست مراد داشته اند و گفته اند که غسل یدین که نافی
فقر باشد از ان است که شستن دو دست استقبال نعمت است به ادب و ادب
از شکر است و شکر مستوجب مزید است پس هر آئینه غسل یدین مزیل فقر باشد۔
وَقَالَ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکْثُرَ خَیْرُ اَهْلِ بَیْتِهٖ
اور فرمایا انہوں نے اور انکی آل پر سلام جو شخص دوست رکھے یہ کہ بہت ہو بہتری گھر والوں میں اسکے
فَلْیَتَوَضَّأْ اِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهٗ و بعد ازان تسمیه بر زبان آرد کما قال الله تعالی
پس چاہیے کہ وضو کرے جب حاضر ہووے کھانا اسکا جیسا فرمایا اللہ تعالی نے
وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وتفسیره تسمیه
اور مت کھاؤ اس چیز سے کہ نہیں یاد کیا جاتا نام اللہ کا اسپر اور تفسیر اسکے نام لینا۔
اللّٰهِ تَعَالٰی عِنْدَ ذَبْحِ الْحَیَوَانِ و هم صوفیان بعد قیام بظاهر شرع آن است
اللہ تعالی کا نزدیک ذبح جانور کے۔
که طعام نباید خورد مگر آنکه بذکر حق سبحانه و تعالی مقرون باشد و این نوع فرض وقت است
مر صوفی را و صوفی باید که بداند که طعام خوردن و آب نوشیدن دوست از آنکه آفات نفس
و متابعت هوا از وی میزاید و ذکر حق سبحانه و تعالی دوا و تریاق است و در خیر المجالس مسطور
است که شیخ محمد غزالی رحمه الله تعالی قدس سره نشسته پس گفتند او را که صباحی است

در بعضے نفحات شیخ محمد غزالی قصد زیارت او کرده پس او را یافت که در صحرا تخم
گندم می پاشید چون شیخ غزالی بیامد آن صالح اقبال کرد مردے از اصحاب او سا تخم
ازوی خواسته تا بریزد و کار او روان دارد تا آنکه او به شیخ غزالی مشغول شود آن صالح
امتناع آورد و تخم بوی نداد پس شیخ غزالی پرسید که چرا تخم بکسی دیگر ندهے گفت این تخم
تخم را بزبان ذاکر و بدل حاضر بر زمین می اندازم و امید دارم که درین جا هر خوشه که پیدا آید تا
ازین طعام هر که تناول کند بدان برکت رسد پس ازین جهت بدیگری نمی سپارم —
فیبذره بلسانٍ غیرِ ذاکرٍ فلبٍ غیرِ شاکرٍ و این لا ینفعوا هم
پس تخم ڈالے ہیں مثل زبان بے ذکر کرنیوالے اور دل بے شکر کرنیوالے کے —

فصل ہفتادہم در فضل کلمہ توحید

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
بزرگتر ذکر کلمہ لا الہ الا اللہ ہے اور بزرگ تر دعا کلمہ الحمد للہ ہے

و در بیان این حدیث در روضہ زند و سیر مسطور ست۔ قال الفقیہ
إِنَّمَا كَانَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَفْضَلَ الذِّكْرِ لِأَنَّ الْعَبْدَ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الْمِحْنَةُ الْجَأَ إِلَيْهِ
سوائے اسکے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ افضل ذکر ہے اسلئے کہ جب پیش آتی ہے اسکو محنت التجا کرتا ہے ساتھ اسکے
یعنی چون فرعون بغرق قریب رسید گفت قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ
کہا ایمان لایا میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ شخص کہ لائے ہیں ساتھ اسکے بنے اسرائیل
بہ بنو اسرائیل یعنی نیست خدا مگر که آتش را راحت کند چنانکہ بر ابراہیم علیہ السلام کرد و
را عذاب عقوبت گرداند چنانکہ برین قوم کردہ
إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَالْعَبْدُ لَمَّا اسْتَقْبَلَهُ الْمِحْنَةُ الْجَأَ
مگر وہ شخص کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے بنی اسرائیل و جب پیش آتی ہے اسکو محنت التجا کی —

الی الشہادۃ کما قال اللہ تعالیٰ حکایۃ عن یونس فنادی
طرف گواہی کے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے از روئے حکایت کے حضرت یونس سے پس پکارا
فی الظلمٰت ان لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظلمین
بیچ اندھیریوں کے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھکو تحقیق میں تھا ظالموں سے۔
فقیہ گفت ظلمات سہ ظلمات بود ظلمت شب و ظلمت آب و ظلمت بطن حوت گفتند
اہل اشارت کہ نیست خدا کہ بعین او در شکم ماہی باشد سبحانک تو یا رب و بعین ملوک دنیا
در خانہ و منازل باشد و نیست عرصہ دیگر را از ملوک قدرت بر آنکہ حبس کنند زندہ را
در شکم زندہ پس حبس کردہ یونس زندہ را در شکم ماہی زندہ۔
لذٰلک قال لا الٰہ لہ سبحٰن مثل ھٰذا الا انت گفت فقیہ اندر انچہ شہادت
اسیواسطے کہا نہیں کوئی معبود کہ واسطے اسکے قیدخانہ ہو مانند اسکے مگر تو۔
بر فرعون رد شد و قیل لہ الآن وقد عصیت قبل۔
اور کہا گیا فرعون کو کیا اب ایمان لاتا ہے تو اور تحقیق نافرمانی کی تو نے پہلے اس سے
وقبول افتاد آن شہادت از یونس علیہ السلام حکمت آن است کہ فرعون گو بندہ این
کلمہ شود در راحت و آسانی پس اورا در محنت و شدت این گفتن نافع نباید
کما قال اللہ تعالیٰ فلو لا انہ کان من المسبحین للبث
جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس اگر نہ ہوتا یہ کہ وہ تھا تسبیح کہنے والوں سے البتہ رہتا بیچ پیٹ
فی بطنہ الی یوم یبعثون فلذٰلک اجیب لہ ولذٰلک افتقر الحال کما
مچھلی کے طرف دن کہ اٹھائے جاوینگے پس اسیواسطے قبول کیا گیا واسطے اسکے اور اسیواسطے فرق ہوا حال میں ان دونوں کے
ونیز مسطور است کہ از احمد بن سہیل رحمۃ اللہ تعالیٰ نقل است او گفت کہ دیدیم یحیی
بن اکثم را در خواب و پرسیدم کہ حق تعالیٰ با تو چہ کرد گفت۔

فقدموني الى ربي فقال لي ربي يا شيخ السوء جئتني مع تخليطك كثيرا

لیگئی مجکو طرف رب میرے کے پس فرمایا مجکو رب میرے نے ای بوڑھے برے آیا تو میرے پاس ساتھ خبط بہت کے

پس گفتم من که نیست ای پروردگار اینحدیث از حضرت که نقل ست برما فرمان شد

چه داری بگو گفتم حکایت کرد برما عبد الرزاق و او از معمر و او از زہری و او از عروہ و او

از عایشہ رضی اللہ عنہا و او از رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و رسول علیہ آلہ السلام

از جبرئیل علیہ السلام و او از حضرت تعالے پروردگار۔

تباركت وتعاليت انك قلت لا ستحيى من عبدى وامتى ان

بہت بابرکت ہی تو اور بلند ہے تو تحقیق تو نے کہا البتہ حیا کرتا ہوں میں غلام اپنے سے اور لونڈی اپنی سے

اعذبهما في النار وقد شابا في الاسلام شيبة وانا الشيخ الضعيف

یہ کہ انکو عذاب کروں آگ میں اور تحقیق تو بوڑھا ہو گیا ہوں دونوں اسلام میں بوڑھا ہونا اور میں بوڑھا ناتواں ہوں

یعنی تو فرمودہ یا رب کہ من از بندہ خود شرم دارم کہ در آتش عذاب کنم و او اند

پیر شدہ باشد در اسلام و من بندہ پیر ضعیف ام۔

فقال الرب صدق عبد الرزاق صدق معمر صدق زهري

پس فرمایا رب نے سچ کہا عبد الرزاق نے سچ کہا معمر نے سچ کہا زہری نے

صدق عروة صدقت عائشة رضي الله عنها صدق النبي

سچ کہا عروہ نے سچ کہا عائشہ نے راضی ہوا اللہ اس سے سچ کہا نبی نے

صلى الله تعالى عليه وآله صدق جبرئيل عليه السلام انا قلت

درود ہو حبیب اللہ تعالے کا اوپر انکے اور آل انکے سچ کہا جبرئیل نے اوپر سلام ہیں نے کہا

ذلك فحملوه الى ذات اليمين وقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم

پھر اٹھا لیجاؤ اسکو داہنی طرف اور خوش ہوا پیغمبر نے درود ہو حبیب اللہ کا اوپر انکے اور انکی آل پر سلام

ثمن الجنة لا اله الا الله وعن ابي قتادة رضي الله عنه
قیمت بہشت کی لا الہ الا اللہ ہے اور ابی قتادہ سے یعنی راضی ہو اللہ جس سے کہ
قال قال النبي عليه وآله السلام قال الله تعالى بعزتي وجلالي
کہا فرمایا پیغمبر نے اپنے اور آنکے آل پر سلام فرمایا اللہ تعالیٰ نے قسم ہے عزت اپنی کی اور جلال
وعلمي وقدرتي وارتفاع مكاني لا استحي من عبدي وامتي ان
اپنے کے اور بزرگی اپنے کے اور قدرت اپنے کے اور بلند مکان اپنے کے تحقیق میں نہیں شرم
اعذبهما وقد شابا شيبة في الاسلام فسر
رکھتا ہوں غلام اور لونڈی سے کہ انکو عذاب کروں اور تحقیق بوڑھے ہوئے ہوں بوڑھا ہونا بیچ اسلام

کرم بین ولطف خداوندگار گنہ بندہ کردست او شرمسار

وعن السدي في معنى قوله تعالى حمعسق قال الحاء حلمه
اور سدی سے بیچ معنے قول اللہ تعالیٰ کے حم عسق کہا حا اشارہ حلم اسکے سے
والميم ملكه والعين عظمته والسين سناءه والقاف قدرته
اور میم اشارہ ملک اسکا اور عین عظمت اسکے اور سین بلندی اسکی اور قاف قدرت اسکی
قال فكأن الله تعالى يقول بحلمي وملكي وعظمتي وسنائي وقدرتي
کہا پس گویا ہے اللہ تعالیٰ کہ فرماتا ہے قسم ہے حلم میرے کی اور ملک میرے کی اور عظمت میرے کی اور بلندی میری
لا اعذب في النار من قال لا اله الا الله وقال رسول الله صلى الله
نہیں عذاب کرونگا بیچ آگ کے جو کہے لا الہ الا اللہ اور فرمایا رسول خدا نے درود ہو
عليه من قال في اول كلامه لا اله الا الله وآخر كلامه
اللہ تعالیٰ کا اوس پر اور آل انکی پر جس نے کہا بیچ پہلے کلام اپنے کے لا الہ الا اللہ اور آخر کلام اپنے کے
لا اله الا الله وعمل الف سيئة لا يسأل الله تعالى عن ذنب واحد

لا الہ الا اللہ اور عمل کیا ہو ہزار برای کا نہ پوچھے گا اللہ تعالے گناہ ایک سے

ودر مشارق مسطورست من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له

جسنے کہا نہیں کوئی معبود سوا اللہ ایک ہے وہ نہیں شریک واسطے

له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير عشر مرار

اسکے واسطے ملک اور اسکی ہے تعریف اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہو دس مرتبہ

كان كمن اعتق اربعة انفس من ولد اسمعيل

ہوگا مانند اسکے کہ آزاد کیا چار جانوں کو اولاد اسمعیل سے

في شرح قوله من ولد اسمعيل اي من اشرف القوم

بیچ شرح قول کے اولاد اسمعیل سے اسے بزرگ قوم سے

ونیز در روضہ مسطورست کہ گفت ابوبکر محمد بن ابراہیم صاحب کتاب الجنن کہ مرید

در عرفات ایستادہ بود و سنگ ہفت در دست داشت و آن سنگ را از زمین ستاندہ بود و گفت

لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله

نہیں کوئی معبود سوا اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد پیغمبر اللہ کے ہیں

پس گفت آنمرد ای سنگہا گواہ باشید بانی اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا

یعنی گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد پیغمبر

رسول الله پس آنمرد در خواب شد و دید کہ گویا قیامت قائم شدہ است و او را

حساب کردہ سزاوار دوزخ شدہ و او را بدوزخ روان کردہ اند پس ناگاہ سنگے از ان

ہفت سنگ پیدا شد و خود را بر در دوزخ زد و در دوزخ را بست و ساختہ و فرشتگان

عذاب جمع شدند تا بردارند نتوانستند بعدہ بردند پس او را بدیگر در بردند یا سنگے

دیگر از ان سنگہا بیامد و آن در را نیز بست فرشتگان آنرا نیز نتوانستند بردارند

همچنین هر هفت درِ دوزخ را ببستند باز بسوی عرش بروند فرمان شد
عَبْدِیْ اَشْهَدْتَ الْاَحْجَارَ فَلَمْ یُضَیِّعْ حَقَّهُمْ فَکَیْفَ اُضَیِّعُ
بندہ میرے گواہ کیا تونے پتھروں کو پس نہیں ضائع کرتا ہیں حق انکا پس کیونکر ضائع
حَقَّكَ وَاَنَا شَاهِدٌ بِشَهَادَتِكَ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ -
کروں حق تیرا اور میں گواہ ہوں ساتھ شہادت تیری کے داخل ہو تم بہشت میں
پس چون نزدیک شد از بهشت درها بهشت را بسته دید پس بیامد کلمه شهادت
و درها بهشت را بکشاد و نیز مسطورست از عبد الله طرابلسی رحمه الله تعالی
نقل ست که گفت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بست و چهار حرف اند
و شب و روز بیست و چهار ساعت اند پس چون بگوید بنده بصدق دل کلمه توحید
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فرمان شود عَبْدِیْ اَتَیْتَ بِهٰذِهِ
بندے میرے آیا تو ساتھ اس
الْاَرْبَعَةِ وَعِشْرِیْنَ حَرْفًا وَقَدْ جَاءَتْ سَاعَاتُ لَیْلِكَ وَنَهَارِكَ
چوبیس حرفوں کے اور تحقیق کیا پہنچیں ساعتیں رات تیری کی اور دن تیرے کی
اَرْبَعَةً وَّعِشْرِیْنَ سَاعَةً فَکُلُّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَ فِیْ هٰذِهِ
چوبیس ساعتیں پس گناہ کہ گناہ کیا تونے بیچ اس
السَّاعَاتِ صَغِیْرِهَا وَکَبِیْرِهَا سِرِّهَا وَجَهْرِهَا خَطَاهَا
ساعتوں کے جو چھوٹے اسکے اور بڑے اسکے چھپے اسکے اور ظاہر اسکے انجان اسکے
وَعَمْدِهَا قَوْلِهَا وَفِعْلِهَا غَفَرْتُ لَكَ بِحُرْمَةِ قَوْلِكَ مَرَّةً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اور جان کر اسکے کہنا اسکا اور کرنا اسکا بخشا میں نے تجکو برکت کہنے تیرے کے ایکبار کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ و نیز مسطورست که حکیمی را پرسیدند که اگر همه دنیا در ملک تو باشد

و در نصرت تو درآید چکنی و کجا نهی و بکه دهی فقال جعلتها لقمة واحدة

پس کہا کر دونگا اسکو لقمہ ایک اور رکھونگا

ووضعتها فی فم من قال لا اله الا الله محمد رسول الله

بیچ اسکے منہ کے جسنے کہا لا اله الا الله محمد رسول الله

یعنی همه را یک لقمه سازم و در دهن قائل کلمه توحید اندازم و نیز مسطور ست که نقل ست از سعید بن مسیب رحمه الله تعالی از ابوهریره رضی الله تعالی عنه که رسول علیه و آله السلام فرمود یا اباهریره اگر بینی پلیدی در راه پس بپوش آنرا که اجرے عظیم باشد مر ترا ای ابوهریره راه نما مر نابینا را اجر باشد ترا ای ابوهریره راه نما گمراهے را راه نماید ترا فرشتگان بسوی حسنات و بگیر دست چپ نابینا را در دست راست خویش پس هر که ببرد یا نابینا بره نمونی او مقدار میلے باشد او را بهر قدمی ثواب آزادی برده دهند ای ابوهریره راه منما یهود و نصاری را بسوی کنیس ایشان و نه بسفر و جشن ایشان و راه منما صابئین را بسوی صومعه‌ها ایشان و نه مشرکان را بسوی بتکدها ایشان پس بدرستیکه تو شریک شوند بر تو گناهان تا برگردند از آن مقامها و راه بنما بندگان خدا را بسوی مسجد و بسوی کعبه ای ابوهریره بسیار سخن بیهوده کم گرداند بدیها ترا در روز قیامت و بسیار بگوی قول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر

پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطے اللہ کے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ

ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

بزرگتر ہے اور نہیں طاقت اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ بلند بڑے کے

پس بدرستی چون بیرون آئی از دنیا بسیار باشد نیکوئی تو که بدان حساب کرده

نشوی و ہیچ عذاب کردہ نشود مرترا ای ابوہریرہ اگر خواہی کہ از رستگاران
باشی پس ایمان آر بہ بہشت و دوزخ وَاَنَّ اللّٰہَ یُحْیِی الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ
اور یہ کہ اللہ زندہ کریگا ہڈیوں کو اور وہ گلے ہوئی ہیں
و ایمان آر بحساب و میزان ای ابوہریرہ ہر نیکی کہ ہست وزن کردہ میشود غیر شہادت
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ای ابوہریرہ اگر مردی بیاید بہ نیکی ملأ الارض
شک آوردہ باشد در کلمۂ توحید قبول کردہ نشود از وی ہیچ نیکی ای ابوہریرہ
اگر نہادہ شود کلمۂ لا الہ الا اللہ در یک پلہ و نہادہ شود ہفت آسمان و ہفت زمین
و آنچہ در اینہاست ہمہ در پلۂ دیگر ہر آئینہ گران آید کلمۂ لا الہ الا اللہ تم الحدیث
پس آنکہ در حدیث ذکر افتادہ است کہ اگر نیکی ملاء الارض باشد در کلمۂ شہادت
ہیچ نیز زدو سود مند نہ باید شیرست بر آنکہ گفتن کلمہ توحید بقدر اخلاص مفید
ست و اعمال دیگر را نیز قدر و قیمت بحسب ہمان اخلاص باشد و این حدیث در
خزانۃ جلالی مسطور ہست قَالَ عَلَیْہِ وَاٰلِہِ السَّلَام
لَا یَتَکَلَّفَ اَحَدُکُمْ عَلٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَاِنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
نہ ہیچے ڈالے ایک تمہارا اوپر کلمۂ لا الہ الا اللہ کے پس تحقیق لا الہ الا اللہ ہی
مِجَنُّ الْاِسْلَامِ وَاِذَا لَمْ یَکُنْ وَثِیْقًا لَنَفَذَ السَّھْمُ فِیْہِ
ڈھال اسلام کی اور جب نہ ہووے ڈھال مضبوط البتہ ہر پار ہووے تیر بیچ اسکے
قَالَ السَّیِّدُ الشَّرِیْفُ قُدِّسَ الْمَذْکُوْرُ اَیِ الْمَذْکُوْرُ فِی
کہا سید شریف نے پاک کیا گیا مذکور ای ذکر کیا گیا بیچ
الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ کُلُّ سَھْمٍ جَاوَزَ الْمِجَنَّ فَقَتَلَ صَاحِبَ الْمِجَنِّ
حدیث کے اور وہ تیر کہ تجاوز کرے ڈھال کے تئین قتل کرے صاحب ڈھال کو

نیز اسطوریست منقول ست از ابن عیشبہ رضی اللہ عنہ او گفت کہ مردے در عہد
رسول علیہ السلام وفات یافتہ جنازہ او پیش رسول اللہ صلے علیہ وسلم
حاضر شد رسول علیہ وآلہ السلام پرسید هَلْ هٰذَا كَانَ مُؤْمِنًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ
کیا ہے یہ مسلمان پس نماز پڑھی اُس پر
عمر رضی اللہ عنہ گفت لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا لَمْ نَرَهُ فِيْ خَيْرٍ قَطُّ
نہ نماز پڑھو اسپر ای پیغمبر خدا پس تحقیق ہمنے نہیں دیکھا اسکو بھلائی میں
پس گفت مردے دیگر از اصحاب رسول علیہ وآلہ السلام
كُنَّا مَعَهٗ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ هٰذَا يَحْرُسُنَا
تھے ہم ساتھ اسکے بیچ لڑائی تبوک کے اور تھا یہ نگہبانی کرتا ہمکو
و این قول مثبت ست و قول اولے منفی کہ گفت مردے از اصحاب رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رَاٰهُ لَيْلَةً يَحْرُسُ بَابَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
دیکھا میں نے اسکو ایک رات دیکھا اُسنے دروازہ مدینہ کا فرمایا پیغمبر خدا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ السَّلَامُ اِنَّهٗ لَمُؤْمِنٌ فَقَامَ وَصَلّٰى عَلٰى جَنَازَتِهٖ
درود اللہ کا اوپر اور اُنکی آل پر سلام تحقیق یہ البتہ مومن ہے پس کھڑے ہوا اور پڑھی نماز جنازہ
ثُمَّ وَضَعَ فِيْ قَبْرِهٖ بِيَدِهٖ وَقَالَ يَا هٰذَا اِنَّ اَصْحَابَكَ يَشْهَدُوْنَ
پھر رکھا بیچ قبر اسکے کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا ای شخص تحقیق یار تیرے گواہی دیتے ہیں
اِنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
تحقیق تو دوزخی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں تحقیق ہے تو بہشتی۔
و گفت ابن عتبہ رضی اللہ تعالے عنہ چون رسول علیہ وآلہ السلام او را در گور
نہاد و اثر خیر بیشتہ بر وے نازل دید تا گواہی او را بہشت پس رسول علیہ السلام

رخ بجانب عمر رضی اللہ عنہ کرد و گفت

لا یسأل اللہ فی العقبی عن الاعمال انما یسأل عن الفطرۃ

نہ پوچھیگا اللہ آخرت میں عملوں سے سوائے اسکے نہیں پوچھیگا اصل دین سے

لا تشہد بعد ہذہ للنار لاہل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

نہیں گواہی دی تو نے پیچھے اسکے دوزخ کیواسطے واسطے اہل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے

فانہم فی الجنۃ ولو جاؤا بتراب الارض خطیئۃ وعن انس

پس تحقیق وہ بیچ بہشت کے ہیں اور اگرچہ لاویں برابر مٹی زمین کے گناہ۔ اور حضرت انس

بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بیٹے مالک سے راضی ہوا اللہ اس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نے درود اللہ کا اسپر اور

وسلم لا ازال اشفع فاشفع حتی اقول ای رب شفعنی

سلام ہمیشہ شفاعت کرونگا پس شفاعت قبول ہوگی پس شفاعت کرونگا یہانتک کہ کہونگا کہ اے رب میری شفاعت قبول کر

فیمن قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فیقال ہذہ لیست

بیچ ان لوگوں کے کہ کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس فرمایا یہ نہیں واسطے تیرے

لک ولا لاحد ہذہ لی فلا یبقی فی النار احد قال لا الہ

اور نہیں واسطے کسیکے یہ واسطے میرے ہے پس نہیں باقی رہیگا دوزخ میں کوئی کہ کہا کلمہ لا الہ

الا اللہ الا اخرج منہا نقل است از انس رضی اللہ عنہ او گفت

الا اللہ مگر نکالونگا دوزخ سے

از معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ او گفت کہ من ردیف رسول علیہ السلام بودم

و میان ما و رسول خدا فرق نبود مگر مقدار چوب پالان پس فرمود یا معاذ گفتم

لبیک یا رسول اللہ وسعدیک پس فرمود یا معاذ گفتم لبیک یا رسول اللہ وسعدیک

پس فرمود یا معاذ هل تدری ما حق الله تعالی علی عباده قلت

آیا جانتا ہے تو کیا ہے حق اللہ کا اوپر بندوں کے کہا میں نے

الله ورسوله اعلم قال حقه علی العباد ان یعبدوه ولا یشرکوا

اللہ اور رسول اسکا دانا ہے فرمایا حق اسکا اوپر بندوں کے یہ کہ ایک جانیں اسکو اور نہ شریک

به شیئا ثم سکت فقال یا معاذ هل تدری ما حق العباد

کریں ساتھ اسکے کسی چیز کو پھر خاموش ہے پس فرمایا اے معاذ کیا جانتا ہے تو کیا حق بندوں کا اوپر

علی الله تعالی اذا هم فعلوا ذلك قلت الله ورسوله اعلم

اللہ تعالی کے جب وہ کریں یہ بات کہا میں نے اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہے فرمایا

قال فان حق العباد علی الله تعالی اذا هم فعلوا ذلك ان یغفر

پس تحقیق حق بندوں کا اوپر اللہ کے جب وہ کریں یہ کہ بخشے واسطے انکے اور نہ عذاب کرے انکو

لهم ولا یعذبهم ونیز مسطور است که بشیر و رسول علیه واله السلام از

حضرت ذی الجلال والاکرام مر دحیه کلبی را اسلام درخواست کرده و می گفتے

اللهم ارزق دحیة الکلبی الاسلام

اے بار خدا رزق دے دحیہ کلبی کو اسلام

تا روزے دحیه کلبی بر رسول علیه واله السلام بیامد و گفت

ما شرائط الاسلام اعرض علی یا رسول الله صلی الله

بیان کر شرائط ہے اسلام کی عرض کر اوپر میرے اے پیغمبر خدا کہ درود اللہ کا اوپر تیرے اور سلام

علیك وسلم فرمود بگو لا اله الا الله محمد رسول الله

دحیه کلبی بگفت و بعد ازان در گریه شد رسول علیه السلام پرسید سبب گریه تو چیست

گفت یا رسول الله حق تعالے مرا اسلام روزی کرد و واز ما گناهان بسیار گوناگون

واقع شدہ است پس پرسید از حضرت عزت جل جلالہ وعم نوالہ کہ کفارت آن خطا
تا چیست اگر سفر باشد خود را بکشیم واگر سفر باشد از آنچہ در ملک من است بیرون آیم
پس رسول علیہ والہ السلام پرسید خطا تو چیست گفت من پادشاہ بودم از پادشاہان
عرب پس ننگ داشتم از آنکہ مرا دختران و داماد ان باشند پس نود دختر را بدست
کشتیم پس متحیر ماند رسول علیہ والہ السلام تا در حق دحیہ کلبی چہ فرمان شود تا
جبرئیل علیہ السلام در رسید و گفت الحمد خدا سلام گفتہ است و میگوید دحیہ کلبی را
وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّکَ لَمَّا قُلْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غَفَرْتُ لَکَ کُفْرَ
قسم ہے اپنی عزت کی اور جلال کی تحقیق تو نے جب کہا لا الہ الا اللہ بخشا میں نے واسطے تیرے
سِتِّیْنَ سَنَةً وَسَیِّئَاتِکَ فَکَیْفَ لَا اَغْفِرُ لَکَ قَتْلَ بَنَاتِکَ هُنَّ اٰلَاتٌ
کفر ساٹھ برس کا اور برے کام تیرے پس کیونکر نہ بخشوں تجھکو مارنا بیٹیوں تیری کا وہ ہیں اسطرح تیرے
رسول علیہ والہ السلام وصحابہ رضی اللہ عنہم تا بہا گریستند و رسول علیہ والہ السلام گفت
اِلٰهِیْ غَفَرْتَ لِدِحْیَةَ الْکَلْبِیِّ قَتْلَ بَنَاتٍ بِشَهَادَةٍ مَرَّةً فَکَیْفَ لَا
الٰہی بخشا تو نے واسطے دحیہ کلبی کے مارنا بیٹیوں کو ساتھ گواہی ایک بار کے پس کیونکر نہ بخشیگا تو
تَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ صَغَائِرَهُمْ وَکَبَائِرَهُمْ بِشَهَادَةٍ کَثِیْرَةٍ مَعَ
واسطے مسلمانوں کے چھوٹے اور بڑے گناہ انکو ساتھ گواہی بہت کے یعنے کلمہ شہادت کے ساتھ نیت سچی کے
نِیَّةٍ صَادِقَةٍ وَبِعَقْلٍ صَادِقٍ وَشَارِعٍ مَسْتُوْرٍ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
اور ساتھ عقل سچے کے
کہا انس نے رضی اللہ عنہ اس نے
مَا مِنْ اَحَدٍ یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ
نہیں ہیں کوئی کہ گواہی دیوے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے نہیں شریک اس کا
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَدَقَ فَاَمِنَ قَلْبُهٗ اِلَّا حَرَّمَ

اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ اسکے اور رسول اسکے ہیں جو دل اپنے سے مگر حرام کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ علی النار۔ در شرح آوردہ است قال المحققون معناہ

اوپر آگ کے۔ کہا محققوں نے معنے اس کے

من اتی بهاتین الشهادتین لا یدخل النار الا ان یرتکب

جو کوئی آیا ساتھ ان شہادتوں کے نہیں داخل ہوتا آگ میں مگر یہ کہ مرتکب ہوئے

ما یوجب له النار وان لا یبالی بما امر من الاوامر وقوله

اس چیز کا کہ واجب ہووے اسکو آگ اور یہ کہ نہیں پروا کرتا ساتھ اس چیز کے کہ حکم کیا گیا

من قلبه صفة صدقا لان الصدق قد لا یکون عن قلب

حکموں سے قول حضرت کا من قلبہ صفت ہو صدقا کی واسطے اسکے صدق تحقیق کبھی نہیں ہوتا ہے دل

ای عن اعتقاد کقول المنافق انك لرسول الله۔

سے یعنی اعتقاد سے مانند کہنے منافق کے تحقیق تو البتہ پیغمبر خدا کا ہے۔

ونیز در شرح آوردہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ این حدیث در بدء

اسلام فرمودہ است کہ در آن وقت غیر از شہادت چیزے دیگر واجب نبود و محتمل آنکہ

رسول علیہ وآلہ السلام در باب کاشتے فرمودہ است کہ بمجرد آنکہ ایمان آرد و فرض

دیگر وقوف نیافتہ بمرد و در خزانۃ جلالی از تنبیہ آوردہ است

روی عن عطاء بن ابی رباح رضی الله عنه انه قال سألت ابن

روایت کیا گیا ہے عطا بیٹے ابی رباح سے یہ کہ اس نے کہا پوچھا میں نے بیٹے حضرت عباس کے سے

عباس رضی الله عنه عن قوله تعالی غافر الذنب شدید

راضی ہو اللہ ان سے فرمانے اللہ کے سے بخشنے والا گناہ کا سخت عذاب کرنے والا کہا بخشنے

العقاب قال غافر الذنب لمن قال لا اله الا الله وشدید العقاب

والا گناہ کا واسطے اسکے کہ کہا لا الہ الا اللہ اور سخت کرنے والا عذاب کا واسطے اسکے کہ نہ کہے لا الہ الا اللہ

لِمَنْ لَا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ در او را و آورده است در وضو کردن بهر عضو که بشوید
بگوید اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ اسکا اور پیغمبر اسکا
و در دل کند که این کلمه مردم را از کفر همه سال پاک گردانید گناہان از کفر بدتر نخواهد بود
و هر بار که آب بران عضو ریزد بگوید بگفتن کلمه بجدا از کونین بپرهیزد تا بظاهر و
باطن وضو کرده باشد و بحقیقت وضو رسیده شود
قَالَ الْمَشَائِخُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ اَلطَّهَارَةُ فَصْلٌ
فرمایا مشائخون نے راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سب سے ستھرائی جدا کرنا ہے
وَالطَّهَارَةُ وَصْلٌ فَمَنْ لَا يَنْفَصِلُ فِي الطَّهَارَةِ عَنِ الْكَوْنَيْنِ
اور ستھرائی ملنا ہے پس جو کوئی کہ نہ جدا ہو بیچ طہارت کے دونوں جہان سے
لَمْ يَصِلْ فِي الصَّلٰوةِ اِلٰی صَاحِبِ الْكَوْنَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاذْكُرِ
نہ وصل ہوا بیچ نماز کے طرف صاحب دو جہان کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کر
اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا
نام رب اپنے کا اور منقطع ہو جا طرف اسکے منقطع ہو جانا
تا چون بندهٔ مخلص مر حق سبحانه و تعالیٰ را بجلال و عظمت او یاد کند و بکسو حضرت او
از کونین بریده منقطع شود حق تعالیٰ او را بکرم خود یاد کرده باشد
كَمَا قَالَ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ
جیسا کہ کہا بعضے تصوف والوں نے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے پس یاد کرو مجکو یاد کرونگا
اَيْ اُذْكُرُوْنِيْ بِالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ اَذْكُرْكُمْ بِالْوَصْلِ وَالْاِتِّصَالِ
تمکو یعنی یاد کرو مجکو ساتھ جلال اور جمال کے یاد کرونگا تمکو ساتھ ملنے اور متصل ہونیکے

فصل هیژدهم در بیان حاضر شدن در حلقهٔ ذکر

باید دانست که اگر مستمعے با گویندگان ذکر ذکر نگوید و با ایشان شنید و شنود در ثواب ایشان شریک ایشان باشد۔

لقوله علیه وآله السلام المستمع شریک الذاکر

واسطے قول حضرت کے اوپر آنکے اور آنکی آل کے سلام سننے والا شریک ہے ذاکر کا

و نیز ہمچو شنیدن اگر شنود و نگوید فائدہ و ہم از آنکہ خبر رسیدہ از نبی ہیچکس

ہمنشین این جماعۃ شقی نشوند کہ شقی نشود بدلیل۔

لا یشقی جلیسهم قال علیه وآله السلام ان لله ملائکة

نہیں بے نصیب ہوتا ہمنشین انکا فرمایا اوپر آنکے درود اور آنکی آل کے سلام تحقیق واسطے اللہ کے

فضلا عن کتاب الناس یطوفون فی الطرق یلتمسون

فرشتے ہین زیادہ کتاب لوگون کے پھرتے ہین بیچ راہون کے ڈھونڈھتے ہین

اهل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون الله تنادوا

ذکر کرنیوالون کو پس جب پاتے ہین ایک قوم کو کہ یاد کرتے ہین اللہ کو پکارتے ہین

بینهم هلموا الی حاجتکم قال فیحفونهم باجنحتهم الی

آپس مین چلو طرف حاجت اپنی کے کہا پس گھیرتے ہین انکو ساتھ بازوون اپنے کے طرف

السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا الی السماء قال فیسألهم

آسمان دنیا کے پس جب فارغ ہوئے چڑھ گئے طرف آسمان کے فرمایا پس پوچھتا انسے

ربهم وهو اعلم بهم منهم ما یقول عبادی قالوا یسبحونک

رب انکا اور وہ داناتر ہے انکو ان سے کہا کہتے ہین بندے میرے کہتے ہین پاکی ذات تیری کی

ویکبرونک ویحمدونک ویمجدونک قال فیقول هل

کرتے ہیں اور اللہ اکبر کہتے ہیں اور حمد کرتے ہیں تیری اور کلمہ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور بزرگی تیری بیان کرتے ہیں فرمایا

رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ

پس فرماتا ہے اللہ کیا دیکھا ہے انہوں نے مجھکو پس کہتے ہیں وہ نہیں قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا انہوں نے تجھکو فرمایا پس فرماتا ہے اللہ

يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ

کیونکر ہے اگر دیکھیں مجھکو فرمایا پس کہتے ہیں اگر وہ دیکھیں تجھکو ہوویں سخت زیادہ واسطے تیرے عبادت میں اور زیادہ واسطے تیرے بزرگی کرنے میں

تَسْبِيحًا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِي قَالَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ

اور زیادہ واسطے تیرے تسبیح کرنے میں کہا پس کیا مانگتے ہیں مجھ سے کہا مانگتے ہیں تجھ سے بہشت فرمایا پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ

آیا دیکھا انہوں نے اسکو فرمایا حضرت نے کہ کہتے ہیں فرشتے نہیں قسم ہے اللہ کی اے پروردگار نہیں دیکھا انہوں نے

فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا

اسکو فرماتا ہے اللہ پس کیونکر ہو اگر دیکھیں اسکو فرمایا کہتے ہیں اگر وہ دیکھیں اسکو ہوویں سخت تر اوپر اسکی حرص میں

وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَيَقُولُ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قَالَ

اور سخت تر اسکی واسطے طلب میں اور بزرگتر بیچ اسکی رغبت میں فرمایا کہ فرماتا ہے اللہ پس کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں

يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ وَاللّٰهِ يَا رَبِّ

آگ سے کہا فرمایا پس کیا دیکھا انہوں نے اسکو فرمایا کہتے ہیں قسم ہے اللہ کی اے رب نہیں دیکھا انہوں نے

مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا

اسکو فرماتا ہے پس کیونکر ہو اگر دیکھیں اسکو کہتے ہیں اگر وہ دیکھیں اسکو ہوویں سخت تر اس سے

مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ

بھاگنے میں اور سخت تر ساتھ ڈرنے اسکے کہا اور بخشش طلب کرتے ہیں تجھ سے فرمایا پس فرماتا ہے اللہ گواہ کرتا ہوں تمکو

أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَا رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ

الله پس گویا کہ تو انکو تحقیق دیکھتا ہے یا انکو دیکھا حضرت نے کہا ہاں ایک شخص ان میں سے نہیں ہے

منهم إنما جاء لحاجة قال هم القوم لا يشقى بهم جليسهم

نہیں ہے کہ آیا ہے واسطے حاجت کے کہا وہ قوم ہیں نہیں بدبخت ہوتا ہمنشین ان کا

یعنی بپارسی آنست که بدرستیکه خدا را فرشتگانند سیر کنندگان که جستجو کنند مجالس اهل

ذکر را غیر [illegible] بنی آدم [illegible] پس هرگاه که یابند گروهی را چون بیابند

قومی را که ذکر خدا میکنند ندا میکنند بعضی فرشتگان بعضی را که بشتابید بسوی حاجت

خویش پیدا نمایند فرشتگان بیایند و فرا گیرند ایشانرا بپرهای خویش تا آنکه پر کنند آنچه

تا آسمان دنیا چون اگر آن متفرق شوند فرشتگان بر آسمان بالا روند پس می‌پرسد

عالم السر والخفیات ست و دانا تر ست بایشان از ایشان پرسیدن [illegible] این

سوال بر طریق یاد دهانیدن است یعنی یاد دهانید که چه گفته بودید در حق ایشان که ایشان

عبادت کنند ترا عبادت [illegible] [illegible]

ایشانرا [illegible] نفس [illegible] پس سوال

حق سبحانه تعالی [illegible] فرشتگان جواب

گویند [illegible]

یعنی فرشتگان گویند [illegible] تسبیح [illegible] تحمید و تمجید او

[illegible]

یعنی [illegible]

ذكر لا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم

کے ذکر اس کلمہ کا نہیں طاقت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے -

خداتعالی فرماید آیا [illegible] ایشان [illegible] شرح [illegible] است -

هذا یدل علی جواز الرؤیة ـ پس فرشتگان گویند والله ندیده اند ترا

یہ فرمانا دلالت کرتا ہے اوپر جائز ہونے رویت کے

باز فرماید چگونه باشد اگر ببینند مرا فرشتگان گویند اگر ببینند ترا ایشان باشند که
عبادت بیشتر کنند و بیشتر تسبیح و تمجید گویند ترا بعده خدای تعالی فرماید چه طلب کنند
از ما فرشتگان گویند بهشت میخواهند باز فرماید کجاست که دیده اند بهشت را فرشتگان
گویند والله که ندیده اند ایشان بهشت باز فرماید اگر ببینند بهشت را چگونه باشد
فرشتگان گویند اگر ببینند حرص و طلب و رغبت بیشتر باشد بعده خدای تعالی
فرماید از چه چیز باز داشت میخواهند فرشتگان گویند از آتش دوزخ خدای تعالی فرماید آیا
هست که دیده اند آنرا فرشتگان گویند والله یا رب ندیده اند باز فرماید چگونه باشد اگر ببینند فرشتگان
گویند اگر ببینند دوزخ را چگونه باشد مر ایشان را فرار و خوف سخت تر از آتش فرشتگان گویند
و آمرزش میخواهند از تو بعده حق تعالی فرماید ای فرشتگان گواه باشید بدرستیکه
بیامرزیدم ایشان را و شرح آورده است فان قلت ما فائدة

پس اگر کہے تو کیا فائدہ ہے

هذا الاشهاد قلت لیس هذا اشهادا حقیقیا ولکن

اس گواہ کرنے کا کہتے ہیں ہم نہیں یہ گواہ کرنا دراصل ولیکن

من لوازم اشهاد الشخص علی نفسه الالزام بطریق کلی

لوازم سے گواہ کرنے شخص کے بھی ہے اوپر ذات اپنی کے لازم کرنا ساتھ طور کلی کے

و نزدیک اهل سنت و جماعت مر بندگان را بر حق تعالی هیچ واجب نبود
اما از برای اطمینان دل بندگان ضعیف خویش بعضی کارها در صورت
ذکر الزام نموده تا التزام باطن ایشان گردد امیدهای ایشان و طاعات کنند

وواضح باشند و نیز آورده است که امام نسفی رحمة الله در تفسیر آیت

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ

بیشک توبہ قبول کرنا اوپر اللہ کے واسطے انکے جو کام کرتے ہیں برائی [illegible] نادانی سے

گفته است قوله على الله علیٰ برائے وجوب نیست [illegible]

فَإِنَّهُ لَا يَجِبُ لِلْعَبْدِ عَلَى رَبِّهِ شَيْءٌ لَكِنَّهُ تَأْكِيدٌ

پس تحقیق نہیں واجب واسطے بندے کے اوپر رب اوسکے کے کوئی چیز لیکن یہ باب تاکید ہے

لِلْوَعْدِ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ يَكُونُ لَا مَحَالَةَ كَالْوَاجِبِ

واسطے وعدے کے اوپر معنی کے یہ کہ وہ ہوتا ہے بیشک مانند واجب کے

الَّذِي لَا يُهْمَلُ وَقَدْ ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى ذَالِكَ

جو نہیں بیکار ہوتا اور تحقیق ذکر کیا اللہ تعالے نے اس وعدہ کو

فِي سِتَّةِ أَشْيَاءَ فِي الرِّزْقِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا

چھ چیزوں میں بیچ رزق کے اور نہیں کوئی چلنے والا بیچ زمین کے مگر

عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَالنَّجَاةُ كَذَالِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ وَالنَّصْرُ

اوپر اللہ کے رزق اوسکا اور نجات کے وعدہ کیا [illegible]

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ الْهُدَى إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى وَالرَّحْمَةُ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى

[illegible]

نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ وَالْحِسَابُ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ پس چون حقتعالے فرماید کہ شما گواه باشید کہ من ایشانرا

[illegible]

بیامرزیدیم [illegible] آن قوم [illegible] گفتند [illegible]

[illegible] فلان از ایشان نیست [illegible] خوانده است [illegible]

باشد از نیک بخت ابرار الاخیار فرمان شود

پر کر نیک بخت ہوتا ہے ہم نشین نیک بخت کا۔

هم القوم لا يشقى جليسهم اي لا يخيب جليسهم عن الثواب بل

وہ قوم ہیں کہ محروم ہوتا ہمنشین انکا یعنی بے نصیب ہمنشین انکا ثواب سے بلکہ پاتا ہے ساتھ اسکے برکات انکے

يجدونه ببركتهم پس فضل ذکر گفتن سبحانه و حاضر شدن مجلس ذکر

و لذت یافتن در حدیث مذکور ست از نشستن با ذاکران و از ذاکر چه

دیگر گفتن ایشان مراد کرام الی عنان السماء لشرفهم

طرف کنارہ آسمان کے واسطے شرف انکے۔

و بزرگی و دیدن حق ایشان برا بزرگی شان و از جمله شرفها از شرف ذکر حق سبحانه

و تعالی است و تشریح این اینجا مسطور است۔

قيل الذكر نوعان ذكر اللسان وهو ضد السكوت وذكر القلب

کہا گیا ذکر دو قسم ہے ذکر زبان کا اور وہ برعکس چپ رہنے کے اور ذکر دل کا

وهو ضد النسيان وذكر القلب اصل وذكر اللسان فرع وهو من

اور وہ برعکس بھولنے کے اور دل اصل ہے اور ذکر زبان کا شاخ ہے اور وہ دونوں تمام

جميع الكمالات على مثال القلب للسان بمنزلة الجوارح لكمال شرف

بندگی کی ہیں اور بسبب دل کے واسطے زبان کے تمام اعضا ہیں جیسا کہا گیا مرتبہ انسان کا

الانسان في قلبه ولسانه جعل شرف الطاعات في الذكر

بیچ دل اسکے اور زبان اسکے کیا گیا ہے بزرگی طاعتوں کی بیچ ذکر کے اور ساتھ اسکے

وبه يوصل الى حلاوة الطاعة على ما قيل التوصل الى حلاوة الطاعة

ملتا ہے طرف لذت بندگی کے اوپر جیسا کہ کہا گیا ہے پہنچنا طرف بندگی کا بیچ [illegible]

فی تلاوت اشیاء فی الصلوٰة والذکر وتلاوة القرآن

نماز کے اور ذکر کے اور پڑھنے قرآن کے

فان وجدتموها والا فالباب مغلق وذکران ست کبیرون

پس اگر پاؤ تم اسکو اور نہیں تو پس دروازہ بند کیا گیا ہے

بیان ست اما ذاکر باید که بذکر حق سبحانه و تعالی خود رفته باشد چنانکه یاد دیگران را در دل
او امکان نبود و الوقت هیچ خطره غیر سبحانه و تعالی در باطن او امکان گذشتن نباشد در
ملفوظ شیخ الاسلام شیخ فرید الحق والشرع والدین آمده است فرمود که طائفه که ایشان
بیاد حق سبحانه و تعالی مستغرق شدند اگر در آن وقت بر ایشان تیر بر سر زنند خبر نباشد چنانکه
وقتی درویشی از بزرگی درخواست کرده که در آن وقت که ترا استغراق حاصل باشد مرا
بدعای خیر یاد کنی فرمود در آن وقت که مرا استغراق باشد و تو یاد آئی فسرود
آن یاد که خواجه جنید بغدادی قدس الله سره العزیز در یاد حق مستغرق شدی چنان
در عالم تحیر مشغول شدی که خبر از خود نبودی و نیز در مشارق مسطور است
عن ابی هریرة رضی الله عنه لا یقعد قوم یذکرون الله

حضرت ابی ہریرہ سے راضی ہوا اللہ اس سے نہیں بیٹھتی قوم کہ یاد کرتے ہیں اللہ کو

الا حفتهم الملائکة وغشیتهم الرحمة ونزلت علیهم السکینة

مگر گھیر لیتے ہیں انکو فرشتے اور ڈھانک لیتی ہے انکو رحمت اور اترتی ہے اوپر انکے سکینت یعنی

وذکرهم الله فیمن عنده فی شرح المشارق الملائکة بالتشدید یطوفون

اور یاد کرتا ہے انکو اللہ بیچ انکے کہ نزدیک اسکے ہیں بیچ شرح مشارق کے ساتھ تشدید کے طواف کرتے

لهم ویدورون حولهم التبرک والرغبة فیما عندهم وغشیتهم

ہیں واسطے انکے اور پھرتے ہیں گرد انکے واسطے برکت لینے کے اور رغبت کی بیچ اس چیز کے نزدیک انکے ہے اور

أي تغشيهم وتشملهم السكينة الطمأنينة من الله تعالى

ڈھانک لیتی ہے اونکو اور جمع کرتی ہے انکو سکینت یعنی چین ہے اللہ تعالے کی طرف سے

قوله وذكرهم الله فيمن عنده يعني ملائكة وذكر الله

فرمانا اوسکا یاد کرتا ہے اونکو بیچ ان بندوں کہ نزدیک اوسکے ہیں یعنی فرشتے اور یاد کرنا اللہ تعالی کا

تعالى إياهم ذكرها بفضل وكرم وذكره الله ذكر بفكر وتكرم

ان کو یاد کرتا ہے ساتھ فضل و کرم کے اور یاد کرنا اوسکا اللہ کو ... ذکر نا ساتھ فکر کے اور ...

قيل الحديث يحث المطلوب الثاني شهود القلب ورشح وكر مسطور است

کہا گیا ... المطلوب کا ... اور وہ ... دل کا

الحديث يتضمن الترغيب في ذكر الله الذي ذكرها ...

... رغبت ... بیچ ذکر اللہ کے جو کہ ذکر ... کا ...

القلب وخصت المحبة لله الاطمئنان اليه ...

دل ... محبت کو ... طرف اوس کے

... نیست کہ در ذکر حق مشغول شوند و برائے ذکر خدا نشینند

... ایشان را فرشتگان برائے تعظیم و تبرک در پوشند ایشان را

... رحمت بکمال از حضرت حق رسد و دل ذاکر را بنور ذکر سور زنده

... دل ... بمنزلہ زمین است و رحمت حق سبحانہ تعالے بمنزلہ باران

... چون دل از رحمت حق سبحانہ پوشیده شد زنده شد حیات پاک و کمال زندگی یعنی

... ذاکر در کمال رسیده شد و سور دلها جای نماند قولہ نزلت

علیهم السكينة

فرمانا اوسکا اوترتی ہی

اور ... تسلی و تسکینہ انکو از جنبش خطرات لا یعنی و سواس شیطانی در درون ذاکر

خالی گرداند و به محبت ذوق و شوق مخصوص و محظوظ گرداند و قیل السکینة
ملک یسکن قلب المؤمن ویوصله الی الخیر ویأمره به وقوله
اور کہا گیا ہے سکینت ایک فرشتہ ہے آرام دیتا ہے دل مومن کو اور پہنچاتا ہے اسکو طرف نیکی کے اور حکم کرتا ہے اسکو اور فرمانا
ذکرهم الله فیمن عنده یعنی حق تعالے ایشان را بفضل و کرم اکرام کند
انکا یاد کرتا ہے اور انکو اللہ [illegible] نزدیک اسکے ہیں۔

در مقربان درگاه خویش یاد فرماید و نیز چون مومنان در ذکر حق سبحانه وتعالے در تسبیح و تحمید و تکبیر
بجماعت می نشینند بدلیل آنکه در شرح مشارق مسطور است که جماعتی از فقراء مهاجرین در مسجد نشسته بودند
جبرئیل علیه السلام بیامد و حضرت مصطفے صلی الله علیه وسلم را خبر کرد که حضرت عزت جل جلاله
عز نواله با این جماعت با فرشتگان مباهات میکند حضرت مصطفے علیه السلام در مسجد
بر ایشان آمد تا از حال پرسید که بکدام عمل مستحق این کرامت گشته اند فرمود
ما اجلسکم ههنا یعنی چه چیز نشانده است شما را این جا گفتند
جلسنا نذکر الله و نحمده علی ما هدانا للاسلام و منّ بها علینا
بیٹھے ہم یاد کرتے ہیں اللہ کو اور حمد کرتے ہیں اسکی اوپر [illegible]
حضرت مصطفے علیه و آله السلام ایشان را سوگند داد که [illegible]
[illegible] حضرت مصطفے صلی الله علیه وسلم این حدیث [illegible] ابو سعید اما انی لم استحلفکم
تهمة لکم ولکن اتانی جبرئیل فاخبرنی ان الله تعالی یباهی بکم الملئکة قال
[illegible]
خرج علی حلقة من اصحابه فقال ما اجلسکم
[illegible]
قالوا جلسنا نذکر الله [illegible]
[illegible]

وحملنا على ما هذا إلا الذي سمعنا قال والله ما أجلسكم

اور بیٹھ کرتے ہیں انکی اوپر بیٹھنے کے ارادہ کہا تھی ہمکو اسلام کے اور احسان کیا ساتھ انکی اوپر ہمارے فرمایا

إلا ذلك قالوا والله ما أجلسنا إلا ذلك ۔

قسم اللہ تعالی کی نہیں بٹھایا تمکو مگر اسی بات نے کہا انہوں نے قسم ہی نہیں بٹھایا ہمکو مگر اسی بات نے ۔

در روضہ زندویسی سیوطی روایت کرد ابن عمر رضی اللہ عنہ کہ نشستہ بود

رسول صلی اللہ علیہ وسلم در مسجد بعد عصر و ما چند کس با او نشستہ بودیم کہ

رسول علیہ السلام ناگاہ جست و بیرون رفت گفت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کہ این برخاستن او بر ما سخت گران آمد

فشق علينا مشقة شديدة ولما أن فاديناه قال كأنكم

پس دشوار ہوا اوپر ہمارے دشواری سخت اور گمان کیا ہمنے کہ تحقیق ایذا دی ہمنے انکو کلام میں

یعنی گمان بردیم شاید کہ رسول علیہ السلام از ما رنجیدہ و یا چیزی شنیدہ

کہ ناپسندیدہ اش آمد پس بشک کردہ رسول علیہ السلام باو برابر نگاہ با ما

پس پرسیدیم ازو علیہ السلام ہمین را ۔

فقلنا يا أبانا أنت وأمهاتنا سمعت ما ذا فسألناك ما ذاك

پس کہا ہمنے باپ ہمارے اور ماں ہماری قربان تمہارے شاید کہ تمنے سنی ہے کہ ہمنے ایذا یا کچھ چیز کہ تمکو ایذا دی

فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولكن باب

پس فرمایا نہیں ولیکن اسکے دروازہ اسکا اور ... کے اسلام نہیں ولیکن کہا ہے

من أبواب السماء فانفتحت التي ... فانطلقت أنظر ما يأتي

ایک دروازہ دروازوں آسمان سے پس آئی ... سکے تھی اور گمان کیا میں نے یہ کہ وہ ... ہونگی

وعليكم فقوموا ... الا ... وقطعت

ہو مجھ پر اور نیچے اتری ہے رحمت طرف اسی قوم کے اور وہ کہ ذکر کرتے تھے اللہ کا پس جلد گیا میں اور بیٹھا

مَعَهُمْ حَتّٰى وَرَدْتُ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ یعنی رسول علیہ والہ السلام فرمود

ساتھ انکے یہاں تک کہ واقع ہوئی مجھ پر اور ان پر

چنانچہ گمان کردی بلکہ حقیقت من آنچه که گشاده کرده شد آسمان و رحمت خفیه الٰہی

نازل شد منکر رسول چنانچہ گمان کردیم کہ تحقیق آن رحمت بر ما و شما واقع خواہد شد

پس چون رفتم بسوی ایشان در ذکر مشغول بودند پس من نزول آن رحمت را پیش ایشان

و با ان قوم نشستم تا رسید بر ما و بر آن قوم فرود آمد پس این حدیث دلالت میکند بر کمال فضیلت

ذکر و حلقه ذکر [illegible] تا ہمت بر حاضر شدن در حلقه ذکر باحسن اراده و اخلاص

رغبت شود [illegible] بر طریق مبالغه چنانکه رسول علیه السلام از مجلس خود برخاست

در حلقه ذاکران رفتند و در رحمت با ایشان شریک شده با فضیلے که حضرت او را بود صلی

الله علیه وسلم پس حکم این نعمت مؤمن باید که در حاضر آمدن در حلقه ذکر مسارعت و

مبادرت نماید که مبادا چنین نعمت فوت شود و اگر بعجت حاضر شود باید که بدود سرعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس شتابی کرو طرف یاد اللہ کے معنی اسکے پس چلے جاؤ طرف ذکر

اللّٰهِ مِثَالُهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ يَعْنِي الْمَشْيَ

اللہ کے مثال اسکی فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس جب پہنچا ساتھ اسکے سعی کو یعنی چلنا

وَهٰكَذَا فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَامْضُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ

اور اسی طرح قرأت ابن مسعود کے رضی اللہ عنہ پس چلے جاؤ طرف ذکر اللہ کے اور تھا عبد اللہ

يَقُوْلُ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّهَا فَاسْعَوْا لَسَعَيْتُ حَتّٰى يَسْقُطَ رِدَائِيْ و نیز سعی سرعت

کہتے تھے اگر جانتا میں یہ کہ وہ لفظ فاسعوا ہے تو شتابی کرتا میں یہاں تک کہ گر پڑتی چادر میری

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ مَشْیًا فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ

پس شتابی کرو طرف یاد کی یعنی اسکے پس چلو طرف ذکر خدا کے

بِاَرْجُلِکُمْ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ بِقُلُوْبِکُمْ

ساتہ پاؤن اپنے کے پس شتابی کرو طرف ذکر خدا کے بساتہ دلون اپنے کے

پس ازین سعی باطن مراد ست اما در مشی سرعت چندان شرط نیست بلکہ ممنوع ست خواہ در نماز باشد یا در ذکر در مشارق مسطور ست۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْا

فرمایا ابوہریرہ نے راضی ہوا اللہ تعالی اسسے جب سنو تم اقامت نماز کو پس چلو

اِلَی الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَكْتُمْ

طرف نماز کے اور لازم پکڑو آرام اور وقار اور مت جلدی کرو پس جو پاؤ تم

فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا اما سعی باطن آنست کہ دل بر نیت عمل دوکان

پس نماز پڑہو اور جو فوت ہو تم سے پس پورا کرو۔

کہ مر باشند تا اگر بعذر در ظاہر عمل تقصیر افتد بدان سعی باطن کہ حسن نیت ست شاید

آید کما قال علیہ وآلہ السلام اِنَّ اَقْوَامًا خَلْفَنَا بِالْمَدِيْنَةِ

جب فرمایا حضرت نے آپپر اور انکی آل پر سلام تحقیق قوم پیچہے ہمارے مدینہ مین

مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ

نہین چلے ہم بیچ درہ پہاڑ کے اور نہ جنگل مین مگر اور وہ ہمارے ساتہ ہین روکا انکو عذر نے

پرسیدند یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایشان با ما چہ سبب یک شوند فرمود

حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ فَشَرِكُوْنَا بِحُسْنِ النِّيَّةِ۔

روکا ان کو عذر نے پس شریک ہو ہمارے ساتہ نیک نیت کے۔

و در خزانهٔ جلالی مسطور ست جماعتے که ذکر گویند اگر بحلقه بایستند و ذکر بگویند
جائز نیست و پسندیده بود و سنت ست اما جماعت که در حلقهٔ پیران ما منقول ست
در کثرت ذکر و شدت ضرب بسیار مدد و نافع ست و لیکن ایستاده گفتن نیز ذوقے دارد
اما عمل مشائخ بدین سنت درین وقت نیست الا که عامهٔ مومنان در شبهای ماه رمضان
بعد تراویح در مساجد ذکر ایستاده میگویند و نیز مسطور ست۔

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ
فرمایا پیغمبر نے انپر اور انکی آل پر سلام جب گزرو تم بیچ باغ بہشت کے
فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حَلْقَةُ الذَّاکِرِیْنَ
پس چرو تم کہا صحابہ نے اور کیا ہے باغ بہشت کا فرمایا حلقے ذکر کرنے والوں کے

و نیز در خزانهٔ جلالی مسطور ست که بیک حدیث دیگر در لفظ دلیل حلقهٔ ذکر نشستن پیدا
مینماید قَالَ عَلَیْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ اِنَّ لِلّٰهِ سَیَّارَةً مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ
فرمایا آنحضرت نے انپر اور انکی آل پر سلام تحقیق واسطے اللہ کے سیر کرنے والے ہیں فرشتوں سے
اِذَا مَرُّوْا بِحَلْقَةِ الذَّاکِرِیْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا
جب گزرتے ہیں بیچ حلقہ ذکر کرنیوالوں کے کہیں بعض انکے واسطے بعض کے بیٹھو پس جب دعا کرتا
الْقَوْمُ اٰمَنُوْا عَلٰی دُعَآئِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّوْا مَعَهُمْ حَتّٰی
قوم آمین کہو اوپر دعا انکی کے پس جب درود بھیجیں اوپر نبی کے درود بھیجو ساتھ انکے یہانتک
یَفْرُغُوْا ثُمَّ یَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ طُوْبٰی لِهٰٓؤُلَآءِ یَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ
کہ فارغ ہوویں پھر کہتے ہیں بعض انکے واسطے بعض کے خوشی ہو واسطے انکے اور پھرتے ہیں حالانکہ مغفرت کی گئی ہو واسطے انکے

و نیز مسطور ست که شیخ الاسلام امین الدین گازرونی رحمه الله تعالی در رسالهٔ خود
نبشته ست هر کس که ذکر میگوید اگر جماعتے اجلاس کنند که ذکر گویند فاضلتر باشد

ونیز مسطورست که خواجه جنید در کتاب نز بیاورده است که داود پیغامبر علیه السلام
پروردگار خودرا گفت که ذکر گویم هنا و شامًا پس گفت الا اذکرنی الا ذکر کر
در شب و روز ابراهیم علیه السلام از حق تعالی خواست و گفت الهی جماعتی انبیاگان خود پیدا
من فرست تا در حضور من ذکر تو گویند و من با ایشان ذکر تو گویم حق سبحانه تعالی
جمعی را از غیب فرستاد و در حضور او ذکر میگفتند ابراهیم علیه السلام با ایشان ذکر
حق تعالی میگفت و آورده اند که حضرت آدم صلواة الله وسلامه علیه از رنج برزلت
خود میگریست بعد از بشارت با مرزش باز در گریست فرمان آمد اکنون سبب
گریستن چیست حضرت آدم صلواة الله علیه گفت الهی آن جماعت که گرد عرش میدیدم
صف میکردند و ترا به تعظیم یاد میکردند از نظر غایب شدند و ایشان جماعتی
اند از فرشتگان پیش سر ورشیم کشیده گرد عرش میگردند هر یکی دست دیگری
گرفته با واز بلند میگویند سبحان ملکنا و انت حسبنا چون پرده از پیش
چشم آدم علیه السلام برداشتند نظر او بر ایشان افتاد و آنگاه از گریه باز ایستاد و تسکین یافت

فصل نوزدهم در بیان طریق مخصوص است بدین فریق در ذکر و اشغال

باید دانست که طریق پیران خاندان چشتیه کثر الله امثالهم آن است که ذکر جهر
بد و وقت بعد نماز شام و بعد نماز بامداد ذکر جهر بلند گویند و از حضرت کردگار
دیدار پاک او جویند پس وهم الذین فی صلوتهم قال الله تعالی
اور وہ لوگ ہیں کہ صبح و شام اپنی نمازوں میں لگے رہتے ہیں یا اللہ تعالی نے
یدعون ربهم بالغداوة والعشی یریدون وجهه و در معنی صبح و
پکارتے ہیں رب اپنے کو صبح کو اور شام کو ارادہ کرتے ہیں ذات اس کی کا تسبیح کرو اس کی
بکرة و اصیلا و در مدارک مسطور است بکرة اول النهار و اصیلا آخره

صبح اور شام یعنی شروع دن اور پچھلا آخر دن سے اور خاص کی گئی

النهار وخصا بالذكر لان ملائكة الليل والنهار يجتمعون فيهما

دونو وقت ساتھ ذکر کے واسطے اسکے کہ فرشتے راتکے اور دن کے اکٹھے ہوتے ہیں بیچ اسکے

اما آنچہ ایں خواجہ گفتہ بعد نماز مغرب ذکر گویند طریق آن است کہ بجلسہ مذکور مربع نشینند
و ابتدا از ذکر نفی و اثبات کنند و بسیار ضرب چندان گویند کہ نفی خطرات غیر سبحانی
حاصل آید بعد آن بدو ضرب گویند تا آنکہ غیر حق سبحانہ و تعالے را در دل جا نماند

التوجه الى الله والاعراض عما سوى الله ـ

منہ لانا اللہ کیطرف اور منہ پھیرنا اُس چیز سے کہ سوا ہے اللہ کے ـ

تا ہم و کمال دست دہد آنگاہ اسم ذات گویند و بسیار گویند تا آنکہ حرارت آن
باقی ماند و ہیچ ملوثات را از دل دور گرداند و طریق ذکر بعد نماز بامداد آن است
کہ بجلسہ مذکور بنشینند و آغاز کلمہ سبحان اللہ کنند سی و سہ کرت یا بیست
و یک زمان بگویند بعد از آن الحمد للہ سی و سہ کرت بعد از آن لا الہ الا اللہ
بسیار ضرب بعد از آن اللہ اکبر اگرچہ در حدیث آمدہ است لا یضرک بایہن بدأت
و اسم … در حدیث بدین ترتیب ذکر شدہ است و عمل ذاکران ہم برین ترتیب است
و اگر ترتیب نگویند ہیچ در فضل ذکر نقصان نبود و دار جعی زبان ندارد اما رعایت
ترتیب را امر … مسنون شمارد و مشارق مسطور است ـ

عن سمرة بن جندب رضى الله عنه احب الكلام الى الله اربع

سمرہ بیٹے جندب کے سے راضی ہو اللہ اس سے زیادہ پیارا کلام بیچ اللہ کیطرف چار

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر لا يضرك

سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں نقصان کرتا تجکو

یا ایمن بل آت فی شرحه من هذه الکلمات احب الی الله

جو شنا انہیں پہلے پڑھو تو اسکے بیان میں سایۃ ان کلمون کے پیارا تر اللہ کی طرف

انه اريد زيادة فضلها الحديث يتضمن الترغيب في

جو فرمایا ہو یہ ہے کہ ارادہ کیا گیا ہو زیادتی بزرگی ان کلموں کی حدیث شامل ہے رغبت دینے

المواظبة على كلمة التسبيح التي خفيفة على اللسان ثقيلة في الميزان

میں ہمیشگی کے اوپر کلمہ تسبیح کے جو ہلکا ہے اوپر زبان کے بھاری ہو ترازو میں

پس چون ہر یکی ازین اذکار سی سہ کرت بگوید بعد آن شغل باطن را بجہر کشد

و دم را مقصدی جہر گرد و بعدہ اسم ذات بگوید و بسیار بگوید چنانکہ ہر بار مو بر تن

زبان گردد و شما تسبیح نیز از رسول علیہ و آلہ السلام منقولست کہ رسول علیہ و آلہ

السلام مر فاطمہ را رضی اللہ عنہا چنین فرمودہ ست و در مشارق مسطور ست

قال علي كرم الله وجهه الا اخبرك ما هو خير لك منه

فرمایا علی نے بزرگی کی اللہ نے انکی ذات کیا نہ خبر دوں تجھکو کہ کیا چیز کہ وہ بہتر ہے تجھکو اس سے

تسبحين الله ثلثا وثلثين وتحمدين الله ثلثا وثلثين

تسبیح کر اللہ کو تینتیس بار اور حمد کر اللہ کو تین اوپر تیس بار

وتكبرين الله اربعا وثلثين قالت فاطمة رضي الله عنها حين سالته

اور بڑائی کر اللہ کو چونتیس بار کہا اسکو حضرت فاطمہ کو راضی ہے اللہ ان سے جب مانگا

خادما في شرحه اختار النبي صلى الله عليه وسلم لابنته

بی بی صاحبہ نے حضرت سے خادم کام کیواسطے اسکی بیان میں ہے کہ پسند کیا پیغمبر نے درود اللہ انپر اور انکی آل پر سلام

ما اختار لنفسه وارشدها الى ارشد الاذكار وقال عليه والسلام

اپنی بیٹی کیواسطے جو پسند کیا اپنے واسطے اور ارشاد کیا انکو طرف راہ بہتر زیادہ ذکر کرنے اور فرمایا اوپر اور انکی آل کے سلام

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ
دو کلمے ہیں کہ ہلکے ہیں زبان پر بھاری ہیں ترازو میں پیارے
إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ
طرف رحمن کے وہ یہ ہیں پاک ہے اللہ اور پاکی کرتا ہوں ساتھ حمد اسکی کے پاک ہے اللہ بڑا
اما از شمار مذکور کم نکنند و ہر چند بیشتر بگوید بہتر باشد و در خبرا نہ چنانچہ آوردہ است
قَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً
فرمایا حضرت نے اوپر ان کے اور آل پر سلام جو تسبیح کرے اللہ کو سو مرتبہ صبح کو یعنی سبحان اللہ کہے
بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ
اور سو بار شام کو ہوا ثواب مانند اسکے حج کیا سو حج اور جو حمد کرے اللہ کی سو بار صبح کو
وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ مِائَةَ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ
اور سو بار شام کو یعنی الحمد للہ کہے ہوگا مانند اسکے سواری دی سو اونٹ اللہ کی راہ میں اور
هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ
جسنے لا الہ الا اللہ کہا سو مرتبہ صبح کو اور سو مرتبہ شام کو ہوگا مانند اسکے کہ آزاد کیا
مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ
سو بردے اولاد حضرت اسمٰعیل سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو مرتبہ صبح کو
وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا
اور سو مرتبہ شام کو نہیں آدمی گا تسبیح اسدن کے کوئی فضل اس چیز سے کہ آیا مگر
مَنْ قَالَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ در مشارق مسطور ست قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
جسنے کہا یہ کلمہ یا زیادہ کیا اوپر اسکے کہ کہا حضرت نے اوپر سلام
لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

البتہ اگر کہو نہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر

أحب إليّ مما طلعت عليه الشمس در شرح آوردہ است

محبوب تر ہے میری طرف اس چیز سے طلوع ہوا اوپر اسکے سورج

قال بعض المحققين التسبيح تنزيه الله من السوء وانما

کہا بعض محققوں نے تسبیح کے معنے دور کرنا ذات پاک اللہ کا برائی سے اور سوائے اسکے نہیں

يكون أحب إليه مما سوى الله لاشتمال هذا على هذا

ہوئی ہے محبوب تر اسکی طرف اس چیز سے کہ سوائے اللہ کے ہو واسطے شامل ہونے اسکے اوپر اس

معنى التطهير در مشارق مسطور است عن أبي ذر رضي الله عنه

معنے پاکیزگی کے حضرت ابی ذر سے روایت ہے رضی اللہ عنہ

ما اصطفى الله لملائكته أو لعباده سبحان الله وبحمده

جو چیز پسند کیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنے کے یا واسطے بندوں اپنے کے کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے

قال سئل أي الكلام أفضل.

کہا اسنے جب سوال کیا گیا کون سا کلام افضل ہے —

یعنی رسول خدا علیہ وآلہ السلام بہترین کلام آنست کہ گزیدہ است حق تعالی

آنرا برائے فرشتگان خود یا برائے بندگان خود این شک راوی است آن کلام بہترین

سبحان الله وبحمده است و این حدیث آنرا کہ پیغمبر گفتہ کہ این کلام

کلام بہتر و بزرگ است در شرح مشارق از مصابیح آوردہ است قال علیه السلام

أفضل الكلام أربع سبحان الله والحمد لله ولا إله

افضل کلام چار ہیں کلمہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ

إلا الله والله أكبر وقال عليه وآله السلام أحب الكلام إلى الله

اور فرمایا اوپر اونکے اور اونکی آل کے سلام بہت زیادہ کلام اللہ کی طرف
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ در مشارق مسطورست مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ
کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ سے جس نے کہا جب صبح ہو
وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ
اور جب شام ہو سبحان اللہ وبحمدہ سو مرتبہ نہ آوے گا کوئی دن قیامت
الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ
کے ساتھ افضل اسچیز کے کہ آیا مگر ایک کوئی کہ کہا مانند اسچیز کے کہ کہا یا زیادہ کیا اوپر
وَفِيْ شَرْحِهٖ قَالَ الْمُطَرِّزِيُّ سُبْحَانَ عَلَمُ التَّسْبِيْحِ لَا يَتَصَرَّفُ
اسکے اور بیچ شرح اسکی کے کہا مطرزی نے کلمہ سبحان علم تسبیح کا ہے نہیں منصرف ہوتا
مَنْصُوْبٌ عَلَى الْمَصْدَرِ وَقَوْلُهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مَعْنَاهُ سَبَّحْتُهٗ
نصب کیا گیا اوپر مصدر کے اور قول انکا سبحان اللہ وبحمدہ معنی اسکے تسبیح کی میں نے
بِجَمِيْعِ اٰلَائِهٖ وَبِحَمْدِهٖ سَبَّحْتُهٗ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ سَبَّحْتُهٗ بِحَمْدِهٖ
اسکی ساتھ تمام نعمتوں کے اور ساتھ حمد اسکی کے تسبیح کی میں نے اور کہا گیا معنے اوسکے تسبیح کی میں نے اسکی
كَاَنَّهٗ يَذْهَبُ اِلٰى اَنَّ الْوَاوَ صِلَةٌ اَلْحَدِيْثُ يُحَرِّضُ الْاِنْسَانَ
ساتھ حمد اسکی کی گویا کہ وہ جاتا ہے طرف اسکے کہ واو صلہ کا ہے حدیث رغبت دلاتی ہے آدمی کو
عَلَى التَّسْبِيْحِ عِنْدَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ بِاَنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِمَا
اوپر تسبیح کے نزدیک ان دو وقتوں کیواسطے اسکے کہ ذکر اللہ تعالے کا ان دو وقتوں میں
اَفْضَلُ لِفَضْلِهِمَا عَلٰى سَائِرِ الْاَوْقَاتِ در مدارک مسطورست قَالَ اللّٰهُ
افضل ہے واسطے بزرگی انکی کے اوپر تمام وقتوں کے فرمایا اللہ تعالے نے
تَعَالٰى اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

سے یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت اور تسبیح کرو اوسکی صبح اور شام

وَالْفِعْلَانِ أَيْ اُذْكُرُوا اللّٰهَ وَسَبِّحُوهُ مُوَجَّهَانِ اِلَى الْبُكْرَةِ

اور دونوں فعل اے یاد کرو اللہ کو اور تسبیح کرو اوسکی متوجہ کئے گئے طرف صبح

وَالْاَصِيلِ كَقَوْلِكَ صُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالتَّسْبِيحُ مِنْ جُمْلَةِ الذِّكْرِ

اور شام کے جیسا کہنا تیرا روزہ رکھ دن جمعہ کے اور تسبیح تمام ذکر سے ہے

وَاِنَّمَا اخْتُصَّ مِنْ بَيْنِ الْاَنْوَاعِ اخْتِصَاصَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ

اور سوا اسکے نہیں خاص کیا درمیان قسموں اسکے کے مثل خاص ہونے جبرئیل اور میکائیل کے

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِنْ بَيْنِ الْمَلٰئِكَةِ اِبَانَةً لِفَضْلِهِ عَلٰى سَائِرِ الْاَذْكَارِ

اوپر اونکے سلام درمیان فرشتوں کے سے واسطے جدا کرنے بزرگی تسبیح کی اوپر تمام ذکروں

لِاَنَّ مَعْنَاهُ تَنْزِيهُ ذَاتِهِ عَمَّا لَا يَجُوزُ عَلَيْهِ مِنَ الصِّفَاتِ

کے واسطے اسکے کہ معنی اوسکے ستھرائی بیان کرنا اسکے ذات کا اس چیز سے نہیں روا ہے اوپر اوسکے

ونیز مسطور ست ذکر الکثیر اَثْنُوا عَلَيْهِ بِضُرُوبِ الثَّنَاءِ وَاَكْثِرُوا ذٰلِكَ

صفات سے - یاد کرنا بہت ستایش کرو اوپر اوسکے ساتھ ہر طرح کی تعریف کے اور زیادہ کرو اس سے

نقل است کہ رسول علیہ وآلہ السلام فرمود مر یاران را کہ بگیرید برای خود سپر گفتند

از برای دشمنان فرمود نہ از برای آتش دوزخ گفتند سپر آتش دوزخ چیست

گفت سبحان اللہ والحمد للہ الی آخرہ وہر کہ بگوید بعد از فریضہ سی و سہ کرت

سبحان اللہ سی و سہ کرت الحمد للہ سی و چہار کرت اللہ اکبر ہرگز خوار نگردد و بے قدر

نشود از بے قدری و فرومایگی دنیا و آخرت ایمن باشد و در مشارق مسطور است

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ

کعب بیٹے عجرہ سے پیچھے آنیوالے ہیں نہیں محروم ہوتا ذکر کرنیوالا اوسکا یا ذکر کرنیوالا اوسکا پیچھے ہر

صلوة ثلث و ثلثون تسبيحة و ثلث و ثلثون تحميدة واكبر

ایک نماز کے تینتیس بار سبحان الله اور تینتیس بار الحمد لله اور

و ثلثون تكبيرة در شرح گفته است رسول علیه و اله السلام خبر داد که

اور چونتیس بار الله اکبر

قال ابن اذکار و فاعل آن خائب نگردد و خاب الرجل يخيب خيبة

نہیں رہا ہوا مرد بے مراد ہوتا ہے بے مراد ہوئے کہ جب نہ پہنچا اوسکو کہ طلب کیا

اذا لم ينل ما طلب و آنکه معقبات نام کرده از انکه این کلمات باز میگردند

مرة بعد مرة في كل صلوة و كل من عمل عملا مرة

ایک مرتبہ پیچھے ایک مرتبہ کے بیچ ہر ایک نماز کے اور جس شخص نے عمل کیا عمل کرنا ایک بار

ثم عاد اليه فقد عقب فهذه اذكار تخلف اعقاب الصلوة

پھر دوہرایا اوسکو سبب تحقیق ایک کے پیچھے ایک آیا پس یہ ذکر ہیں جانشیں ہوتی پیچھے نماز کے

و رسول علیه و آله السلام فرمود هر که صد کرت بگوید سبحان الله الی آخره

جزای آزاد کردن ده برده در راه خدا تعالی یابد

قال عليه و اله السلام من قال سبحان الله والحمد لله مائة

کہا اونے اور اوسکی آل پر جسنے کہا کہ سبحان الله اور الحمد لله سو ۱۰۰

مرة خير له من عشر رقاب يعتقها

مرتبہ بہتر ہے اوسکو دس بردہ سے کہ آزاد کرے اوسکو ـ

پس انکه رسول علیه السلام بر صد کرت تسبیح ثواب آزادی ده برده فرمودند

بر حکم قیاس بر دو وجه متوجه میشود یکی آنکه اگر کسی ده کرت تسبیح گوید ثواب

آزادی یک برده یابد یعنی ثواب یک برده بده کرت تسبیح گفتن و اگر نسبت

کرت گوید ثواب آزادی دو بردہ یابد ہمچنین تا دو صد و بیشتر وجہ دوم
آن ست شاید ہمین عدد کامل شامل این اجر است اگر ناقص ازان باشد
در اجر نقصان پذیرد پس بہر ینوجہ باید کہ طالب اجر کامل ضد کرت بتمام سیالیے
مرتبہ گوید تا صواب آزادی دہ بردہ یابد و ذکر بحلقہ گفتن از رسول علیہ وآلہ
السلام آمدہ ست اِنَّهُ كَانَ يَجْهَرُ مَعَ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى
بیہ کہ وہ تھے جہر کرتے تھے صحابہ کے ساتھ راضی ہوا اللہ تعالے
عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ بِالْاَذْكَارِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ
اُنپر سب سے ساتھ ذکرونکے اور لا الہ الا اللہ کے اور سبحان اللہ کے پیچھے نماز کے
و نیز حق سبحانہ تعالے فرمود کہ اگر یاد کند بندہ من در جی یاد کنم من کہ پروردگار اویم
اور اور جمعے بہتر ازان فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ
پس اگر یاد کرتا ہی مجھکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اسکو اپنے جی مین
وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُ
اور اگر یاد کرتا ہی مجکو بیچ جماعت کے یاد کرتا ہون اسکو بیچ جماعت کے بہتر ہی اس سے
و در خزانہ جلالی آوردہ است قَالَ ثَوْبَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ
کہا ثوبان نے راضی ہوا اللہ اس سے جب اترا قول
تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ
اللہ تعالے کا جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا کے
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ
درود اللہ کا اونپر اور اونکی آل پر اور سلام بیچ بعضے سفرون انکے کے پس کہا اونکے یارون نے
لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ لِسَانٌ ذَاكِرٌ

اگر جانتے ہم کونسا مال بہتر ہو پس اختیار کرتے ہم اسکو پس فرمایا افضل اس مال کا زبان ذاکر ہے ۔

وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ وَأَيْضًا سُئِلَ

اور دل شکر کرنیوالا ہے اور جورو کہ مدد کرے اسکو اوپر ایمان اسکے کے اور سوال کیے گئے

عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا

حضرت اوپر انکے سلام اور انکی آل کے کونسا عملوں میں افضل عمل ہے فرمایا یہ کہ جدا کرے تو دنیا سے

وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى ذِكْرُ اللِّسَانِ الْكَامِلِ

اور زبان تیری تر ہووے یاد اللہ تعالے کی سے ذکر زبان کا جو کامل ہے

الذِّكْرُ الْجَهْرُ لِأَنَّ الْخَفِيَّ فِيهِ شُبْهَةُ الْعَدَمِ وَالنَّفْسُ

ذکر ظاہر ہے اسواسطے کہ پوشیدہ ذکر میں شبہ نہونے کا ہے اور نفس

تَسْتَيْقِظُ بِالذِّكْرِ الْجَهْرِ لِنُزُولِ الرَّحْمَةِ وَإِذَا سَمِعَهُ مُؤْمِنٌ

بیدار ہوتا ہے ساتھ ذکر جہر کے واسطے اترنے رحمت کے اور جب سنے اسکو مسلمان

آخَرُ وَجِلَ قَلْبُهُ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي مَدْحِ الْمُؤْمِنِينَ

دوسرا ڈر جاوے دل اوسکا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے بیچ تعریف مسلمانوں کے

إِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَبِهِ يَحْصُلُ إِزَالَةُ الْغَفْلَةِ

جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہیں دل انکے اور ساتھ اسکے حاصل ہوتا ہے دور ہونا غفلت کا

عَنِ النَّفْسِ وَتَحْرِيضُ النَّاسِ عَلَى أَفْضَلِ الْعِبَادَاتِ وَهُوَ ذِكْرُ اللهِ

نفس سے اور رغبت دلانا لوگونکا اوپر افضل عبادات کے اور وہ یاد اللہ بڑے کی ہے ۔

أَكْبَرُ وَقَالَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ

فرمایا حضرت نے درود اللہ کا اوپر اور انکی آل کے سلام قسم ہے اس اللہ کی کہ جان میری ہاتھ میں انکی

أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ أَوْ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

ایسے نہیں مسلمان ہوتا ایک تم میں یہانتک کہ دوست رکھے اپنے ہمسایہ کے واسطے یا بھائی کے واسطے جو دوست رکھتا ہے اپنی ذات کے واسطے
و این ذکر گفتن آن جملهٔ معمول است مریدی را بے صحبت مرشد کامل بهتر نبود پس باید
که در دائرهٔ مرشد حاضر شود و با او گوید و سالها در متابعت و خدمت او باشد
با صاحب استقامت گردد و اگر از خدمت مرشد پیش از وقت طعام در وقت شیر
خوارگی جدا شود هلاک گردد و از آمیزش محترز باشد و اگر از ذکر دائره بضرورت
جدی خواهد که تنها بگوید و اگر بفضل حق تعالی استقلال بکمال رسیده باشد دیگر
آنرا اگر تحریص کند و برای ذکر طلبد بهتر باشد اما این معنی را اجازت مرشد شرط است
که مرید را در ابتدا امر ذکر جهر نافع تر از خفی است و باید دانست که حاضر شدن در دایرهٔ ذکر
افضل است از عبادت هزار سال در مفتاح الجنان آورده است که رسول صلی الله علیه وآله السلام
مر ابوذر رضی الله عنه را فرمود نشستن تو ساعتی نزدیک خلقی که ذکر حق تعالی میگویند از عبادت
هزار سال بهتر است و مومن چون بنشیند نزدیک قومی که ذکر خدا تعالی گویند بخشاید خدای
تعالی برآن مومن در ہاے رحمت و تحیرازان مگر آنکه حق تعالی همه را بیامرزد و پس منادی ندا
کنند که قلها از سر گیرید بدرستیکه بیامرزیدیم همه گناهان شما را در دایرهٔ ذاکران هم
دائره که هست این فضل وارد علی الخصوص در مجلس مرشد کامل حاضر آمدن از تفرقا
ایمن بود لست و حالت که در حضور مرشد دست دهد در خلوت نباشد سرے اینهمی
بینش اهل صحبت ظاهر است و انوار صحبت در نظر ایشان مستور نیست و مشارق
سطور است. مِنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى

روایت ہے حنظلہ اسیدی سے رحم کرے اوس کو اللہ تعالے

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ اَوْ فِيْ
قسم ہے اللہ تعالی کی جو جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے اگر ہمیشگی کرو تم اوپر اوس چیز کے کہ ہوتے ہو تم نزدیک میرے یا

الذکر لصافحتکم الملائکة علی فرشکم وفی

بیچ ذکر کے البتہ مصافحہ کریں تم سے فرشتے اوپر بچھونوں تمہارے کے اور بیچ

طرقکم ولکن یا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرات

راہوں تمہارے کے ولیکن ای حنظلہ ایک دم اور ایک دم تین بار فرمایا

حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ روایت کرد کہ روزی من و حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
بر رسول علیہ وآلہ السلام آمدیم و من گفتم کہ یا رسول اللہ حنظلہ اسیدی منافق شد
رسول علیہ وآلہ السلام فرمود از چہ می گوئی گفتم یا رسول اللہ با نزدیک
تو می باشیم و تو ما را از بہشت و دوزخ خبر میدہی چنانکہ آنرا بچشم خود
می بینیم باز چون از مجلس تو بیرون می آئیم و با زن و فرزند اختلاطی پیدا میشود
و بکسب کار و بار می افتد آنہمہ فراموش می شود و بیشتری ازان از یاد میرود
رسول علیہ وآلہ السلام فرمود والذی نفسی بیدہ الحدیث یعنی باری
آن کہ سوگند بخدا ایکہ جان محمد در قبض و تصرف اوست اگر ہمیشہ باشید بر صفتیکہ
می باشید نزدیک من و ہمیشہ باشید در یاد خدا تعالی ہر آئینہ مصافحہ کنند با شما
فرشتگان بر بسترہای شما و در راہہای شما ولکن یا حنظلہ ساعتی در ذکر خدا باید
بود و ساعتی در اصلاح امور دنیاوی لفظ ساعة سہ کرت فرمود لیکن از آنچہ
حنظلہ اسیدی رضی اللہ تعالی عنہ پیش رسول علیہ وآلہ السلام التماس کرد معلوم میشود
کہ جمعیت بکمال حضور در حضرت پیر کامل و مرشد عالی حاصل میباید و آنچہ رسول علیہ
وآلہ السلام در جواب او فرمود اشارتیست بر ضعف انسانی و موانع نفسانی
کہ در کار دین بدوام بدین خلقت ضعیف قیام نمودن دشوار است و باید دانست کہ
فواید صحبت بسیار است و با یکدیگر دوستی کردن خالصاً للہ عین کار است مثنوی

سبعة يظلهم الله تعالى في ظله يوم لا ظل الا ظله امام عادل
سات شخص ہین سایہ دیگا اونکو اللہ تعالے اپنے سایہ مین اوسدن کہ نہین سایہ مگر سایہ اوسکا امام عدل کرنیوالا
وشاب نشاء في عبادة الله ورجل قلبه معلق في المساجد ورجلان
اور جوان کہ پیدا ہوا بیچ عبادت اللہ کے اور ایک مرد ہے کہ دل اسکا مسجدونمین لگا ہوا ہے اور دو مرد
تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة
ہین کہ دوستی کرتے ہین راہ اللہ مین جمع ہوتے ہین اوپر اسکے اور جدا ہوتے ہین اوپر اوسیکے اور ایک مرد کہ بلایا اسکو عورت
ذات منصب وجمال فقال اني اخاف الله ورجل تصدق
صاحب مرتبہ اور جمال نے پس کہا مین ڈرتا ہون اللہ سے اور ایک مرد کہ صدقہ کیا
صدقة فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل
ایک صدقہ پس چھپایا اسکو یہانتک کہ نجانا بائین ہاتھ اوسکے نے کہ کیا خرچ کیا داہنے اسکے نے
ذكر الله خاليا ففاضت عيناه وفي شرح قوله يظلهم
اور ایک مرد کہ یاد کیا اللہ کو خالی ہو کر پس بہین آنکھین اوسکی اور اسکی شرح مین فرمانا اونکا سایہ دیگا انکو
الله في ظله ان يدخله في ظل رحمته ورعايته وقيل المراد
اللہ اپنے سایہ مین یہ کہ داخل کریگا بیچ سایہ رحمت اپنی کے اور رعایت اپنی کے اور کہا گیا مراد
منه ظل العرش وهذه الاصناف انما خصهم الله تعالى
اس سے سایہ عرش کا اور یہ قسمین سوا اسکے نہین کہ خاص کیا اونکو اللہ تعالے نے
بهذه الكرامة لاختصاصهم بالاعمال الشاقة
ساتھ اس کرامت کے واسطے اختصاص اونکے کے ساتھ اعمالون سخت کے۔
تكليف النفس على خلاف الهوى وانيس الواعظين وبيان قوله تعالى
تکلیف دینی نفس کو برعکس خواہش کے

رُجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ

دو مرد محبت کرتے ہیں بیچ اللہ کے جمع ہوئے اوپر اوسکے اور جدی ہوئے اوپر اوسکے

مسطور است کہ حق سبحانہ و تعالے مر پیغامبر علیہ وآلہ السلام را گفت ۔

وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ ۔ در اداب المریدین مسطور است قَالَ النَّبِيُّ

واجب ہوئی محبت میری واسطے محبت کرنیوالونکی بیچ راہ اللہ کے ۔ فرمایا پیغمبر نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَزَاوِرِينَ

درود اللہ کا اوپر انکے اور آل انکی کی تحقیق اللہ فرماتا ہی ثابت ہوی محبت میری واسطے محبت کرنے والونکے بیچ راہ میری اور زیارت کرنیوالے

نیز در انیس الواعظین مسطور است کہ حسین گفت علیہ السلام بریدن از فاسق قربت است

در حضرت الٰہی وقال علیہ وآلہ السلام فِرَّ مِنْهُمْ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ

اور فرمایا پیغمبر نے اوپر انکے اور آل انکی کی سلام بھاگ اونسے اوس طرح بھاگنا تیرا شیر سے

یعنی از ابنای دنیا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَفِرُّوا إِلَى اللّٰهِ

فرمایا اللہ تعالے نے پس بھاگو اللہ کیطرف

پس آنکہ بسوی مولے رفتن و گریختن و بحبل اللہ آویختن است والی ہیچ کار نیست

و بکدام راہ جز بریدن از اہل دنیا و پیوستن با اہل اللہ دست بشود

ز دنیا و اہل آن چون تیر بگریز		چو بگریزی بدرو لیثی بیاویز

نیز در انیس الواعظین مسطور است بدانکہ ای مومن دوستی برای خدا آن باشد کہ

در وطمع دینی و دنیاوی نباشد چنانکہ بر پیر دوستان و پس در صحبت و خدمت پیر و مرشد

بودن با کمال محبت شرط استفادہ است اگر نقد محبت در عقد ندارشتہ باشد

در تاویل افعال و اعمال از عاجز آید و از مقصود باز ماند و مر مصاحب این نوع کمتر رفیق

امام شد آن طالبان خدا را و مرید را سر او دست و از نفحہ ای افادہ ...

صلے اللہ تعالے علیہ و آلہ السلام فرمود۔

اَکْثِرُوْا مِنَ الْاِخْوَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِ

بہتایت کرو بہائیوں سے پس تحقیق اللہ حیا کرنے والا کریم ہے شرماتا ہے

اَنْ یُعَذِّبَ عَبْدَہٗ بَیْنَ اِخْوَانِہٖ واینمعنی باہل تواضع مخصوص است نقل

یہ کہ عذاب کرے بندیکو درمیان بہائیون او بسکے کے۔

ست کہ مہتر عیسے را علیہ السلام پرسیدند کہ چندین سیاحت چیست گفت باشد کہ آنجا قدم دوستے از دوستان خدا افتادہ باشد سجدہ گاہ من شود تا آنخاک شفیع وقت من گردد۔

یقین میدان کہ شیران شکارے	درین رہ خواستند از مور یارے
گرچہ غافل برین عمل خندد	لیک عاقل جز این نہ پسندد

در ذکر ترک بعضے درویشان کہ در دائرہ حضرت پیردستگیر متع اللہ المسلمین بطول بقایہ حاضر آمدند وبحضرت ایشان پیوستند

اما حضرت پیردستگیر اول در تحصیل علم بودند بعد آن چند سال در ترکش بندے گزرانیدند و ترک مرا ایشان نیز ہم در ترکش بندی میسر شد و دوازدہ سال در ابتدای حال در خدمت پیردستگیر خود بودند چون از جونپور پرنور درین ولایت رسیدند بیشترے از خواص وعوام خلق بطلب ارادہ مے آمدند حضرت ایشان میفرمودند کہ باسوختگان کسے بپیوندد کہ سوختہ باشد و در ارادت من کسی در آید کہ زن را بیوہ و فرزندان را یتیم کردہ بیاید تا چنان بود کہ بسیار انراز طالبان حق بشنیدن نام و کلام حضرت ایشان ترک میسر شد و مستی پدید آمد و سر کرا ارادت ایشان بحکم سعادت ازلی نصیب شد ہر قدر استعداد و قابلیت خود از تاثیرات برکات نا متناہی بہرہ مند گشتہ و ہر کہ بتوجہ تام و بصدق اہتمام در حلقہ ذکر ایشان

حاضر شد دیگر التفات بکونین نکرد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
یہ فضل خدا ہی دیتا ہے اس کو جس کو
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اولا بسعادت تربیت رسیدند و بشرف بیعت
چاہیے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے۔

و تلقین مشرف شدند و برکت خدمت و صحبت دریافتند سید السادات منبع العبادات
میران سید مسعود بن بندگی میران سید جمال الدین سرسی ایشان در مکہ
بودند و رسول علیہ و آلہ السلام ایشان را در خواب فرمود و بدین دولت راہ نمودند
چون درین ولایت رسیدند بر حکم فرمان عالی شان نعمت صحبت وحضت دریافتند و میران
سید فرید ہم ازان فرقہ بودند در آغاز جوانی کار خیر نوشته بود کہ در ارادت
در آمدند و از برکت تاثیر قبول حضرت ایشان بمجرد در آمدن در حلقہ
دردلیشان جذبہ پیدا شد چنانکہ خبر از عالم و از خود نبود گاہ در ملامت
و گاہ در سلامت مے افتاد و از تاثیر صحبت این سید بسیار آنرا جذبہ پدید آمد

شیخ بھورہ

بوسیلۂ ایشان بخدمت رسید۔

شیخ احمد الاجود

مرید سید فرید بود حالتے خوب داشت اما آنکہ در آغاز بشرف خدمت رسیدند و بایشان صحبت داشتند۔

شیخ بہاء الدین قریشی و شیخ یوسف افغان

ایشان پیش از ہمہ یاران بخدمت پیوستند و ترک عجب میسر شد سالہا آب کشی و ہیزم کشی کردند
سبقت پیوند ایشان داشتند اما ذکر سادات را از راہ تبرک و تعظیم تقدیم داده شد
و شیخ فرید شیخزادہ فرزند مخدوم شیخ فرید الحق والشرع والدین سالہا
بسیار خدمتہا بیشمار بجا آوردہ۔۔۔

و شیخ منجهن کولوے

و سید عبد الکریم و میان تاج خان سنبهلے ایشان در یکوقت متفقا میبودند و شیخ یوسف بینی مرد عجب صاحب جذب بود از بسیاران نسبت داشته و بخدمت پیوسته و برکات تربیت یافته و خدمت شیخ المشائخ شیخ

عبد الرزاق میرٹھے

و شیخ نصرت خالی نیز از میرٹھ بود و شیخ عبد الرزاق عجب مستی داشته علم و جاه و شیخزادگی گذاشته و هوای خود را ابله کرده مشقتهای بسیار ظاهری و باطنی در مستی و هوشیاری بجا آورده با آنکه تنے ضعیف و طبعے لطیف داشته رنجها ظاهری در بدایت میکشید و بیشترے این بیت در انحال بر زبان آورد ع

عشق شاه است و دلم تخت ولایت بدنم + گر نه فرمانش برم لایق گردن زدنم

چند کرت در جونپور همراه حضرت پیر دستگیر رسیده و از حضرت سید بهان شفقتے بسیار بود و هم در خدمت برحمت حق پیوسته در خندیدن جان پاک از کالبد بیرون رفته

و شیخ بایزید میرٹھی باخلاص تمام و صدق وافر بخدمت رسیده و نعمت تربیت و تلقین یافته علم با کمال و عقل با اسد با جمال در صدق چون صدیق اکبر و در مسند تحقیق برتر۔

شیخ خواجه افغان بشرف ارادت رسیده عجب حالے پیدا شده و ترک عجب دست داد و از خدمت و صحبت بهره مند شده و انواع خدمت بجا آورده و به خلعت خاص تشریف یافته۔

و بنده یعنی مولف این رساله شیخ اله بخش بن شیخ بدن از گنگوه بخدمت رسیده حضرت شیخ المشائخ شیخ عبد الرزاق میرٹھی برادر حقیقی این فقیر بودند

بعد وفات ایشان بنده بخدمت رسیده در آغاز بلوغ بیقراری عجب پدید آمد
و سیرے از جان و جهان روے نمود ـ
شیخ شمس میر بھٹی و این بنده و شیخ بھوره افغان و خواجه خضر
کرمانی و شیخ الهدایه دهقان در یکوقت خدمت میکردند ـ
شیخ کمال فرزند شیخ جمال کولوے و ملک محمد از پلکهه بخدمت رسیده
و نعمت تربیت و تلقین دریافتند ـ ترکش بندی گذاشته و کار روزگار
دنیاوے آنچه داشتند همه برهم زدند و ترک عجب میسر شد ـ
و شیخ نظام از دلیپور بشرف خدمت رسیده و نعمت خلعت یافته
و شیخ نور محمد گجراتے از گجرات ـ
و شیخ نور الدین کشمیری از کشمیر در یک وقت بخدمت رسیدند ـ
و شیخ علاء الدین الحاجی الحرمین فراغ دنیاوے داشته و
خدمت مخلوق گذاشته ترک عجب میسر آمد سفر مکه کرده و مناسک حج و زیارت
رسول علیه و آله السلام بجا آورده سالها در خدمت گزرانیده و از یاران پیشینه
بودند و سفته جلال و جمال با استقلال کشیده در شیخ حضور و دوریده و جفا

تنبیه و تربیت بسیار کشید و بشیری میگفت	ایضاً جانے دارم که بار عشق کشد
تا در سر کار ربت نشود نگریزم و گاه میگفت	رباعی هر رنج که از تو آید به جان بکشد
حقا که عزیز است چو احسان بر دل	تو تقصیر مکن در ستم من چون شمع
بارے که برکشید نتوان بر دل	و یاران و فرزندان حضرت مخدوم ما

دامت برکاته ترتیب دولت یا بسے چند کس باشند کم و بیش والله اعلم از مرد و
زن که طالب حق در رسیدند و بشرف تربیت مشرف شدند اما قریب

چهل کس صاحب حال و تارکان فارغ البال که اَلَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا در شان ایشان ست وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ
اور مت ہانکدے اونکو جو پکارتے ہیں رب اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہیں اسکی ذات۔
در وصف آن درویشان ست و از یاران پیشینه و مقربان دیرینه سابق در ایام تنہائی یارے صادق و برادر شیاے شیخ الاسلام۔
شیخ سعید الشکور در صحبت رسیدند نعمت خلعت و خلافت یافتند و حضرت سید جہان را نیز دیدند و آنجا ہم بدولت تربیت و تلقین رسیدند اما ختم تذکرہ از ذکر سادات کردہ آید سید السادات منبع العبادات سید متجب رسول دار و نیز خدمت مجمع السیادت منبع البرکت والسعادت۔
سید شرف الدین از شہر دار الملک بشرف تلقین رسیدند سید منتجب بسا کہ تجیب در حالت بوالعجب داشتہ مدت مدید ریاضت خدمت کشیدند و انواع مشقت در طلب حق سبحانہ تعالے دیدند و خدمت سید شرف الدین چند کرت در جونپور رسیدند و بخدمت سید جہان مشرف شدند و منظور گشتند
اکنون ازین یاران بعضے ازین جہان سفر کردند و برحمت حق در پیوستند و بعضے دیگر بعد از کمال در اطراف ولایت بوطن اصلی خود رسیدند و بعضے ایشان کہ قریب الوطن اند اکثر اوقات حاضر اند و بعضے دائم در حضور اند اما این عجب تر بود کہ حضرت ایشان در خدمت حضرت پیر دستگیر خود و طالبان حق از سر صدق در خدمت ایشان با آنکہ بیشترے از یاران درویشان را دیدہ و بسیار رسیدہ بودند سبحان اللہ مثل درویشے این کجا مخصوص در ہر وقت کہ ایام ذہ صدیست
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْعَمَ عَلَیْنَا اَهْلَ النِّعْمَةِ اللُّطْفَی

سب تعریف واسطے اللہ کے جس نے انعام کیا اوپر ہمارے اس نعمت بڑی کو۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اور درود اللہ کا اوپر بہترین خلق اسکے کہ محمد ہیں اور انکے آل کے سب اسکے

فصل

ذکر در بیان معنی و مفہوم اذکار مذکور۔

ذکر حق سبحانہ تعالے در خلا و ملا ہر جا کہ باشد و ہر چونکہ باشد بجہر و خفی باید کہ با ملاحظہ مفہوم گوید و معانی آن کلمات در دل تصور کند و بدان محظوظ و بہرہ مند گردد تا عنقریب خلوت در انجمن دست دہد و جمعیت بکمال روے نماید و اینجا ذکر ذاکران در بیان الفاظ و معانی اذکار افتاد دلیل برآنکہ ذاکر حقیقی در الفاظ و دقائق ذکر حق سبحانہ و تعالے مستغرق و محو ست چنانکہ بزرگی گفتہ است

جہان در اسم او کن چشم پنہان | کہ میگردد الف در بسم پنہان

وہستی ایشان در ذکر حق گداختہ شدہ است

اِهْتَزُّوْا بِذِكْرِ اللّٰهِ حَتّٰى وَضَعَ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَوْزَارَهُمْ

لہرای ساتہ ذکر اللہ کے یہانتک کہ رکہا ذکر نے اُن سے اُن کے بوجہوں کو

مستغرق یاد وش آنچنانم | کہ ہستی خویش شد فراموش

پس ذاکر باید کہ مفہوم و معانی ذکر در دل تصور کند و طریق با ملاحظہ در اثناء ذکر روان دارد آغاز کلمہ سبحان اللہ باید کہ کلمہ سبحان اللہ با تفخیم و تعظیم وہیئت تمام بایست و یک زبان بدل و جان بگوید چنانکہ درون و بیرون بر تن و موی و در رگ و خون در تسبیح خداوند بیچون در آید و ذاکر گردد و زمین تن و آسمان دل بنور تسبیح پر نور و معمور گردد و ست

تُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔

پاکی بیان کرتے ہین اللہ کو جو کہ آسمانون اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہین -

عیان میشود و در ملاحظہ مفہوم و مفہوم ملاحظہ مستغرق باشد اما معنے

سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلتَّنْزِيْهُ لِلّٰهِ عَمَّا لَا يَلِيْقُ بِجَلَالِهٖ

ستہرا ہی اللہ کیو ستہرا ہو اوس چیز سے کہ نہین لایق ساتہ بزرگی اوسکی کے -

یعنی کہ حق سبحانہ و تعالے از موجبات حدوث و نقص منزہ است و از ادراک حس و تصور خیال نسو جلال او مبرا است و از انچہ عقل و فہم و وہم ما گرد آن گردد ذات پاک او مقدس است و بداند کہ وصول بحضرت قدس او ممکن نیست الا بعد از قطع از عالم کثیف نفسانی و جسمانی و بعد عروج لسوئے عالم لطیف روحانی و باید کہ مست و مقصود اللّٰہم ارنی لقائک و جمالک باشد تا بوصال و انس بجمال حضرت ذو الجلال رسد و انچہ در شرح اسم قدوس ذکر رفتہ است اما معنے الحمد الشکر و الثناء و بپارسی سپاس و ستایش پس سپاس معنی شکر است و ستایش مدح پس ذاکر باید کہ بداند کہ ثنا بکمال بحضرت او مختص است بدیگرے نرسد و موصوف بکمال غیر او روا نبود کہ باشد و بدوام مستغرق و مشغول ثنا ایزد تعالے باشد تا از بسیارے ثنا در عجز رسد و گوید -

لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ كَمَا اَثْنَيْتَ اَنْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

نہین شمار کرتا ہون تعریف اوپر تیرے جیسے تعریف کی تو نے اوپر ذات اپنی کے -

و نیز در صبح و شام بشکر قیام نماید و بہر حالے مدام بسپاس مشغول باشد

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى

فرمایا پیغمبر نے درود اللہ کا اونپر اور آنکی آل پر اور سلام پہلے جو بلائے جاوینگے طرف بہشت کے

اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ تعریف کرتے تھے اللہ کی بیچ خوشی اور ناخوشی کے

ونیز درشکر گفتن باید که بداند که نعمتها حق تعالی چون از شمار بیرون آید شکر

گفتن بران چگونه تواند وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها پس بر آمدن شکر آن

گفتن همه از جهل بود و ناشکری باشد بر آنکه شکرت کر تقاضا احسان میکند

کما قیل لست بشاکر ما دمت بشکر وفاء ۱۸ الشکر

جیساکہ کہا گیا نہیں ہوں میں شکر کرنیوالا جب تک ہو نہیں شکر میں اور نہایت شکر کا

التحیة وذلک ان الشکر نعمة یجب علیها ۱۲ الشکر

تعریف ہے اور یہ بات یہ ہے کہ شکر نعمت ہے کہ واجب ہوتا ہے اوسپر شکر

حکایت شبے در ایام قحط و غلبہ فقر در مجلس شریف حضرت مخدوم با عظمت الله

تعالی بیچ و شیر حاضر بود یاران در تناول بودند شیخ علاء الدین حاجی و شیخ

منجهن کولوی و شیخ شمس میرٹھی و بندہ و خواجہ خضر کردانی بخدمت حاضر بودند

و طعام با فراغ بود شیخ علاء والدین دران ایام از سفر مکہ رسیدہ بود والتماس نمود

که حق سبحانه و تعالی فرمود هو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا

وہ ذات پاک ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ زمین کی ہے سب

یعنی ہمہ چیز که هست برای شما آفریدیم و شما را برای عبادت خود آفریدیم

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی کو مگر واسطے اپنی عبادت کے

و در مقابلہ این نعمت خارجی که طعام چنین لطیف و حسین و شب با شیر بادنخ

لے بیچ وگمان این را شکر کے تواند کرد و بس نعمت ها دیگر از آفریدن لصورت

البشر و تسویه جوارح و عقل تمام دارند و گنجینه عشق و معرفت در سینه نهادن

وغیر آنهمه را هیچگونه شکر توانیم کرد حضرت پیر دستگیر بلطف فرمودند هر که بنده ست از وی همین قدر بسنده است یعنی بنده ضعیف باید که داند که شکر گفتن بمقابله نعمتهای بے منتهای او هیچگونه نتواند پس باید که بدین علم بار منت حضرت کردگار بر گردن نفس سرکش نهد و او را در غفلت و فراموشی رفتن ندهد آورده اند که رسول علیه و آله السلام این آیت خواند۔

یَا اَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ فرمود غَرَّهٗ جَهْلُهٗ

اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجکو ساتھ رب تیرے کریم کے۔ فریب دیا اسکو اسکی جہل نے

حق ترا پرورده با صد عز و ناز	تو بنادانے به غیرے مانده باز
از قدم تا فرق نعمتها ے اوست	عرض ده با خویش نعمتها ے دوست
تا بدانے کز که دور افتاده	در حسابے بس صبور افتاده

آورده اند اول ذکرے که بر زبان ابو البشر مهتر آدم صلوٰة الله تعالٰی علیه وسلام رفت همین بود اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ هر آئینه چون او مقبول ازل و محبوب حق سبحانه وتعالٰے بود چیزے که محبوب ترین چیز نا نزدیک حضرت او بود توفیقش داد که در خبر است مَا اَحَبَّ عَبْدًا عِنْدَهُ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلِهٰذَا مَدَحَ نَفْسَهٗ و معنے کلمه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

بشرح حاجت نیست که در بالا رفته است اما چون الله اکبر گوید باید که با هیبت و عظمت تمام این کلمه را بر زبان راند چنانکه هیچ مخلوقے را نزد او شرفے نماند و از عزت و بزرگی و کبریا حضرت سبحانه قدر و قیمت دو جهان را در چشم همت او جا نبود كَمَا قِیْلَ اِذَا عَظُمَ الرَّبُّ فِی الْقَلْبِ صَغُرَ الْخَلْقُ فِی الْعَیْنِ

جیسا کہا گیا جب بڑائی کی رب نے بیچ دل کے چھوٹی ہوئی خلق بیچ آنکھ کے۔

ودرانوقت که ذاکر این کلمه گوید باید که درخود نگرد و غیر حق را در دل خود عزتے
نیابد و در باطن او هیچ چیز محبوب و مقصود و مطلوب غیر معبود نباشد و اگر
چنین نبود گفتن این کلمه سهو نبود و ازان ذکر در دل ذاکر دوری پدید آید
و باید دانست که بقاے بزرگے و شرف دنیا و محبت و میل بود در کار طلب
آخرت مضرست و در روضه زندوسیه مسطورست که در توریت مکتوب است
که مَنْ كَانَ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّهٖ نَزَعَ اللّٰهُ خَوْفَ الْاٰخِرَةِ عَنْ قَلْبِهٖ
جوکوئی که هووے دنیا بڑی همت اوسکی دور کرتا هو الله ڈر آخرت کا دل اوسکے سے۔
همچنین عزت و شرف دنیا و آخرت کِلَاهُمَا حجاب راه حق تعالے ہست تا اگر
ذره از محبت بهشت و نعیم آن در دل طالب حق سبحانه گرزد و زینت و زخارف
آنرا بنزد او قدرے و قیمتے بود از اسرار تکبیر محروم و دور و از مقصود و محبوب
و مهجور مانده باشد در عوارف درباب صلواة مسطور است۔
اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اطَّلَعَ الْمَلَكُ فِيْ قَلْبِهٖ فَاِذَا
تحقیق مسلمان جسوقت کهتا ہے الله اکبر جهانکتا هو فرشته اُسکے دلمین پس جب
لَيْسَ فِيْ قَلْبِهٖ شَيْءٌ اَكْبَرُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ
نهین اُسکے دلمین کوئی چیز بزرگ تر الله تعالے سے پس کهتا هو فرشته
صَدَقْتَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فِيْ قَلْبِكَ وَيَتَشَعْشَعُ مِنْ قَلْبِهٖ نُوْرٌ
سچا ہے تو الله بزرگتر ہے تیرے دل مین اور چمکتا ہے اوسکے دل سے نور
يَلْحَقُ بِمَلَكُوْتِ الْعَرْشِ وَيَنْكَشِفُ لَهٗ بِذٰلِكَ النُّوْرِ مَلَكُوْتُ
که شامل هوتا هو ساته ملکوت عرش کے اور کهلتا هو اسکو ساته اس نور کے ملکوت
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيُكْتَبُ لَهٗ حَشْوُ ذٰلِكَ النُّوْرِ الْحَسَنَاتُ

آسمانون اور زمین کے اور لکھی جاتی ہو واسطے اوسکے بری اوس نور کی نگہبان ۔

وَالْغَافِلُ اِذَا قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اِطَّلَعَ الْمَلَکُ عَلٰی قَلْبِہٖ فَاِذَا

اور غافل جب کہتا ہی اللہ اکبر جہانکتا ہے فرشتہ اوسکے دل مین پس

کَانَ فِیْ شَیْءٍ قَلْبُہٗ اَکْبَرُ مِنَ اللّٰہِ عِنْدَہٗ فَیَقُوْلُ کَذَبْتَ

جب ہوتا ہی بیچ کسی چیز کے دل اوسکا بہت بزرگتر ہو اللہ سے نزدیک اوسکے پس کہتا ہی جہوٹا ہی تو

لَیْسَ اللّٰہُ اَکْبَرُ فِیْ قَلْبِکَ کَمَا تَقُوْلُ فَیَثُوْرُ مِنْ قَلْبِہٖ دُخَانٌ

نہین ہو اللہ بزرگتر تیرے دل مین جیسا کہتا ہو تو پس اوٹہتا ہو اوسکے دل سے دہوان

یَلْحَقُ بِعَنَانِ السَّمَاءِ فَیَکُوْنُ حِجَابًا لِقَلْبِہٖ عَنِ الْمَلَکُوْتِ

شامل ہوتا ہی طرف آسمان کی پس ہوتا ہی پردہ اوسکے دل مین ملکوت سے ۔

فَیَزْدَادُ ذٰلِکَ الْحِجَابُ صَلَابَۃً وَیَلْتَقِمُ الشَّیْطَانُ قَلْبَہٗ فَلَا

پس بڑہتا ہی یہ پردہ سختگی کو اور لقمہ کرتا ہے شیطان اوسکے دلکو پس

یَزَالُ یَنْفُخُ فِیْہِ وَیَنْفُثُ وَیُوَسْوِسُ اِلَیْہِ وَیُزَیِّنُ حَتّٰی یَنْصَرِفَ

ہمیشہ پہونکتا ہی بیچ اوسکے اور دم کرتا ہی اور وسوسہ کرتا ہی اوسکی طرف اور زینت دیتا ہے یہانتک کہ باز رہتا ہے

عَنْ صَلٰوتِہٖ لَا یَعْقِلُ مَا کَانَ فِیْہِ ۔

نماز سے اور نہین سمجہتا ہے کیا ہی بیچ اوسکے ۔

معلوم است کہ در جناب کبریا رب الارباب برابر است اگر عالمی در اطاعت آید یا عالمی برگردد اما کار غافل از غفلت او ہمی ابتر گردد و حسرت بر قابلی باد کہ گفت

اے ذات تو بر کمال استغنا گر جملہ گناہ کار کافر گردد	بیت	فارغ ز عبادت و گناہ زن و مرد بر دامن کبریات ننشیند گرد

اما اطلاع بر دل بندہ روا بود کہ در ہر نفسے از ذکر یار ... باشد

قِيَاسًا عَلٰى مِثْلِ هٰذَا مِنَ الْمَنْقُوْلَاتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ پس فکر ہو کہ ہست

اور ذکر قیاس کے اوپر مانند اوسکے کے منقولات سے اور اللہ دانا زیادہ ہے ساتھ بہتری کے

بیملاحظہ مفہوم بہرہ ندہد واز ذکر بغفلت وعادت گفتن جز حجاب وسواس حاصل نیاید

وَقَدْ قِيْلَ الْقَلْبُ نَوْمٌ وَيَقَظَةٌ فَيَقْظَتُهٗ ذِكْرُ اللّٰهِ وَنَوْمُهُ الْغَفْلَةُ

وتحقیق کہا گیا واسطے دل کی نیند ہے اور بیداری ہے پس بیداری اسکی ذکر اللہ کا اور نیند اوسکی غفلت ہے

پس ذکر حق سبحانہ تعالے تا با تصور معانی نبود مزیل غفلت نباشد ای وای بران دل

کہ از ذکر حق تعالے قساوتے دیگر پدید آید یعنی چون ذکر بغفلت بود جز غفلت

چہ افزاید فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ٥

پس وای ہے اونکو جنکے دل سخت ہین اللہ کی یاد سے وہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین

پس بگفتن کلمہ اللہ اکبر در ملاحظہ بزرگی وجلال حق سبحانہ تعالے چندان فرو رود

کہ وہم عقل وفہم وقیاس فانی ومحو گردد وعظمت وہیبت حق جاودانی باقی ماند

ولیس رحمت پیر قائلے باد کہ گفت ؎ اللہ اکبر این بزرگی وکبریاست

کان برتر از احاطہ وہم وخیال ماست ❊ بعد ازان ذکر اسم ذات بسیار گوید چنانکہ

اللہ ولا سوی اللہ مقصود وقت او گردد پس آنکہ در ذکر اسم ذات توحید دارد سر نعرہ

لَيْسَ فِيْ جُبَّتِيْ سِوَى اللّٰهِ برآرد اینجا حضرت پیر

نہین ہیچ جبہ میرے کے سوا اللہ کے

دستگیر فرمودند فِيْ جُبَّتِيْ اَيْ فِيْ قَلْبِيْ ومر صاحب عرفانرا در ذکر حق است

حیات اواست ذاکر اچنین دولتے اگر ملول شوی نرسید از حیا لو در روضہ

زندہ مسیطوبست عَنْ يَحْيٰى مُعَاذِ الرَّازِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّهٗ

یحیی معاذ الرازی سے رحم کرے اسکو اللہ تعالے یہ کہ

كَانَ يَقُولُ عَيْشُ الْعَارِفِيْنَ بَيْنَ الْبِرِّ وَالذِّكْرِ لَا يَمَلُّ

وہ کہتے تھے آرام عارفون کا درمیان نیکے اور ذکر کے ہے نہین ملول ہوتا۔

اَلْعَارِفُ مِنْ ذِكْرِهٖ لَا يَمَلُّ مِنْ بِرِّهٖ و مرصاحب اطمینان راندای الست

عارف ذکر اپنے سے نہین ملول ہوتا نیکی اپنی سے

ست در گوش و او ہمیشہ بلی گویان در خروش چنانکہ گفت۔

الست از ازل ہمچنان شان بگوش		بفریاد قالو بلی در خروش

درینحال دل گویان و زبان خاموش آید و ذاکر ست و مدہوش گردد و بچشم اہل صورت مجنون نماید قال علیہ السلام اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّكُمْ مَجَانِيْنُ

بہت یاد کرو اللہ کی یہانتک کہ کہا جاوے تحقیق تم دیوانے ہو۔

اینجا کثرت ذکر بحقیقت کثرت رسد یعنی ذکر تا من حیث الکیفیہ کثیر نبود کثرت کمیتہ معتبر نباشد پس چون کثیر الکیفیہ شد کثیر حقیقے شد و ایمان ذاکر چون او درینمقام رسد کامل میگردد کما قال النبی صلی اللہ علیہ و الہ السلام لَا يَكْمُلُ اِيْمَانُ الْمَرْءِ حَتّٰى يَظُنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ

نہین کامل ہوتا ایمان آدمی کا یہانتک کہ گمان کرین لوگ یہ کہ دیوانہ ہے۔

در روضہ زندوسی مسطور ست کہ امیر المومنین علی علیہ السلام در عہد خلافت خود برای خرید پیراہن در بازار رفتہ بزازی را گفت بچندین درہم پیراہن داری بزاز بشناخت و اکرام کرد از انجا روان شدند بدکانے دیگر رفتند آن بزاز گفت کہ زمانے قرار کن کہ بدہم پیرہنے خریدند و پوشیدند اندکے آستین ورا ز آمد پارہ کردند بزاز گفت کہ مگر دیوانہ یعنی جامہ نو پارہ کردن کار دیوانگان ست امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ انکہ اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا در باب او ست

برزبان روح گفتہ یا محمد کردگار	لافتے الا علی لاسیف الا ذو الفقار

دوگانہ شکر ادا کردہ قنبر رحمۃ اللہ تعالے ہمراہ بود پرسید کہ نیز از سخنے نا سزا گفت
وامیر المومنین علی علیہ السلام را دیوانہ گفت دوگانہ شکر بکدام موجب باشد میر المومنین
علے کرم اللہ وجہہ فرمود کہ از حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شنیدم کہ گفت
لَا یَکْمُلُ اِیْمَانُ الْمَرْءِ الحدیث وآوردہ اند کہ از درویشے پرسید
مَتٰے عَرَفْتَ اللّٰہَ قَالَ حَتّٰے سَمَّوْنِیْ مَجْنُوْنًا قَالَ عَلَیْہِ وَآلِہٖ
کب پہچانا تونے اللہ کو کہا جب نام رکھا مجکو دیوانہ فرمایا حضرت نے اوپر انکے اور آل
السَّلَامُ اَکْثَرُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ الْبُلْہُ درخزانہ جلالی مذکورست
انکی کے سلام اکثر جنت کے لوگ بھولے ہین ۔
یعنے فِیْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا واین رباعی نیز مسطور ست ۔ رباعے

این دولت بیدلی بہر دل ندہند	واین منزل بخفتگان منزل ندہند
درعالم عشق الحجہ لے عقلا نیز راست	یکذرہ بصد ہزار عاقل ندہند

فصل بست و نہم در بیان دعا و مناجات وختم صلوٰۃ کہ بعد از ذکر است

چون امام ذاکران از ذکر فارغ شود بگوید بعد از ذکر شام سہ بار کلمہ تمجید وسہ
بار درود و بعد ازان در مناجات شروع کند و بعد از نماز بامداد بگوید ۔
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
درود اور سلام گواہی دیتاہون کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین شریک
لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ دررسالہ بزرگے
اسکا اور گواہی دیتاہون یہ کہ محمد بندے اوسکے اور رسول اوسکے ہین
نبشتہ است الصلوٰۃ والسلام از کہ ماندہ است ہر دو آن از اصحاب صفہ ماندہ است

و آنکه چون درویشان طعام میخورند الصلوٰة والسلام میگویند این خود روا نباشد زیرا که اکل طعام قوت نفس است پس ای درویش معلوم میشود که مراد ازین صلوٰة وسلام چیزے دیگر است والصلوٰۃ من اللہ الرحمۃ ومن المؤمنین

اور درود اللہ سے رحمت ہے اور مسلمانوں سے

الدعاء ومن الملٰئکۃ الاستغفار ومن الوحوش والطیور التسبیح

دعا ہے اور فرشتوں سے استغفار ہے اور چرندوں اور پرندوں سے تسبیح ہے

دیگر باسناد صحیح از حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت علی علیہ السلام در لیست که رسول علیہ وآلہ السلام فرمودہ است در شب معراج چون در آسمان چہارم رسیدم گنبدی دیدم از زمرد سبز نزدیک آن گنبد رسیدم و درون گنبد بشنیدم که سرے از اسرار الٰہی میگفتند گفتم ببینم که تا چه عاشقان اند در بر روم جواب رسید از ایشان کیستی گفتم منم رسول خدا دیگر ایشان ہیچ جواب نداوند از انجا بگذشتم تا بمقام قاب قوسین رسیدم حضرت عزت با من متکلم شد و نود ہزار سخن با من گفتند و من مستمع کلام حضرت حق سبحانہ وتعالے شدم و روح من در تلذذ استماع شد و چشم من مشاہدہ جمال کردہ و جان من در لامکان جولان نمودہ در وقت مراجعت شوق آن عاشقان خدا در دل غالب آمد از حضرت عزت فرمان رسید که ای حبیب ما ایشان والہان ما اند چون پیش ایشان در آئی با چیزے در آئی رسول علیہ وآلہ السلام گفت الٰہی چه چیز پیش ایشان برم حضرت عزت مر جبرئیل علیہ السلام را فرمان داد ببرد در بہشت ازان درخت که آدم علیہ السلام تکیه کردہ بود یک سیب بردار و بیار و بدست حبیب ما بدہ که آن سیب را چندین ہزار سال بنظر رحمت خود پروردہ ام و از خازنان بہشت نگاہ داشته ام

ازبراسے امشب کہ حبیب من نزدیک دوستان ما رود وار اشخصہ سرور رسول
علیہ وآلہ السلام برین اشارت کردہ کہ فرمود

كُلُّ شَيْءٍ تَبِعَنِي وَأَنَا تَبِعْتُ الْفُقَرَاءَ

ہر چیز تابع ہوے میری اور مین تابع ہوا فقیر ونکا۔

چون رسول علیہ وآلہ السلام بر گنبد رسید نا بشنید کہ ایشان سی ہزار سخن کہ با
رسول علیہ وآلہ السلام شدہ بود کہ هَذَا سِرٌّ بَيْنِي وَبَيْنَكَ

یہ بھید ہے تیرے اور میرے درمیان

ہمان بگفتند رسول علیہ وآلہ السلام را عجب آمد فرمان شد ای حبیب من محمد ما نشد
رسول علیہ وآلہ السلام در برد و آواز آمد کیستے رسول علیہ وآلہ گفت أَنَا سَيِّدُ
الْقَوْمِ وَخَادِمُ الْفُقَرَاءِ از اینجاست کہ رسول علیہ وآلہ السلام میفرماید
سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ در باز شد رسول علیہ السلام در آمد ایشان بوی
سلام کردند و اعزاز کردند و گفتند خوش آمدی رسول علیہ وآلہ السلام آن سیب را
پیش ایشان نہاد آن سیب چہل و یک پہلو داشت و ہزار و یک بوی داشت آن
سیب را پیش رسول علیہ وآلہ السلام نہادند و گفتند چون شما از رحمت عالمیان
خوانند پس اولے تر ست کہ شما رحمت خدا اید نعمت خدا را خادم باشید تا از دست
شما رحمت خورند پس چون ایشان آن سیب را خوردند شکر آن نعمت

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

درود اور سلام اوپر تیرے ای پیغمبر اللہ کے

گفتند دیگر الصلوۃ چیزے آگو سید کہ سلطان بکسے بخشد دیگر آنکہ چون جمال
رسول اللہ جمال را دیدہ بود و خلعت رحمت فقر یافت اصحاب [illegible]
جمال اللہ جمال رسول اللہ دیدند و مشاہدہ کردند و لشکرانہ آن الصلوۃ [illegible]

گفتند پس اینچه درینجا یعنی بعد فراغ از ذکر کتب فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ
ذاکران حق سبحانہ تعالی الصلواۃ والسلام میگویند بدان موافق مے آید واجب
الصلواۃ والسلام اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ
گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک اوسکا
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سہ بار و یکبار گوید لَا اِلٰهَ
اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندہ اسکا اور رسول اوسکا نہین کوئی معبود
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ
مگر اللہ ایک ہے وہ نہین شریک اوسکا اسی کی ہے بادشاہی اور اسیکو تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے
وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِهِ الْخَیْرُ
اور وہ زندہ ہے نہین مرتا کبھے بزرگی والا اور صاحب بخشش اسکے ہاتھ ہے بھلائی
وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔
بعد ازان سہ بار این مناجات گوید ای دلیل دلہا وای مالک تنہا ای صانع سہ بلوے غم
مکن ما را از جمیع تفرقہ ما بحق محمد المصطفی و آلہ اجمعین ۔ بعد ازان این مناجات

یا الہ العالمین در ماندہ ام — غرق خون در خشک کشتی راندہ ام
کس ندارم بے سر و پا ماندہ ام — در میان راہ تنہا ماندہ ام
دست من گیر و مرا فریاد رس — دست بر سر چند دارم چون مگس
حق تعالی پروردگارا رہنما — پادشاہا کارسازا اشکرا
بیگنہ نگذشتہ از ما ساعتے — با حضور دل نکردم طاعتے
نفس و شیطان زد کریما راہ من — رحمتت باشد شفاعت خواہ من

از در خویشم مگردان نا امید	در سر لطف سیاہم کن سفید
خالقا بیچاره راہم ترا	ہم چو مور لنگ در چاہم ترا
چاره ما ساز کہ بے یاوریم	گر تو ننوازے بہ کہ رو آوریم

و بعضے ابیات استغاثات کہ معہودست و ہرچہ پسندیدہ آید گوید بعد ازان
بگوید دستگیر او کارساز اکارم بساز و دستم بگیر کارم گزشت از حیلہ و تدبیر
بعد ازان این مناجات بخواند ملکا پادشاہا بنظر رضا و رحمت بما نگر و خداوندا
ظاہر و باطن ما را در طلب رضا خود جمع گردان و متفرقہ و پریشانی و سرگردانی از راه
ما وا از راه جمیع مسلمانان بدور دار مغفرت و عافیت را قرین وقت ما کن عنایت
و رعایت سابق و لاحق ما گردان ما را بدست متفرقہ ما بازمده ما را بما باز مگزار ما را
بر ما مگمار ما را از شر ما نگاہدار کارہای ما و کارہای ہمہ مسلمانان را با عفو و عافیت
و با رضاے خویش باصلاح آر کرده را در گزار آینده را نگاہدار ہرچہ برہنده
بخشی دینے بخش و با رضا خود قربتے بخش ما را الٰہی خود مخذول مکن ما را با خود
معزول مکن ما را بدون خود مشغول مگردان اگر بپرسی حجتے ندارم و اگر بسوزی
طاقتے نیارم و اگر بسنجی بضاعتے ندارم منم مفلس بیمایہ و از طاعت بے پیرایہ
منم عاجز حیران منم درمانده پریشان منم مضطر رنجور منم متفکر مہجور از بنده
خطا و ذلت و از تو ہمہ عطا و رحمت اے قدیم لم یزل واے عزیز بے بدل
اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَحْوَالِنَا
یا اللہ اصلاح کر ہماری اور اصلاح کر فساد دلوں ہماری کی اور اصلاح کر فساد احوال ہماری کی
وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَفْعَالِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ اَقْوَالِنَا وَاَصْلِحْ فَسَادَ
اور اصلاح کر فساد افعال ہماری کی اور اصلاح کر فساد اقوال ہماری کی اور اصلاح کر فساد۔

أَعْمَالِنَا وَأَصْلِحْ فَسَادَ صُدُورِنَا وَأَصْلِحْ زَلَّاتِ أُمُورِنَا

عملون ہمارے کی اور اصلاح کر فساد سینون ہمار کیے اور اصلاح کر لغزشون کامون ہمار کی

وَأَصْلِحْنَا بِمَا أَصْلَحْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ يَا مُصْلِحَ

اور اصلاح کر ہمکو ساتہہ اُس چیز کے کہ سنوارا تو نے ساتہہ اُسکے بندون اپنے نیکونکو یا سنوارنیوالے

الصَّالِحِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ اخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ رَبَّنَا

نیکون کے اے بڑے بخشش کرنے والے بخشش والون سے خاتمہ کر واسطے ہمارے ساتہ خیر کے

تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَةِ

اے ربّ ہمارے مار ہمکو مسلمان اور شامل کر ہمکو نیکون مین اور حشر کر ہمارا گروہ مین نیکون کے

السُّعَدَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى

اور غریبون کے اور بخشش چاہنے والونکے اور درود اللہ کا اوپر

خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ - بعد ازان این دعا بخواند

بہترین خلق اوسکے کے کہ محمد ہین اور انکی آل کے سب پر

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ - إِلٰهِي بِجَلَالِ قُدْسِكَ وَكَمَالِ

شروع کرتا ہون نام سے اللہ کے جو مہربان ہو رحم کرنیوالا یا اللہ ساتہہ بزرگیون پاک تیری کے اور ساتہہ

أُنْسِكَ وَنَظَرِكَ إِلَى أَوْلِيَائِكَ وَقُرْبِكَ إِلَى أَصْفِيَائِكَ وَ

کمال محبت تیری کے اور ساتہہ دیکہنے تیرے کے طرف دوستون اپنے کے اور ساتہ نزدیکی تیری کے طرف برگزیدون اپنے کے

بِشَوْقِكَ إِلَى مُشْتَاقِيكَ وَمَحَبَّتِكَ إِلَى طَالِبِيكَ أَنْ تُنَوِّرَ قُلُوبَنَا

اور ساتہ شوق تیرے کے طرف مشتاق تیرے کے اور ساتہ محبت تیرے کے طرف طالبون تیرے کے یہ کہ روشن کر دل

بِنُورِ مَعْرِفَتِكَ وَتَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِ حُضُورِكَ وَارْفَعْنَا فِي دَرَجَاتِكَ

ہمارے ساتہ نور معرفت اپنی کے اور کر ہمکو اہل حضور اپنے سے اور بلند کر ہمکو بیچ درجون اپنے کے

يَا هَادِىْ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اِجْعَلْنَا مِنَ الْمَقْبُوْلِيْنَ

اے راہ دکہانے والے دکہا ہمکو راہ سیدہی کر ہمکو مقبولون سے

وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمَرْدُوْدِيْنَ اِجْعَلْنَا مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَالْمَسَاكِيْنَ

اور مت کر ہمکو مردودون سے کر ہمکو نیکون سے اور غریبون سے

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بعد ازان این دعا بخوانند

اور بخشش چاہنے والون سے ساتہ رحمت اپنی کے اے زیادہ رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالون سے

اِجْعَلْنَا مَحْبُوْسَ مَحَبَّتِكَ وَمَسْجُوْنَ عِشْقِكَ وَمَجْنُوْنَ لِقَائِكَ وَاٰتِنِىْ عِلْمَ مَحَبَّتِكَ وَعَلٰى قَلْبِىْ

کر ہمکو قیدی محبت اپنی کا اور قید عشق اپنے کا اور دیوانہ دیدار اپنے کا اور دے مجہکو علم محبت اپنی کا اور میرے دل پر تاج

تَاجَ مَعْرِفَتِكَ يَا اَسْاَلُ الْمُشْتَاقِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ونیز بخواند اَللّٰهُمَّ

تاج پہچان اپنی کا اے زیادہ مانگے گئے مشتاقون کے ساتہ رحمت اپنی کے اے بہت رحم کرنیوالے سب رحمون سے اے خدا

زِدْ نُوْرَنَا وَزِدْ سُرُوْرَنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ

زیادہ کر نور ہمارا اور زیادہ کر خوشی ہماری اور بڑہا معرفت ہماری اور بڑہا بندگی ہماری اور بڑہا

شَوْقَنَا وَزِدْ مَحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقَنَا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

شوق ہمارا اور بڑہا محبت ہماری اور بڑہا عشق ہمارا ببرکت محمد اور آنکی آل کے سب کے

ونیز بخواند اَحْيِنِىْ عَاشِقًا وَّاَمِتْنِىْ عَاشِقًا وَّاحْشُرْنِىْ مَعَ الْعَاشِقِيْنَ

جِلا ہمکو عاشق اور مار مجہکو عاشق اور حشر کر میرا ساتہ عاشقون کے

يَا مَطْلُوْبَ الْعَاشِقِيْنَ وَيَا مَحْبُوْبَ الطَّالِبِيْنَ اُرْزُقْنِىْ

اے مطلوب عاشقون کے اور اے محبوب طالبون کے رزق دے مجہکو

بِفَضْلِكَ ذَوْقَ شَوْقِ مَحَبَّتِكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

اپنے فضل سے ذوق شوق اپنی محبت کا ببرکت محمد اور آل انکی کے سب کے

در حضرت اللہ جلالی آوردہ است کہ حضرت سید السادات بعد از ذکر و صلوٰۃ
در بعضے اوقات این دعا بخواند۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّا ذَكَرْنَاكَ عَلٰى قَدْرِ قِلَّةِ عُقُوْلِنَا وَ فَهْمِنَا
اے خدا ہمنے ذکر کیا تیرا موافق تھوری عقل ہماری اور فہم اپنی کے۔
فَاذْكُرْنَا عَلٰى قَدْرِ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَ فَضْلِكَ يَا خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ
پس یاد کر ہمکو موافق کشایش رحمت اپنی کے اور فضل اپنے کے اے بہتر رزق دینے والے
و نیز مے خواند اَللّٰهُمَّ اَقْدِرْنَا عَلٰى اَدَاءِ الْحُقُوْقِ وَ وَفَاءِ الْعُهُوْدِ وَ
یا خدا قادر کر ہمکو اوپر ادا کرنے حقوق کے اور پورا کرنے عہدوں کے اور
رِضَاءِ الْخُصُوْمِ وَ مُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ شَاْنَنَا كُلَّهٗ
راضی کرنے دشمنوں کے اور محبت کرنے فقیروں کے   ایخدا سنوار حال ہمارا سب
اگر تواند این دعا نیز بخواند اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا عَنْ نَوْمَةِ الْغٰفِلِيْنَ اَللّٰهُمَّ
اے بار خدایا خبردار کر ہمکو نیند غافلون کے سے   اے بار خدا
اجْعَلْنَا مِنَ التَّوَّابِيْنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَ الْمَغْفُوْرِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَسَّلْنَا
کر ہمکو توبہ کرنیوالون ستھرائی کرنے والون سے اور بخشے گئے ہوؤن سے   اے خدا وسیلہ کیا ہمنے
بِذِكْرِكَ اَنْ تَرْزُقَنَا الْاِسْتِقَامَةَ عَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا
ساتھ یاد تیری کے یہ کہ رزق دے ہمکو ٹھہرے رہنا اوپر دین نبی اپنے کے
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ السَّلَامُ و این دعا نیز بخواند اول صلوٰۃ
کہ محمد ہین درود اللہ کا انپر اور انکی آل پر سلام۔
پس مے گوید اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ
ایخدا تو نے کہا پس یاد کرو مجھکو مین یاد کرونگا تمکو۔

وَقَدْ ذَكَرْنَاكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاذْكُرْنَا كَمَا وَعَدْتَنَا يَا

اور تحقیق یاد کیا ہم نے تجکو جیسا حکم کیا تونے پس یاد کر ہمکو جیسا وعدہ کیا تونے ہم سی اے

خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

بہتر رزق دینے والونکے ساتھ فضل اپنے کو اور کرم اپنے کی اے بہتر رحم کرنیوالے سب راحمون سی

واگر خواہد این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِسَانَنَا رَطْبًا بِذِكْرِكَ

اے خدا کر زبان ہماری تازہ اپنی یاد سے

وَاجْعَلْ ذِكْرَكَ لَنَا مُوْنِسًا فِيْ وَحْشَةِ الْقَبْرِ وَاجْعَلْ

اور کر یاد اپنی ہمکو دوست بیچ وحشت قبر کے اور

ثَمَرَةَ فُؤَادِنَا فِيْ ذِكْرِكَ يَا حَبِيْبَ قُلُوْبِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ

پھل دل ہمارے کا بیچ یاد اپنی کے اے دوست دلون یاد کرنے والونکی ساتھ فضل اپنے کے

وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ واگر خواہد این دعا نیز بخواند

اور کرم اپنے کے اے زیادہ رحم کرنے والے سب راحمون سے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذِكْرَكَ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ سَمْعِنَا وَبَصَرِنَا فَاِذَا اَقَرَّتْ

اے خدا کر یاد اپنی زیادہ محبوب ہماری طرف سنوائی ہماری سے اور بینائی ہماری سے پس جب

عُيُوْنُ اَهْلِ الدُّنْيَا فَاَقِرَّ عُيُوْنَنَا بِمُدَاوَمَةِ ذِكْرِكَ

ٹھنڈی کی تونی انکھین دنیا کی لوگونکی ساتھ دنیا کی پس ٹھنڈی کر انکھین ہماری ساتھ ہمیشگی یاد اپنی کے

يَا قُرَّةَ عُيُوْنِ الذَّاكِرِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے ٹھنڈک آنکھون یاد کرنیوالونکے ساتھ فضل اپنے کی اور کرم اپنے کی اے زیادہ رحم کرنیوالے سب راحمون سے

واگر خواہد این دعا دیگر بخواند اَللّٰهُمَّ نَبِّهْ قُلُوْبَنَا لِدَرْكِ اَسْرَارِ

اے خدا خبر دار کر ہمارے دلونکو واسطے پانے بھیدون

ذکرك قبل الموت واشغل ارواحنا بمعاینة انوار

یاد تیری کے پہلے موت کے اور مشغول کر ہماری روحونکو ساتھہ دیکھنے نورون

ذکرك عند الموت واغفرلنا ولوالدین والمومنین

ذکر اپنے کے نزدیک موت کے اور بخش ہمکو اور ہمارے ماں باپ کو اور مسلمانون کو

والمومنات بما من اثار ذکرك بعد الموت یا منور قلوب

اور مسلمان عورتون کو ساتھہ برکتون نشانیون ذکر اپنے کے بعد موت کے اے روشن کرنیوالے دلون

الذاکرین بفضلك وکرمك یا ارحم الراحمین واگر خواہد این

ذاکرون کے ساتھہ فضل اپنے کے اور کرم اپنے کر اے زیادہ رحم کرنے والے سب رحمون سے

دعا نیز بخواند اللهم نور بذکرك ابصارنا واشرح صدورنا

اے خدا روشن اپنی یاد سے آنکھیں ہماری اور کھول سینون ہمارون کو

وانطق بذکرك لساننا وارح بذکرك قلوبنا یا فائض الرحمة

اور گویا کر اپنی یاد سے زبان ہماری اور آرام دے اپنی یاد سے ہمارے دلونکو اے فیض عنایت کرنیوالے رحمت

علی ارواح الذاکرین بفضلك وکرمك یا ارحم

اوپر روحون یاد کرنے والون کے اپنے فضل سے اور کرم سے اے بہت رحم کرنیوالے

الراحمین وصلی الله علی خیر خلقه محمد وآله اجمعین

سب رحمون سے اور درود الله کا اوپر بہترین خلق اسکی کے کہ محمد ہین اور انکی آل پر سب پر۔

واگر بیکے یا بدو یا بستہ ازین دعا تا بستہ کند بستہ باشد بعد ازان برای

قبولے طاعت ونگہداشت ایمان وخوشنودی خدا ودفع بلا فاتحه خواند بروح

جمیع پیران چشت وپیران سہروردی ومشرب شطاریہ وزہاد وعباد واوتاد ونجبا ونقبا

وپیران قلندریہ وجمیع استادان وجمیع مرشدان وجمیع حضاران گزشته وگزشتگان

کل کافہ اہل اسلام سورۂ فاتحہ خوانند و بروح حضرت رسالت پناہ سید المرسلین
ہدیہ بارگاہ باجاہ برگزیدۂ اللہ سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ مع
اصحابہ الصغار والکبار و با جمیع پیغمبران ختم کنند بعدہ سلامتی پیر و مرشد و برای
سلامتی ایمان و امان از بجات کفر الزمان و برای سلامتی حاضران مجلس و سلامتی
جمیع صوفیان قوت کار طالبان و مزید ذوق و شوق ایشان و مقہوری اعدائے
ظاہر و باطن و برای مزید ذوق و شوق معرفت حق تکبیر گوید بعد آن بدرود گفتن
اعلام رسانند و گوید خداوندا ہر آن بندہ رحمت کن و بدوام قوام در عشق خویش
بدار و دور اشی و خوش شود و باشد کسے کہ دہ بار درود بر سید عالم بفرستند یا حضور
بعد آن دہ بار این درود بخواند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَبِعَدَدِ
اے خدا درود بھیج اوپر محمد کے ساتھہ گنتے ناموں اپنے کے کہ نیک ہیں اور ساتھہ گنتی
كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ
ہر ایک چیز کے کہ معلوم ہے تجکو اور انکی آل پر اور اصحابون پر اور دوستون پر
بعدہ کلمہ بر زمین کند و گوید مصطفے و علی المرتضے و نام پیر و مرشد خود بر زبان راند
و گوید عشق عشق عشق بعد از آن از موضع ذکر برخیزد و با یکدیگر مصافحہ کنند
و چون مصلحے و چہرے دیگر پرداز ند و بکارے مشغول شوند باید کہ ہمچنان ظاہر و باطن
بنور ذکر در گرفتہ بود و شغل باید درون و بیرون معمور باشد تا از شغل و کار لابدی
در باطن کثافت پیدا نیاید و دل از حضرت حق باز نماند در امور ظاہری سیاوبرد
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اَيْ بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے مرد ہیں کہ نہین غافل کرتے انکو سوداگری اور بیچنا یاد اللہ سے یعنی ساتھہ زبان کے اور دل کے

پس ازین لازم نباشد که ایشان را بیع و تجارت نباشد نے اگر باشد باشد اما از مشغولی بحق باز ندارد و بخود مشغول نکند و نیز از امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی مرویست که فرزین سبابہ راست میکرد و او کلمہ سبحان اللہ و الحمد للہ می گفت فرزین گفت لحظہ لب را از جنبش باز دار تا بریدہ نشود فرمود لب بریدہ بہ نہ از یاد رب بریدہ پس ہر چون که باشد و ہر کجا که باشد و ذکر حق سبحانہ و تعالی باشد حیات و بے ذکر ممات داند و بے یاد دوست زندگانی زندان و بے نجات تصور کند واللہ الموفق۔

فصل بیست و دوم در ذکر آنکه قیامت قایم شود بعد از ان که ذکر در جہان نماند

اکنون بعد از خاستن دایرہ ذکر و یاران ذاکر جہان برود یگر عسا کر چہ داری خود بہتر آن ست که جہان را بے ذکران حق سبحانہ و تعالی بر پا نگذاری یعنی چون ختم ذکر سہان ختم کار جہان ست بہتر آن ست که بعد ختم میانہ ذکر سخن در باب قیامت افتد در مشتاق مسطورست عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ

انس سے راضی ہو اللہ ان سے نہ قایم ہو گی قیامت

حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ ۔

یہانتک کہ کہا جاوے بیچ زمین کے اللہ اللہ

معنے حدیث آن ست که عدم قیام ساعت منتہی ست بعدم قول اللہ اللہ چون عدم قول یافتہ شود عدم قیام انتہا پذیرد و در شرح مسطورست

اَلْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی اَفْضَلِیَّۃِ ہٰذَا الْاِسْمِ وَاَنَّ مِنْ اَشْرَاطِ

حدیث دلالت کرتی ہے اوپر بزرگتر ہونے اس نام کے شرطوں قیامت کے سے ہے

السَّاعَۃِ اِعْرَاضُ النَّاسِ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ۔

منہ پھیرنا لوگوں کا یاد اللہ کی سے

تا چون بر روے زمین ہیچ گوینده الله نماند قیامت قایم شود و نیز مروی ست که
علی علیہ السلام پیش حضرت رسالتمآب التماس کرد و گفت ای رسول خدا را ہم
بنما بخدا و ند ارض و سما براہیے که نزدیک تر آسان تر باشند و رسول علیہ و آلہ السلام
فرمود لازم گیر اسے علی چیزیے که من بسبب آن بدرجہ نبوت رسیدم علی گفت
آن چیست یا رسول فرمود آن ذکر خدا ایست عزوجل علے کرم اللہ تعالی وجہہ بر
طریق تعجب و استفہام گفت این چنین ست فضیلت ذکر حال اینست که آدمیان ہمہ
در ذکر اند فقال علیہ وآلہ السلام مہ یا علی لا تقوم الساعۃ علے وجہ

ای علے نہین قایم ہوگی قیامت اوپر روے

الارض من یقول اللہ اللہ در شرح مشارق مسطور ست قال عبد اللہ

زمین کے جو کوی کہیگا اللہ اللہ کہا عبد اللہ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یومر صاحب الصور ان ینفخ

بیٹے عمر کے نے راضی ہوا اللہ تعالے ان دونوں سے حکم کیا جاویگا صاحب نرسنگے کا یہ کہ

فیسمع رجلا یقول لا الہ الا اللہ فیوخر مائۃ عام قیل المراد

پھونکے پس سنیگا ایک مرد کو کہ کہتا ہوی کلمہ لا الہ الا اللہ پس ڈھیل کریگا سو برس کہا گیا ہے

بھذا الاخلاص فی ھذہ الکلمۃ دون اطلاق الکلمۃ

مراد ساتھہ اسکے اخلاص ہی بیچ اس کلمہ کے نہ مطلق پڑھنا کلمہ کا –

زہے شرف یاد حقتعالے که سبب گفتن یک تن کلمہ طیب باخلاص خلاص عام از نفخہ
صور ربایہ عام باشد در مطالع الانوار مسطور ست که بعد وفات حضرت عیسے علیہ السلام
حقتعالے بادے خوشبوی تر از مشک از زمین پیدا آرد و جمیع مومنان از غایت
فرحت باد جان بدہند و ہمہ بمیرند و بد تریں مردمان اناثا قرآن و فہا ... بما ... بشنا

میان خود در مجادله و مقابله و فسق و فجور و خواب و خور بطریق حیران مشغول باشند
که ناگاه قیامت قایم شود و ناگاه یک مرتبه اسرافیل علیه السلام نفخه صور بدمد
و این معنی در مشارق مسطور است و نیز مسطور است
قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ
کہا ابو ہریرہ نے راضی ہوا اللہ اوس سے نہ قایم ہووے گی قیامت یہانتک کہ گزریگا
الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ و نیز مسطور است
ایک مرد اوپر قبر ایک مرد کے پس کہیگا اے کاش کے مین ہوتا اسکی جگہہ
اَلْحَدِيْثُ يَتَضَمَّنُ ذِكْرَ مَا يَشْتَدُّ عَلَى الْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتَنِ
حدیث شامل ہے یاد اوس چیز کی شدت ہوگی اوپر مومن کے فتنون سے یہانتک کہ آرزو
حَتّٰى يَتَمَنّٰى رَاعِي الْقَبْرِ اَنْ يَكُوْنَ مَكَانَهٗ لِمَا اَنَّهٗ يَسْتَظِلُّ مَسْكَنَهٗ
کریگا دیکھنے والا قبر کے یہان کہ ہو جگہہ اُسکی۔

و نیز در مطالع الانوار مسطور است که چون اسرافیل علیه السلام گوید
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
جو کوئی کہ زمین پر فانی ہے اور باقی رہیگی ذات رب تیرے کی صاحب بزرگی و بخشش
ہمین که صور دمد اہل آسمان و زمین ہمہ بیہوش افتند
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي
جیسا فرمایا اللہ تعالے نے اور جسدن پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ڈر جاویگا جو کوئی
السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ۔
بیچ آسمانون کے اور جو کوئی بیچ زمین کے ہے۔

زمین و آسمان در جنبش آیند آسمان چون آسیا بگردد و پاره پاره شوند و ماهتاب

و آفتاب و ستارگان سیاه گشته ذره ذره شوند چون جلال جل و فنا فرو رفتند
کما قال الله تعالیٰ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا الْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ
جیسا فرمایا الله تعالیٰ نے جس وقت آسمان چر جاوے اور جب تارے جھڑ جاویں۔
و زمین هموار گردد چنانکه اگر بیضه در مشرق باشد از مغرب نماید و هیچ جانوری
زنده نماند خلائق زمین و ملائکه آسمان همه جان داده باشند حق سبحانه تعالیٰ
بے کام و بے زبان و بے صوت و بے الحان فرماید۔
وَاَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ وَاَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ
میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں تکبر کرنیوالے اور کہاں ہیں سرکش
کجا اند که هوا و هوس نفسانی لاف جهان بانی میزدند و از بد بینی کوس خود بینی
میکوفتند لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ امروز ملک کراهست و هم خود جواب
فرماید لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ بعد از ان چهار فرشتگان مقرب زنده شوند
مهتر اسرافیل علیه السلام برای نفخ ثانی زیر عرش آید و بر والی بر صخره
بیت المقدس ایستد و صور بدهن گیرد و درین نفخه گوید
یَا اَیُّهَا الْاَجْسَامُ الْبَالِیَةُ وَالْعِظَامُ النَّخِرَةُ وَالْجُلُوْدُ الْمُتَمَزِّقَةُ
اے بدنوں پرانے اور ہڈیوں گلی ہوئی اور چمڑے پھٹے ہوئے
وَاللُّحُوْمُ الْمُتَفَرِّقَةُ وَالْعُرُوْقُ الْمُنْقَطِعَةُ قُوْمُوْا فَاِنَّ الدَّیَّانَ قَدْ قَامَ الْقِیٰمَةَ
اور گوشت جدا ہوئے اور رگوں کٹے ہوئے کھڑے ہو پس تحقیق باریتعالیٰ نے تحقیق قائم کیا قیامت کو
و در صور بعدد هر جانوری سوراخ است جانها همه خلق دران سوراخها نهاده
اند صور بدمد جانها از ان سوراخها بیرون آیند و در هوا مانند ملخ پران نمایند
جانهای مومنان چون ستارگان درافشان و جان های کافران سیاه باشند

پس آفریدگار تعالی و تقدس بکلام فرماید ثُمَّ يُحْيِي كُلَّ رُوحٍ إِلَى جَسَدِهِ

پھر جلا ہر ایک جان طرف بدن اپنے کی

ہمہ زندہ گردند و برخیزند و متحیر بایستند و حیران تماشیہ ہر سو بنگرند

ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ

پھر پھونکا جاویگا بیچ اوسکے دوسری بار پس ناگہان وہ کھڑے دیکھتے ہیں ـ

بیک روایت میان دو نفخہ عذاب گورستان برداشتہ شود چون بعث شوند

بیدار شدند مگر از خواب دنیا بیدار شدہ اند گویند خفتیم تا آنکہ آفتاب برآمد و اشراق

شد لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا

نہیں رہے مگر ایک گھڑی دن سے نہیں رہے مگر اول دن یا دن چڑھے ـ

و ہر کسی بکاری و دست زند کہ بدان مشغول بودہ باشد و ہر یکے بیار آورد کہ دل آویزاو بود

كَمَا تَعِيشُونَ تَمُوتُونَ وَكَمَا تَمُوتُونَ تُبْعَثُونَ چنانکہ گفتہ

جیسا جیتے تھے مر وگے اور جیسا مروگے اٹھائے جاؤگے ـ

یکے بود ست زین خیاط مردے	بوقتے مرگ سوزن یاد کردے
ہر آن چیزے کہ یکدم شغل دارے	بوقتے مرگ ای جان یاد آرے

و این نوع باختیار عقل نبود بلکہ تحقیق وعدہ را باشد تا ہر زنے کہ حاملہ مردہ شود

حاملہ خیزد و از ہول قیامت بار نہد تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا

رکھدیگی ہر پیٹ والی پیٹ اپنا ـ

و اشتران با بار مردہ باشند و خداوندان ایشان با ایشان یکجا بودند ہمچنان

اشتران با بار و خداوندان با ایشان باشند ـ

كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَىٰ هَيْئَةٍ مَاتُوا ـ

جیسا کہ کہا حضرت نے اور پر اونٹ کے سلام اٹھائے جائیں گے لوگ اور پر شکل کے کہ مر گئے

خداوند اشتر آبستہ بیند و بوے نپردازد و معطلش بگذارد۔

كما قال اللہ تعالىٰ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ۔

جیسا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے اور جب دس مہینہ کی اونٹنی بیکار چھوڑی جاوے۔

مردم از برادر خود و مادر خود و پدر خود و عیال خود و پسران خود بگریزند۔

كما قال اللہ تعالىٰ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ

جیسا کہ فرمایا اللہ نے اس دن کہ بھاگے گا آدمی بھائی اپنے سے اور ماں اپنی سے اور باپ اپنے سے

لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ۔

اور جورو اپنی سے اور بیٹی اپنی سے واسطے ہر مرد کے انہیں سے اس دن ایک حالت ہے کہ کفایت کرتی ہے اسکو

و از ہیبت ہول قیامت مردمان ہمہ مست و بیہوش گردند و نیستند مست تا باشند

وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ

اور دیکھے تو لوگوں کو مست اور نہیں وہ مست و لیکن عذاب اللہ کا سخت ہے۔

بعدہ حق تعالیٰ میان اہل بہشت و اہل دوزخ امتیاز کند اہل بہشت را راست سوے عرش

و اہل دوزخ را [illegible] بہشتیان [illegible] کنند۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے نجات دی ہم کو قوم ظالموں سے۔

و پیشتر [illegible] گروہ [illegible] مطلع الانوار آوردہ است

[illegible] حساب

[illegible] عمل خود

[illegible] عمل خود [illegible] نظر کنند [illegible]

عمل بپسندیش آگاه دانند که چه کرده است

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى

جانیگا ہر جی جو حاضر کیا ہے اسدن یاد کریگا آدمی جو سعی کی

و یاد آرند آنچه کرده باشند از خیر و شر هر کس را نامه او بدست او دهند فرمان آید اقرا کتابک - بعد ازان بر کافران خطاب آید یا بر شما پیغامبران فرستادیم و بر ایشان کتاب و وحی نازل کردیم و ایشان شما را بسوی ما دعوت کردند و براه راست خواندند و شما ایشانرا دشمن داشتند و دروغ پنداشتند ایشان منکر شوند و گویند

مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ -

نہین آیا ہمارے پاس خوشخبری دینے والا اور نہ ڈرانے والا -

انبیاء طلب شوند پرسیده شوند گویند بلے یارب فرمان رسانیدیم فرمان شود ایشان منکر ند گواه شما کیست گویند گواه ما است محمد ست ایشانرا حاضر آرند ایشان گواهی دهند و گویند خداوندا رسل تبلیغ رسالت کردند ایشان بدنجتان قبول نکردند کافران گویند ما گواهی ایشان قبول نکنیم گواه از ما باید در حال مهر بر دهان هر یکے ایشان زنند و دست و پای و سر و گوش و پشت و ران و چشم و جمله اعضا در سخن آیند قال الله تعالے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ

فرمایا الله تعالے نے آجکے دن مہر کرینگے ہم اوپر مونہوں کے انکے

وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

اور باتین کرینگے ہم سے ہاتھ انکے اور گواہی دینگے پاؤن انکے جو تھے کماتے -

کافران گویند سحقا لکم و بعدا لکم دست و پا را بد گویند دور باشند و هیچ حیله نه بینند و در قصص الانبیاء در قصه مهتر داود علیه السلام مسطور است که روزی پیغمبر اسرائیل جمع شده

وگفتند یا خلیفة الله حکمها که بقیامت خواهد بود یکی ازان بما بنما مهتر داود عم و
بر حکم فرمان حق سبحانه و تعالی ایشانرا وعده داد و گفت روز عید شما بنمایم
بنی اسرائیل بازگشتند و اندر بنی اسرائیل مردی بود درویش و مهتر قوم او را گاوان
بسیار بودند و او گاوی داشت که هرچه در عالم رنگست حق تعالی او را داده
بود و آن گاو را مباح کرده بودند هرچه بخواستی بخوردی
و هرجا که بخواستی چریدی و بنی اسرائیل بدیدن او شاد بودند که سخت طرفه و عجایب
بود و شاخهای او را بزر و جواهر و یاقوت گرفته بودند و جامه زربفت بر پشت
او افگنده و اندر بنی اسرائیل ندا کرده که هر که این گاو را بزند او را بزنند و هر که
بکشد او را بکشند هیچکس آن گاو را نیازردی و نیز دران ایام در بنی اسرائیل
زنی بود صالحه و فقیره یک پسر داشت و در زهد معروفه و مشهور بود در ویرانه
صومعه داشت اما با پسر خود دران صومعه می بود و مر خدای را عبادت میکرد و بیرون
صومعه چشمه آب بود و یک درخت انار هر روز آن درخت دو انار بار آوردی
یکی پسر خوردی و یکی مادر و ایشان را بدان کفایت شدی روزی پسر پیش
مادر بنالید و گفت ای ام در بازار بیت المقدس نعمتهاست گوناگون و مرا آرزو همیست
مادر گفت ای جان مادر شکرانه نعمت بجا آر تا زوال نپذیرد که هر روز دو انار ما را کفایت
اگر زیاده نباشد گو مباش درین سخن بودند که انار ناپیدا شد مادر گفت ای پسر ناشکری
کردی که نعمت بر ما زوال آمد سه روز گذشته هیچ نرسیده از غایت گرسنگی طاقت
شان نماند پسر گفت ای مادر دعا کن خدا تعالی ما را روزی دهد دیگر هرگز ناشکری
نکنم مادرش دعا کرد و پسر آمین گفت دران حال گوساله زیبا پدید شد که بدان زیبائی
تر آمد با ایشان سخن گفت که مرا بکشید و بخورید که من روزی شما ام پسر گفت ای

اے اخی این گاو را خدا تعالی در سخن آورده است تا گواهی دهد آنچه میگوید بعده
پس آن گاو را ذبح کرده گوشت از پوست جدا کرده و از جگر دو سه پاره بریان کرده
بخوردند چون سه شبانه روز برآمد گاو از خانه رئیس رفته بود و طلب میکردند و
هیچ کس زاهدان صومعه گمان نبود زیرا که ایشان بزاهدی مشهور بودند
قضا را زنی پیر سبزی فروش بدان ویرانه گذر کرد خون ریخته دید و ستوری
بصومعه درآمد گاو کشته دید باز گردید و ازان حال رئیس را خبر کرده زن عابده
گفت ای پسر دیدی که اندر بنی اسرائیل رسوا شدیم و عمر گذشته بر باد گذاشتیم روزی
نیک نخوردیم آخر عمر چنین کار از دست ما برفت و چنین خورده شد و برده باد دیده
شد ایشان همدرین بودند که رئیس کسان را بر گماشت تا در و پسر و را حاضر
آوردند همه بنی اسرائیل را گمان بود که هم اکنون بکشند زیرا که پیش ازین تهمت گرفته
بودند داود علیه السلام گفت ای زاهد چرا گاو را کشتید گفت گاو با ما در سخن آمد
و گفت که مرا بکشید و بخورید که روزی حلال شما ام رئیس گفت گاو چگونه سخن گوید
داود علیه السلام گفت که اگر خدا تعالی در سخن آرد هیچ عجب نباشد مهتر داود
گفت ای رئیس هزار دینار بستان و ازین خصومت بپرهیز رئیس گفت حکم
عدل بر تو خواهم مهتر داود علیه السلام گفت زن عابده را که چند فاقه رسید که این گاو
را بکشید گفت سه شبانه روز گرسنه ماندیم و درخت بار نیاورد و بی طاقت
شدیم آنگاه گاو در آمد و سخن گفت این گاو از دست ما رفته رئیس شاد شد که زن
مقر آمد در زمان جبرئیل علیه السلام دررسید و گفت ای داود روز عید بنی اسرائیل
پیدا شوند و ازان حکمها که روز قیامت خواهد شد یکی آشکارا بود مهتر داود علیه السلام
گفت فردا روز عید است ببینید که حق تعالی چه حکم کند بنی اسرائیل رفتند و منبر

بیار است شد داود علیه السلام روز عید بمنبر برآمد و زن عابده را و رئیس را
در پیش منبر بپا کردند مهتر داود علیه السلام آیتے چند از زبور بخواند و خلق
خاموش شد جبرئیل علیه السلام بیامد و گفت بگو مر رئیس را که یاد داری که فلان
وقت از شام بمصر میرفتی و تو مزدور مردے بودی آن مرد را پانصد اشتر
رخت بود هر اشترے گنج بود و در بارهاے او طمع کردے و حیلتے ساختی و خداوند
آن شتران را بیک سو بردی بمکر و عذر و حیله آنرا بکشتی و بزیر ریگ پنهان
کردے و مالها و بارها او را بمصر بردے و سودے بسیار کردے و با [illegible]
خود را به بنی اسرائیل نسبت کردے و از تو گواه بخواستند و مهتر رئیس خود دانستند
از آنکه مال بسیار داشتے و هر روز مال تو زیادت مے شد و آن مرد را که کشتے
شوهر این زن بود و پدر این کودک چون داود علیه السلام این قصه بگفت گفت
اے رئیس همچنان است رئیس منکر شد و گفت من هرگز کسے را نکشته ام و مال
و مال کسے نستده ام خداے تعالے دهن او مهر کرد و دست او بسخن آمد گفت یا داود
خلیفة الله دران روزگار من داشتم و گلوے آن مرد من بریدم بعده پاے
رئیس بسخن آمد و گفت یا خلیفة الله در آن روز من بودم که میرفتم تا آن مرد را بکشتم
چشم آن رئیس بسخن آمد و گفت یا خلیفة الله من دیدم که آن مرد را بکشت و
آن مرد خداوند اشتران فریاد میکرد و زینهار مے خواست چون همه اندامها
رئیس همه فعلها خود اقرار کردند و گواهی دادند و زبان خاموش بود چنانکه
خداے تعالے فرمود اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ
آج کے دن مہر کرینگے ہم اوپر منہوں انکے کے اور کلام کرینگے ہم سے ہاتھ انکے
وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

اور گواہی دینگے پاؤن اونکے جو تھے کماتے ۔

مہتر داود علیہ السلام مرکودک را فرمود کہ قصاص پدر خود از ہمین بگیر و او را
بکشش و مال او ہمہ مال پدر تست بگیر کودک ہمچنان کرد آنگاہ مہتر داود علیہ السلام
رخ بجانب مومنان کرد و فرمود کہ در روز قیامت حکمہا چنین باشند یعنی بہر کارے
کہ آدمی بدان کار مشغول است فردا اگرچہ انکار آرد و اعضائے کہ بدان کار مشغول ست
اقرار کنند قال اللہ تعالیٰ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جس دن اکٹھے کیے جاوینگے دشمن اللہ کے آگ کیطرف

فَهُمْ يُوزَعُونَ حَتَّى إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ

پس وہ فرقہ فرقہ کیے جاوینگے یہانتک کہ جب آوینگے اُس پاس گواہی دینگے اوپر اونکے کان اونکے

وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۵

اور آنکھین اونکی اور چمڑے اونکے اوسکے جو تھے عمل کرتے ۔

یعنی روزیکہ برانگیختہ شوند دشمنان خدا تعالے پس ایشان را جمع کنند
حَتَّى إِذَا مَا جَاءُوهَا کلمہ ما صلہ است یعنی إِذَا جَاءُوهَا

یہانتک کہ جب آوینگے اُس پاس — یعنی جب آوینگے اُس پاس

چون برسند کافران بکرانہ دوزخ گواہی دہند برین کافران گوشہائے ایشان
کہ ناحق شنیدیم بپذیرفتیم و چشمہائے ایشان کہ آیات معجزہ ندیدیم و عبرت نگرفتیم
و گواہی دہند پوستہائے ایشان یعنی ہفت اندام کہ چہ کردیم ما از کفر و معاصی ۔

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي

اور کہینگے اپنے چمڑون کو کیون گواہی دی تم نے ہم پر وہ کہینگے بلایا ہمکو اللہ نے جس نے

أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

گویائی دی ہر چیز کو اور اوسنے تمکو پیدا کیا پہلے بار اور اوسکی طرف پہیرے جاؤ گے
یعنی بگویند آن کافران مر اعضائے خود را چرا گواہی دادید بر ما ایشان گویند
گویا نید ما را خدا ئیتعالے کہ سخن گویا ند ہر چیزے را یعنی آنرا سخن و آن خدا است
کہ بیافرید شمارا اول یعنی در دنیا و سوئے او باز گردانیده شوید و بعضے از
جلود فروج مراد دارند یعنی فروج گواہی دہند ایشان گویند چرا گواہی دادید
گویند اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ -
گویا کیا ہمکو اللہ نے جس نے گویا کیا ہر چیز کو -
پس اینجا باید دانست کہ ذاکران عاشق و عاشقان صادق کہ بالتست یک
زبان ذکر حق گویند و ہر تار موئے بر تن ایشان زبان ست

ہر مویم نظرے کن کہ من اندر تن خویش	یک سر موئے ندارم کہ ترا ذاکر نیست

ہر قطرہ خون در رگہائے ایشان بذکر حق بیچون ذاکر و شاکر ست چنانکہ آمدہ
است کہ سنگے بر سر ذاکرے رسیدہ بود و خون مے چکید و از ہر قطرہ خون کہ بر زمین
مے افتاد نقش اللہ پدید مے آمد پس دران روز جان سوز و جگر دوز
اگر موئے در روئے و ہفت اندام ایشان بیکام بذکر خالق اجسام -
سُبْحَانَ مَنْ یُّحْیِی الْعِظَامَ -
پاک ہے وہ جو زندہ کرتا ہے ہڈیوں کو -
گویند بیا و حق سبحانہ و تعالے در خروش آید عجب نبود و نیز روا باشد کہ
گوئیم کہ دران روز اعضاء بارضا و دل سلیم بالتسلیم ایشان مونس وقت شان
گردد یعنی تسبیح و تہلیل حضرت جلیل در آید و غمگسار و خلیل ایشان شود
لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ -

نہ غمگین کرے گی اونکو گھبراہٹ بڑے

حال شان باشد بدلیل آنکه مر کافران را و عاصیان را در آن روز اندامهای ایشان دشمن گردد و گواهی بر اعمال دهند و ایشان را نه حیله و نه چاره گردد اندلیس باید که صاحب نظر فیما یحصل منه اولا نظر بران دارد که نوشته تقدیر است که چشم ایشان را در استعمال می آرد و بعد آن هر چه از خیر و شر در وجود آید آنرا بشمارد و محاسبه و مواعظه را مهملکن از دست نگذارد و مدام متحیر در جریان قضا و متفکر در ظهور قدر باشد و بر حسب کسب مر اعضاء خود را با محب و با اعدا ببیند ماجرای موعود در پیش چشم او مفقود نماند خداوند هوش هرگز در اصلاح کار خود نپاید و بداند که نوشته دینه و تقدیر دیرینه وجود محدث را امروز در تحرک و سکون داشته و جریان قلم بد و کون علم بر داشته است و باز همان تقدیر الهی فردا جوارح را در گواهی در آرد و هیچ ذره را از آن سپید و سیاه بر لوح محا نا آورده نگذارد

سخن دین گرچه دارد سر بر افلاک — بذکر قدر باید داد امساک
خرد چندانکه سر سوی هشتابد — چو اندر قدر رافت ره نیابد
شریعت هم طریقت هم حقیقت — نیارد راه بیرون زین دقیقه
بیا اینجا دراز رو می قدم زن — دمی افلاس بر کار قلم زن

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ
فرمایا پیغمبر خدا نے درود واللہ کا اوپر اونکے اور سلام نہیں تم میں سے کوئی شخص مگر قریب ہے کہ کلام کریگا اس سے رب اوسکا نہیں
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ اَشْأَمَ مِنْهُ وَلَا
درمیان اوسکے اور اوسکے رب کے واسطے پس دیکھیگا داہنی طرف اپنے سے پس نہ دیکھیگا مگر جو آگے بھیجا ہے پس دیکھیگا بائیں اپنے سے پس نہ
يَرَى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ

دیکھیگا کہ جو آگی بھیجا ہی پس دیکھو آگی اپنی سی پس دیکھیگا مگر آگ کو روبرو منہ اپنے کے پس بچو آگ سی اور اگرچہ ساتھ ایک ٹکڑے کہجور کی

وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الَّذِيْنَ

اور جو نپاوے آگ پس ساتھ کلمہ طیبہ کے یا اللہ کر ہمکو ان لوگون سی کہ نہین ڈر اوپر اونکے اور نہ وہ غمگین ہونگے

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِيْنَ يُدْخِلُهُمُ

اور کر ہمکو ان لوگون سے کہ داخل ہونگے بہشت مین بغیر حساب کے اور بغیر عذاب کے

اَلْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ ۔

بیا اے نیک خواہ نیک خواہان — شنو پندی بشنو اے نیک خواہان
بیا اے مرد زیرک پر سر ہوش — کہ پند پیر دانایان کنے گوش
بیا بیرون ز راہ رسم و عادت — مکن در گوش اعلام سعادت
در آن سایہ دولت ہمائے — بر آزادی بیاید رہنمائے
بہمت خویشتن کان راہ برداشت — چراغم از ہدایت راہ برداشت
بزیر سایہ خود پرور چنیدے — زہر بابے بلطفم داد پندے
ازان گل پند دادم خزانہ — طراوت آن خزانہ را خزان نہ
کہ ہر حرفش ہزاران راہ آرد — ببایدگوش کان آگاہ دارد
چو روشیم کردہ بر گفتار گوئے — بچوگان حکم او گشتم چو گوئے
ہر آنچہ از وے مرا در گوش جان است — ہمانم بر سر کلک و زبان است
بظاہر اندرین کارم عیان کرد — حقیقت را ہم او خود بیان کرد
کنون اے راستباز و راستی خواہ — بمنزل گہ کشاہی روی این راہ
و فہم شکر کن باکار خود باز — [illegible]
ز نیک و بد ترا آئینہ کردار — [illegible]

سرشته سر نوشت تو ز تقدیر | تحرک یافته بر کار تدبیر
نوشته لوح آمد در کتابت | بدیگر بار تا باشد حسابت
در آن می کوش تا آزاد نشینی | که خود را صورت سبحان ببینی
تموتوا بردہ رہ قبل ان تموتوا | فما فرحت لهم مما قد اوتوا
پہلے اس سے کہ مر جاؤ | پس خوش ہوی واسطے انکے اس چیز سے کہ دی گئی
ز طلبت نفس رسته از آب مغفور | بمنزل برده ره از نور در نور
اگر بوسے بجو از ہوش دارے | بحیرت روز راه ہوشیارے
کراماً کاتبین را لوح در پیش | عیان آید شوی یکسو گر از خویش
چو راه نسته این جا گشت کوتاه | یقین شد منزل توفقوا الله
رہست وہم سست و منزل ہست پیدا | وصولت حاصلت بی ہیچ دشوار

[illegible]

صدر اعلی جو ہیں خجسته لقب
زاہد عابد و ختند آگاہ
انکی سرکار کو دیا حق نے
ذات ستوده الصفات سے
جاه و اقبال روز افزون
اک بزرگ انکے خاندان میں تھے
انکے تصنیف تھا سیمی فیض
ہندی و فارسی [illegible]
آپ نے سرکار کی جب کے
بات والا کو ہوا منظور
ہیں جو قاضی میان فہیم الدین
کہ یہ تنقیح [illegible] و کمال
تو تصنیف کی سیح شادان ہو
[illegible] زبان میان [illegible]
[illegible] ورق کے لیے
[illegible] تجویز
[illegible] کشت [illegible]

خاص عالی نسب بلند حسب
اہل دل پارسا صفا مشرب
منزلت پایه مرتبه منصب
کا [illegible] ادر فیض عام عجیب
[illegible] کہ عطا یا رب
تھے شیخ الہ بخش انہیں سب
ذکر توحید و فقر ہیں اس نسب
[illegible] و با کثر زبان عرب
خوب حال ہوا سر در طرب
لطف سب تھوا کھ مزہ نہ سب
کیا ارشاد انکو کر کے طلب
طبع ہو جاے خاص کی مطلب
اور [illegible] عام کا [illegible]
[illegible] فضل [illegible]
[illegible]
[illegible] اعلی کہ ہیں [illegible]
[illegible] خب

۱۲۹۸ [illegible]

کتاب خدا [illegible] چھپ گیا [illegible] لکھنؤ

تقریظ نتیجہ افکار ابو محمد صادق علی مداح تلمیذ مرزا غالب دہلوی مرحوم

وہو اللہ العزیز الہادی العظیم

۱ ۳ ۵ ۰ ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم وہو المعید الواجد الکریم

۱ ۳ ۵ ۰ ۴

ان بہر زبان جاے قرارست	۱	زبان از بہر ذکر کردگارست
بدل چون یاد ایزد متصل شد	۲	امان جان و روح روح دل شد
نظر از بہر دیدارش کشادند	۳	نگہہ را از جمالش نور دادند
خیالش زیب فکر جن و انسان	۴	وصالش حسن امید دل و جان
خرد معذور از ادراک حالش	۵	زوال آید نہ اصلا در کمالش

فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم آیہ قران مجید ہست وبراے تاکید ذکر خداے حمید
ایستادہ وچہ نشستہ وچہ غلطیدہ تہدید شدید فاذکرونی اذکرکم ذاکرین را
طمینان افزاست ان اللہ لایخلف المیعاد الفاسی وعدہ را اطمانیت آرا زہے کتاب
ہدایت آئین نسخہ مونس الذاکرین کہ عارفان را شوق افزاے جمال است
وعاشقان را ذوق آراے وصال کاملان را ذریعہ تکمیل کمالات عاملان را وسیلہ
تعمیل علامات اصحاب شریعت را بحر لیست محیط و ارباب طریقت را بر لیست بسیط
آورادش را ہم پہلو تسخیر و تسخیر را ہمر دیف تاثیر اعمالش معمول کرام و کرام مستحق
اکرام شرح حش تائید امر بالمعروف متنو حش تہدید نہی عن المنکر موصوف مصنفش امام
جماعت ارشاد آلہی مضجع پاکش خنک باد ملک تاب فلک رخش موسوم بشاہ الٰہ بخش و ملقب
بشاہ گنج بخش قدس سرہ و زید برہ مزار پر انوارش فیض بخش ابرار فیض باد ادارش
پر نور رونق مزار پر انوار طالب آید و طلب نماید حسن آشنا رو بروش مراد بلند
شوکت کمال و شان جمال بیند اگرچہ نہایت ذلیل و غایت خوارم فللہ الحمد کہ بوی

حضرت نسبت نسب دارم درین ایام بغرض اعلام کتاب مسطور و نسخه مرقوم تحسین مشکور حضرت مولوی محمد عبد القیوم که محبوب بحسب حضرت موصوف است و سر رشته عدالت صدر الصدوری بریلی در معدلت معروف طبع شده بمطبع طبایع خاص و عام گشته و بنظر آمده منظور انظار ابرار و کرام گشته از کلک من بنده خدا و مداح مصطفی تقریظش رقم شد و قطعه تاریخ الطباعتش حواله قلم شد

مونس الذاکرین انیس بہین ... بہر عزلت گزین نیکو طبع
دلنشین کرده ازو سجبات و بدل ... جملہ گوشہ نشین نیکو طبع
زانکہ تکمیل معرفت سازند ... عارف و کاملین نیکو طبع
زانکہ تکمیل با علم و فضل کنند ... عالم و فاضلین نیکو طبع
طبع شد مصرعه سنش گفتم ... مونس ذاکرین نیکو طبع
ہم ١٣١

اعلان

کوئی صاحب بغیر اجازت کمترین قصد طبع کتاب ہذا جزو یا کل نفرماوین

ورنہ بعوض نفع نقصان اوٹھاوین

راقم قاضی فہیم الدین